یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

اللھم صلی اللہ مُحمد و آل مُحمد و عجل فرجھم و سھل مخرجھم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صلی اللہ محمد و آل محمد

اقوال معصومینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

"راوی نے سرکار صادق ص سے پوچھا کہ ایک شخص آپ کی احادیث روایت کرتا اور مشہور کرتا اور شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرتا ہے اور دوسرا شخص عابد ھے مگر وہ روایت نھیں کرتا آپکی احادیث کو۔ان میں کون افضل ہے؟ فرمایا ہماری احادیث کی روایت کرنے والا ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی ج ا

وہ بدبخت شقی القلب ہلاک ہوگا، جو باوجود یہ جاننے کے کہ یہ حدیثِ معصومؑ ہے، اس سے انکار کرے اور اس سے انکار کرنے والا کافر ہوگا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب حجت، باب ۱۰۹، حدیث ا

آئمہؑ، ارکان زمین

ارشاد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ میرے اہلبیتؑ میں سے امامؑ وہ دروازہ رحمت میں جس کے بغیر جنت میں داخلہ ممکن نہیں ہے، وہ راہ ہدایت ہیں کہ جو اس پر چلا وہ خدا تک پہنچ گیا یہی کیفیت امیر المومنینؑ اور ان کے بعد کے جملہ ائمہ کی ہے، پروردگار نے انھیں زمین کا رکن بنایا ہے تاکہ اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے اور اسلام کا ستون قرار دیا ہے اور راہ ہدایت کا محافظ بنایا ہے، کوئی راہنما ان کے بغیر ہدایت نہیں پا سکتا ہے اور کوئی شخص اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتا ہے جبتک ان کے حق میں کوتاہی نہ کرے، یہ خدا کی طرف سے نازل ہونے والے جملہ علوم، بشارتیں، انذار سب کے امانتدار ہیں اور اہل زمین پر اس کی حجت ہیں، ان کے آخر کے لئے خدا کی طرف سے وہی ہے جو اول کے لئے ہے اور اس مرحلہ تک کوئی شخص امداد الہی کے بغیر نہیں پہنچ سکتا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 198 / 3، اختصاص ص 21، بصائر الدرجات 1/199۔

آئمہؑ، رسولؐ وارث انبیاؑ

ہمارے پاس موسیٰ کی تختیاں اور ان کا عصا موجود ہے اور ہمیں تمام انبیاء کے وارث ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 231 / 2،

آئمہؑ، اللہ کے نور ہیں

آئمہ اللہ کے نور ہیں۔ نور امام قلوب مومنین میں ہے۔ وہ نصف النہار سورج سے زیادہ روشن ہوتا ہے۔ آئمہ، مومنین کے قلوب کو منور کردیتے ہیں۔ اللہ ان کے نور سے جس کو چاہتا ہے چھپاتا ہے تو لوگوں کے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں۔ جب تک اللہ کسی کے قلب کو پاک نہ کرے وہ انسان ہم سے محبت و دوستی نہیں رکھتا۔ ہم سے صلح رکھنے والا قلب اللہ کے سخت عذاب سے اور روز قیامت کے عظیم خوف سے محفوظ رہتا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

,اصول کافی، کتاب الحجت

آئمہؑ، حجت اللہ

ہم اللہ کی طرف سے نشانی، رہنما، حجت، جانشین، امین اور پیشوا ہیں۔ ہم اللہ کا خوبصورت چہرہ، دیکھتی ہوئی آنکھ، سننے والے کان ہیں۔ ہمارے سبب اللہ اپنے بندوں کو عذاب و جزا دیتا ہے۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

آئمہؑ اپنے فرقے پر گواہ

روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے گواہ کے ساتھ بلائیں گے۔ اور اے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تم کو بنائیں گے ان سب پر گواہ۔ یہ آیت اُمت مُحمدیہ کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے۔ ان میں سے ہر فرقہ اپنے امام کے ساتھ ہوگا۔ ہم ان پر گواہ ہونگے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم پر گواہ ہونگے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام ,

اصول کافی، کتاب الحجت

آئمہؑ سے محبت

یوسف بن ثابت بن ابی سعید، امام صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی کہ ہم آپ سے قرابت رسول اور حکم خدا کی بنا پر محبت کرتے ہیں اور ہمارا مقصد ہر گز کسی دنیا کا حصول نہیں ہے، صرف رضاء الہی اور آخرت مطلوب ہے اور ہم اپنے دین کی اصلاح چاہتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے یقیناً سچ کہا ہے، اب جو ہم سے محبت کرے گا وہ روز قیامت دو انگلیوں کی طرح ہمارے ساتھ ہوگا۔۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 8 ص 80106 / ، تفسیر عیاشی 2 ص 69/ 61۔

آئمہؑ سے محبت

ہماری محبت ایمان ہے اور ہماری عداوت کفر ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 188 /12

آئمہؑ سے محبت

جو ہم سے محبت کرے گا وہ قیامت میں ہمارے ساتھ ہوگا اور اگر کوئی انسان کسی پتھر سے بھی محبت کرے گا تو اسی کے ساتھ محشور ہوگا۔۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

امالی صدوق ص 174 / 9

آئمہؑ کا آپس میں مقام

ہم امر و فہم اور حلال و حرام میں ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں۔ لیکن ہم پر امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ان پر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فضیلت حاصل ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام,

اصول کافی، کتاب الحجت

آئمہؑ کا بلند مقام

ہماری توصیف ممکن نہیں ہے۔ ان کی توصیف کون کر سکتا ہے جن سے اللہ نے ہر رجس اور شک کو دور رکھا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام
کافی 2 ص 182 / 16۔

آئمہؑ کا طریقہ عدالت

امامؑ کو فیصلہ کرنے کے لئے گواہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، وہ مثل آل داود فیصلے کرتا ہے۔ ہم کو روح القدس اس معاملے سے آگاہ کر دیتی ہے۔ ہماری منزلت وہی ہے جو ذوالقرنین کی یا یوشع کی یا آصف وزیر سلیمان کی۔ ہم پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اوصیا و جانشین ہیں۔ اور علم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وارث ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب الحجت

آئمہؑ کا علم

حارث بن المغیرہ امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ میں آسمان و زمین کی تمام اشیاء جنت و جہنم کی تمام اشیاء، ماضی اور مستقبل کی تمام اشیاء کا علم رکھتا ہوں، اور پھر یہ کہہ کر خاموش ہوگئے جیسے سننے والے کو یہ بات بری معلوم ہو رہی ہے اور اس کی اس طرح وضاحت فرمائی کہ یہ سب مجھے کتاب خدا سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں ہر شے کا بیان پایا جاتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
کافی 1 ص 261 / 2،

آئمہؑ کا علم

ہم اولاد رسول اس عالم میں پیدا ہوئے ہیں کہ ہمیں کتاب خدا، ابتدائے آفرینش اور قیامت تک کے حالات کا علم تھا، اور اس کتاب میں آسمان و زمین، جنت و جہنم، ماضی و مستقبل سب کا علم موجود ہے اور ہمیں اس طرح معلوم ہے جس طرح ہاتھ کی ہتھیلی، پروردگار کا ارشاد ہے کہ اس قرآن میں ہر شے کا بیان موجود ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
کافی 1 ص 8/61، بصائر الدرجات 197 / 2، ینابیع المودۃ 1 /20/80، روایت عبدالاعلیٰ بن اعین، تفسیر عیاشی 2 ص 266 / 65۔

آئمہ کا علم

ہم اہلبیتؑ کو وراثت میں آل یعقوبؑ سے عفو ملا ہے اور آل داؤد سے شکر!۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام
کافی 8 ص 308 / 480 از محمدؑ بن الحسین بن یزید۔

آئمہؑ کا علم کی صفات

آل رسولؐ، علم کی زندگی اور جہالت کی موت ہیں، ان کا حلم ان کے علم کی خبر دے گا اور ان کا ظاہر ان کے باطن کے بارے میں بتائے گا اور ان کی خاموشی ان کے نطق کی حکمت کی دلیل ہے، یہ نہ حق کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ اس میں اختلاف کرتے ہیں، اسلام کے ستون ہیں اور تحفظ کے وسائل، انھیں کے ذریعہ حق اپنی منزل پر واپس آیا ہے اور باطل اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے۔ اور اس کی زبان جڑ سے کٹ گئی ہے۔ انھوں نے دین کو پورے شعور کے ساتھ محفوظ کیا ہے اور صرف سماعت اور روایت پر بھروسہ نہیں کیا ہے۔ اس لئے کہ علم کی روایت کرنے والے بہت ہیں اور اس کی رعایت و حفاظت کرنے والے بہت کم ہیں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام
نہج البلاغہ خطبہ 239، تحف العقول 22۔

آئمہ کرام

پروردگار کی بارگاہ میں سب سے زیادہ قریب تر، لوگوں میں سے سب سے عالم اور مہربان حضرت محمدؐ اور ائمہ کرام ہیں لہٰذا جہاں یہ داخل ہوں سب داخل ہو جاؤ اور جس سے یہ الگ ہو جائیں سب الگ ہو جاؤ، حق انھیں میں ہے اور یہی اوصیاء میں اور یہی ائمہ ہیں، جہاں انھیں دیکھو ان کا اتباع شروع کردو۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کمال الدین ص 328 از ابو حمزہ الثمالی۔

آئمہؑ کو پانچ روح سے قوت

اللہ نے اپنے مخصوص بندوں میں پانچ روحوں سے قوت دی ہے۔ روح القدس سے تائید کی جس سے وہ اشیا کی معرفت حاصل کرتے ہیں۔ پھر روح ایمان سے ان کی تائید کی۔ جس کی وجہ سے وہ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ تیسرے ان کو روح قوت سے تائید کی۔ جس کی وجہ سے وہ اطاعت خدا پر قدرت رکھتے ہیں۔ چوتھے ان کو روح شہوت سے تائید کی جس سے ان کے دل میں اطاعت خُدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور آخر میں روح مدرج سے جس کی وجہ سے وہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں اور لوگ ان کے پاس آتے ہی۔ روح کو جب سے اللہ تعالٰی نے نازل کیا ہے وہ آسمان کی طرف نہیں گئی۔ یعنی وہ قیامت تک اوصیا نبیؐ کے ساتھ رہے گی۔ جس طرح پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھی بے شک وہ ہمارے ساتھ ہے۔ یہ جبرئیل و میکائیل سے عظیم ترین ہے۔ روح ملائکہ میں سے نہیں جس طرح وہ اللہ کی مخلوق ہیں یہ اللہ کا امر ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

آئمہؑ کو جھٹلانے کا انجام

جب آیت " یوم ندعو کل اناس بامامھم " نازل ہوئی تو مسلمانوں نے کہا کہ یارسول اللہ ! کیا آپ تمام لوگوں کے امام نہیں ہیں ؟ فرمایا میں تمام لوگوں کے لئے رسول ہوں اور میرے بعد میرے اہلبیتؑ میں سے اللہ کی طرف سے کچھ امام ہوں گے جو لوگوں میں قیام کریں گے تو لوگ انھیں جھٹلائیں گے اور حکام کفر وضلالت اور ان کے مرید ان پر ظلم کریں گے۔ اس وقت جو ان سے محبت کرے گا، ان کا اتباع کرے گا اور ان کی تصدیق کرے گا وہ مجھ سے ہوگا، میرے ساتھ ہوگا، مجھ سے ملاقات کرے گا اور جو ان پر ظلم کرے گا، انھیں جھٹلائے گا وہ نہ مجھ سے ہوگا اور نہ میرے ساتھ ہوگا بلکہ میں اس سے بری اور بیزار ہوں۔۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 215 /1 محاسن 1 ص 254 / 480، بصائر الدرجات 33/1 ۔

آئمہؑ کی اطاعت کرو

لوگ ہمارے غلام نہیں ہیں۔ وہ صرف اطاعت میں ہمارے غلام ہیں۔ اور امر دین میں ہمارے موالی ہیں۔ لوگوں کو چاہیے کہ یہ بات وہ سب تک پہنچا دیں۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب الحجت

آئمہ کی عظمت

ابن صبی ! سال کے کتنے مہینے ہوتے ہیں ؟ میں نے عرض کی بارہ... فرمایا محترم کتنے ہیں ؟ میں نے عرض کی چار فرمایا کیا ماہ رمضان ان میں ہے ؟ میں نے عرض کی نہیں فرمایا پھر ماہ رمضان افضل ہے یا یہ چار ؟ میں نے عرض کی ماہ رمضان فرمایا اسی طرح ہم اہلبیتؑ ہیں کہ ہمارا قیاس کسی پر نہیں کیا جاسکتا ہے اور یاد رکھو کہ خود ابوذر اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جب اصحاب میں افضلِ اصحاب کے بارے میں بحث ہو رہی تھی تو ابوذر نے کہا کہ افضلِ اصحاب علیؑ بن ابی طالب ہیں، کہ وہی

قسیم جنت و نار ہیں اور وہی صدیق و فاروق اُمت ہیں اور وہی قوم پر پروردگار کی حجت ہیں... جس پر ہر شخص نے منہ پھیر لیا اور ان کی تکذیب کرنے لگا، یہاں تک کہ ابوامامہ باہلی نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کو واقعہ کی خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی ایسے شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اس کا بوجھ نہیں اٹھایا جو ابوذر سے زیادہ صادق القول ہو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

علل الشرائع 3 / 177۔

آئمہ کی عظمت

ہم مسلمانوں کے امام اور عالمین پر اللہ کی حجت ہیں، مومنین کے سردار اور روشن پیشانی لشکر کے قائد ہیں، ہمیں مومنین کے مولا ہیں اور ہمیں اہل زمین کے لئے باعث امان ہیں جس طرح ستارے آسمان والوں کے لئے باعث امان ہیں ہمیں وہ ہیں جن کے ذریعہ پروردگار آسمانوں کو زمین پر گرنے اور زمین کو اس کے باشندوں سمیت مرکز سے کھسک جنے سے روکتا ہے، ہمارے ہی ذریعہ باران رحمت کا نزول ہوتا ہے اور ہمارے ہی وسیلہ سے رحمت نشر کی جاتی ہے اور زمین کے برکات باہر آتے ہیں، اگر زمین کے برکات کا وسیلہ ہم نے ہوتے تو یہ اہل زمین سمیت دھنس جاتی۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

امالی صدوق 15156 / ، کمال الدین 207، 22،

آئمہؑ کی عظمت

ہم اہلبیتؑ ہیں، ہم پر کسی آدمی کا قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے گھر میں قرآن نازل ہوا ہے اور ہمارے یہاں رسالت کا معدن ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 66 / 297، کشف الغمہ 1 ص 40 ۔

آئمہؑ کی محبت

امام صادقؑ ! جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت کی خنکی کا احساس کرے اسے اپنی ماں کو دعائیں دینا چاہئیں کہ اس نے باپ کے ساتھ خیانت نہیں کی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

معانی الاخبار 161 / 4 ،

آئمہؑ کی محبت

جو شخص ہم سے محبت کرے اور محل عیب میں نہ ہو اس پر اللہ خصوصیت کے ساتھ مہربان ہے میں نے عرض کی کہ محل عیب سے مراد کیا ہے؟ فرمایا۔ حرام زادہ ہونا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

معانی الاخبار 166 /1۔

آئمہؑ کی محبت

جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت کی خنکی کا احساس کرے اسے ابتدائی نعمت پر شکر خدا کرنا چاہیئے کسی نے سوال کیا کہ یہ ابتدائی نعمت کیا ہے؟ فرمایا حلال زادہ ہونا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

امالی صدوق 384 / 13، علل الشرائع 141 / 2، معانی الاخبار 161 / 2 روایت ابو محمدؐ الانصاری۔

آئمہؑ کی معرفت

جس نے اپنے امامؑ کو پہچان لیا اور مر گیا اس کا مرتبہ وہی ہو گا جو لشکر امام میں موجود ہونے سے ہو گا۔ بلکہ اس کی وہی منزلت ہو گی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ معرکہ میں شریک ہونے والوں کی تھی۔ جو ان کے انتظار میں مر گیا وہ خیمہ منتظر امام میں ہو گا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب الحجت

آئمہؑ کے دوست کون اور دشمن کون

خدا کی قسم عرب و عجم میں ہم سے محبت کرنے والے وہی لوگ ہیں جو اہل شرف اور اصیل گھر والے ہیں اور ہم سے دشمنی کرنے والے وہی لوگ ہیں جن کے نسب میں نجاست، گندگی اور غلط نسبت پائی جاتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 8 ص 497 / 316 ۔

ائمہؑ کے فضائل

ہم شجرہ نبوت، بیت رحمت، مفاتیح حکمت، معدن علم، محل رسالت، مرکز آمد و رفت ملائکہ، موضع راز الٰہی، بندوں میں اللہ کی امانت، خدا کا حرم اکبر، مالک کا عہد و پیمان ہیں، جو ہمارے عہد کو وفا کرے گا اس نے عہد الٰہی کو وفا کیا ہے اور جس نے ہمارے عہد کی حفاظت کی اس نے عہد الٰہی کی حفاظت کی، اور جس نے اسے توڑ دیا اس نے عہد الٰہی کو توڑ دیا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 221 ،

ائمہؑ کے فضائل

ہم بندوں میں حجت پروردگار اور مخلوقات پر اس کے گواہ ہیں، وحی کے امانتدار ہیں اور علم کے خزانہ دار، ہم وہ چہرہ الٰہی ہیں جس کی طرف رخ کیا جاتا ہے اور مخلوقات میں اس کی چشم بینا، زبان گویا اور قلب واعی ہیں، ہمیں وہ باب ہیں جو اس تک پہچاتا ہے اور اس کے امر کے جاننے والے، اس کی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں، ہمارے ہی ذریعہ سے خدا کو پہچانا گیا اور اس کی عبادت کی گئی ہے اور ہمیں اس کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں، ہم نہ ہوتے تو کوئی عبادت کرنے والا نہ ہوتا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

توحید 152 /9۔

آئمہؑ کے نام قران میں نہیں؟

آیت حج نازل ہوئی لیکن یہ نہ بتایا گیا کہ سات مرتبہ طواف کرو، اس کی تفسیر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیان کی اولی الامر کے اطاعت کی آیت نازل ہوئی لیکن یہ ان کے نام نہیں بتائے گئے، اس کی تفسیر غدیر کے دن پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیان کی۔ یوم غدیر امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام کا ہاتھ بلند کرکے ان کی جانشینی کا اعلان کیا اور ان کو سردار بنایا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب الحجت

آئمہؑ معصوم

امام علیؑ۔ پروردگار نے ہمیں پاک اور معصوم بنایا ہے اور ہمیں اپنی مخلوقات کا نگراں اور زمین کی حجت قرار دیا ہے۔ ہمیں قرآن کے ساتھ رکھا ہے اور قرآن کو ہمارے ساتھ۔ نہ ہم اس سے جدا ہو سکتے ہیں اور نہ وہ ہم سے جدا ہو سکتا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 191، کمال الدین 240 / 63، بصائر الدرجات 83 / 6 از سلیم بن قیس الہلالی ۔

آئمہؑ معصوم ہیں

شک اور معصیت کی جگہ جہنم ہے اور ان کا تعلق کسی طرح بھی ہم سے نہیں ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 2 ص 5400 / ۔

آئمہؑ معصوم ہیں

جو شخص بھی اس سرخ لکڑی کو دیکھنا چاہتا ہے جسے مالک نے اپنے دست قدرت سے بویا ہے اور اس سے متمسک رہنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ علیؑ اور ان کی اولاد کے ائمہ سے محبت کرے کہ یہ سب خدا کے منتخب اور پسندیدہ بندے ہیں اور ہر گناہ اور ہر خطا سے معصوم ہیں۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

امالی صدوق ص 467 / 26، عیون اخبار الرضا ص 57 / 211

آئمہؑ، کلام کے امرا

ہم کلام کے امراء ہیں، ہمارے ہی اندر اس کی جڑیں پیوست ہیں اور ہمارے ہی سر پر اس کی شاخیں سایہ افگن ہیں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ 233،

آئمہؑ، وارث انبیاؑ

پروردگار نے کسی نبی کو کوئی ایسی چیز نہیں دی ہے جو حضرت محمدؐ کو نہ دی ہو، انھیں تمام انبیاءؑ کے کمالات سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمارے پاس وہ سارے صحیفے موجود ہیں جنھیں " صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ " کہا گیا ہے۔ یہ تختیاں ہیں ؟

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 225 / 5، بصائر الدرجات 136 / 5۔

آئمہؑ، وارث انبیاؑ

بریہ سے گفتگو کرتے ہوئے جب اس نے سوال کیا کہ آپ کا توریت و انجیل اور کتب انبیاء سے کیا تعلق ہے؟ فرمایا وہ سب ہمارے پاس ان کی وراثت میں محفوظ ہیں اور ہم انھیں اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح ان انبیاء نے پڑھا تھا، پروردگار کسی ایسے شخص کو زمین میں اپنی حجت نہیں قرار دے سکتا جس سے سوال کیا جائے تو وہ جواب میں کہدے کہ مجھے نہیں معلوم ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 227 / 2 روایت ہشام بن الحکم۔

ابراھیمؑ

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو پہلے عبد بنایا، پھر نبیؑ، اسے کے بعد رسولؑ، اس کے بعد خلیل۔ پس یہ فضائل جمع ہو گئے تو فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ چونکہ نظر ابراھیمؑ میں عظمت امامت تھی لہٰذا انہوں نے عرض کی کہ میری اولاد سے بھی امام بنا۔ اللہ نے فرمایا کہ میرے عہد امامت کو ظالم نہیں پا سکیں گے۔ بے وقوف انسان امام پرھیزگار نہیں ہو سکتا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

ابلیس

ابلیس کو رجیم کہتے ہیں رجیم کے معنی لعنت سے سنگسار کیا گیا اور نیکی کے مقامات سے دور کیا گیا۔ اور یہ آخری امام کے دور میں پتھروں سے سنگسار ہوگا مومنین کے ہاتھوں۔ ابلیس کے معنی ہیں نافرمان اس کا اصل نام حارث تھا لیکن اللہ کی رحمت سے مایوسی اور نافرمانی سے ابلیس پڑا

امام نقی علیہ السلام

معنی الاخبار

ابو طالب علیہ السلام

جناب ابو طالبؑ کی مثال اصحاب کہف کی مانند ہے، اُن کو اللہ دوگنا اجر دے گا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا اے مُحمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اب آپ مکہ سے نکل جایئے۔ یہاں اب آپ کا کوئی مددگار نہیں اور قریش آپ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ پس حضرت تیزی سے وہاں سے نکلے اور مکہ کے اس پہاڑ کے پاس آئے جس کو حجون کہتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی

ابو طالب علیہ السلام کا ایمان

جناب ابو طالب علیہ السلام نے رسول خدا کا اور جن چیزوں کو وہ لے کر آئے سب کا اقرار کیا۔

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام

(اُصول کافی صفحہ ۲۴۲)

ابواب اللہ

اوصیاء پیغمبر وہ دروازہ ہیں جن سے حق تک پہنچا جاتا ہے اور یہ حضرات نہ ہوتے تو کوئی خدا کو نہ پہچانتا پروردگار نے انھیں کے ذریعہ مخلوقات پر حجت تمام کی ہے۔

کافی 1/ 193 از ابی بصیر۔

اتباع امامتؑ

یا علیؑ ! میں، تم تمھارے دونوں فرزند حسنؑ و حسینؑ اور اولاد حسینؑ کو نو فرزند دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں، جو ہمارا اتباع کرے گا نجات پائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا اس کا انجام جہنم ہوگا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

امالی مفید ص 217

اتباع اہلبیتؑ رسولؐ

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے تو اسے چاہیئے کہ اس کی اطاعت کرے اور ہمارا اتباع کرے، کیا اس نے مالک کا یہ ارشاد نہیں سنا ہے کہ " پیغمبر کہہ دیجئے اگر تم لوگوں کا دعویٰ ہے کہ خدا کے چاہنے والے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ آل عمران آیت 31۔ خدا کی قسم کوئی بندہ خدا کی اطاعت نہیں کرے گا مگر یہ کہ پروردگار اپنی اطاعت میں ہمارا اتباع شامل کر دے۔ اور کوئی شخص ہمارا اتباع نہیں کرے گا مگر یہ کہ پروردگار اسے محبوب بنالے اور جو شخص ہمارا اتباع ترک کر دے گا وہ ہمارا دشمن ہوگا اور جو ہمارا دشمن ہوگا وہ اللہ کا گناہگار ہوگا اور جو گنہگار مر جائے گا اسے خدا رسوا کرے گا اور منہ کے بھل جہنم میں ڈال دے گا، والحمد للہ رب العالمین۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 8 ص 14 / 1 روایت اسماعیل بن مخلد و اسماعیل بن جابر۔

اتباع اہلبیتؑ رسولؐ

حسن بن موسیٰ الوشاء البغدادی، میں خراسان میں امام رضاؑ کی مجلس میں حاضر تھا اور زید بن موسیٰ بھی موجود تھے جو مجلس میں موجود ایک جماعت پر فخر کر رہے تھے کہ ہم ایسے ہیں اور ایسے ہیں اور حضرت دوسری قوم سے گفتگو کر رہے تھے، آپ نے زید کی بات سنی تو فوراً متوجہ ہوگئے۔ فرمایا۔ زید! تمھیں کوفہ کے بقالوں کی تعریف نے مغرور بنادیا ہے، دیکھو حضرت فاطمہؑ نے اپنی عصمت کا تحفظ کیا تو خدا نے ان کی ذریت پر جہنم کو حرام کر دیا لیکن یہ شرف صرف حسنؑ و حسینؑ اور بطن فاطمہؑ سے پیدا ہونے والوں کے لئے ہے۔ ورنہ اگر موسیٰ بن جعفرؑ خدا کی اطاعت میں دن میں روزہ رکھیں رات میں نمازیں پڑھیں اور تم اس کی معصیت کرو اور اس کے بعد دونوں روز قیامت حاضر ہوں اور تم ان سے زیادہ نگاہ پروردگار میں عزیز ہو جاؤ، یہ ناممکن ہے، کیا تمھیں نہیں معلوم کہ امام زین العابدینؑ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے نیک کردار کے لئے دہرا اجر ہے اور بد کردار کے لئے دہرا عذاب ہے۔ حسن وشا! تم اس آیت کو کس طرح پڑھتے ہو؟ "پروردگار نے کہا کہ اے نوحؑ یہ تمھارے اہل سے نہیں ہے، یہ عمل غیر صالح ہے۔ ہود نمبر 46۔ تو میں نے عرض کی کہ بعض لوگ پڑھتے ہیں " عمل غیر صالح " اور بعض لوگ پڑھتے ہیں " عمل غیر صالح " اور اس طرح فرزند نوح ماننے انکار کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہر گز نہیں۔ وہ نوحؑ کا بیٹا تھا لیکن جب خدا کی معصیت کی تو خدا نے فرزندی سے خارج کر دیا۔ یہی حال ہمارے چاہنے والوں کا ہے کہ جو خدا کی اطاعت نہ کرے گا وہ ہم سے نہ ہوگا اور تم اگر ہماری اطاعت کروگے تو ہم اہلبیتؑ میں شمار ہو جاؤگے۔

امام علیؑ رضا علیہ الصلوۃ والسلام

معانی الاخبار 106 /1، عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 1232 / ۔

اجتہاد

اللہ مجھے اس چیز سے بچائے کہ میں اپنی نماز اور روزے کے متعلق اللہ کے حضور کوئی اجتہاد پیش کروں۔

امام محمد باقرؑ علیہ الصلوۃ والسلام

من لایحظر فقیہ (شیخ الصدوق) جلد ۲ حدیث 1785

احسان

اس شخص پر بھی احسان کرو جس سے بدلے کی توقع نہ ہو۔

حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام

ارکان دین

لا الہ الا اللہ " محمدؐ رسول اللہ کی شہادت اور ان تمام چیزوں کا اقرار جنھیں پیغمبر لے کر آئے تھے اور اموال سے زکوۃ ادا کرنا اور ولایت آل محمدؐ جس کا خدا نے حکم دیا ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے صاف فرمایا ہے جو اپنے امام کی معرفت کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور مالک کائنات بھی ارشاد فرمایا ہے کہ " اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو اور اولیاء امر میں پہلے علیؑ اس کے بعد حسنؑ، اس کے بعد حسینؑ، اس کے بعد علیؑ بن الحسینؑ، اس کے بعد محمدؐ بن علیؑ اور یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا اور زمین امام کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی ہے اور جو شخص بھی امام کی معرفت کے بغیر مر جائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 2 ص 21 /9، تفسیر عیاشی 1 ص 252 /175، از یحیٰی بن السری۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ نماز قائم کرنا ,زکوۃ دینا , حج کرنا , روزے رکھنا ,اہلبیتؑ رسولؐ کی مُحبت ,جو مریض ہے اُسے نماز وروزہ میں رعایت ہے، جو غریب ہے اُسے حج معاف ہے اور اُس پر زکوۃ واجب نہیں۔ لیکن ہماری مُحبت سب پر واجب ہے اور کوئی رعایت نہیں۔

امام مُحمدؑ باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اسم اعظم

جناب عیسٰی بن مریم کو دو حرف عطا ہوئے تھے جن سے سارا کام کر رہے تھے اور جناب موسیٰ کو چار حرف عطا ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم کو 8 حرف ملے تھے اور حضرت نوح کو 15 حرف اور حضرت آدم کو 25 حرف اور اللہ نے حضرت محمدؐ کے لئے سب جمع کر دئے مالک کے 73 ،اسم اعظم ہیں جن میں سے 72 ،اپنے پیغمبر کو عنایت فرمائے ہیں اور ایک اپنی ذات کے لئے مخصوص کر لیا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 230 /2۔ بصائر الدرجات 208 / 2 ، تاویل الآیات الظاہرہ ص 479 روایت ہارون بن الجہم۔

اسم اعظم

قران کریم کے ۷۳ اسم اعظم ہیں ،آصف بن برخیا کے پاس اتھا اور اس نے ملکہ سبا بلقیس کا تخت منگوالیا تھا۔ ہمارے پاس ۷۲ اسم اعظم ہیں اور اللہ تعالیٰ نے صرف ایک اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ اور وہ علم غیب ہے۔ اللہ عظیم المرتبت ہے اور تمام قوت وطاقت کا مالک ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی

اسم اعظم

اللہ کے اسم اعظم 73 ہیں آصف بن برخیا کے پاس ایک تھا جس کا حوالہ دینے سے ملک سبا تک کی زمینیں پست ہو گئیں اور انھوں نے تخت بلقیس کو اٹھا کر جناب سلیمان کے سامنے پیش کر دیا اور اس کے بعد پھر ایک لمحہ میں برابر ہو گئیں اور ہمارے پاس ان میں سے 72 ہیں 8 صرف ایک نام خدا نے اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔

امام محمدؐ تقی علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 230 / 3 مناقب ابن شہر آشوب 4 ص 406

اسم اعظم

قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور جاندار کو پیدا کیا کہ میں زمین وآسمان کے ملکوت میں وہ اختیارات رکھتا ہوں کہ اگر تمھیں اس کے ایک حصّہ کا بھی علم ہو جائے تو تم برداشت نہیں کر سکتے ہو۔ پروردگار کے 72 اسم اعظم ہیں جن میں سے آصف بن برخیا کو ایک معلوم تھا اور اس کے پڑھتے ہی زمینیں پست ہو گئیں اور انھوں نے ملک سبا سے تخت بلقیس اٹھالیا اور پھر زمینیں برابر ہو گئیں اور ہمارے پاس کل 72 اسماء کا علم ہے، صرف ایک نام ہے جسے خدا نے اپنے علم غیب کا حصہ بنا کر رکھا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

بحار الانوار 27 / 37 / 5 ، البرہان 2 ص 2 / 490 روایت سلمان فارسی۔

اسوۂ حسنۂ امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

میں جب بھی امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا آپ میرا احترام فرماتے تھے اور مجھے مسند عطا فرمادیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں، میں اس بات سے خوش ہو کر شکر خدا ادا کیا کرتا تھا۔ میں دیکھتا تھا کہ حضرت یا روزہ سے رہتے تھے یا نمازیں پڑھتے رہتے تھے یا ذکر خدا کرتے رہتے تھے، آپ اپنے دور کے عظیم ترین عابد اور بلند ترین زاہد تھے، مسلسل حدیثیں بیان کرتے تھے، بہترین اخلاق کے مالک تھے اور بہت منفعت بخش شخصیت کے مالک تھے، اور جب رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا کوئی قول نقل کرتے تھے تو نام لیتے ہی چہرہ کا رنگ اس طرح سبز و زرد ہو جاتا تھا کہ پہچاننا مشکل ہو جاتا تھا۔ ایک سال میں نے حضرت کے ساتھ حج کیا تو احرام کے موقع پر جب ناقہ پر سوار ہوئے اور تلبیہ کا ارادہ کیا تو آواز گلوگیر ہو گئی اور قریب تھا کہ ناقہ سے گر جائیں، میں نے عرض کی کہ فرزند رسول! تلبیہ تو ضروری ہے۔ فرمایا یا بن عامر! کیسے جسارت کروں کہ میں لبیک کہوں اور یہ خوف ہے کہ وہ اسے رد کردے۔

مالک بن انس

الصدوق 123 / 3، مناقب ابن شہر آشوب 4 ص 275۔

اسوۂ حسنہ اہلبیتؑ رسولؐ

۱ امام رضاؑ کا طریقہ تھا کہ لوگوں کے جانے کے بعد تمام چھوٹے بڑے خدام کو جمع کرتے تھے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے بلکہ سائس اور حجام کو بھی اپنے ساتھ دستر خوان پر بٹھالیا کرتے تھے۔

۲ امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام نے کسی غلام کو کسی کام کے لئے بھیجا اور اس نے دیر لگائی تو آپ اس کی تلاش میں نکل پڑے، دیکھا کہ ایک مقام پر سو رہا ہے، آپ اس کے سرھانے کھڑے رہے اور پنکھا جھلتے رہے یہاںتک کہ اس کی آنکھ کھل گئی، وہ دہشت زدہ ہو گیا، حضرت نے فرمایا کہ دیکھو دن رات سونا اصول کے خلاف ہے، رات تمھارے لئے ہے اور دن ہمارے لئے۔

۳ نادر خادم! امام رضاؑ کا دستور تھا کہ ہم لوگ جب تک کھانا کھاتے رہتے تھے ہم سے کسی کام کے لئے نہیں فرماتے تھے۔

۴ یاسر و نادر! امام رضاؑ کا حکم تھا کہ اگر میں تمھارے سامنے اس وقت آجاؤں جب تم کھانا کھارہے ہو تو اس وقت تک کھڑے نہ ہونا جب تک کھانا ختم نہ ہو جائے بلکہ بعض اوقات آپ کسی کو آواز دیتے تھے اور اگر کہہ دیا کہ وہ کھانا کھارہا ہے، تو فرماتے تھے رہنے دو جب تم تمام نہ ہو جائے۔۔

۵ عبداللہ بن الصلت ایک مرد بلخی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں سفر خراسان میں امام رضاؑ کے ساتھ تھا، ایک دن دستر خوان پر آپ نے تمام سیاہ و سفید غلاموں کو جمع کرلیا تو میں نے کہا کہ میں آپ پر قربان، کاش آپ انھیں الگ کھلادیتے، فرمایا خبردار، خدا سب کا ایک ہے اور مادر و پدر۔ آدم و حوا۔ بھی ایک ہیں اور جزا کا تعلق صرف اعمال سے ہے۔

۱ عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 159، حلیۃ الابرار 3 ص 266۔

۳ کافی 6 ص 11298/۔

۴ کافی 6 ص 298 / 10، المحاسن 2 ص 199 / 1583۔

۵ کافی 8 ص 230 / 296۔

اصحاب اعراف

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے امام علیؑ سے فرمایا یہ تین چیزیں ہیں جن کے بارے میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ برحق ہیں، تم اور تمھارے بعد کے اوصیاء سب وہ عرفاء ہیں جن کے بغیر خدا کی معرفت ممکن نہیں ہے اور وہ عرفاء میں جن کے بغیر جنت میں داخلہ ممکن نہیں ہے کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جو انھیں پہچانتا ہوگا اور جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور یہی وہ عرفاء ہیں کہ جو ان کا انکار کردے یا وہ اس کا انکار کردیں اس کا انجام جہنم ہے۔

خصال 150 / 183 از نصر العطار۔

اصحاب اعراف

یہ آل محمدؑ کے بارہ اوصیاء ہیں کہ جن کی معرفت کے بغیر خدا کا پہچاننا ناممکن ہے۔ عرض کی یہ اعراف کیا ہے؟ فرمایا یہ مشک کے ٹیلے ہوں گے جن پر رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اور ان کے اوصیاء ہوں گے اور یہ تمام لوگوں کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

بحارالانوار 24 / 253 / 13

اصحاب اعراف

جس طرح قبائل میں عرفاء ہوتے ہیں جو ہر شخص کو پہچانتے ہیں اس طرح ہم عرفاء اللہ میں اور تمام لوگوں کو ان کے علامات سے پہچان لیتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

تفسیر عیاشی 2 ص 18 / 43

اصحاب اعراف

آئمہ پروردگار کی طرف سے مخلوقات کے نگراں اور بندوں کیلئے عرفاء ہیں کہ جنت میں صرف وہی داخل ہوگا جو انھیں پہچانے اور وہ اس کو پہچانیں اور جہنم میں صرف وہی جائے گا جو ان کا انکار کردے اور وہ اس کا انکار کردیں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ ص 152

اصحاب اعراف

یا علیؑ! تم اور تمھاری اولاد کے اوصیاء جنّت و جہنم کے درمیان اعراف کا درجہ رکھتے ہیں کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جو تمھیں پہچانے اور تم اسے پہچانو اور جہنم میں وہی داخل ہوگا تو تمھارا انکار کردے اور تم اسے پہچاننے سے انکار کردو۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

دعائم الاسلام 1 ص 725، ارشاد القلوب ص 298، از سلیم بن قیس

اصحاب امام حسینؑ

۔امام زین العابدینؑ! جب امام حسینؑ کے حالات انتہائی سخت ہوگئے تو لوگوں نے دیکھا کہ آپ کے حالات تمام لوگوں کے حالات سے بالکل مختلف ہیں۔ سب کے رنگ بدل رہے ہیں، اعضاء لرز رہے ہیں، دل کانپ رہے ہیں لیکن امام حسینؑ اور ان کے مخصوص اصحاب کے چہرے دمک رہے ہیں، اعضاء ساکن ہیں اور نفس مطمئن ہیں۔ لوگوں نے آپس میں کہنا شروع کردیا کہ دیکھو یہ کس قدر مطمئن نظر آتے ہیں جیسے موت کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے، آپ نے فرمایا، شریف زادو! صبر کرو صبر، یہ موت صرف ایک پل ہے جس کے ذریعہ سختی اور پریشانی سے نکل کر جنت النعیم کے محلوں تک پہنچا جاتا ہے، تم میں کون ایسا ہے جو اس بات کو برا سمجھتا ہے کہ زندان سے نکل کر قصر میں چلا جائے، مصیبت تمہاری دشمنوں کے لئے ہے جنھیں محل سے نکل کر زندان کی طرف جاتا ہے، میرے پدر بزرگوار نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے روایت کی ہے کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت اور موت ایک پل ہے جو مومن کو جنت تک پہنچا دیتا ہے اور کافر کو جہنم تک، میں نہ غلط بیانی سے کام لیتا ہوں اور نہ کسی نے یہ بات مجھ سے غلط بیان کی ہے۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

معانی الاخبار 288 / 3۔

اصل دین

اصل دین یہ ہے توحید الہی، رسالت رسول اللہ ان کے تمام لائے ہوئے احکام کااقرار ہمارے اولیاء سے محبت ہمارے دشمنوں سے عداوت، ہمارے امر کے سامنے سراپا تسلیم ہو جانا، ہمارا قائم کا انتظار کرنا اور اس راہ میں احتیاط کے ساتھ کوشش کرنا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 21/10۔

اصل دین کیا ہے

لاالہ الااللہ، محمدؐ رسول اللہ کی شہادت نماز کا قیام، زکٰوۃ کو ادائیگی، حج بیت اللہ استطاعت کے بعد، ماہ رمضان کے روزہ۔ یہ کہہ کر آپ خاموش ہوگئے اور پھر دو مرتبہ فرمایا ولایت، ولایت۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 2 ص 22/11

اطاعت امام

تم پر اطاعت بھی لازم ہے ان کی جن سے ناواقف رہنے کی بھی تمہیں معافی نہیں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

اطاعت خداوندی

اطاعت خدا میں مشقت برداشت کرو اور ترک معصیت (گناہ) میں اس سے زیادہ تکلیف برداشت کرو۔ کیونکہ اطاعت سے زیادہ ترک گناہ میں تکلیف ہوتی ہے۔ دنیا ایک ساعت کے برابر ہے جو گزر چکا، اس کی خوشی اور غم ختم اور جو آنے والا ہے اس کے متعلق تمہیں خبر نہیں۔ پس جس حال میں ہو اس پر قناعت کرو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

اعصا موسیٰ

یہ سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو ملا تھا۔ پھر شعیب علیہ السلام کو، پھر ان سے موسیٰ علیہ السلام اور وہ ہمارے پاس ہے۔ اس اعصا سے ہمارا تعلق اس وقت سے ہے جب وہ ہرا تھا۔ اور اپنی اصل صورت اپنے درخت سے جدا ہوا تھا۔ اور وہ بولتا ہے جب اسے بلایا جاتا ہے۔ اور یہ ہمارے قائم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے مہیا کیا گیا ہے۔ اور ویسے ہی معجزے دکھائے گا جو موسیٰ علیہ السلام کے لئے دکھائے تھے۔ وہ جب آئے گا تو ہڑپ کر جائے گا ان چیزوں کو جن سے لوگ دھوکہ دینے والے ہونگے۔ اس کے دو ہونٹ ہونگے جن کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا۔ اور اپنی زبان سے تمام اسباب فریب کو نگل جائے گا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

اعمال پیش ہوتے ہیں

تمہارے اعمال ہر صبح کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آئمہ الطاہرین کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ پس تم بداعمالی نہ کیا کرو۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمہاری بداعمالیوں سے رنج ہوتا ہے۔ ان کو آزردہ مت کیا کرو۔ بلکہ ان کو خوش رکھا کرو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

اعمال تین

تین چیزوں کے ہوتے ہوئے کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی، کرب و بے چینی کے وقت دعا، گناہ کے بعد استغفار، اور نعمت کے وقت اللہ تعالیٰ کا شُکر

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

اعمال کا اجر

اللہ نے صرف اور صرف مومنین کے اعمال کا ثواب دینا اپنے اوپر واجب کیا ہے۔ ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی عمل نقصان نہیں دیتا اور کفر کے ہوتے ہوئے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

آغاز و انجام دین

اے لوگو تم لوگ کدھر جا رہے ہو اور تمھیں کدھر لیجایا جا رہا ہے؟ اللہ نے ہمارے ذریعہ تمھارے اول کو ہدایت دی ہے اور ہمارے ہی ذریعہ آخر میں اختتام کرے گا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی ص 271 / 5

آغاز و انجام دین

امام علیؑ ! ایھاالنّاس ! ہم وہ اہلبیتؑ ہیں جن سے خدا نے جھوٹ کو دور رکھا ہے اور ہمارے ہی ذریعہ زمانہ کے شر سے نجات دیتا ہے، ہمارے ہی واسطہ سے تمھاری گردنوں سے ذلت کے پھندے کو جدا کرتا ہے اور ہمیں سے آغاز و اختتام ہوتا ہے۔۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

کتاب سُلیم بن قیس 2 ص 717 / 17

آل اور اُمت میں فرق

مامون نے دریافت کیا کہ عترت طاہرہ سے مراد کون افراد ہیں؟ امام رضاؑ نے فرمایا کہ جن کی شان میں آیت تطہیر نازل ہوئی ہے، اور رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا کہ میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک کتاب خدا اور ایک میری عترت اور میرے اہلبیتؑ اور یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر نہ وارد ہو جائیں۔ دیکھو خبردار اس کا خیال رکھنا کہ میرے اہل کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو اور انھیں پڑھانے کی کوشش نہ کرنا کہ یہ تم سے زیادہ عالم اور فاضل ہیں۔ درباری علماء نے سوال اٹھادیا کہ ذرا یہ فرمائیں کہ یہ عترت آل رسول ہے یا غیر آل رسول ہے؟ فرمایا یہ آل رسول ہی ہے لوگوں نے کہا کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے تو یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ میری اُمت ہی میری آل ہے اور صحابہ کرام بھی یہی فرماتے رہے ہیں کہ آل محمدؐ اُمت پیغمبر کا نام ہے جس کا انکار ممکن نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ذرا یہ بتاؤ آل رسول پر صدقہ حرام ہے یا نہیں؟ سب نے کہا بیشک !

فرمایا پھر کیا اُمت پر بھی صدقہ حرام ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا یہی دلیل ہے کہ اُمت اور ہے اور آل رسول اور ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

۔امالی صدوق 1 ص 422، عیون اخبار الرضاؑ 1 ص 229۔

آلِ رسولؐ

ہارون رشید خلفائے بنی عباس میں سے پانچواں خلیفہ تھاامام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ ایک گفتگو کے دوران اس نے امام علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "آپ نے خاص و عام میں یہ مشہور کر رکھا ہے کہ آپ پیغمبرؐ کی اولاد ہیں جب کہ آنحضرت کے کوئی بیٹا ہی نہیں تھا جس کے ذریعہ ان کی نسل آگے بڑھتی، اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ نسل ہمیشہ بیٹے کی طرف سے آگے بڑھتی ہے اور آپ لوگ ان کی بیٹی کی اولاد میں سے ہیں"۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام: "اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی ابھی حاضر ہو جائیں اور تیری لڑکی سے شادی کرنا چاہیں تو کیا تو انھیں مثبت جواب دے گا؟" ہارون: "میں صرف مثبت جواب ہی نہیں دوں گا"۔ بلکہ ان سے رشتہ جوڑ کر میں عرب و عجم کے درمیان فخر کروں گا۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام: "لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری بیٹی کو پیغام نہیں دیں گے اور میں اپنی لڑکی کو ان کی زوجہ نہیں بنا سکتا"۔ ہارون: "کیوں"۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام: "اس لئے کہ میری ولادت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے ہے (کیونکہ میں ان کا نواسہ ہوں) لیکن تیری پیدائش میں وہ سبب نہیں بنے ہیں"۔ ہارون: "واہ! بہت اچھا جواب ہے، اب میرا یہ سوال ہے کہ آپ لوگ کیوں خود کو پیغمبر اکرم کی ذریت سے کہتے ہو جب کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی نسل ہی نہیں تھی کیونکہ نسل لڑکے سے چلتی ہے نہ کہ لڑکی سے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی لڑکا نہیں تھا اور آپ ان کی لڑکی حضرت زہرا سلام اللہ علیہا سے ہیں اور حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی نسل پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہیں ہوگی ؟! امام موسیٰ کاظم علیہ السلام: "کیا میں جواب دوں؟" ہارون: "ہاں"۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام: "خداوند متعال قرآن مجید سے اس آیت کا حوالہ دیا۔

سورہ الانعام آیت ۸۴، ۸۵

وَوَہَبۡنَا لَہٗۤ اِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ ؕ کُلًّا ہَدَیۡنَا ۚ وَنُوۡحًا ہَدَیۡنَا مِنۡ قَبۡلُ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَسُلَیۡمٰنَ وَاَیُّوۡبَ وَیُوۡسُفَ وَمُوۡسٰی وَہٰرُوۡنَ ؕ وَکَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۔ وَزَکَرِیَّا وَیَحۡیٰی وَعِیۡسٰی وَاِلۡیَاسَ ؕ کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ۔

اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق اور یعقوب (بیٹا اور پوتا علیہما السلام) عطا کئے، ہم نے (ان) سب کو ہدایت سے نوازا، اور ہم نے (ان سے) پہلے نوح (علیہ السلام) کو (بھی) ہدایت سے نوازا تھا اور ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسٰی اور ہارون (علیہم السلام کو بھی ہدایت عطا فرمائی تھی)، اور ہم اسی طرح نیکوکاروں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ اور زکریا اور یحیٰی اور عیسٰی اور الیاس (علیہم السلام کو بھی ہدایت بخشی)۔ یہ سب نیکوکار (قربت اور حضوری والے) لوگ تھے o

اب میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کا کون باپ تھا؟ ہارون: "جناب عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا"۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام: "جس طرح خداوند متعال نے مذکورہ آیت میں جناب عیسیٰ علیہ السلام کو ماں کی طرف سے پیغمبروں کی ذریت میں قرار دیا ہے اسی طرح ہم بھی اپنی ماں جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی طرف سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت میں شامل ہیں"۔

آلِ رسولؐ

یاد رکھو کہ میری عترت کے نیک کردار اور میرے خاندان کے پاکیزہ نفس افراد بچوں میں سب سے زیادہ ہوشمند اور بزرگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم ہوتے ہیں، خبردار انھیں تعلیم نہ دینا کہ یہ تم سب سے اعلم ہیں۔ یہ نہ تمھیں ہدایت کے دروازہ سے باہر لے جائیں گے اور نہ گمراہی کے دروازہ میں داخل کریں گے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

عیون اخبار الرضاؑ 1 ص 171/ 204 احتجاج 2 ص 236

آل رسولؐ سے مودت کا حکم قران کریم میں

سورہ الشوریٰ 23

ذَٰلِکَ الَّذِی یُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُل لَّا أَسْأَلُکُمْ عَلَیْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبَىٰ وَمَن یَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِیهَا حُسْنًا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَکُورٌ۔

23. یہ وہ (انعام) ہے جس کی خوشخبری اللہ ایسے بندوں کو سناتا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے، فرما دیجئے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر اپنے قربا کی مودت کے۔ اور جو شخص (اس کام میں) نیکی کمائے گا ہم اس کے لئے اس میں اُخروی ثواب اور بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا اور قدر دان ہے۔

آل محمدؐ ستاروں کی مانند

آگاہ ہو جاؤ کہ آل محمد کی مثال آسمان کے ستاروں جیسی ہے کہ جب کوئی ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا طالع ہو جاتا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ 100۔

آل محمدؐ کی دوستی

آل محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی دوستی پر بھروسہ کرکے کبھی اعمال نیک و عبادتوں کی کوشش کو ترک نہ کر دینا اور کبھی عبادتوں پر بھروسہ کرکے آل محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی دوستی ہاتھ سے نہ جانے دینا، کیونکہ انمیں سے کوئی بھی چیز تنھا قابل قبول نھیں ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

(بحار ج/78 ص/ 347)

آل محمدؐ کی دوستی

آل مُحمدؐ کی دوستی پر بھروسہ کرکے کبھی نیک اعمال اور عبادتوں کی کوشش کو ترک نہ کر دینا۔ اور کبھی صرف اپنی عبادتوں پر بھروسہ کر کے آل مُحمدؐ کی دوستی کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ کیونکہ ان دونوں میں سے کوئی بھی چیز تنہا قبول نہیں کی جائے گی۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

بحار الانوار، ص ۷ ۳۴

آل محمدؐ کی عظمت

امام علیؑ! آل محمدؐ پر اس اُمت میں سے کسی شخص کا قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے اور ان کے برابر اسے نہیں قرار دیا جاسکتا ہے جس پر ہمیشہ ان کی نعمتوں کا سلسلہ رہا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ نمبر 2، غرر الحکم 10902۔

امامؑ

امام بندگان خدا کو نصیحت کرنے والا اور دین خدا کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 202 از عبدالعزیز بن مسلم۔

امامؑ، وارث علم نبیؐ

امام باقرؑ! ہم علم خدا کے خزانہ دار اور امر الہی کے ترجمان ہیں۔

۔کافی 1 ص 192 / 3

امامؑ، وارث علم نبیؐ

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ پروردگار نے میرے اہلبیتؑ کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ سب تمھارے بعد میرے علوم کے خزانہ دار ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 193 / 4

امامؑ، وارث علم نبیؐ

امام باقرؑ خدا کی قسم ہم زمین وآسمان میں اللہ کے خزانہ دار ہیں لیکن اس کے خزانۂ علم ... کے خزانہ دار نہ کہ سونے اور چاندی کے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 192 / 2۔

امامؑ، وارث علم نبیؐ

پروردگار کے لئے ایک علم خاص ہے اور ایک علم عام، علم خاص وہ ہے جس کی اطلاع ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کو بھی نہیں ہے، اور علم عام وہ ہے جسے اس نے ملائکہ اور مرسلین کو عنایت فرمادیا ہے اور ہم تک یہ علم رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے ذریعہ پہنچا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

التوحید 138 / 14 روایت ابن سنان از امام صادق، بصائر الدرجات 111 / 12 روایت حنان کندی۔

امامؑ اور رسولؐ میں فرق

آئمہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی منزل میں ہوتے ہیں لیکن رسول نہیں ہوتے ہیں اور نہ ان کے لئے وہ چیزیں حلال ہیں جو صرف پیغمبر کے لئے حلال ہیں۔ اس کے علاوہ وہ ہر مسئلہ میں رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی منزلت میں ہیں ۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 270 از محمدؑ بن مسلم۔

امام پر جواب واجب ہے؟

ہم پر فرض نہیں ہے کہ ہم تمہارے ہر سوال کا جواب دیں۔ یعنی ہم پر واجب نہیں کیا گیا۔ قران کریم میں اس کا اللہ نے ذکر کیا ہے کہ یہ ہماری بخشش ہے پس تو دے کر احسان کر یا روک لو جس کا حساب نہ ہوگا۔ ہم وہ ہیں جو علم رکھتے ہیں اور ہمارے دشمن علم نہیں رکھتے۔ امیر المومنین راسخون فی العلم ہیں اور پھر ہم ہیں۔ اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل ہیں۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

امام حُسینؑ ابن علیؑ علیہ الصلوۃ والسلام کی فضیلت و دعا

ارشاد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبیؐ بنا کر بھیجا، حُسین ابن علیؑ زمین کی نسبت آسمان میں زیادہ معروف ہے۔ اور عرش خداوندی کی دائیں جانب اس کے متعلق تحریر ہے، "ان الحُسین مصباح الھدی، و سفینۃ نجاۃ، وامام خیر و یمن و عزیز و فخر و علم و ذخر" حُسینؑ چراغ ہدایت، کشتی نجات، خیر و برکت، عزت، فخر، ذخیرہ آخرت رکھنے والا امام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے صلب میں پاک و پاکیزہ نطفہ رکھا ہے۔ اور حُسینؑ کو ایسی دعا سکھائی گئی ہے کہ مخلوق خُدا میں جو بھی اس کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے حُسین علیہ السلام کے ساتھ محشور کرے گا۔ اور حُسین علیہ السلام اس کے شفیع ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اس دعا کے صدقے میں اس کے دکھ درد دور کرے گا اور اس کا قرض ادا کرے گا اور اس کے معاملے کو آسان کرے گا اور اس کی راہ کو کھول دے گا اور دشمن پر اسے قدرت دے گا اور اس کا پردہ رکھے گا۔ "اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِکَلِمَاتِکَ وَمَعَاقِدِ عَرْشِکَ وَسُکَّانِ سَمٰوَاتِکَ وَاَنْبِیَآ

تکَ وَرُسُلِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ اَمرِيْ يُسرا۔ اے اللہ تجھے تیرے کلمات اور تجھے تیرے عرش کے معاقد اور تجھے تیرے آسمان کے رہنے والوں اور تجھے تیرے انبیا کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دُعا کو مستجاب فرما، اس امر میں مجھ پر سختی چھا گئی ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مُحمدؐ و آل مُحمدؐ پر درود بھیج اور میرے معاملے میں آسانی پیدا فرما۔" اس دعا کے ذریعے اللہ تمہارے معاملات میں آسانی پیدا کرے گا اور تمہارے سینہ کو کشادگی عطا کرے گا اور بوقت موت لا الہ الا اللہ کی تلقین کرے گا۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار رضا

امام حسینؑ آخری لمحات

امام حسینؑ تین ساعت تک تن تنہا خون میں ڈوبے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ کر یہ مناجات کرتے رہے، خدایا میں تیرے اُمتحان پر صابر ہوں اور تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے، اے فریادیوں کے فریادرس ! جس دیکھ کر چالیس سوار بڑھے کہ آپ کے سر مبارک و مقدس و منور کو قلم کرلیں اور عمر سعد یہ آواز دیتا رہا کہ ان کے قتل میں عجلت سے کام لو۔

ابو مخنف

ینابیع المودۃ 2 ص 82۔

امام حسینؑ خطبہ توحید

توحید کے بارے میں آنحضرت کا خطبہ

اے لوگو! ایسے لوگوں سے دور ہی رہو جو دین سے نکل گئے اور اللہ جل شانہ کو اپنے جیسا سمجھنے لگے۔ ان کی باتیں ایسے ہیں جیسے اہل کتاب سے کفار باتیں کرتے ہیں، حالانکہ وہی سب کچھ ہے، کوئی شے اُس کی طرح نہیں۔ وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ آنکھیں اُس کو دیکھ نہیں سکتیں جبکہ وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے۔ وہی مہربان اور تمام امور کا جاننے والا ہے۔

وہ ذات جس نے جبروت اور وحدانیت کو اپنے ساتھ خاص کر رکھا ہے جبکہ خواہش، ارادہ، قوت اور دانش کو استعمال میں لایا ہے۔ کسی بھی چیز میں اس سے جھگڑنے والا ہے ہی نہیں۔ کوئی ایسا نہیں کہ اس سے برابری کرے۔ اس کی کوئی ضد نہیں جو اس سے مقابلہ کرے۔ کوئی اس کا ہمنام نہیں جو اس سے مشابہت پیدا کرے اور نہ ہی کوئی اس کی مثل ہے کہ اس سے ہم شکل قرار پائے۔ پے در پے اُمور اس میں کمی بیشی نہیں کر سکتے۔ گردشِ ایام اس میں تبدیلی نہیں لا سکتے۔ حوادثِ زمانہ اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ اس کا وصف بیان کرنے والے اس کی عظمت کی گہرائیوں کو نہیں پا سکتے۔ اس کے جبروت کی بلندیوں کو دلوں سے محسوس نہیں کر سکتے کیونکہ اشیاء میں کوئی بھی اس کی طرح نہیں ہے۔ علماء بھی اپنی عقل کی بلند پروازوں کے باوجود اسے نہیں پا سکتے۔ مفکرین اپنی تمام تر سوچ وبچار کے باوجود اس کے وجود کی تصدیق کیے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ مخلوقات کی صفات میں سے کسی کے ساتھ بھی توصیف نہیں کر سکتے۔ وہ واحد اور بے نیاز ہے۔ جو کچھ بھی انسانی تصور میں آتا ہے، وہ اس ذات کے علاوہ ہے۔

وہ بھی کوئی رب ہے جسے درک کیا جاسکے! وہ بھی کوئی رب ہے جسے ہوا یا غیر ہوا گھیر لیں! وہ ہر چیز میں ہے، نہ اس طرح کہ اس کے حصار میں ہے اور وہ تمام چیزوں سے جدا بھی ہے مگر نہ اس طرح کہ وہ اس سے مخفی ہیں۔ وہ بھی کوئی قادر ہے کہ کوئی اس کی ضد ہو اور اس سے مقابلہ کرے یا کوئی اُس کی برابری کرے۔ اس کی قیومیت گزرے ہوئے ایام کی طرح نہیں ہے اور اس کی توجہ کوئی خاص جہت نہیں رکھتی۔

جس طرح وہ آنکھوں سے مخفی ہے، عقل کی گہرائیوں سے بھی پوشیدہ ہے۔ جس طرح اہلِ زمین سے پوشیدہ ہے، اہلِ آسمان سے بھی ایسے ہی مخفی ہے۔ اس سے قرابت گویا اس کا گرامی قدر بنا دینا ہے۔ اس سے دوری گویا گھٹیا قرار دینا ہے۔ اس کا کوئی مکان نہیں ہے اور نہ ہی زمانے اس کو اپنی لپیٹ میں لے سکتے ہیں۔ کوئی بھی اس کے اُمور میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ اس کی بلندی سے مراد یہ نہیں کہ وہ کسی ٹیلے پر ہے۔ اس کا آنا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا نہیں ہے۔ وہ عدم سے وجود بخشتا ہے اور وجود کو نیستی میں

بدل دیتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی کیلئے بھی دو متضاد صفات ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتیں۔اس کے بارے میں غور و خوض اس وجود کے متعلق ایمان تک پہنچانا ہے۔اس کے بارے میں ایمان اور اعتقاد فقط اس کے وجود تک پہنچاتا ہے۔(یعنی اس کی ذات کے متعلق غور و خوض اس کے وجود کو ثابت کرتا ہے لیکن پھر بھی اس کی ذات سے پردہ نہیں اٹھاتا)۔

اس کی وجہ سے صفات متصف ہوتی ہیں، نہ یہ کہ اس کی توصیف صفات سے کی جائے۔ چیزوں کی پہچان اسی کے دم سے ہے نہ یہ کہ وہ چیزوں سے پہچانا جائے۔ یہ ہے اللہ جل جلالہ کہ کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔ وہ پاک ہے۔اس کی مانند کوئی چیز نہیں ہے۔ وہی سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(تحف العقول: ۲۴۴)

امام حسینؑ خطبہ روز عاشور

بروز عاشور ہم اس علیؑ کے فرزند ہیں جو بنیٔ ہاشم میں سب سے افضل ہے اور یہی ہمارے فخر کے واسطے کافی ہے۔ ہمارا جد رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ہے جو روئے زمین پر قدرت کا روشن چراغ ہے۔ ہماری مادر گرامی فاطمہؑ بنت رسول ہیں اور ہمارے چچا حضرت جعفر طیار ہیں۔

ہمارے ہی گھر میں قرآن نازل ہوا ہے اور ہمارے ہی یہاں ہدایت اور وحی کا مرکز ہے۔

ہم مخلوقات کے لئے وجہ امان ہیں اور اس بات کا خفیہ واعلانیہ ہر طرح وجود پایا جاتا ہے۔ ہم حوض کوثر کے مختار ہیں جہاں اپنے دوستوں کو رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے جام سے سیراب کریں گے۔

ہمارے شیعہ بہترین شیعہ ہیں اور ہماری دشمن روز قیامت خسارہ میں رہیں گے۔

امام حُسین ابن علیؑ علیہ الصلوۃ والسلام

مناقب ابن شہر آشوب 4 /80

امام حسینؑ کا خطبہ، مکہ سے نکلتے وقت

عراق کے لئے نکلتے ہوئے آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا کہ موت کا نشان اولاد آدم کی گردن سے یونہی وابستہ ہے جس طرح عورت کے گلے میں ہار، میں اپنے اسلاف کا اسی طرح اشتیاق رکھتا ہوں جس طرح یعقوب کو یوسف کا اشتیاق تھا میری بہترین منزل وہ ہے جس کی طرف میں جارہا ہوں اور میں وہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ نواویس اور کربلا کے درمیان نبی امیہ کے درندے میرے جوڑ جوڑ کو الگ کر رہے ہیں اور اپنی عداوت کا پیٹ بھر رہے ہیں، قلم قدرت نے جو دن لکھ دیا ہے وہ بہر حال پیش آنے والا ہے" اللہ کی مرضی ہی ہم اہلبیتؑ کی رضا ہے، ہم اس کی بلاپر صبر کرتے ہیں اور وہ ہمیں صابروں کا اجر دینے والا ہے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے ان کے پارہ ہائے جگر الگ نہیں رہ سکتے ہیں، خدا سب کو جنت میں جمع کرنے والا ہے جس سے ان کی آنکھوں کو خنکی نصیب ہوگی اور ان سے کئے گئے وعدہ کو پورا کیا جائے گا، دیکھو جو ہمارے ساتھ اپنی جان قربان کر سکتا ہے اور لقائے الٰہی کے لئے اپنے نفس کو آمادہ کر چکا ہے وہ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جائے، ہم کل صبح نکل رہے ہیں۔

امام حُسین ابن علیؑ علیہ الصلوۃ والسلام

کشف الغمہ 2 ص 241، ملہوف ص 126، نثر الدر ص 333 ۔

امامؑ حق کا ستون

آگاہ ہو جاؤ کہ پروردگار نے انھیں خیر کا اہل، حق کا ستون اور اطاعت کے لئے تحفظ قرار دیا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ 214۔

امام زین العابدینؑ خطبہ در بار یزید ملعون

ایھاالنّاس ہمیں چھ کمالات دیئے گئے ہیں اور سات اعتبارات سے فضیلت دی گئی ہے، ہمارے لئے قدرت کے عطایا علم، حلم، سماحت، فصاحت، شجاعت اور مومنین کے دلوں میں محبت ہے اور ہماری فضیلت کے جہات یہ ہیں کہ رسول مختار ہمیں میں سے ہیں، صدیق۔ حضرت علیؑ۔ ہمیں میں سے ہیں۔ طیار۔ جعفر۔ ہمیں میں سے ہیں... اسد اللہ و اسد الرسول۔ حمزہ۔ ہمیں میں سے ہیں و سیدۃ نساء العالمین فاطمہؑ بتول ہمیں میں سے ہیں، سبطین اُمت سرداران جوانان اہل جنت ہمیں میں سے ہیں۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

مقتل الحسین خوارزمی 2 ص 69۔

امام زین العابدینؑ کا انتقال

جس رات کو امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام کا انتقال ہوا۔ امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام ان کے لئے پینے کو پانی لائے۔ فرمایا، "بیٹا! آج اسی رات میری روح قبض ہو گی۔ یہ وہی رات ہے جس میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انتقال فرمایا تھا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

امام علیؑ چوتھے خلیفہ ہیں

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اے علیؑ تم چوتھے خلیفہ ہو۔ اور ان چاروں خلفا کا ذکر قران میں موجود ہے۔ پہلے خلیفہ آدم علیہ السلام، اللہ نے فرمایا کہ میں زمین پر خلیفہ بنا رہا ہوں۔ (البقر 30) ۔ دوسری خلافت ہارون علیہ السلام کی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہا "تم میری قوم میں میرے خلیفہ بن جاو اور اصلاح کرو اور فساد کرنے والوں کے راستوں کی پیروی مت کرنا۔" سورہ اعراف 142 ۔ تیسری خلافت حضرت داود علیہ السلام کی ہے، قران کریم میں ارشاد ربانی ہے "داود ہم نے تمھیں زمین پر خلیفہ بنایا ہے۔" سورہ ص 26 ۔ چوتھی خلافت اے علیؑ تمہاری ہے۔ "اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔" سورہ التوبہ 3 ۔ تم ہی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جانب سے تبلیغ کرنے والے ہو۔ اور تم میرے وصی اور میرے وزیر اور میرے قرض کے ادا کرنے والے اور میرے وعدے کے پورا کرنے والے ہو۔ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو کہ ھارونؑ کو موسیؑ سے تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار رضاؑ جلد دوم

امام علیؑ فضیلت

ارشاد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ، "ہر اُمت میں کوئی نہ کوئی صدیق اور فاروق ہوتا ہے۔ اور اس اُمت کا صدیق و فاروق علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ وہ اُمت کی نجات کی کشتی ہے اور اس کے لئے باب حطہ اور وہ اُمت کا یوشع، شمعون اور ذوالقرنین ہے۔ لوگو! بے شک علیؑ خلیفتہ اللہ ہے اور میرے بعد تم میں میرا جانشین ہے۔ اور وہ امیر المومنین ہے اور خیر الوصین ہے۔ جس نے ان سے جھگڑا کیا اس نے مجھ سے جھگڑا کیا اور جس نے ان پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ ان سے مقابلہ مجھ سے مقابلہ، ان سے بھلائی مجھ سے بھلائی، ان سے جفا مجھ سے جفا، ان سے دشمنی مجھ سے دشمنی اور ان سے دوستی مجھ سے دوستی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرا وزیر ہے۔ اور وہ میری طنیت سے پیدا ہوا ہے اور میں اور وہ ایک ہی نور سے ہیں۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار رضاؑ جلد دوم

امام علیؑ کی منزلت

امیر المومنین امام علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی منزلت کی معرفت کرواتے ہوئے ارشاد فرمایا، "قران کریم میں اللہ نے ارشاد کیا ہے کہ کیا جو شخص اپنے رب کی جانب سے روشن دلیل پر ہو اس کے پیچھے پیچھے ہی اس کا ایک گواہ آیا ہو۔" میں علیؑ ہی وہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رسالت کا گواہ ہوں۔ اور سورہ رعد کی آخری آیت میں اللہ نے فرمایا ہے کہ جس کے پاس علم کتاب ہو۔ وہ میں علیؑ ہی ہوں۔ اس آیت میں میرے علاوہ کسی اور کا ذکر نہیں۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے روز غدیر مجھ علیؑ کو ہی ولایت من اللہ کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے نصب فرمایا تھا۔ اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا قول ہے کہ علیؑ تم کو مجھ سے وہی منزلت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی اور میں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کار رسالت انجام دیا ہے۔ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سب سے پہلا خدمت گزار ہوں جب کوئی اور نہ تھا۔ ارشاد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ علیؑ میں نے اللہ سے اپنے اور تمہارے درمیان مواخات کی دعا کی اور اللہ نے قبول کی۔ اور میرے بعد تم کو تمام مومنین کا ولی قرار دیا۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام ،
نہج الاسرار

امام علیؑ کے ارشادات گرامی

لوگوں سے کم میل جول دین کی نگہبانی کرتا ہے۔ اور اشرار کی قربت سے آسودہ رکھتا ہے۔ قطع رحم نعمت کو زائل کر دیتا ہے۔ کسی شخص کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ لوگوں کے عیوب ڈھونڈنے میں مصروف رہنے کی بجائے اپنی عیوب ڈھونڈتا رہے۔ خشم کی زیادتی اپنے صاحب کو نیچے گرا دیتی ہے اور اس کے عیوب کو ظاہر کرتی ہے۔ زیادہ سونا اور زیادہ کھانا نفس کو بگاڑتے ہیں اور نقصان پہنچاتے ہیں۔ خاموشی کی زیادتی وقار کو بڑھا دیتی ہے۔ شہد کی مکھی سے سبق لو کہ جو کھاتی ہے تو پاک چیز شہد نکالتی ہے کسی شاخ پر بیٹھتی ہے تو اس قدر ہلکی ہوتی ہے کہ اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتی۔ اللہ کا مطیع بن اور اس کے ذکر سے مانوس رہ پھر دیکھ جب تو اس سے منہ پلٹنا چاہو گے تو وہ کیسے اپنے عفو کی طرف بلاتا ہے اور تجھ پر کیا فضل کرتا ہے۔ اترج کھایا کرو کہ آل محمدؑ ایسا ہی کرتے تھے۔ علم کا کمال حلم ہے اور حلم کا کمال تحمل بسیار ہے اور یہ غصہ کو دور کرتا ہے۔ جس طرح دن اور رات ایک جگہ جمع نہیں ہوتے اسی طرح حب دنیا اور حب خدا ایک جگہ جمع نہیں ہوتے۔ انار کو اس کے گودے کے ساتھ کھاو کہ یہ معدہ کو صاف کرتا ہے۔ انار کے ہر دانے میں جو معدہ میں جائے قلب کیلئے باعث حیات ہے نفس کو منور کرتا ہے اور چالیس روز تک شیطانی وسوسوں کو دور کرتا ہے۔ جو چیز دستر خوان پر گر جائے اسے کھالو کیونکہ اس میں تمام امراض کے لئے اللہ کے حکم سے شفا ہے۔ جو بھی حاصل کرنا چاہے۔ انسان کے لئے دو فضیلتیں ہیں عقل جس سے وہ خود فائدہ اٹھاتا ہے اور منطق جس سے وہ دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ یہ دنیا کی محبت کی وجہ ہے کہ کان، دانش و حکمت کی بات سننے سے بہرے ہو جاتے ہیں اور نور بصیرت سے دل اندھے ہو جاتے ہیں۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام ،
نہج الاسرار

امام علیؑ کے ارشادات گرامی

ابرار کی صحبت سے بڑھ کر خیر کی طرف بلانے والی اور شر سے نجات دلانے والی اور کوئی چیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تحدید صفت سے عقلوں کو مطلع نہیں کیا اور عقلوں پر جو کچھ معرفت واجب ہے اس کو پوشیدہ نہیں رکھا۔ اگر موت خریدنی والی چیز ہوتی تو ہر امیر آدمی اس کو خرید لیتا۔ جس نے اللہ کے غصہ پر لوگوں کی خوشنودی کو چاہا تو اللہ اس کی نیکیوں کو رد کر دیتا ہے۔ اور لوگوں میں اس کو ذلیل کرتا ہے اور جس نے لوگوں کے غصہ پر اللہ کی خوشنودی کو چاہا اللہ اس کی مزموم چیزوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔ جس نے اقسام کے کھانوں کے درخت کو اپنے نفس میں بو دیا اس نے مختلف بیماریوں کو چن لیا۔ جو کج خلق ہو گا اس کی روزی کم ہو جائے گی۔ جس میں حیا و سخاوت نہ ہو اس کے لئے زندگی سے موت بہتر ہے۔ جو اپنے کام اللہ کے تفویض کرتا ہے اللہ اس کے امور کو استوار

کرتا ہے۔ جو موت کا ذکر کرتا رہے گا وہ دنیا سے کم پر رضامند ہو جائے گا۔ جس نے اپنے امامؑ کی اطاعت کی اس نے اپنے رب کی اطاعت کی۔ جس پر شہوت غالب ہو گی اس کا نفس سلُامت نہ رہے گا۔ جس کا نفس شریف ہو گا اس میں مہر و محبت ہو گی۔ جو نعمت کا شکر ادا نہیں کرے گا اس کو زوال نعمت کی سزا دی جائے گی۔ جس نے اپنی تکالیف کو لوگوں پر آشکار کیا اپنے نفس پر عذاب کر لیا۔ عقلمند جھوٹ نہیں بولتا اور مومن زنا نہیں کرتا۔ فقر و تنگی کی سختیوں کا برداشت کرنا، فاسق کی ملاقات سے بہتر ہے۔ جس انسان کی بصیرت اندھی ہو اس کی بینائی اس کے کسی کام کی نہیں۔ ہم حق کی دعوت دینے والے مخلوق کے آئمہ اور سچی زبان ہیں۔ جس نے ہماری اطاعت کی اس نے سلطنت پائی اور جس نے ہماری نافرمانی کی وہ ہلاک ہوا۔ حق اور اس کے اہل کے متعلق لغزش نہ کھاو کیونکہ جس نے دوسروں کو ہم اہلبیت پر فضیلت دی وہ ہلاک ہوا اور دنیا و آخرت اس کے ہاتھ سے گئی۔ اس فانی دنیا سے وہ چیزیں لے لو جو آخرت میں کام آئیں۔ کسی محتاج کو عطا کرنے میں کل کا انتظار نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کل تمہارے یا اس کے لئے کیا پیش آنے والا ہے۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام ،
نہج الاسرار

امام علیؑ کے ارشادات گرامی

جاہل لوگ جو بات نہیں جانتے اس سے ان کو آگاہ نہ کرو۔ کیونکہ وہ تمہاری تکذیب کریں گے۔ تمہارا علم تمہارے لئے حق ہے۔ اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ علم کو مستحق تک پہنچاو۔ اور غیر مستحق سے باز رہو۔ عورت کی باگ اس کے ہاتھ میں نہ چھوڑ دو تاکہ وہ اپنی حد سے تجاوز نہ کرے۔ عورت ایک پھول ہے اور دلیر و توانا نہیں ہے۔ اپنی زندگی کے بار کو عورتوں کے دوش پر نہ ڈالو اور جہاں تک ہو سکے اپنے کو ان سے بے نیاز کر لو۔ کیونکہ وہ منت جتانے والی اور کفران نیکی کرنے والی ہوتی ہیں۔ سوائے اللہ کے کسی سے کچھ طلب نہ کرو۔ اگر وہ تجھ کو عطا کرے گا تو تجھے بزرگ کیا اور نہیں دیا تو آخرت کے لئے ذخیرہ کرے گا۔ علم صرف اور صرف آل محمدؐ سے حاصل کرو۔ مومن کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک نعمت کی فراخی کو فتنہ اور بلاوں کو نعمت شمار نہ کرے۔ جو شخص متقی نہیں اس کو ایمان فائدہ نہیں پہنچاتا۔ چار چیزون سے زوال پر دلالت کرتی ہیں اصول دین کو ضائع کرنا، فروع سے تمسک اور مقدم جاننا، رذیلوں کو مقدم رکھنا اور صاحبان فضیلت کو موخر کرنا۔ تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے۔ اللہ کے بندے کا شہرہ خوش و خرم اور قلب ترساں و اندوہناک رہتا ہے۔ عزیز و اقارب کی عداوت، بچھو کے کاٹنے سے زیادہ سخت ہے۔ جب نیت فاسد ہوتی ہے تو برکت اٹھ جاتی ہے۔ مومن کی مثال خالص سونے کی ہے۔ جس طرح خالص سونا آگ پر آزمایا جاتا ہے اسی طرح مومن کا اُمتحان بلاوں اور گرفتاری سے ہوتا ہے۔ اپنے عدل سے کمزور لوگوں کو مایوس مت کرنا۔ بارش کا پانی بدن کو پاک کرتا ہے اور امراض کو دور کرتا ہے۔ میں مومنین کی نماز اور ان کی زکوۃ اور ان کا حج و جہاد ہوں۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام ،
نہج الاسرار

امام علیؑ کے کلمات قصار

جب تمہارے بال سفید ہو جائیں تو جان لے کہ تیری نیکیاں مر گئیں (یعنی موت قریب آگئی) ، جب تو یہ دیکھے کہ اللہ تجھ پر مسلسل بلائیں نازل کر رہا ہے تو سمجھ لے کہ تجھے خواب غفلت سے تنبیہہ کی جا رہی ہے۔ جب اللہ بندوں کو دوست رکھتا ہے تو عبرتوں سے نصیحت کرتا ہے۔ جب رذیل لوگ قوت حاصل کرتے ہیں تو اہل فضل کی ہلاکت ہوتی ہے۔ دنیا اپنے چاہنے والوں سے کبھی وفا نہیں کرتی اور اپنے پینے والے سے صاف نہیں ہوتی اور اس کی نعمتیں کسی کے ساتھ نہیں جاتیں۔ اس کے احوال دگرگوں ہوتے رہتے ہیں اور اس کی لذتیں فانی اور محنتیں باقی رہنے والی ہیں۔ پس دنیا سے منہ پھیر لو اس سے پہلے کہ دنیا تم سے منہ پھیر لے۔ اور دنیا کے عوض آخرت کو اختیار کر لو قبل اسے کے کہ آخرت تمہارے بدلے کسے اور کو لے لے۔ بے شک لا الہ الا اللہ کی سات شرائط ہیں۔ اور میں علیؑ اور میری ذریت ان شروط میں سے ایک ہی۔ اگر تم اپنے امر کو سمجھ لو اور اپنے نفس کی معرفت حاصل کر لو تو دنیا سے کنارہ

کشی کرو اور اس میں زہد اختیار کرو کہ دنیا اشقیا کا مقام ہے۔ تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہو لہٰذا آخرت کے لئے ہی عمل کرو۔ جو کچھ بھی تم راہ خدا میں سائل کو دیتے ہو اس کی جزا اس حاجت سے زیادہ ہے جو سائل رکھتا ہے۔ اور تم سے حاصل کرتا ہے۔ تیرے مال سے تیرا حصہ وہی ہے جو تیرے آخرت کا سودا بن کر تجھ سے پہلے روانہ ہو جائے۔ نہ کہ وہ جو تیرے بعد یہیں رہ جائے پس یہ تیرے ورثا کا حصہ ہوگا۔ والدین سے نیکی کرنا فریضہ اکبر ہے۔ تین چیزیں بدترین بلاوں میں سے ہیں کثرت عیال، قرض کی زیادتی اور امراض کی دوامی۔ تین لوگ ایسے ہیں جن کو اللہ بغیر حساب کے جہنم میں داخل کرے گا، ظالم و جابر حاکم، دروغ گو اور بوڑھا زانی۔ اور تین لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا عادل امام و حاکم، راست گو تاجر اور وہ بوڑھا جس نے اپنی عمر اطاعت خدا میں فنا کر دی۔ تین چیزیں ایمان کے خزانے سے ہیں، مصیبت کو پوشیدہ رکھنا، سچی گواہی دینا اور بیماری کو برداشت کرنا۔ اپنے نفوس کا حساب لو قبل اس کے کہ تمہارا حساب لیا جائے اور انہیں جانچ لو قبل اس کے کہ تم جانچے جاو۔ اللہ کی نعمتوں کی حفاظت صلہ رحم میں ہے۔ امور کی کامیابی کے لئے بہترین چیز اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ بہترین شخص کہ جس کہ صحبت اختیار کرنی چاہیے وہ ہے کہ تجھ کو اس حاکم کے سامنے محتاج نہ کرے جو تیرے اور اس کے درمیان حکومت کرتا ہے۔ بدترین آدمی وہ ہے جو کسی کی لغزش کو معاف نہ کرے اور کسی کے عیب نہ چھپائے۔ دو آدمیوں کے درمیان صلح کرا دینا ایک سال کے روزہ و نماز سے افضل ہے۔ صلہ رحم موت کو دور کرتا ہے اور مال کو زیادہ کرتا ہے۔ خوش حال ہے وہ شخص جو خانہ نشین ہو گیا ہو اور اپنا رزق خاموشی سے کھاتا ہو اپنی خطاوں پر گریہ کرتا ہو اپنے نفس سے تعب میں رہتا ہو۔ طالب دنیا اپنی آخرت کھو بیٹھتا ہے اور مرگ ناگہانی اس کو گھیر لیتی ہے۔ حالانکہ دنیا سے جو کچھ اس کے مقدر ہو چکا ہے سوائے اس کے اور کچھ اس کو نہیں ملتا۔ طالب آخرت اپنی آرزو کو پہنچتا ہے اور دنیا سے جو کچھ اس کے لئے مقدر ہو چکا اس کو مل جاتا ہے۔ اس شخص سے تعجب ہے جو جانتا ہے کہ اللہ رزق کا ضامن ہے اور اس کی مقدار مقرر کر دی ہے اور پھر بھی اس کی کوشش اس روزی کو نہیں بڑھا سکتی اور جو اس کے لئے مقدر ہو چکی ہے اس پر بھی وہ روزی کے طلب میں حرص کرتا ہے۔ جو ہر روز دیکھتا ہے کہ اس کی عمر میں کمی ہو رہی ہے پھر بھی موت کے لئے کوئی کام نہیں کرتا۔ تم پر ان کی اطاعت واجب کی گئی ہے جن سے لاعلمی تمہیں معاف نہیں ہوگی۔ اپنی زبانوں کو خوش سخنی اور سلام کرنے کا عادی بناو تاکہ تمہارے دوست زیادہ ہوں اور دشمن کم ہوں۔ اپنے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آل کو دوست رکھو کیونکہ یہ تم پر اللہ کا حق ہے جیسا کہ اس نے قران میں حکم دیا کہ اے رسولؐ ان سے کہہ دو کہ میں تم سے اجر رسالت اس کے سوا کچھ نہیں مانگتا کہ میرے اقربا سے مودت رکھو۔ (سورہ شوریٰ آیت 23) ۔ کم خوراکی جسم کو بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام،

نہج الاسرار

امامؑ کا انتباہ

"ابو جعفر! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تمھارے موالی تمھیں چھوٹے دروازہ سے باہر لے جاتے ہیں تاکہ لوگ تم سے استفادہ نہ کر سکیں، یہ ان کے بخل کا نتیجہ ہے، خبردار، تمھیں میرے حق کا واسطہ جو تمھارے ذمہ ہے کہ آئندہ تمھارا داخلہ اور خارجہ بڑے دروازہ سے ہونا چاہیئے اور جب سواری باہر نکلے تو تمھارے ساتھ سونے چاندی کے سکہ ہونے چاہئیں ور کوئی بھی آدمی سوال کرے تو اسے محروم نہ کرنا، اور اگر رشتہ داروں میں کوئی مرد سوال کرے تو پچاس دینار سے کم نہ دینا، زیادہ کا تمھیں اختیار ہے اور اگر کوئی خاتون سوال کرے تو 25 دینار سے کم نہ دینا اور زیادہ تمھارے اختیار میں ہے، میرا مقصد یہ ہے کہ خدا تمھیں بلندی عنایت فرمائے، دیکھو راہ خدا میں خرچ کرو اور خدا کی طرف سے کسی افلاس کا خوف نہ پیدا ہونے پائے

احمد بن محمدؒ بن ابی نصر بزنطی

۔کافی 4 ص 43 / 5، عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 8 / 20، مشکوۃ الانوار ص 233۔

امامؑ کا علم

حقیقی عالم (امامؑ) ، جاہل نہیں ہو سکتا ہے کہ ایک شے کا عالم ہو اور ایک شے کا جاہل پروردگار اس بات سے اجلّ وارفع ہے کہ وہ کسی بندہ کی اطاعت واجب کرے اور اسے آسمان وزمین کے علم سے محروم رکھے، یہ ہر گز نہیں ہو سکتا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 262 /6۔

امام کو نبی کہنا

جس نے ہمیں نبی قرار دیا اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ جس نے اس مسئلہ میں شک بھی پیدا کیا اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

امامؑ کی زیارت کا طریقہ

غسل کرکے حرم کے دروازہ پر جا کر کھڑے ہو جاؤ اور کلمہ شہادتین زبان پر جاری کرکے یوں کہو۔ "سلام ہو آپ حضرات پر اے اہلبیتؑ نبوت اور معدن رسالت ملائکہ کی رفت وآمد کے مرکز اور وحی کے نزول کی منزل، رحمت کے معدن اور علم کے خزانہ دار، حلم کی منزل آخر اور کرم کے اصول، اُمتوں کے قائد اور نعمتوں کے مالک، نیک بندوں کی اصل اور نیک کرداروں کے ستون، بندوں کے منتظم اور شہروں کے ارکان، ایمان کے ابواب اور رحمان کے امانتدار، انبیاء کی ذریت اور مرسلین کے منتخب روزگار اور رب العالمین کے پسندیدہ بندہ کی عترت... اور آپ ہی پر تمام رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

امام علیؑ نقی علیہ الصلوۃ والسلام

تہذیب 6 ص 95 / 177۔

امام کی فضیلت

ہم شجرہ نبوتؐ ہیں۔ اور رحمت کا گھر ہیں۔ اور باب حکمت کی کنجیاں ہیں، علم کی کان اور رسالت کا مقام ہیں۔ اور ملائکہ کے اترنے کی جگہ ہیں۔ اور مقام سِرِ الہیٰ ہیں۔ ہم اللہ کی ودیعت ہیں اس کے بندوں میں۔ ہم اللہ کا حرم ہیں۔ ہم اللہ کی طرف سے اس کے دین کی بقا کے ذمہ دار ہیں۔ ہم اللہ کا عہد ہیں۔ جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا اس نے خُدا کے عہد کو پورا کیا۔ اور جس نے یہ عہد توڑا اس نے اللہ کا عہد توڑا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب الحجت

امامؑ کے حق سے انکار

اولاد فاطمہ و علی (سادات) میں سے بھی اگر کوئی امام حق کا انکار کرے گا، اللہ روز قیامت اس کو دوگنا عذاب دے گا، اور جو امام حق کا اقرار کرے گا اللہ دوگنا اجر عطا کرے گا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب حجت باب ۸۷ حدیث ۳،۲،۱

امام محمدؐ باقرؑ کی عبدالملک بن ہشام کو تنبیہ

ابو بکر الحضرمی ! جب حضرت ابو جعفر باقرؑ کو شام سے عبدالملک بن ہشام کے پاس لایا گیا اور دروازہ پر لاکر روک دیا گیا تو ہشام نے درباریوں سے کہا کہ جب تم لوگ دیکھو کہ میں محمدؐ بن علیؑ کو برا بھلا کہہ رہا ہوں تو سب کے سب انھیں برا بھلا کہنا اور اس کے بعد آپ کو دربار میں طلب کیا گیا، آپ نے داخل ہو کر تمام لوگوں کو سلام کیا اور بیٹھ گئے، ہشام کو یہ بات سخت ناگوار گذری کہ نہ حاکم کو خصوصی سلام کیا اور نہ بیٹھنے کی اجازت طلب کی چنانچہ اس نے سرزنش شروع کر دی اور کہا کہ تم لوگ ہمیشہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرتے ہو اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے کر جہالت اور نادانی کی بناپر امام بننا چاہتے ہو؟ یہ کہہ کر وہ خاموش ہوا تو

ترتیب وتدوین: سید قمر علیؑ عباس بخاری

درباریوں نے وہی کام شروع کردیا، جب سب خاموش ہوئے تو حضرت نے فرمایا کہ لوگو! تم کدھر جارہے ہو اور تمھیں کہاں گمراہ کیا جارہاہے، ہمارے ہی اول کے ذریعہ تمھیں ہدایت دی گئی ہے اور ہمارے ہی آخر پر تمھارا خاتمہ ہونے والا ہے، اگر تمھارے پاس دنیا کی حکومت ہے تو آخری اقتدار ہمارے ہی ہاتھوں میں ہے جس کے بعد کوئی ملک نہیں ہے کہ عاقبت صرف صاحبان تقویٰ کے لئے ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 471 / 5۔

امامت، معرفت الٰہی کا ذریعہ

پروردگار اگر چاہتا تو وہ براہ راست بھی بندوں کو اپنی معرفت دے سکتا تھا لیکن اس نے ہمیں اپنی معرفت کا دروازہ اور راستہ بنادیا ہے اور ہمیں وہ چہرہ حق ہیں جن کے ذریعہ اسے پہچانا جاتا ہے لہٰذا جو شخص بھی ہماری ولایت سے انحراف کرے گا یا غیروں کو ہم پر فضیلت دے گا وہ راہ حق سے بہکا ہوا ہوگا اور یاد رکھو کہ تمام وہ لوگ جن سے لوگ وابستہ ہوتے ہیں سب ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں بعض گندے چشمے کے مانند ہیں جو دوسروں کو بھی گندہ کردیتے ہیں اور ہم وہ شفاف چشمے میں جواہر خدا سے جاری ہوتے ہیں اور ان کے ختم ہونے یا منقطع ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 184، مختصر بصائر الدرجات ص 55، تفسیر فرات کوفی ص 142 / 174۔

امامت سے انکار

جو ہماری امامت سے انکار کرے وہ بدبخت اور ملعون ہے۔ اس پر خدا لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ خدا کس طرح اپنے بندوں پر ایسے شخص کی اطاعت فرض کرسکتا ہے جس سے آسمان و زمین کے ملکوت پوشیدہ ہوں اور بہ تحقیق کہ آل محمدؑ کی شان میں ایک ایک لفظ ستر ستر توجیہیں رکھتا ہے اور سب کے لئے ذکر حکیم و کتاب کریم اور کلام قدیم میں ایک آیت ضرور موجود ہے۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

امامت سے جنگ و صلح

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) تشریف فرماتھے اور ان کے پاس حضرت علیؑ و حسنؑ و حسینؑ حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے بشیر بناکر بھیجا ہے کہ روئے زمین پر خدا کی نگاہ میں ہم سب سے زیادہ محبوب اور محترم کوئی نہیں ہے، پروردگار نے میرا نام اپنے نام سے نکالا ہے کہ وہ محمود ہے اور میں محمدؐ ہوں اور یا علیؑ تمھارا نام بھی اپنے نام سے نکالا ہے کہ وہ علی اعلیٰ ہے اور تم علیؑ ہو اور اے حسنؑ ہو اور اے حسینؑ! تمھارا نام بھی اپنے نام سے نکالا ہے کہ وہ ذوالاحسان ہے اور تم حسینؑ ہو اور اے فاطمہؑ! تمھارا نام بھی اپنے نام سے مشتق کیا ہے کہ وہ فاطر ہے اور تم فاطمہؑ ہو، اس کے بعد فرمایا کہ خدایا میں تجھے گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو ان سے صلح رکھے اس سے میری صلح ہے اور جو ان سے جنگ کرے اس سے میری جنگ ہے میں ان کے دوست کا دوست اور ان کے دشمن کا دشمن ہوں۔ ان سے بغض رکھنے والے سے مجھے بغض ہے اور ان سے محبت کرنے والے سے میری محبت ہے۔ یہ سب مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

معانی الاخبار 3/55 روایت عبداللہ بن الفضل الہاشمی۔

امامت صرف اہلبیت میں

لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ امامت، آل مُحمد مُصطفیٰ (صَل اللہ عَلیہ والہ وَسلم) کے علاوہ غیروں میں بھی پائی جاتی ہے۔ وہ جھوٹے ہیں ان کے قدم راہ راست سے ہٹ گئے ہیں۔ انہوں نے گوسالہ موسیٰ کو اپنا رب اور شیاطین کو اپنی جماعت بنالی ہے۔ یہ سب بیت صفوۃ

اور خانہ عصمت سے بغض کی وجہ اور معدن حکمت و رسالت سے حسد کی وجہ ہے۔ شیطان نے ان کے لئے اعمال کومزین کر دیا ہے۔ خدا ان کو ہلاک کرے کہ کس طرح انہوں نے اس کو امام بنالیا جو جاہل بت پرست اور یوم جنگ بزدلی دکھانے والا تھا۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

اماُمت کا مقام

اماُمت، دین کی مہار، مسلمانوں کا نظام، صلاح دنیا اور مومنین کی عزت ہے، ترقی کرنے الے اسلام کی بنیاد، اس کی بلند شاخ ہے نماز، روزہ، زکاۃ، حج، جہاد کا کمال امام پر موقوف ہے، مال غنیمت کی زیادتی، صدقات، احکام و حدود کا اجراء، سرحدوں اور اطراف کی حفاظت امام ہی سے ہوتی ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی ج1، ص200

اماُمت کا وعدہ

اماُمت وہ مرتبہ ہے جسے پروردگار نے جناب ابراہیمؑ کو نبوت کے بعد عنایت فرمایا ہے اور تیسرا مرتبہ خلت کا ہے، اماُمت ہی کے ذریعہ انھیں مشرف کیا ہے اور اس ذریعہ سے ان کے ذکر کو محترم بنایا ہے۔ " انی جاعلک للناس اماما"۔ خلیل خدا نے اس مرتبہ کو پانے کے بعد کمال مسرت سے گزارش کی کہ خدایا اور میری ذریت؟ فرمایا یہ عہدہ ظالموں تک نہیں جاسکتا ہے لہٰذا آیت کریمہ نے قیاُمت تک کہ ظالموں کی اماُمت کو باطل قرار دیدیا ہے اور یہ صرف منتخب افراد کا حصّہ ہو گئی ہے۔ اس کے بعد پروردگار نے اسے ان کی اولاد کے پاکیزہ افراد کا حصہ قرار دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ " ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب جیسی اولاد عطا فرمائی ہے اور سب کو صالح قرار دیا ہے "--- پھر ارشاد ہوا" ہم نے انھیں امام بنایا ہے کہ ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت دیں اور ان کی طرف وحی کی ہے کہ نیکیاں انجام دیں۔ نماز قائم کریں۔ زکٰوۃ ادا کریں اور یہ سب ہمارے عبادت گذار بندے تھے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 1 / 199 ، کمال الدین ص 676 / 31 امالی صدوق 537 / 1 ، معانی الاخبار 97 / 2 ، عیون اخبار الرضاؑ 1 ص 217

امانت رسولؐ

میری اُمت کے مومنین اہلبیتؑ کے بارے میں میری امانت کی قیاُمت تک حفاظت کرتے رہیں۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کافی 2 ص 46

امانتوں کو ان کے اہل

اللہ حکم دیتا ہے کہ تم امانتوں کو اس کے اہل کے سپرد کردو اور جب لوگوں کے درمیان حکم کرو تو عدل سے حکم دو۔ اس سے مُراد ہم ہیں۔ یعنی پہلا امام اپنے بعد والے امام کو کتابیں، علم، ہتھیار جو امانت الٰہیہ ہیں سپرد کردے۔ اور پھر اللہ نے حکم دیا اطاعت کرو اللہ کی، اس کے رسولؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اور اولی الامر کی۔ ہر امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور اسے وصیت کرتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

اُمت محمدیؐ کی فضیلت

لوگو مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو، میری اُمت کی مثال اس بارش کے جیسی ہے جس کے بارے میں نہیں معلوم ہے کہ اس کی ابتدا زیادہ بہتر ہے یا انتہا۔ میری اُمت کی مثال اس باغ جیسی ہے جس سے اس سال ایک جماعت کو سیر کیا جائے اور دوسرے سال دوسری جماعت کو سیر کیا جائے اور شائد آخر میں وہ جماعت ہو جو وسعت میں سمندر، طول میں عمیق تر اور محبت میں حسین تر

اہواور بھلا وہ اُمت کس طرح تباہ ہو سکتی ہے جس کی ابتدا میں میں ہوں اور میرے بعد بارہ صاحبان بخت اور ارباب عقل ہوں اور مسیح عیسی بن مریم بھی ہوں، ہاں ان کے درمیان وہ افراد ہلاک ہو جائیں گے جو ہرج و مرج کی پیداوار ہوں گے کہ نہ وہ مجھ سے ہوں گے اور نہ میں ان سے ہوں گا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

عیون اخبار الرضا 52/1 / 18، خصال 476 / 39، کمال الدین 269 / 14

امیدیں

لمبی امیدوں سے پرھیز کرو، کیونکہ یہ نعمتوں کو تمہاری نظر میں حقیر بنا دیتی ہیں۔ اور تم ان کی شکر گزاری نہیں کرتے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

امیر المومنینؑ کا دشمن

امام علیؑ ! کوئی کافر یا حرامزادہ مجھ سے محبت نہیں کر سکتا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

شرح نہج البلاغہ 4 ص 110، روایت ابن مریم انصاری،

امیر المومنینؑ کا دشمن

یا علیؑ ! عرب میں تمھارا کوئی دشمن نا تحقیق کے علاوہ نہیں ہو سکتا ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

خصال 577 /1، علل الشرائع 143 / 7،

امیر المومنینؑ سے سوال

نیند کی حالت میں انسان کی روح کہاں چلی جاتی ہے؟ انسان بھُولتا کیوں ہے اور پھر یاد کیسے کر لیتا ہے؟ بچہ اپنے ماموں اور چچاؤں کی شبیہ کیوں ہوتا ہے؟ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے فرزند جناب حسنؑ علیہ السلام سے فرمایا کہ بیٹا تُم جواب دو، ۱۔ انسان کی روح کا تعلق ریح سے ہے۔ اور ریح کا تعلق اس وقت تک ہوا سے رہتا ہے جب تک صاحب روح بیدار ہونے کے لئے حرکت کرتا ہے۔ اگر اللہ روح کو واپسی کی اجازت دیتا ہے تو وہ ریح، روح کو کھینچ لیتی ہے اور وہ ریح ہوا کو کھینچ لیتی ہے۔ تب روح جسم میں واپس آجاتی ہے اور اپنے ساتھی کے جسم میں ٹھہر جاتی ہے اور اگر اللہ اس روح کو واپسی کی اجازت نہ دے تو ہوا، ریح کو کھینچ لیتی ہے اور ریح، روح کو کھینچ لیتی ہے اور پھر روح بدن میں واپس نہیں جاتی۔ ہاں جب قیامت برپا ہو گت تو روح دوبارہ بدن میں داخل ہو گی۔ ۲۔ انسان کے بھولنے یعنی نسیان کا تعلق دل کے تاریک یا روشن ہونے سے ہوتا ہے۔ انسان کا دل اللہ نے ایک ڈبیہ جیسے حصار میں قید کیا ہے۔ اگر اس میں تاریکی بڑھ جائے تو نسیان طاری ہو جاتا ہے۔ جب بھی کوئی شخص مُحمدؐ وآل مُحمد پر کامل درود بھیج دے تو یہ دل اس کے نور سے روشن ہو جاتا ہے اور بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے۔ ہاں اگر درود ناقص بھیجا جائے تو مزید تاریکی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ۳۔ جب کوئی شخص اپنی زوجہ سے مطمئن دل اور پرسکون رگوں اور غیر مضطرب دل کے ساتھ مجامعت کرتا ہے۔ اور نطفہ بیوی کے رحم میں ٹھہرتا ہے تو پیدا ہونے والا بچہ اپنے والد اور والدہ کا ہم شکل ہوتا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام،

عیون اخبار رضا

امیر المومنینؑ سے محبت

جو مجھ سے تم سے اور تمھاری اولاد کے ائمہ سے محبت کرے اسے حلال زادہ ہونے پر شکر خدا کرنا چاہیئے کہ ہمارا دوست صرف حلال زادہ ہی ہو سکتا ہے اور ہمارا دشمن صرف حرام زادہ ہی ہو سکتا ہے،۔۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

امالی صدوق ص 384 / 14 ، معانی الاخبار 161 / 3 ،

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کی زمین

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے مال غنیمت تقسیم کیا تو حضرت علیؑ کے حصّہ میں ایک زمین آئی جس میں زمین کو دی گئی تو ایک چشمہ نکل آیا جس کا پانی باقاعدہ آسمان کی طرف جوش مار رہا تھا اور اسی بنیاد پر اس کا نام ینبع رکھ دیا گیا اور جب بشارت دینے والے نے حضرات کو اس کی بشارت دی تو آپ نے فرمایا کہ صدقہ عام ہے تمام حجاج بیت اللہ اور مسافروں کے لئے، نہ اس کی خرید و فرخت ہو نگی نہ ہبہ نہ وراثت اور اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو اس پر اللہ ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہو گی اور اس سے روز قیأمت نہ کوئی صرف قبول کیا جائے گا اور نہ بدل۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 7 ص 54 /9

امیر و غریب میں فرق

جو بھی کسی مسلمان فقیر سے ملے اور اس کو سلام نہ کرے بلکہ امیروں کو سلام کرے تو روز قیأمت خدا اس سے ناراض ہو گا۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

(عیون اخبار الرضاج/ 2 ص/ 53)

امیر المومنینؑ سے محبت

آگاہ رہو، جو بھی علیؑ ابن ابی طالبؑ سے مُحبت کرے گا وہ اُس وقت تک دنیا سے رُخصت نہ ہوگا جب تک وہ کوثر نہ پی لے۔ اور طوبیٰ درخت کا پھل نہ کھالے۔ اور جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

خصائل شیعہ ص ۲۲ شیخ الصدوق

امیر المومنینؑ کا اسوہ حسنہ

امیر المومنینؑ ایک دن سوار ہو کر نکلے تو کچھ لوگ آپ کے ہمراہ پیدل چلنے لگے... فرمایا کیا تمھیں کوئی ضرورت ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ کی رکاب میں چلنا اچھا لگتا ہے۔ فرمایا کہ واپس جاؤ پیدل کا سوار کے ساتھ پیدل چلنا سوار کے لئے باعث فساد و غرور ہے اور پیدل کے لئے باعث ذلت واہانت ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 6 ص 540 /16 روایت ہشام بن تحف العقول ص 209۔

امیر المومنینؑ کا تعارف

میرے والد نے میرا نام زید رکھا، میرے والد کا اصل نام عبد مناف تھا۔ جبکہ وہ عام طور پر ابو طالب کے نام سے جانے جاتے تھے۔ عبد المطلب کا اصل نام عامر تھا۔ میرے جد ہاشم کا اصل نام عمرو تھا۔ عبد مناف کا اصل نام المغیرہ تھا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

معنی الاخبار

امیر المومنینؑ کا لقب صرف حضرت علیؑ کا ہے

امیر المومنین کا لقب صرف امام علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے اللہ نے رکھا ہے۔ اور کسی امام کو اس لقب سے نہیں پکارنا، حتیٰ کہ جب قائم آل مُحمدؑ کا ظہور ہو گا وہ بھی امیر المومنین کے لقب سے نہیں جانے جائیں گے۔ ان کا لقب بقیتہ اللہ ہو گا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام ،

اصول کافی، باب ۱۰۶ حدیث ۲

امیر المومنینؑ کی اہل کوفہ کو نصیحت

اہل کوفہ ! تمھارا فرض ہے کہ تقوائے الہی اختیار کرو اور تمھارے پیغمبر کے اہلبیتؑ جو اللہ کے اطاعت گذار ہیں ان کی اطاعت کرو کہ یہ اطاعت کے زیادہ حقدار ہیں، ان لوگوں کی بہ نسبت جو ان کے ماقبلہ میں اطاعت کے دعویدار ہیں اور انھیں کی وجہ سے صاحبان فضیلت بن گئے ہیں اور پھر ہمارے فضل کا انکار کر دیا ہے اور ہمارے حق میں ہم سے جھگڑا کر کے ہمیں محروم کرنا چاہتے ہیں، انھیں اپنے کئے کا مزہ معلوم ہو چکا ہے اور عنقریب گمراہی کا انجام دیکھ لیں گے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

امالی مفید 127 / 5، ارشاد 1 / 260۔

امیر المومنینؑ کی عبادت

میں جنت کے شوق میں عبادت نہیں کرتا کہ یہ عبادت نہیں تجارت ہے، میں دوزخ کے خوف سے اللہ کی عبادت نہیں کرتا کہ یہ عبادت نہیں غلامی ہے۔ میں اللہ کی عبادت صرف اس لئے کرتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

امیر المومنینؑ کی فضیلت

میں اللہ کی طرف سے جنت دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں۔ میں فاروق اکبر ہوں۔ میں صاحب عصا یعنی اجتماع مسلمین کا سبب ہوں۔ میں صاحب میسم یعنی وہ آیات ہوں جو دلیل امامت ہوں۔ میری وصایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ و روح اور مرسلین نے اسی طرح سے جس طرح سے انہوں نے جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا ہے۔ میں سوار کیا گیا ہوں منصب امامت پر بالکل اسی طرح جیسے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم منصب نبوت پر سوار ہیں۔ قیامت کے روز پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لباس امامت خلق پہنے ہوئے ہونگے اور میں نے لباس امامت پہنا ہوا ہوگا۔ وہ کلام کریں گے اور میں بھی کلام کروں گا۔ چار خصلتیں مجھے ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ مجھے علم دیا گیا ہے موتوں کا، بلاوں کا۔ انساب کا اور قضایا کے فیصلہ کرنے کا۔ اور نہیں غائب ہوا مجھ سے، جو پہلے گزر چکا اور نہیں ہے ایسا جو مجھ سے پوشیدہ ہو۔ میں باذن الہیٰ لوگوں کو بشارت دیتا ہوں۔ اور یہ سب کچھ مجھے اللہ کی جانب سے سپرد کیا گیا ہے۔ اور اللہ نے اپنے علم میں مجھے قدرت دی ہے۔

امیر المومنین، حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

امیر المومنینؑ کی نظر میں یہ دنیا

آگاہ ہو جاؤ۔ اس مالک کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا ہے اور زندگی کو ایجاد کیا ہے، اگر حاضرین موجود نہ ہوتے اور انصار کی موجودگی سے حجت قائم نہ ہو گی ہوتی اور پروردگار نے علماء سے یہ عہد نہ لیا ہوتا کہ خبردار ظالم کی شکم پری اور مظلوم کی بھوک پیاس پر خاموش نہ رہیں تو میں خلافت کی باگ ڈور پھر اسی کی گردن پر ڈال دیتا اور آخر کو بھی پہلے ہی جام سے سیراب کرتا اور تم دیکھ لیتے کہ تمھاری یہ دنیا میری نظر میں ایک بکری کی چھینک سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہے لیکن کیا کروں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ نمبر 3۔

امیر المومنینؑ کے فضائل

امام علیؑ ہمارے ذریعہ تم نے تاریکیوں میں ہدایت پائی ہے اور بلندیوں کی منزل تک پہنچے ہو اور ہمارے ہی ذریعہ اندھیروں سے روشنی میں آئے ہو۔ وہ کان بہرے ہیں جو حرف حق کو سنن نہ سکیں اور ہلکی آواز کو وہ کیا محسوس کرے گا جسے شور و شعب نے بہرہ بنا دیا ہے مطمئن وہی دل ہے جو مسلسل دھڑکتا رہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ ص 4۔

امیر المومنینؑ کے فضائل

میں جب رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے کسی علم کا سوال کرتا تھا تو مجھے عطا فرمادیتے تھے اور اگر خاموش رہ جاتا تھا تو از خود ابتدا فرماتے تھے۔،

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

امالی صدوق 202 /13 روایت عبداللہ بن عمرو بن ہندالجبلی العمدۃ283 / 461، کافی 1 ص 64 /1/ احتجاج 1 ص 467۔139 / 616

امیر المومنینؑ کے فضائل

اصحاب میں ہر ایک کو جرات اور توفیق بھی نہ ہوتی تھی کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے کلام کر سکیں، سب انتظار کیا کرتے تھے کہ کوئی دیہاتی یا مسافر آکر دریافت کرے تو وہ بھی سن لیں، لیکن میرے سامنے جو مسئلہ بھی آتا تھا میں اس کے بارے میں سوال کر لیتا تھا اور اسے محفوظ کر لیتا تھا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطب ص 210۔

امیر المومنینؑ کے فضائل

علیؑ ! سید الاوصیاء ہیں، ان سے ملحق ہو جانا سعادت ہے اور ان کی اطاعت پر مرنا شہادت ہے، ان کا نام توریت میں میرے نام کے ساتھ ہے اور ان کی زوجہ میری دختر صدیقہ کبریٰ ہے اور ان کے فرزند میرے فرزند سرداران جوانان جنت ہیں، یہ تینوں اور ان کے بعد کے تمام ائمہ انبیاء کے بعد مخلوقات پر اللہ کی حجت ہیں، یہ سب اُمت میں میرے علم کے دروازے ہیں، جو ان کا اتباع کرے گا نجات پائے گا اور جو ان کی اقتدا کرے گا اسے صراط مستقیم کی ہدایت مل جائیگی۔ پروردگار نے کسی شخص کو ان کی محبت نہیں عطا فرمائی مگر یہ کہ وہ داخل جنت ہو گیا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

امالی صدوق 28 / 5،

امیر المومینؑ کی جناب عقیل سے محبت

میں عقیل سے دوہری محبت رکھتا ہوں۔ اس لئے بھی کہ ابوطالب ان سے محبت کرتے تھے اور اس لئے بھی کہ ان کا فرزند تمھارے لال کی محبت میں قتل کیا جائے گا اور مومنین کی آنکھیں اس پر اشکبار ہوں گے اور ملائکہ مقربین نماز جنازہ ادا کریں گے، یہ کہہ کر حضرت نے رونا شروع کیا، یہاں تک کہ آنسوؤں کی دھار سینہ تک پہنچ گئی اور فرمایا کہ میں خدا کی بارگاہ میں اپنی عترت کے مصائب کی فریاد کروں گا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

امالی صدوق 3/111۔

انبیا اولوالعزم

انبیا میں پانچ سردار ہیں۔ وہی اولوالعزم رسولؑ ہیں۔ وہی مرکز ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراھیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سید الانبیا پیغمبر اکرم جناب محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور انہیں پر تمام انبیا کی تعلیمات ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

,اصول کافی، کتاب الحجت

انبیا جیسی زندگی

جو کوئی چاہتا ہے کہ انبیاؑ جیسی زندگی گزارے اور شہدا جیسی موت آئے اور جنت میں اس کا ٹھکانا ہو جسے مہربان اللہ نے بنایا ہے، تو اُسے چاہیے کہ علیؑ اور ان کے اوصیا کی ولایت کو قبول کرلے۔ حدیث

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

انبیاؑ کے اوصیاؑ

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ، روئے زمین پر پہلے وصی جناب ہبہ اللہ بن آدمؑ تھے،اس کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں تھا جس کا کوئی وصی نہ رہا ہو، جبکہ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی اور ان میں سے پانچ اولوالعزم تھے نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ، محمدؐ۔ علی بن ابی طالب، جناب محمدؐ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے ہبۃاللہ تھے اور انھیں تمام اوصیاء اور سابق کے اولیاء کا ورثہ ملا تھا جس طرح کہ جناب محمدؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام انبیاء کرام کے وارث ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 224 / 2 از عبدالرحمان بن کثیر، بصائر الدرجات 1/121 ، عبدالرحمان بن کبیر ،اعلام الدین ص 464۔

انبیا و آئمہ کا علم

انبیاء اور ائمہ وہ ہیں جنھیں پروردگار توفیق دیتا ہے اور اپنے علم و حکمت کے خزانہ سے وہ سب کچھ عنایت کردیتا ہے جو کسی کو نہیں دیتا ہے ان کا علم تمام اہل زمانہ کے علم سے بالاتر ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد قدرت ہے " کیا جو شخص حق کی ہدایت دیتا ہے وہ زیادہ پیروی کا حقدار ہے یا وہ شخص جو اس وقت تک ہدایت بھی نہیں پاتا ہے جب تک اسے ہدایت نہ دی جائے،آخر تمھیں کیا ہو گیا ہے اور تم کیا فیصلہ کر رہے ہو"۔یونس آیت 35۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے" جسے حکمت دیدی جائے اسے خیر کثیر دیدیا گیا ہے۔بقرہ آیت 269۔

پھر جناب طالوت کے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ " اللہ نے انھیں تم سب میں منتخب قرار دیا ہے اور علم و جسم کی طاقت میں وسعت عطا فرمائی ہے اور اللہ جس کو چاہتا ہے ملک عنایت کرتا ہے کہ وہ صاحب وسعت بھی ہے اور صاحب علم بھی ہے۔بقرہ آیت 247 "

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 202 / 1 ، کمال الدین 280 / 31 ،امالی صدوق 540 / 1 عیون اخبار الرضاؑ 1 ص 221 /1 ، معانی الاخبار 100 /2

انتقال سیدہؑ پر امیر المومنینؑ کا خطبہ

امام حسینؑ سے روایت ہے، جب جناب فاطمہؑ کا انتقال ہوا اور امیر المومنینؑ نے خاموشی سے انھیں دفن کرکے نشانِ قبر کو مٹادیا تو مڑ کر قبر رسول کو دیکھا اور آواز دی" سلام ہو آپ پر اے خدا کے رسول، میرا اور آپ کی اس دختر کا جو آپ کے پاس آرہی ہے اور آپ سے ملاقات کے لئے تہہ خاک آرام کر رہی ہے پروردگار نے بہت جلد اسے آپ سے ملادیا، لیکن اب میرا صبر بہت دشوار ہے اور میری قوت برداشت ساتھ چھوڑ رہی ہے، میں صرف آپ کے فراق کو دیکھ کر دل کو تسلی دے رہا ہوں کہ میں نے آپ کو بھی سپرد خاک کیا ہے اور آپ نے میرے سینہ پر سر رکھ کر دنیا کو خیر باد کہا ہے۔اِنَّا للهِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُونَ لیجئے آپ کی امانت واپس ہو گئی اور فاطمہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں۔اب یہ آسان و زمین کس قدر بڑے نظر آرہے ہیں۔یارسول اللہ ! اب میرا حزن وملال دائمی ہے اور میری راتیں صرف بیداری میں گذریں گی، یہ رنج میرے دل سے جانے والا نہیں ہے جب تک میں بھی آپ کے گھر نہ آجاؤں،بڑا دردناک غم ہے اور بڑا دل دکھانے والا درد ہے، کتنی جلدی ہم میں جدائی ہو گئی،اب اللہ ہی سے اس کی فریاد ہے، عنقریب آپ کی بیٹی بیان کرے گا کہ آپ کی اُمت نے اس کا حق مارنے پر کس طرح اتفاق کرلیا تھا،آپ اس سے دریافت کریں اور مکمل حالات معلوم کرلیں، کتنے ہی ایسے رنجیدہ دستم رسیدہ ہیں جن کے پاس عرض حال کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے، عنقریب فاطمہؑ سب بیان کریں گی اور خدا فیصلہ کرے گا کہ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ یہ الوداع کہنے والے کا سلام ہے جو نہ رنجیدہ ہے

اور نہ بیزار، اب اگر آپ سے رخصت ہو رہا ہے تو کسی ملال کی بناپر نہیں ہے اور اگر یہیں رہ جاؤں تو یہ صابرین سے ہونے والے وعدہ سے بد ظنی کی بناپر نہیں ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 3459 / ،

انسان کی غفلت

مجھے تعجب ہے اُس انسان غافل پر حالانکہ اس سے غفلت نہیں کی جارہی، اور دنیاکے طلب کرنے والے پر تعجب ہے جبکہ موت اس کو طلب کر رہی ہے۔ اور مجھے تعجب ہے اس ہنسنے والے پر جو نہیں جانتا کہ آیا اللہ اس پر راضی ہے یا غضبناک۔

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

انکار حدیث

وہ بد بخت شقی القلب ہلاک ہوگا، جو باوجود یہ جاننے کے کہ یہ حدیث معصوم ہے، اس سے انکار کرے اور اس سے انکار کرنے والا کافر ہوگا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب حجت، باب ۱۰۹، حدیث ۱

اوصیا رسولؐ

حدیث معراج میں فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی خدایا میرے اوصیاء کون ہیں؟ ارشاد ہوا۔ اے محمدؐ ! تمھارے اوصیاء کون ہیں؟ ارشاد ہوا۔ اے محمدؐ ! تمھارے اوصیاء وہی ہیں جن کے نام ساق عرش پر لکھے ہوئے ہیں تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور بارہ نور چمکتے ہوئے دیکھے اور ہر نور پر ایک سبز لکیر دیکھی جس پر میرے ایک وصی کا نام لکھا ہوا تھا جس میں پہلے علیؑ بن ابی طالب تھے اور آخری مہدیؑ۔ میں نے عرض کی خدایا یہی میرے اوصیاء ہیں؟ ارشاد ہوا، اے محمدؐ ! تمھارے اوصیاء وہی ہیں جن کے نام ساق عرش پر لکھے ہوئے ہیں تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور بارہ نور چمکتے ہوئے دیکھے اور ہر نور پر ایک سبز لکیر دیکھی جس پر میرے ایک وصی کا نام لکھا ہوا تھا جس میں پہلے علیؑ بن ابی طالب تھے اور آخری مہدیؑ میں نے عرض کی خدایا یہی میرے بعد میرے اوصیاء ہیں؟ ارشاد ہوا اے محمدؐ ! یہی میرے اولیاء، احباء، اصفیاء اور تمھارے بعد مخلوقات پر میری حجت ہیں اور یہی تمھارے اوصیاء خلفاء اور تمھارے بعد بہترین مخلوقات ہیں۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

علل الشرائع 6 ص 1، عیون اخبار الرضاؑ 1 ص 264، کمال الدین ص 256

اوصیا کرام

اللہ کی کچھ مخصوص مخلوق ہے جسے اس نے اپنے نور اور اپنی رحمت سے پیدا کیا ہے، رحمت سے رحمت کے لئے، یہی خدا کی نگرانی کرنے والی آنکھیں اس کے سننے والے کان، اس کی اجازت سے بولنے والی زبان اور اس کے تمام احکام و بیانات کے امانتدار ہیں، انھیں کے ذریعہ وہ برائیوں کو محو کرتا ہے، ذلت کو دفع کرتا ہے، رحمت کو نازل کرتا ہے، مردہ کو زندہ کرتا ہے، زندہ کو مردہ بناتا ہے، لوگوں کی آزمائش کرتا ہے، مخلوقات میں اپنے فیصلے نافذ کرتا ہے۔ تو میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ قربان، یہ کون حضرات ہیں، فرمایا یہ اوصیاء ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

التوحید ص 167، معانی الاخبار ص 16۔

اولاد علیؑ میں اوصیا

اولاد علیؑ کے ائمہ کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں یہ سب میرے خلفاء۔اوصیاء میری اولاد اور میری عترت ہیں انھیں کے ذریعہ پروردگار آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے اور انھیں کے ذریعہ زمین اپنے باشندوں سمیت مرکز سے ہٹنے سے محفوظ ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کمال الدین 258 / 3، احتجاج 1 ص 34168 /

اولوالامر

جس بات کے بارے میں تم نہیں جانتے ہو۔مناسب یہی ہے کہ خاموش رہو اور تحقیق کرو اور آخر میں ائمہ ہدیٰ کے حوالہ کردو تاکہ وہ تمھیں صحیح راستہ پر چلائیں اور تاریکی کو دور کریں اور حق سے آگاہ کریں جیسا کہ آیت فاسئلوا اہل الذکر میں بتایا گیا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 50، محاسن 1 ص 341، تفسیر عیاشی 2 ص 260 ۔

اولوالامر

اولی الامر صرف ہم لوگ ہیں جن کی اطاعت کا حکم قیاُمت تک کے صاحبان ایمان کو دیا گیا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 276

اولوالامر

یاایہاالذین امنوااطیعو اللہ واطیعو الرسول واولی الامر منکم۔نساء آیت 59۔

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا کہ اولوالامر وہ افراد ہیں جنھیں خدا نے اطاعت میں اپنا اور میرا شریک قرار دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ جب کسی امر میں اختلاف کا خوف ہو تو انھیں سب کی طرف رجوع کیا جائے۔تو میں نے عرض کی کہ حضور وہ کون افراد ہیں؟فرمایا کہ ان میں سے پہلے تم ہو۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

کتاب سلیم 6 ص 626۔

اولی الامر کی اطاعت قران میں

سورہ النسا 59،83

يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

. اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو اور صاحبانِ اَمر کی جو تم میں موجود ہیں، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے

اہل ذکر

قران کریم کی آیت فاسئلوا اہل الذکر... میں کتاب ذکر ہے اور اہلبیتؑ وآل محمدؐ اہل ذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جاہلوں سے سوال کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 295۔

اہل ذکر

امام صادقؑ نے اپنے اصحاب کے نام ایک خط لکھا، اے دو گروہ جس پر خدا نے مہربانی کی ہے اور اسے کامیاب بنایا ہے، دیکھو! خدا نے تمھارے لئے خیر کو مکمل کر دیا ہے اور یہ بات امر الٰہی کے خلاف ہے کہ کوئی شخص دین میں خواہش، ذاتی خیال اور قیاس سے کام لے، خدا نے قرآن کو نازل کر دیا ہے اور اس میں ہر شے کا بیان موجود ہے، پھر قرآن اور تعلیم قرآن کے اہل بھی مقرر کر دئے ہیں اور جنھیں اس کا اہل قرار دیا ہے انھیں بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ اس میں خواہش، رائے اور قیاس کا استعمال کریں اس لئے کہ اس نے علم قرآن دے کر اور مرکز قرآن بنا کر ان باتوں سے بے نیاز بنا دیا ہے، یہ مالک کی مخصوص کرامت ہے، جو انھیں دی گئی ہے اور وہی اہل ذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا اُمت کو حکم دیا گیا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 8 ص 5 ص 210، بحار 23 ص 172،

اہل ذکر

فاسئلوا اہل الذکر کے ذیل میں فرمایا کہ ذکر سے مراد میں ہوں اور اہل ذکر ائمہ ہیں۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اصول کافی 1 ص 210۔

اہل کوفہ کے فضائل

کوفہ سے زیادہ ہم سے محبت کرنے والا کوئی شہر نہیں ہے خصوصاً یہ ایک جماعت جسے خدا نے ہمارا عرفان عنایت فرمایا ہے جبکہ تمام لوگ جاہل تھے۔ تم لوگوں نے ہم سے محبت کی جب لوگ نفرت کر رہے تھے، ہمارا اتباع کیا جب لوگ مخالفت کر رہے تھے، ہماری تصدیق کی جب لوگ تکذیب کر رہے تھے، خدا تمھیں ہماری جیسی حیات و موت عنایت کرے۔ یاد رکھو کہ میرے والد بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی خنکی چشم اور سکون قلب کو اس وقت دیکھے گا جب سانس آخری مرحلہ تک پہنچ جائے گی، پرور دگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے ہر رسول کے لئے ازواج اور ذریت قرار دی ہے۔ رعد ص 38 اور ہم ذریت رسول اللہ میں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 8 ص 3881 /

اہلبیتؑ رسولؐ

اہلبیتؑ پیغمبر مالک کے راز کے محل، اس کے امر کی پناہ گاہ، اس کے علم کا ظرف، اس کے حکم کا مرجع، اس کی کتابوں کی آماجگاہ، اور اس کے دین کے پہاڑ میں، انھیں کے ذریعہ اس نے دین کی ہر کجی کو سیدھا کیا ہے اور اس کے جوڑ بند کے رعشہ کو دور کیا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ ص 2۔

اہلبیتؑ رسولؐ پر قریش کے مظلم

تمھیں اندازہ ہے کہ قریش نے ہم پر کس طرح ظلم اور ہجوم کیا ہے اور ہمارے شیعوں اور دوستوں نے کس قدر مظالم کا سامنا کیا ہے؟ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) یہ فرما کر دنیا سے گئے تھے کہ ہم تمام لوگوں سے اولیٰ ہیں لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام قریش نے ہمارے خلاف اتفاق کر لیا اور خلافت کو اس کے مرکز سے جدا کر دیا، ہمارے حق اور ہماری محبت کے ذریعہ انصار کے سامنے استدلال کیا اور پھر خود ہی قبضہ کر لیا اور ایک دوسرے کے حوالہ کرتا رہا یہاںتک کہ جب خلافت پلٹ کر ہمارے گھر آئی تو قریش نے بیعت کر توڑ کر جنگ کا بازار گرم کر دیا اور صاحب امر انھیں مصائب کا سامنا کرتے کرتے شہید کر دیا گیا۔ اس کے بعد امام حسنؑ کی بیعت کی گئی اور ان سے عہد کیا گیا لیکن ان سے بھی غداری کی گئی اور انھیں بھی تنہا چھوڑ دیا گیا، یہاں تک کہ عراق والوں نے حملہ کرکے خنجر سے ان کے پہلو کو زخمی کر دیا اور ان کا سارا سامان لوٹ لیا اور گھر کی کنیزوں کے زیورات تک لے لئے،

جس کے نتیجہ میں آپ نے معاویہ سے صلح کرلی تاکہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی زندگی کا تحفظ کرسکیں جو کہ تعداد میں انتہائی قلیل تھے۔ اس کے بعد ہم اہلبیتؑ کو مسلسل حقیر و ذلیل بنایا جاتا رہا، ہمیں وطن سے نکالا گیا اور مبتلائے مصائب کیا گیا، نہ ہماری زندگی محفوظ رہی اور نہ ہمارے چاہنے والوں کی زندگی۔ ! جھوٹ بولنے والے اور ہمارے حق کا انکار کرنے والے اپنے کذب و انکار کی وجہ سے بلندترین درجات حاصل کرتے رہے اور ہر مقام پر حکام ظلم کے یہاں تقرب حاصل کرتے رہے، جھوٹی حدیثیں تیار کیں اور ہماری طرف سے وہ باتیں نقل کیں جو نہ ہم نے کہی تھیں اور نہ کی تھیں تاکہ لوگوں کو ہم سے متنفر اور بیزار بناسکیں۔ یہ کام زیادہ تیزی سے معاویہ کے دور حکومت میں امام حسنؑ کی شہادت کے بعد ہوا اور ہمارے شیعوں کا ہر مقام پر قتل عام ہوا، ان کے ہاتھ پاؤں تہمتوں کی بناپر کاٹ دئے گئے اور جو بھی ہماری محبت کا نام لیتا تھا اسے گرفتار کرلیا جاتا ہے اور اس کے اموال کو لوٹ کر گھر کو گرادیا جاتا تھا۔ اس کے بعد بلاؤں میں اور اضافہ ہوتا رہا، یہاں تک کہ عبیداللہ بن زیاد کا دور آیا اور پھر حجاج کے ہاتھ میں حکومت آئی جس نے طرح طرح سے قتل کیا اور تہمتوں پر زندانوں کے حوالہ کردیا اور حالت یہ ہوگئی کہ کسی بھی انسان کے لئے زندیق اور کافر کہا جانا شیعہ علیؑ کہے جانے سے زیادہ بہتر اور محبوب عمل تھا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید 11 ص 43۔

اہلبیتؑ رسولؐ پر ہونے والے مصائب کو یاد کرکے رونے والے

جو ہماری مصیبت کو یاد کرکے ہمارے غم میں آنسو بہائے وہ روز قیامت ہمارے ساتھ ہمارے درجہ میں ہوگا اور جس کے سامنے ہماری مصیبت کا ذکر کیا جائے اور وہ گریہ کرے یا دوسروں کو رلائے اس کی آنکھ اس دن نہ روئے گی جس دن تمام آنکھیں گریہ کناں ہوں گی اور جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں ہمارے امر کا احیاء کیا جاتا ہے اس کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن تمام دل مردہ ہوجائیں گے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

امالی صدوق ص 68 /4 روایت علی بن فضال، عیون اخبار الرضاؑ 1 ص 48 / 394 ، مکارم الاخلاق 2 ص 93 / 2663۔

اہلبیتؑ رسولؐ سے بغض کی سزا

ایک شخص رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ! کیا ہر لاالہ الااللہ کہنے والا مومن ہوتا ہے؟ فرمایا ہماری عداوت اسے یہود و نصاریٰ سے ملحق کردیتی ہے، تم لوگ اس وقت تک داخل جنت نہیں ہوسکتے ہو جب تک مجھ سے محبت نہ کرو، وہ شخص جھوٹا ہے جس کا خیال یہ ہے کہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور وہ علیؑ کا دشمن ہو۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

امالی صدوق 221 / 17

اہلبیتؑ رسولؐ سے بغض کی سزا

ہوشیار رہو کہ اگر میری اُمت کا کوئی شخص تمام عمر دنیا تک عبادت کرتا رہے اور پھر میرے اہلبیتؑ اور میرے شیعوں کی عداوت لے کر خدا کے سامنے جائے تو پروردگار اس کے سینے کے نفاق کو بالکل کھول دے گا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اصول کافی 2 ص 46 / 3، ب

اہلبیتؑ رسولؐ سے بغض کی سزا

لوگو! جو ہم اہلبیتؑ سے بغض رکھے گا اللہ اسے روز قیامت یہودی محشور کرے گا۔ میں نے عرض کی حضور! چاہے نماز روزہ کیوں نہ کرتا ہو؟ فرمایا چاہے نماز روزہ کا پابند ہوا اور اپنے کو مسلمان تصور کرتا ہو۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

المعجم الاوسط 4 ص 4002 / 212 ، امالی صدوق 273 / 2

اہلبیتؑ رسولؐ سے محبت

فضیل ! میں نے امام رضاؑ سے عرض کی کہ قرب خدا کے لئے سب سے بہتر فریضہ کون سا ہے؟ فرمایا بہترین وسیلۂ تقرب خدا کی اطاعت، اس کے رسول کی اطاعت اور اس کے رسول اور اولی الامر کی محبت ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 12 / 187 روایت محمدؐ بن الفضیل۔

اہلبیتؑ رسولؐ سے محبت

جس نے اللہ سے محبت کی اس نے نبیؐ سے محبّت کی اور اس نے ہم سے محبت کی اور جس نے ہم سے محبّت کی وہ ہمارے شیعوں سے بہر حال محبّت کرے گا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

تفسیر فرات کوفی ص 128 / 146 روایت زید بن حمزہ بن محمدؐ بن علی بن زیاد القصار۔

اہلبیتؑ رسولؐ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرو

پروردگار نے اسلام کو خلق کرنے کے بعد اس کا ایک میدان قرار دیا اور ایک نور۔ ایک قلعہ بنایا اور ایک مددگار، اس کا میدان قرآن مجید ہے اور نور حکمت، قلعہ نیکی ہے اور انصار ہم اور ہمارے اہلبیتؑ اور شیعہ، لہٰذا ہمارے اہلبیتؑ، ان کے شیعہ اور ان کے اعوان و انصار سے محبت کرو کہ مجھے معراج کی رات جب آسمان پر لے جایا گیا تو جبریلؑ نے آسمان والوں سے میرا تعارف کرایا اور پروردگار نے میری محبت، میرے اہلبیتؑ اور شیعوں کی محبت ملائکہ کے دل میں رکھ دی جو قیاُمت تک امانت رہے گی، اس کے بعد مجھے واپس لا کر زمین والوں میں متعارف کرایا کہ میری اور میرے اہلبیتؑ اور ان کے شیعوں کی محبت میری اُمت کے مومنین کے دلوں میں امانت پروردگار ہے جس کی تا قیاُمت حفاظت کرتے رہیں گے۔ ۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کافی 2 ص 46 / 3،

اہلبیتؑ رسولؐ علم کی کان

حکم بن عتیبہ ان لوگوں میں سے ہے جس کے بارے میں ارشاد قدرت ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں، اس سے کہہ دو کہ جائے مشرق و مغرب کے چکر لگائے، خدا کی قسم کہیں علم نہ ملے گا مگر یہ کہ اسی گھر سے نکلا ہوگا جس میں جبریل کا نزول ہوتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 299 /4 روایت مضمرہ۔

اہلبیتؑ رسولؐ علم کی کان

کسی شخص کے پاس نہ کوئی حرف حق ہے اور نہ حرف راست اور نہ کوئی صحیح فیصلہ کرنا جانتا ہے مگر یہ کہ وہ علم ہم اہلبیتؑ ہی کے گھر سے نکلا ہے اور جب بھی امور میں اختلاف نظر آئے تو سمجھ لو کہ غلطی قوم کی طرف سے ہے اور حرف راست حضرت علیؑ کی طرف سے ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 399 / 1، امالی مفید 96 /6 روایت محمدؐ بن مسلم۔

اہلبیتؑ رسولؐ علم کے وارث

حیرت انگیز بات ہے کہ لوگوں نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے علم حاصل کیا اور عالم بن گئے اور ہدایت یافتہ ہو گئے اور ان کا خیال ہے کہ اہلبیتؑ نے حضور کا علم نہیں لیا ہے، حالانکہ ہم اہلبیتؑ ان کی ذریت ہیں اور وحی ہمارے ہی گھر میں نازل ہوئی

ہے اور علم ہمارے ہی گھر سے نکل کر لوگوں تک گیا ہے! کیا ان کا خیال ہے کہ یہ سب عالم اور ہدایت یافتہ ہوگئے ہیں اور ہم جاہل او رگمراہ رہ گئے ہیں، یہ تو بالکل امر محال ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 398 / 1، امالی مفید 122 / 6

اہلبیت رسولؐ کا حق

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کے اجتماع میں خطبہ ارشاد فرمایا کہ ایہاالناس، تم سب روز قیامت جمع کئے جاؤگے اور تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کیا جائے گا لہٰذا اس کا خیال رکھنا کہ میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو، دیکھو یہ میرے اہلبیتؑ ہیں جس نے ان کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے ان پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے انھیں ذلیل کیا اس نے مجھے ذلیل کیا اور جس نے ان کی عزت کی اس نے میری عزت کی اور جس نے ان کا احترام کیا اس نے میرا احترام کیا اور جس نے ان کی مدد کی اس نے میری مدد کی اور جس نے انھیں چھوڑ دیا اس نے مجھے چھوڑ دیا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

امالی صدوق 62 / 11، التحصین ص 599، مشارق انوار الیقین ص 53۔

اہلبیتؑ رسولؐ کا رحم

امیر المومنینؑ حلم و درگذر کے معاملہ میں تمام لوگوں سے زیادہ معاف کرنے والے اور حلیم تھے جس کا صحیح مظاہرہ روز جمل ہوا ہے جب آپ نے مروان بن الحکم پر قابو حاصل کرلیا جو آپ کا شدید ترین اور بدترین دشمن تھا لیکن اس کے باوجود اسے چھوڑ دیا۔ یہی حال عبداللہ بن زبیر کا تھا کہ برملا آپ کو گالیاں دیا کرتا تھا اور روز جمل بھی اپنے خطبہ میں آپ کو لئیم اور ذلیل جیسیا الفاظ سے یاد کیا تھا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک یہ بدبخت جو ان نہیں ہوا زبیر ہمارے ساتھ تھا اور اس کے بعد اس نے گمراہ کردیا، لیکن اس کے باجود جب قبضہ میں آگیا تو اسے معاف کردیا اور فرمایا کہ میرے سامنے سے ہٹ جاو، میں تجھے دیکھنا نہیں چاہتا ہوں۔ یہی کیفیت جمل کے بعد سعید بن العاص کی تھی کہ جب وہ مکہ میں پکڑا گیا تو سخت ترین دشمن ہونے کے باوجود آپ نے کچھ نہیں کہا اور اسے نظر انداز کردیا، پھر عائشہ کے بارے میں تو آپ کا سلوک بالکل واضح ہے کہ آپ نے انھیں بیس عورتوں کے ساتھ مدینہ واپس کردیا اور عورتوں کو سپاہیوں کا لباس پنھا دیا اور تلواریں ساتھ کردیں، لیکن آپ راستہ میں بھی تنقید کرتی رہیں کہ ہمیں مردوں کے لشکر کے حوالہ کردیا، یہ تو جب مدینہ پہنچ کر ان عورتوں نے فوجی لباس اتارا تو عائشہ کو علیؑ کے کرم کا اندازہ ہوا اور شرمندہ ہوگئیں۔ خود اہل بصرہ نے آپ سے جنگ کی، آپ کو اور آپ کی اولاد کو تلواروں کا نشانہ بنایا لیکن جب آپ نے فتح حاصل کرلی تو تلوار نہیں اٹھائی اور اعلان عام کرادیا کہ خبردار کسی بھاگتے ہوئے کا پیچھا نہ کیا جائے، کسی زخمی کو مارا نہ جائے، کسی قیدی کو قتل نہ کیا جائے اور جو اسلحہ رکھدے یا میرے لشکر کی پناہ میں آجائے اسے پناہ دیدی جائے، مال غنیمت پر قبضہ نہ کیا جائے، بچوں کو اسیر نہ کیا جائے، حالانکہ آپ کو یہ سب کچھ کرنے کا حق اور اختیار حاصل تھا لیکن آپ نے عفو و درگذر کے علاوہ کوئی اقدام نہیں کیا اور روز فتح مکہ پیغمبر اسلام کی سیرت کو زندہ کردیا کہ آپ نے بھی عفو و درگذر سے کام لیا تھا حالانکہ عداوتیں سرد نہیں ہوئی تھیں اور زیادتیاں بھلائی نہیں جاسکی تھیں۔

ابن ابی الحدید

شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید 1 ص 22 / 23۔

اہلبیتؑ رسولؐ کا رحم

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پاس اس یہودی عورت کو حاضر کیا گیا جس نے آپ کو زہر دیا تھا... تو آپ نے دریافت کیا کہ آخر تو نے ایسا قدم کیوں کیا؟ اس نے کہا کہ میرا خیال یہ تھا کہ اگر یہ نبیؐ ہیں تو انھیں نقصان نہ ہوگا اور اگر بادشاہ ہیں تو لوگوں

کوآرام مل جائے گا۔ ! یہ سن کر آپ نے اسے معاف کر دیا اور کوئی بدلہ نہیں لیا لیکن دوسرے صحابی جانبر نہ ہوسکے تو ان کے قصاص میں اس عورت کو قتل کر دیا گیا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کافی 1 ص 108 /9 روایت زرارہ۔

اہلبیتؑ رسولؐ کا رحم

میں نے عبدالرزاق کو یہ کہتے سنا ہے کہ امام " زین العابدینؑ " وضو کی تیاری میں تھے اور ایک کنیز پانی انڈیل رہی تھی کہ لوٹا اس کے ہاتھ سے گر گیا اور حضرت کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا، آپ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھنا چاہا، اس نے فوراً قرآن مجید کے اس کلمہ کی تلاوت کر دی " والکاظمین الغیظ" ... فرمایا میں نے غصہ کو ضبط کر لیا۔ اس نے دوسرا ٹکڑا پڑھا " والعافین عن الناس" ... فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔ اس نے کہا " واللہ یحب المحسنین" ... فرمایا کہ جا میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کر دیا۔ ۔

عبداللہ بن محمدؐ

امالی صدوق 168 / 12، ارشاد 2 ص 146،

اہلبیتؑ رسولؐ کا علم

اگر علم صحیح درکار ہے تو اہلبیتؑ سے حاصل کرو کہ اس کا علم ہمیں کو دیا گیا ہے اور ہمیں حکمت کی شرح اور حرف آخر عطا کیا گیا ہے، پروردگار نے ہمیں منتخب کیا ہے اور وہ سب کچھ عطا کر دیا ہے جو عالمین میں کسی کو نہیں دیا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

بحار الانوار 26 ص 158

اہلبیتؑ رسولؐ کی عطاو بخشش

میں نے امام زین العابدینؑ علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی کنیز سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے دروازہ سے جو سائل بھی گذر جائے اسے کھانا کھلا دینا کہ آج جمعہ کا دن ہے، تو میں نے عرض کی کہ تمام سائل مستحق نہیں ہوتے ہیں، فرمایا میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کسی مستحق کو دروازہ سے واپس کر دوں اور وہ بلاء نازل ہو جائے جو حضرت یعقوب پر نازل ہوئی تھی۔

ابو حمزہ الثمالی

علل الشرائع 1/45۔

اہلبیتؑ رسولؐ کی عطاو بخشش

میرے والد کے پاس مال بہت کم تھا اور ذمہ داریاں بہت زیادہ تھیں اور ہر جمعہ کو ایک دینار صدقہ میں دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جمعہ کے دن کا صدقہ اسی اعتبار سے فضیلت رکھتا ہے جس طرح جمعہ کو باقی دنوں پر فضیلت حاصل ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

ثواب الاعمال 1/20 روایت عبداللہ بن بکیر۔

اہلبیتؑ رسولؐ کی عطاو بخشش

ہم اہلبیتؑ قطع تعلق کرنے والوں سے صلۂ رحم کرتے ہیں اور برائی کرنے والوں کے ساتھ احسان کرتے ہیں اور اس میں حسن عاقبت سمجھتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 2 ص 488 / 1 از احمد بن محمدؐ بن ابی نصر عن الرضاؑ۔

اہلبیتؑ رسولؐ کی عطاو بخشش

ہم سب علم اور شجاعت میں ایک جیسے ہیں اور عطایا میں بقدر امر الہی عطا کرتے ہیں۔

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوۃ والسلام
کافی 1 ص 275 / 2، بصائر الدرجات ص 480 / 3 روایت علی بن جعفر۔

اہلبیتؑ رسولؐ کی عطاو بخشش

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام ایک رات میں بیت الشرف سے برآمد ہوئے، بارش ہورہی تھی اورآپ بنیٔ ساعدہ کے چھتہ کی طرف جارہے تھے اتفاق سے راستہ میں کوئی چیز گر گئی، آپ نے دعا کی خدایا، ہماری چیز کو ہم تک پلٹا دینا، میں نے سلام کیا، فرمایا معلیٰ؟ میں نے عرض کی سرکار! حاضر ہوں میری جان قربان، فرمایا ذرا ہاتھوں سے تلاش کرو اور جو کچھ مل جائے میرے حوالہ کردو۔ میں نے دیکھا کہ بہت سی روٹیاں بکھری پڑی ہیں، میں نے سب اٹھا کر حضرت کو دیدیں، مگر دیکھا کہ ٹوکری کا بوجھ اتنا ہے کہ میں نہیں اٹھا سکتا ہوں، میں نے عرض کیا لایئے میں اسے سر پر اٹھا لوں، فرمایا نہیں، یہ میرا اپنا کام ہے، بس تم میرے ساتھ رہو۔ میں ساتھ چلا، جب بنیٔ ساعدہ کے چھتہ میں پہنچا تو دیکھا کہ فقراء کی ایک جماعت سورہی ہے، آپ نے سب کے سرھانے روٹیاں رکھنا شروع کردیں اور جب کام تمام ہوگیا تو میں نے سوال کیا: کیا یہ لوگ حق کو پہچانتے ہیں، فرمایا اگر حق کو پہچانتے ہوتے تو اس سے زیادہ ہمدردی کرتا۔

معلیٰ بن خنیس
کافی 4 ص 8 / 3، ثواب الاعمال 173 / 2 مناقب ابن شہر آشوب 2 ص 75۔

اہلبیتؑ رسولؐ کی عطاو بخشش

! امام جعفر صادقؑ رات کا ایک حصہ گذر جانے کے بعد ایک ظرف میں روٹی، گوشت اور کچھ درہم اپنے کاندھے پر رکھ کر نکلتے تھے اور مدینہ کے تمام مساکین کے دروازہ پر جا کر تقسیم کردیا کرتے تھے اور کسی کو علم بھی نہ ہوتا تھا، یہاں تک کہ جب حضرت کا انتقال ہوگیا اور کوئی دروازہ پر نہ آیا تو اندازہ ہوا کہ یہ شخص امام جعفر صادقؑ تھے۔

ہشام بن سالم
کافی 4 ص 8 / 1۔

اہلبیتؑ رسولؐ کی عطاو بخشش

ہم لوگ امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام کی محفل میں باتیں کررہے تھے اور بے شمار لوگ حلال وحرام کے مسائل دریافت کررہے تھے کہ ایک لمبا سا نولا شخص وارد ہوا اور اس نے کہا السلام علیک یا بن رسول اللہ! میں آپ کا اور آپ کے آباء واجداد کا دوست ہوں، حج سے واپس آرہا ہوں میرا سارا سرمایہ ختم ہوگیا ہے۔ اب گھر تک پہنچنے کا وسیلہ بھی نہیں ہے، کیا یہ ممکن ہے کہ مجھے شہر تک پہنچا دیں۔ میں اس قدر رقم خیرات کردوں گا جتنی آپ مجھ پر صرف کریں گے اس لئے کہ میں مستحق صدقہ نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ، خدا تم پر رحم کرے۔ اس کے بعد آپ لوگوں سے باتیں کرنے لگے، یہاں تک تمام لوگ اپنا کام ختم کرکے چلے گئے، صرف امام، سلیمان، جعفر بن خیثمہ اور میں باقی رہ گئے آپ نے فرمایا، اجازت ہے کہ میں گھر کے اندر جاؤں! سلیمان نے کہا کہ آپ خود صاحب اختیار ہیں۔ آپ اٹھ کر حجرہ میں تشریف لے گئے اور ایک ساعت کے بعد دروازہ سے ہاتھ نکال کر فرمایا وہ خراسانی کہاں ہے، اس نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں! فرمایا یہ دو سو دینار لے لے اور اپنے ضروریات میں صرف کر اور اسے برکت قرار دے اور اس کے مقابلہ میں صدقہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب گھر سے باہر چلا جا تا کہ نہ میں تجھے دیکھوں اور نہ تو مجھے دیکھے۔ اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے تو سلیمان نے کہا کہ حضور اس قدر کثیر رقم دینے کے بعد منھ چھپانے کی کیا وجہ ہے! فرمایا کہ میں اس کے چہرہ پر سوال کی ذلت کا اثر نہیں دیکھ سکتا ہوں، کیا تم لوگوں نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا یہ ارشاد نہیں سنا ہے کہ چھپا کر ایک نیکی کرنا ستر حج کے برابر ہے اور برائی کا اعلام کرنے والا رسوا ہوتا ہے لیکن اسے بھی چھپا کر کرنے والا مغفرت کا امکان رکھتا ہے۔ کیا تم نے بزرگوں کا یہ مقولہ نہیں سنا ہے کہ جب میں کسی ضرورت سے ان کے دروازہ پر جاتا ہوں تو اس شان سے واپس آتا ہوں کہ میری آبرو برقرار رہتی ہے۔

الیسع بن حمزہ
کافی 4 ص 23 / 3۔

اہلبیتؑ رسولؐ کی فضیلت

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ہر صبح کے وقت دروازہ علیؑ و فاطمہؑ پر کھڑے ہو کر فرماتے تھے کہ " تمام تعریفیں احسان کرنے والے۔ کرم کرنے والے۔ نعمتیں نازل کرنے والے اور فضل وافضال کرنے والے پروردگار کے لئے ہیں جس کی نعمتوں ہی سے نیکیاں درجۂ کمال تک پہنچتی ہیں۔ وہ ہر ایک کی آواز سننے والا ہے اور سارا کام اس کی نعمتوں سے انجام پاتا ہے، اس کے احسانات ہمارے پاس بہت ہیں، ہم جہنم سے اس کی پناہ چاہتے ہیں اور صبح و شام یہی پناہ چاہتے ہیں، نماز اے اہلبیتؑ خدا تم سے ہر رجس کو دور رکھنا چاہتا ہے اور تمھیں کمال طہارت کی منزل پر رکھنا چاہتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
امالی صدوق 124 / 14 از اسماعیل بن ابی زیاد السکونی۔

اہلبیت رسولؐ کی فضیلت

ایہاالنّاس ! میری زندگی میں اور میرے بعد میرے اہلبیتؑ کا احترام کرنا، ان کی بزرگی اور فضیلت کا اقرار رکھنا،۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کتاب سلیم 2 ص 687، احقاق الحق 5 ص 42 نقل از درر بحر المناقب روایت ابوذر و مقداد و سلمان عن علیؑ۔

اہلبیتؑ رسولؐ کی محبت سات مقامات پر کام آئے گی

میری اور میرے اہلبیتؑ کی محبت سات مقامات پر کام آنے والی ہے جن کا ہوں انتہائی عظیم ہے، وقت مرگ، قبر، وقت نشر، وقت نامۂ اعمال، وقت حساب، میزان، صراط۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم
خصال 360 / 49، امالی صدوق 18 / 3

اہلبیتؑ رسولؐ کے دشمن کا انجام

جو ہم سے دل سے بغض رکھے گا اور زبان اور ہاتھ سے ہمارے خلاف امداد کرے گا وہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور جو بغض رکھ کر صرف زبان سے ہمارے خلاف امداد کرے گا وہ بھی جہنم میں ہوگا اور جو صرف دل سے بغض رکھے گا اور زبان یا ہاتھ سے مخالفت نہ کرے گا وہ بھی جہنم ہی میں ہوگا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام
خصال 629 / 10 روایت ابوبصیر و محمدؐ بن مسلم، تحف العقول ص 119، شرح الاخبار 1 ص 165 / 120 / 3 ص 121، جامع الاخبار 496 / 1377، ص 506 / 1400۔

اہلبیتؑ رسولؐ کے دشمن کا انجام

جنت حرام کر دی گئی ہے اس پر جو میرے اہلبیتؑ پر ظلم کرے، ان سے جنگ کرے، ان کے خلاف کسی کی مدد کرے اور انھیں برا بھلا کہے " ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصّہ نہیں ہے اور نہ خدا ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف رخ کرے گا اور نہ انھیں پاکیزہ قرار دے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا، آل عمران آیت 77۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم
عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 34 / 65

اہلبیتؑ رسولؐ کے دشمن کا انجام

ویل ہے میرے اہلبیتؑ کے ظالموں کے لئے، ان پر درک اسفل میں منافقین کے ساتھ عذاب کیا جائے گا۔۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم
صحیفۃ الرضاؑ 122/ 80، عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 47 /

اہلبیتؑ رسولؐ کے فضائل کی مجلس

جب بھی کوئی قوم ایک مقام پر جمع ہو کر محمدؐ وآل محمدؐ کے فضائل کا تذکرہ کرتی ہے توآسمان سے ملائکہ نازل ہو کر اس گفتگو میں شامل ہو جاتے ہیں اور جب یہ لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تب واپس جاتے ہیں اور دوسرے ملائکہ انھیں دیکھ کر کہتے ہیں کہ آج تو تمھارے بدن سے ایسی خوشبو آرہی ہے جو ہم نے کبھی نہیں دیکھی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ایسی قوم کے پاس تھے جو محمدؐ وآل محمدؐ کے فضائل کا ذکر کر رہی تھی اور ان لوگوں نے ہمیں یہ خوشبو عنایت کی ہے۔ تو دوسرے ملائکہ خواہش کرتے ہیں کہ ہمیں بھی وہاں لے چلو اور وہ کہتے ہیں کہ اب تو مجلس ختم ہو چکی، تو گزارش کرتے ہیں کہ اس جگہ پر لے چلو جہاں یہ مجلس تھی۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

بحار الانوار 38 ص 38199 / ۔

اہلبیتؑ رسولؐ کے محبان کی امانت

پروردگار نے اسلام کو خلق کرنے کے بعد اس کا ایک میدان قرار دیا اور ایک نور۔ ایک قلعہ بنایا اور ایک مددگار، اس کا میدان قرآن مجید ہے اور نور حکمت، قلعہ نیکی ہے اور انصار ہم اور ہمارے اہلبیتؑ اور شیعہ، لہٰذا ہمارے اہلبیتؑ، ان کے شیعہ اور ان کے اعوان و انصار سے محبت کرو کہ مجھے معراج کی رات جب آسمان پر لے جایا گیا تو جبریلؑ نے آسمان والوں سے میرا تعارف کرایا اور پروردگار نے میری محبت، میرے اہلبیتؑ اور شیعوں کی محبت ملائکہ کے دل میں رکھ دی جو قیامت تک امانت رہے گی، اس کے بعد مجھے واپس لاکر زمین والوں میں متعارف کرایا کہ میری اور میرے اہلبیتؑ اور ان کے شیعوں کی محبت میری اُمت کے مومنین کے دلوں میں امانت پروردگار ہے جس کی تا قیامت حفاظت کرتے رہیں گے۔ ۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کافی 2 ص 46 / 3، بشارۃ المصطفیٰ ص 157 روایت عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنیؑ عن الجوادؑ۔

اہلبیتؑ رسولؐ وارث علوم پیغمبر اکرمؐ

ہم سب انبیاء کے وارث ہیں، رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے حضرت علیؑ کو زیر کساء لے کر ایک ہزار کلمات کی تعلیم دی اور ان پر ہر کلمہ سے ہزار کلمات روشن ہو گئے۔۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

خصال ص 651 49 / از ذریح المحاربی۔

اہلبیتؑ رسولؐ وارث علوم پیغمبر اکرمؐ

امیر المومنینؑ عالم تھے اور علم ان کی وراثت میں چلتا رہتا ہے کہ جب کوئی عالم مرتا ہے تو اس کے بعد اسی علم کا وارث آجاتا ہے یا جو خدا چاہتا ہے۔۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 221 /1، علل الشرائع ص 591 / 40، کمال الدین 223 / 13۔

اہلبیتؑ رسولؐ وارث علوم پیغمبر اکرمؐ

جو علم حضرت آدمؑ کے ساتھ آیا تھا وہ واپس نہیں گیا اور کوئی بھی عالم مرتا ہے تو اس کے علم کا وارث موجود رہتا ہے، یہ زمین کسی وقت بھی عالم سے خالی نہیں ہوتی۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 223 / 8 کمال الدین 224 / 19

اہلبیتؑ رسولؐ وارث علوم پیغمبر اکرمؐ

ابو بصیر نے عرض کی کہ حضور یہ تو واقعی علم ہے، فرمایا یہ علم نہیں ہے، علم وہ جو روز و شب روزانہ اور ساعت بہ ساعت تازہ ہوتا رہتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 225 /4،

اہلبیتؑ رسولؐ وارث علوم پیغمبر اکرمؐ

آدمؑ جو علم لے کر آئے تھے وہ واپس نہیں گیا بلکہ یہیں اس کی وراثت چلتی رہی اور حضرت علیؑ اس اُمت کے عالم تھے اور ہم میں سے کوئی عالم دنیا سے نہیں جاتا ہے مگر یہ کہ اپنا جیسا عالم چھوڑ کر جاتا ہے یا جیسا خدا چاہتا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 222/ 2 از زرارہ و فضیل، کمال الدین 223 14 / از فضیل۔

اہلبیتؑ رسولؐ وارث علوم پیغمبر اکرمؐ

ابو بصیر ! میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کیا آپ حضرات رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے وارث ہیں؟ فرمایا بیشک میں نے عرض کی کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) تو تمام انبیاء کے وارث اور ان کے علوم کے عالم تھے؟ فرمایا بیشک۔ ہم بھی ایسے ہی ہی ۔ ۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 47 / 3،

اہلبیتؑ رسولؐ وارث علوم پیغمبر اکرمؐ

آگاہ ہو جاؤ کہ جو علوم لے کر آدمؑ آئے تھے اور جس کے ذریعہ تمام انبیاء کو فضیلت حاصل ہوئی ہے سب کے سب خاتم النبیین کی عترت میں پائے جاتے ہیں تو آخر تم لوگ کدھر بہک رہے ہو اور کدھر چلے جا رہے ہو؟۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

ارشاد 1 ص 232، تفسیر عیاشی 1 ص 102 / 300 از مسعدہ بن صدقہ تفسیر قمی 2 ص 367 از ابن اذینہ۔

اہلبیتؑ سے منسلک رہنا

خبردار حق سے الگ نہ ہو جانا کہ جو شخص بھی ہم اہلبیتؑ کا بدل تلاش کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور دنیا و آخرت دونوں سے محروم ہو جائے گا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

غرر الحکم 10413، خصال 626 / 10، بروایت ابو بصیر و محمدؐ بن مسلم۔

اہلبیتؑ فضائل

اہلبیتؑ ہی کے گھر میں قرآن کریم کی عظیم آیات ہیں اور یہی رحمان کے خزانے ہیں، جب بولتے ہیں تو سچ بولتے ہیں اور جب چپ رہتے ہیں تب بھی کوئی ان سے آگے نہیں جا سکتا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ ص 154۔

اہلبیت فضائل

جسے یہ بات پسند ہے کہ انبیاء کی طرح زندہ رہے اور شہداء کی طرح مر جائے اور اس گلزار عدن میں قیام کرے جسے خدائے رحمان نے سجایا ہے تو اسے چاہئے کہ علیؑ اور ان کے دوستوں سے محبت کرے اور ان کے بعد ائمہ کی اقتدا کرے کہ یہ سب میری عترت ہیں

اور میری ہی طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔ خدایا انھیں میرے علم و فہم سے بہرہ ور فرما۔ اور ویل ہے میری اُمت کے ان افراد کے لئے جو ان کی مخالفت کریں۔ خدا انھیں میری شفاعت نصیب نہ کرے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کافی 1 ص 3/ 208 از سعد بن طریف۔

اہلبیت کی عید

مخلوق تو اپنی عید منا کر خوش و خرم ہے لیکن ہماری عیدیں ہمارا ماتم ہیں۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

بحار الانوار جلد ٦، ص ٩٨

اہلبیت کی مودت

میرے اہل بیتؑ کی مودت کو اپنے لئے لازم قرار دو، کیونکہ جو شخص اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، اس حالت میں کہ وہ ہم سے محبت رکھتا ہوگا وہ ہماری شفاعت کی وجہ سے جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ہماری معرفت کے بغیر کسی بندے کا عمل اُس کو فائدہ نہیں دے گا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اہلبیتؑ کے دشمن کی سزا

اگر پروردگار کا پیدا کیا ہوا ہر فرشتہ اور اس کا بھیجا ہوا ہر نبی اور ہر صدیق و شہید ہم اہلبیتؑ کے دشمن کی سفارش کرے کہ خدا اسے جہنم سے نکال دے تو نا ممکن ہے، اس نے صاف کہہ دیا ہے، یہ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، سورۂ کہف آیت 3۔۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

ثواب الاعمال 247 / 5 از حمران بن الحسین

آیات اللہ سے مراد امامین قران میں

سورہ الاعراف 40

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرکشی کی ان کے لئے آسمانِ (رحمت و قبولیت) کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہو سکیں گے یہاں تک کہ سوئی کے سوراخ میں اونٹ داخل ہو جائے، اور ہم مجرموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں

آیت کہتے ہیں نشانیوں کو۔ معنوی مطلب میں یہاں مراد آئمہ الطاہرین ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس آیت مبارکہ میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنھوں نے آئمہ سے سرکشی اختیار کی اور اُمت میں شر و فتنہ پھیلایا۔ اطاعت اولامر سے منہ موڑا وہ ہرگز ہرگز جنت میں داخل نہیں ہونگے جیسا کہ ایک اونٹ سوئی میں سے نہیں گزر سکتا اسی طرح یہ لوگ بھی جنت نہیں جا سکتے۔

آیت اللہ نبا عظیم

میں اللہ کی سب سے بڑی نشانی (آیت) ہوں۔ اور میں ہی سب سے بڑی خبر (نبا عظیم) ہوں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت،

آیت تطہیرہ

ے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا ارشاد گرامی ہے کہ میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک کتاب خدا اور ایک میری عترت جو میرے اہلبیتؑ ہیں، یہ دونوں ہر گز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں اور اس حقیقت کو دو انگلیوں کو آپس میں جوڑ کر واضح کیا، جس کے بعد جابر بن عبداللہ انصاری نے اٹھ کر دریافت کیا کہ حضور آپ کی عترت کون ہے؟فرمایا علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور قیأمت تک اولاد حسینؑ کے امام۔،

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کمال الدین ص 244 معانی الاخبار 5 / 91۔

ایک محب اہلبیتؑ رسولؐ کا حال

حکم بن عتیبہ، میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو گھر حاضرین سے چھلک رہا تھا کہ ایک مرد بزرگ عصا پر تکیہ کئے ہوئے حاضر ہوئے اور دروازہ پر کھڑے ہو کر آواز دی، سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول اور رحمت و برکات الٰہیہ آپ پر، اس کے بعد خاموش ہو گئے تو امام نے فرمایا علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس کے بعد مرد بزرگ نے تمام حاضرین کو سلام کیا اور چپ ہو گئے تو حاضرین نے جواب سلام دیا۔ اس کے بعد امام کی طرف رخ کرکے عرض کی فرزند رسول ! میں آپ پر قربان ! مجھے قریب جگہ دیجیئے کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کے دوستوں سے محبت کرتا ہوں اور خدا گواہ ہے کہ اس میں کوئی طمع دنیا شامل نہیں ہے اور اسی طرح آپ کے دشمنوں سے اور آپ کے دوستوں کے دشمنوں سے نفرت کرتا ہوں اور اس میں کوئی ذاتی عداوت شامل نہیں ہے، میں آپ کے حلال و حرام کا پابند اور آپ کے حکم کا منتظر رہتا ہوں کیا میرے لئے کوئی نیکی کی امید ہے۔

فرمایا۔ میرے قریب آؤ، اور قریب آؤ، یہ کہہ کر اپنے پہلو میں جگہ دی اور فرمایا کہ ایسا ہی سوال میرے پدر بزرگوار سے ایک بزرگ نے کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ اگر تم اسی عالم میں دنیا سے چلے گئے تو رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ، حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ و حسینؑ اور علی بن الحسینؑ کے پاس وارد ہوگے۔ تمہارا دل ٹھنڈا ہوگا، روح مطمئن ہو گی اور آنکھیں خنک ہوں گی، تمہارا استقبال راحت و سکون کے ساتھ نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہوگا، اور اگر زندہ رہ گئے تو وہ کچھ دیکھوگے جس میں خنکی چشم ہو اور ہمارے ساتھ بلند ترین منزل پر ہوگے۔

اس بزرگ نے کہا حضور دوبارہ فرمائیں... آپ نے تکرار فرمائی... اس نے کہا اللہ اکبر، اے ابو جعفر، میں مرکز رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) حضرت علیؑ امام حسنؑ و حسینؑ اور علی بن الحسینؑ کی خدمت میں وارد ہوں گا اور خنکی چشم، راحت روح کے ساتھ حاضر ہوں گا اور اس سارے اجر کا حقدار ہوں گا جو آپ نے بیان فرمایا ہے اور یہ کہہ کر رونا شروع کیا یہاں تک کہ بیہوش ہو کر گر پڑا اور تمام گھر والوں نے رونا شروع کر دیا اور سب کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

حضرتؑ نے اپنے دست مبارک سے آنکھوں کو پوچھنا شروع کیا تو مرد بزرگ نے سر اٹھا کر امامؑ سے عرض کیا، فرزند رسول، ذرا اپنا دست مبارک بڑھایئے، آپ نے ہاتھ بڑھائے، اس نے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور اپنے رخسار اور اپنی آنکھوں سے لگایا اور پھر اپنے شکم و سینہ پر رکھا اور سلام کرکے رخصت ہو گیا۔ امام علیہ السلام اس کو تا دیر دیکھتے رہے، اس کے بعد لوگوں سے فرمایا کہ جو شخص کسی جنتی شخص کو دیکھنا چاہے، اسے اس شخص کو دیکھنا چاہیئے "۔

حکم بن عتیبہ کا بیان ہے کہ میں نے اس اجتماع جیسا کوئی ماتم نہیں دیکھا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 8/76 / 30۔

ترتیب وتدوین: سید قمر علیؑ عباس بخاری

ایمان کے بعد کفر، پھر توبہ

جو کوئی مومن ہو اور اپنے زمانہ ایمان میں عمل نیک کرے پھر کسی فتنہ کے باعث کافر ہو جائے پھر کفر کے بعد توبہ کر لے تو اس کا ہر عمل جو حالت ایمان میں کیا تھا درج ہو گا اور حساب میں آئے گا۔ کفر سے توبہ کر لینے کے بعد پہلا عمل باطل نہ قرار پائے گا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

ایمان کے حصے

ایمان کے سات حصے ہیں , صدق، یقین، رضا، وفا، علم، حلم , جسے یہ سات مل جائیں وہ کامل ہو گیا۔

امام جعفر الصادق علیہ السلام

,اصول کافی

ایمان کے رکن

ایمان کے چار رکن ہیں: 1 -خدا پر بھروسہ- 2 -قضا (وقدر) الہی پر راضی ہونا- 3 -امر الہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا- 4 - (تمام امور کو) خدا کے سپرد کر دینا-

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

بحارالانوار ج 78 ص 338

ایمان و اسلام

ایمان اسلام میں شامل ہے، لیکن اسلام میں شامل نہیں ہے۔ یعنی ہر مومن مسلمان ہوتا ہے۔ لیکن ہر مسلمان مومن نہیں ہوتا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی

باب علم و دین

ہم ہی دین کے شعار اور اصحاب ہیں اور ہمیں علم کے خزانے اور ابواب میں اور گھروں میں دروازہ کے علاوہ کہیں سے داخلہ نہیں ہوتا اور جو دوسرے راستہ سے آتا ہے اسے چور شمار کیا جاتا ہے۔ نہج البلاغہ خطبہ ص 154۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ ص 154۔

بارہ امامؑ

ایہاالناس ! رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) قوم کے قائد تھے، ان کے بعد علیؑ بن ابی طالبؑ تھے، اس کے بعد حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بن الحسینؑ پھر محمدؑ بن علیؑ اور پھر میں ہوں اور یہ باتیں چاروں طرف رخ کرکے تین مرتبہ دہرائی۔۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 286، عیون اخبار الرضا 1 ص 40، الفقیہ 4، ص 180 / 5408، کمال الدین 1 ص 250، 285،

بارہ امامؑ

میں اپنے برادر امام حسنؑ کے ساتھ جد بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہم دونوں کو زانو پر بٹھالیا اور بوسہ دے کر فرمایا کہ میرے ماں باپ قربان ہو جائیں تم جیسے صالح اماموں پر خدا نے تمھیں میری اور علیؑ و فاطمہؑ کی نسل میں منتخب قرار دیا ہے اور

اے حسینؑ تمھارے صلب سے نواماموں کاانتخاب کیا ہے جن میں کانواں قائم ہوگااور سب کے سب فضل و منزلت میں پیش پروردگار ایک جیسے ہوں گے۔ ۔

امام حُسین ابن علیؑ علیہ الصلوۃ والسلام

کمال ادین 269 / 12 از ابو حمزہ ثمالی۔۔ کافی 1 ص 525، من لایحضرہ الفقیہ 179/4 /5406، خصال ص 466، عیون اخبار الرضا ص 40 امالی صدوق 97، کمال الدین ص 206، ، کتاب سلیم بن قیس الہلالی 2 ص 616،

بارہ امامؑ

جابر بن یزید الجعفی کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری کی زبان سے سنا ہے کہ جب آیت اولی الامر نازل ہوئی تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے خدا اور رسول کو پہچان بھی لیااور ان کی اطاعت بھی کی تو یہ اولی الامر کون ہیں جن کی اطاعت کوآپ کی اطاعت کے ساتھ ملادیا گیاہے؟ توفرمایا کہ جابر! یہ سب میرے خلفاء اور میرے بعد مسلمانوں کے ائمہ ہیں جن میں سے اول علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں، اس کے بعد حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بن الحسینؑ پھر محمدؑ بن علیؑ جن کا نام توریت میں باقرؑ ہے اور اے جابر عنقریب تم ان سے ملاقات کروگے اور جب ملاقات ہو جائے تو میرا اسلام کہہ دینا۔ اس کے بعد جعفرؑ بن محمدؑ۔ پھر موسی بن جعفرؑ، پھر علیؑ بن موسیؑ، پھر محمدؑ بن علیؑ پھر علیؑ بن محمدؑ، پھر حسنؑ پھر میرا ہمنام وہم کنیت جو زمین میں خدا کی حجت اور بندگان خدا میں بقیۃاللہ ہوگا یعنی فرزند حسنؑ بن علیؑ، یہی وہ ہوگا جسے پروردگار مشرق و مغرب پر فتح عنایت کرے گااور اپنے شیعوں سے اس طرح غائب رہے گا کہ اس غیبت میں ایمان پر صرف وہی افراد قائم رہ جائیں گے جن کے دل کا پروردگار نے ایمان کے لئے اُمتحان لے لیا ہوگا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کمال الدین 253 /3، مناقب ابن شہر آشوب 1 ص 282، کفایۃالاثر ص 53۔

بارہ نقیب

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا کہ میری اولاد میں بارہ نقیب پیدا ہوں گے جو سب کے سب طیّب وطاہر اور خدا کی طرف سے صاحبان فہم اور محدّث ہوں گے، ان کا آخری حق کے ساتھ قیام کرنے والا ہوگا جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 18/534۔

بالوں کی سفیدی

بالوں کی سفیدی سر کے اگلے حصے میں برکت دائیں بائیں سخاوت پیشانی کے بالوں میں شجاعت اور گدی کے سفید بال نحوست کی علاُمت ہے .

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام .

عیون الرضا

بامروت لوگ

بامروت لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کرو. (کیونکہ) ان میں سے جو بھی لغزش کھا کر گرتا ہے تو اللہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اسے اوپر اٹھالیتا ہے

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

بخل

ابو بصیر ! میں نے امام باقرؑ سے عرض کی کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ہمیشہ بخل سے پناہ مانگا کرتے تھے ؟فرمایا بیشک ہر صبح وشام ہم بھی بخل سے پناہ مانگتے ہیں کہ پروردگار نے فرمایا ہے کہ جو نفس کے بخل سے محفوظ ہو گیا وہی کامیاب ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

علل الشرائع 548 / 4، قصص الانبیاء 118 / 118۔

بخیل

بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر اور میری آل پر درود نہ بھیجے۔اور پھر بخیل ہے وہ شخص جو لوگوں کو سلام نہ کرے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اصول کافی

بددعا

اپنے باپ کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ تلوار سے زیادہ تیز دھار ہوتی ہے۔مظلوم کی بددعا سے بچو کہ وہ بادل سے اونچی جاتی ہے اور اللہ کے سامنے پیش ہوتی ہے۔اور اللہ ارشاد کرتا ہے کہ مظلوم کی بددعا کو بلند مقام پر رکھو اور پوری کرو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

بدزبانی

بتحقیق خداوند متعال بدزبان اور بیہودہ گوئی کرنے والے سے دشمنی رکھتا ہے

امام محمد باقر علیہ الصلوہ والسلام

,وسائل الشیعہ

بری عادت

بری عادت پر غالب آنا کمال فضیلت ہے۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

بسم اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اسم اعظم سے اس قدر نزدیک ہے جتنی آنکھ سے اس کی سفیدی۔

امام علی رضا علیہ السلام

بسم اللہ کے اسرار

تمام موجودات بسم اللہ الرحمٰن والرحیم سے ظہور میں آئیں۔پس نبیؐ مظہر رحمٰن اور وصیؑ مظہر رحیم ہیں۔اور جامع ہیں دونوں مرتبوں کے۔اور مظہر ہیں اسم اللہ کے۔اور دونوں کا مشروب وحی اور الہام ہے۔(یعنی نبیؐ کو وحی اور وصی کو الہام ہوتا ہے) یعنی پہلا عقل سے اور دوسرا نفس سے۔ان دونوں سے اشرف واعظم ،اسم اعظم ہے جو اللہ ہے۔اور اس کا اشرف واعظم مظاہر اس اسم کا

مظہر بالفصل ہے، مظہر بالقوت نہیں۔ کیونکہ نوع انسانی کل کا کل اس کا مظہر بالقوت ہے۔ شرف و عظمت صرف مظہر فعلی کے لئے ہے جو تمام انبیاؑ میں سے ہمارے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ اور پھر تمام انبیاؑ ترتیب کے ساتھ ان کے بعد ہیں۔ میں علیؑ مظہر فعلی ہیں۔ اور تمام اولیا ان کے بعد ہیں۔ بعض لوگوں نے اسی طرح افادہ حاصل کیا ہے۔ اور بندہ کے لئے اس میں نظیر ہے۔ جیسا کہ اس کے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے۔ پس ہمارے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بااعتبار جمیعت کے اسم اللہ کے مظہر ہیں۔ اور عالم وجود میں تصرف اور خلافت کے اعتبار سے اسم رحمٰن کے مظہر ہیں۔ اور ولایت مطلقہ کے اعتبار سے اسم رحیم کے مظہر ہیں۔ پس وہ عقل اول اور نفس کلیہ ہیں۔ اور اسی طرح میں علیؑ اور آخری امام تک ان کی تمام اولاد بھی ہے۔ اس لئے کہ یہ حضرات اس اعتبار سے کہ قطب محمدؐی سے حاصل کئے ہوئے ہیں، اصحاب جمیعت ہیں۔ پس کل کے کل ایک ہی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک علی الترتیب باعتبار جمیعت مظہر اسم اللہ اور باعتبار خلافت مظہر اسم رحمٰن اور باعتبار ولایت مظہر اسم رحیم ہے۔ پس وہ سب کے سب عوالم آفاقیہ اور انفیسہ کے مقام اجتماع ہیں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج الاسرار

پیغمبر اکرمؐ جنازہ

جب امیر المومنین علیہ السلام، اللہ کے آخری نبیؐ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو غسل دے چکے اور کفن دے کر ڈھانپ چکے تو دس آدمیوں کو اندر داخل کیا۔ وہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گرد کھڑے ہوگئے پھر امیر المومنین علیہ السلام نے ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر سورہ احزاب کی یہ آیت پڑھی، "بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبیؐ پر، اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو۔ سب نے یہ آیت پڑھی اسی طرح پھر اہل مدینہ اور اس کے گرد لوگوں نے پڑھی۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وصیت کی کہ اے علیؑ تم مجھ کو اسی حجرہ میں دفن کرنا اور میری قبر چار انگشت بلند کرنا اور اس پر پانی چھڑ کنا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب الحجت

پیغمبر اکرمؐ کا استغفار

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم روزانہ ستر مرتبہ توبہ کرتے تھے۔ حالانکہ ان کی پاک وطاہر ذات گناہ سے پاک تھی۔ ان کی توبہ و استغفار توبہ نہیں بلکہ اللہ سے مدد مانگنا شمار ہوتی تھی۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

پیغمبر اکرمؐ کا اسوہ حسنہ

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا اور آپ بادشاہوں سے مشابہت کو سخت ناپسند فرماتے تھے اور ہم بھی ایسا کوئی کام نہیں کر سکتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 6 ص 272 /8 روایت معلی بن خنیس۔

پیغمبر اکرمؐ کا اسوہ حسنہ

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پاس جبریل تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں لے کر تین مرتبہ حاضر ہوئے اور آپ کو خزانوں کا اختیار پیش کیا بغیر اس کے کہ اجر آخرت میں کسی طرح کی کمی واقع ہو لیکن آپ نے پر سکون زندگی پر تواضع کو مقدم رکھا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 8 ص 130 / 100، امالی الطوسی 692 /1470 روایت محمدؐ بن مسلم۔

پیغمبر اکرمؐ کا حلیہ مبارک

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ دونوں آنکھیں فراخ و سیاہ، دو ابرو ملے ہوئے، بھاری انگلیاں گویا سونا پگھلا کر چڑھا دیا گیا ہے۔ اور دونوں کندھوں کی ہڈی چوڑی تھی اور مضبوط۔ جب کبھی دائیں یا بائیں مُڑتے تو پورے بدن سمیت۔ سینہ کے بال سینہ سے ناف تک تھے۔ گویا چاندی کا شفاف بدن ہے۔ اور کندھے کے اوپر آپؐ کی گردن چاندی کی صراحی معلوم ہوتی تھی۔ جب پانی پیتے تو آپؐ کی بنی کشیدہ پانی سے متصل ہو جاتی اور جب چلتے تو سر جھکا کر گویا کسی نشیب کی جانب اتر رہے ہیں۔ آپ جیسا نہ کوئی پہلے نظر آیا نہ بعد میں۔ جب بھی ان کو تاریک شب میں دیکھا جاتا تھا تو چاند کے ٹکڑے کی طرح ایک نور آپ سے ظاہر ہوتا تھا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

پیغمبر اکرمؐ کا کفن

ایک مرتبہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس عباد بن کثیر اور ابن شریح فقیہ مکہ آگئے۔ ابن کثیر نے امام سے پوچھا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کتنے پارچوں کا کفن دیا گیا۔ آپ نے فرمایا تین پارچوں کا۔ دو صحاری اور ایک جسرہ تھا۔ چونکہ چادر کم تھی اس لئے دو کپڑے اور شامل کئے گئے۔ ابن کثیر نے اس بات سے اختلاف کیا۔ امام نے فرمایا، مریم علیہ السلام کے کیلئے جو کھجور کے دانے درخت سے گرے وہ جنت کا درخت تھا کیا اس کی کھجور اور عام گٹھلیوں سے بننے والی کھجور برابر ہیں؟ ہم اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ ہمارے پاس جو علم ہے کیا وہ تمہارے علم کے برابر ہے؟

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

پیغمبر اکرمؐ کا گریہ

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے حضرت علیؑ حسنؑ اور حسینؑ کو دیکھ کر گریہ فرمایا اور فرمایا کہ میرے بعد تم ظلم کا شکار ہو گے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

معانی الاخبار 79 / 1۔

پیغمبر اکرم کی تین خصوصیات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں تین خصوصیات ایسی تھیں جو کسی اور میں نہیں۔ آپ کا سایہ نہیں تھا، آپ جہاں سے گزرتے تھے تین دن تک وہاں خوشبو رہتی تھی، آپ جہاں سے گزرتے تھے شجر اور پہاڑ آپ کو سجدہ کرتے تھے۔

امام مُحمدؐ باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی

پیغمبر اکرمؐ کی جناب سیدہ کو وصیت

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا وقت آخر تھا اور جناب فاطمہؑ فریاد کر رہی تھیں کہ آپ کے بعد میرے اور میری اولاد کے برباد ہو جانے کا خطرہ ہے، اُمت کے حالات آپ کی نگاہوں کے سامنے ہیں تو آپ نے فرمایا، فاطمہؑ! کیا تمھیں نہیں معلوم ہے کہ پروردگار نے ہم اہلبیتؑ کے لئے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے اور تمام مخلوقات کے لئے فنا کو مقدر کر دیا ہے، اس نے ایک مرتبہ مخلوقات پر نگاہ انتخاب ڈالی تو تمھارے باپ کو منتخب کرکے نبی قرار دیا اور دوبارہ نگاہ ڈالی تو تمھارے شوہر کا انتخاب کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں تمھارا عقد ان کے ساتھ کر دوں اور انھیں اپنا ولی اور وزیر قرار دیدوں اور اُمت میں اپنا خلیفہ نامزد کر دوں تو اب تمھارا باپ تمام انبیاء و مرسلین سے بہتر ہے اور تمھارا شوہر تمام اولیاء سے بہتر ہے اور تم سب سے پہلے مجھ سے ملنے والی ہو۔ اس کے بعد مالک نے تیسری نگاہ ڈالی تو تمھیں اور تمھارے دونوں فرزندوں کا انتخاب کیا، اب تم سردار نساء اہل جنت ہو اور تمھارے دونوں

فرزند سرداران جوانان اہلِ جنّت ہیں اور تمھاری اولاد میں قیامت تک میرے اوصیاء ہوں گے جو ہادی اور مہدی ہوں گے، میرے اوصیاء میں سب سے پہلے میرے بھائی علیؑ ہیں، اس کے بعد حسنؑ اس کے بعد حسینؑ اور اس کے بعد نو اولاد حسینؑ یہ سب کے سب میرے درجہ میں ہوں گے اور جنّت میں خدا کی بارگاہ میں میرے درجہ سے اور میرے باپ ابراہیم کے درجہ سے قریب تر کوئی درجہ نہ ہوگا۔۔

سلیم بن قیس الہلالی

کمال الدین ص263از سلیم بن قیس الہلالی

پیغمبر اکرمؐ کی شہادت امام حُسن کی پیشین گوئی

میرا فرزند حسنؑ زہر سے شہید کیا جائے گا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کتاب سلیم بن قیس 2ص838روایت عبداللہ بن جعفر، الخرائج والجرائح 3ص1143 / 55، عوالی اللئالی 1ص14199 / ۔

پیغمبر امی

جو یہ سمجھتا ہو کہ پیغمبر اکرم کو لکھنا پڑھنا نہیں آتا تھا اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ وہ مدینہ العلم تھے۔ ان کو اُمی اس لئے کہا گیا کہ وہ مکہ کے رہنے والے تھے۔ اور مکہ امہات القری (وہ قریہ جو زمین پر سب سے پہلے آباد ہوا) میں سے ہے۔ نبی اکرم 73 زبانوں کے عالم تھے۔۔

امام تقی علیہ السلام

معنی الاخبار

تاویل قران

معاویہ کے دربار میں فرمایا کہ میں بہترین کنیز خدا اور سیدّہ النساء کا فرزند ہوں، مجھے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے علم خدا کی غذا دی ہے اور تاویل قرآن اور مشکلات احکام سے باخبر کیا ہے، ہمارے لئے غالب آنے والی عزت بلند ترین کلمہ اور فخر و نورانیت ہے۔

امام حسنؑ مجتبیٰ علیہ الصلوۃ والسلام

احتجاج طبرسی 2ص47۔

تاویل قران

اللہ نے اپنے پیغمبر کو تنزیل و تاویل دونوں کا علم دیا ہے اور انھوں نے سب علیؑ بن ابیطالبؑ کے حوالہ کر دیا ہے اور پھر یہ علم ہمیں دیا گیا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 7ص442 / 15، تہذیب 8ص1052،286، تفسیر عیاشی 1ص13/17۔

تاویل قران

جس شخص نے بھی یہ دعویٰ کیا کہ اس نے سارا قرآن تنزیل کے مطابق جمع کیا ہے وہ جھوٹا ہے... قرآن کو تنزیل کے مطابق صرف حضرت علیؑ بن ابی طالب نے جمع کیا ہے اور ان کی اولاد نے محفوظ رکھا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1ص228 /1از جابر۔

تاویل قران، امیر المومنینؑ

مجھ سے کتاب خدا کے بارے میں دریافت کرو، خدا کی قسم کوئی آیت دن میں یا رات میں، سفر میں یا حضر میں ایسی نازل نہیں ہوئی جسے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے مجھے سنایا نہ ہو اور اس کی تاویل نہ بتائی ہو۔ یہ سن کر ابن الکواء بول پڑا کہ بسا

اوقات آپ موجود بھی نہ ہوتے تھے اور آیت نازل ہوتی تھی۔؟فرمایا کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اسے محفوظ رکھتے تھے یہاں تک کہ جب حاضر ہوتا تھا تو مجھے سنادیا کرتے تھے اور فرماتے تھے یا علیؑ! اللہ نے تمھارے بعد یہ آیات نازل کی ہیں اور ان کی یہ تاویل ہے اور مجھے تنزیل و تاویل دونوں سے باخبر فرمادیا کرتے تھے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

کتاب سلیم بن قیس ص 214۔

تاویل قران، امیر المومنینؑ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر کوئی بھی آیت قرآن نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ مجھے سنا بھی دیا اور لکھا بھی دیا اور میں نے اپنے قلم سے لکھ لیا اور پھر مجھے اس کی تاویل و تفسیر سے بھی باخبر فرمادیا اور ناسخ و منسوخ، محکم و متشابہ اور خاص و عام بھی بتادئے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 64 / 1 ۔، خصال ص 131217 / ، کمال الدین 284 / 37، تفسیر عیاشی 1 ص 253 از کتاب سلیم بن قیس۔

تفسیر قران

جو شخص میرے اقوال کی تصدیق کرے، مجھ پر ایمان لے آئے اور اے علیؑ، تم سے اور تمھاری اولاد سے محبت کرے اور سارے امور کو تم لوگوں کے حوالہ کردے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

تفسیر فرات کوفی ص 207 / 374 روایت محمدؒ بن القاسم بن عبید۔

تفسیر قران اعراف

میں نے کتاب علیؑ (تفسیر قران جو امیر المومنینؑ نے تحریر کی تھی) میں دیکھا ہے کہ " ان الارض اللہ...۔ سورہ اعراف آیت 128 ۔ سے مراد ہیں اور میرے اہلبیتؑ ہیں کہ پروردگار نے ہمیں اس زمین کا وارث بنایا ہے اور ہمیں وہ متقی ہیں جن کے لئے انجام کار ہے، یہ ساری زمین ہمارے لئے ہے لہٰذا جو بھی کسی زمین کو زندہ کرے گا اس کا فرض ہے کہ اسے آباد رکھے اور اس کا خراج امام اہلبیتؑ کو ادا کرتا رہے اور باقی خود استعمال کرے لیکن اگر زمین کو بیکار چھوڑ دیا اسے خراب کردیا اور دوسرے مسلمان نے لے کر آباد کرلیا اور زندہ کرلیا تو وہ چھوڑ دینے والے سے زیادہ صاحبِ اختیار ہے اور اسے امام اہلبیتؑ کو اس کا خراج ادا کرنا پڑے گا اور باقی اس کے لئے حلال رہے گی یہاں تک کہ ہمارے قائم کا ظہور ہو جائے اور وہ تلوار اٹھا کر ساری زمینوں پر قبضہ کرلے اور انھیں اغیار کے قبضہ سے نکال لے تو صرف جس قدر زمین ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہوگی اسے انھیں دیدیا جائے گا اور باقی امام کے قبضہ میں ہوگی۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 407 /1 روایت ابو خالد کابلی۔

تقویٰ حاصل کرو مشقت عمل س

لوگوں کو زبان کے بغیر دعوت خیر دو، وہ تمھارے کردار میں تقویٰ، سعی عمل، نماز اور خیرات کو دیکھیں کہ یہ بات خود دعوت خیر دیتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 2 ص 78 / 14، از ابن ابی یعفور۔

تقویٰ حاصل کرو مشقت عمل س

خبردار تم لوگ کوئی ایسا عمل نہ کرنا جس کی بنا پر لوگ ہمیں برا کہیں، اس لئے کہ نالائق بیٹے کے اعمال پر باپ ہی کو برا کہا جاتا ہے، جن کے درمیان رہتے ہو ان کے لئے ہمارے واسطے زینت بنو، باعث عیب نہ بنو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
کافی ص 219 / 11، روایت ہشام کندی

تقویٰ حاصل کرو مشقت عمل سے

امام صادقؑ ! تمھارا فرض ہے کہ تقویٰ الہی، احتیاط، مشقت عمل، صدق حدیث، اداء امانت، حسن اخلاق، حسن جوار کا راستہ اختیار کرو، لوگوں کو اپنی طرف زبان کے بغیر دعوت دو، ہمارے لئے زینت بنو اور باعث عیب نہ بنو، رکوع و سجوع میں طول دو کہ جب کوئی شخص رکوع و سجود میں طول دیتا ہے تو شیطان فریاد کرتا ہے کہ صد حیف اس نے اطاعت کی اور میں نے معصیت کی، اس نے سجدہ کیا اور میں نے انکار کر دیا تھا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
کافی 2 ص 77 /9 از ابو اسامہ۔

تقویٰ حاصل کرو مشقت عمل سے

ہمارے شیعو ! ہمارے لئے زینت بنو، عیب نہ بنو، لوگوں سے اچھی باتیں کرو، زبانوں کو محفوظ رکھو اور اسے فضول و بیہودہ باتوں سے روک کر رکھو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
امالی صدوق 336 / 17

تقویٰ حاصل کرو مشقت عمل سے

میرے اصحاب میں تمہیں آخرت کی وصیت کر رہا ہوں دنیا کی نہیں، اس لئے کہ اس کی ضرورت نہیں ہے، اس کی حرص تم خود ہی رکھتے ہو اور اس سے تم خود ہی وابستہ ہو۔ میرے اصحاب ! یہ دنیا گذرگاہ ہے اور آخرت قرار کی منزل ہے لہٰذا اس گذرگاہ سے وہاں کے لئے فراہم کرلو، اپنے پردۂ حیا کو اس کے سامنے چاک نہ کرو جو تمھارے اسرار سے بھی باخبر ہے، اس دنیا سے اپنے دلوں کو نکال لو قبل اس کے کہ تمھارے جسموں کو نکالا جائے۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام
امالی صدوق روایت طاؤس یمانی۔

تقویٰ حاصل کرو مشقت عمل سے

جابر امام باقرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا، جابر ! کیا ہمارے شیعہ بننے والے لوگ اس بات کو کافی سمجھتے ہیں کہ ہماری محبت کا دعویٰ کر دیں، خدا گواہ ہے کہ ہمارا شیعہ صرف وہ ہے جو اللہ سے ڈرے اور اس کی اطاعت کرے۔

جابر ! ہمارے شیعہ تواضع، خضوع و خشوع، امانتداری، کثرت ذکر خدا، روزہ، نماز، احسان والدین، ہمسایہ کے فقراء و مساکین کے حالات کی نگرانی، قرضداروں کے خیال، ایتام کی سرپرستی، سچائی، تلاوت قرآن، حرف غلط سے پرہیز اور سارے قبیلہ کے امین ہونے کی بنیاد پر پہچانے جاتے ہیں۔ جابر نے عرض کی مولا پھر تو آج کل کوئی شیعہ نہیں ہے، فرمایا

جابر ! تمھارا خیال ادھر ادھر نہ جانے پائے، سوچو کیا یہ بات کافی ہو سکتی کہ کوئی شخص محبت علیؑ کا دعویٰ کر دے اور عمل نہ کرے، اس سے بہتر تو یہ ہے کہ محبت رسول کا دعویٰ کر دے جن کا مرتبہ علیؑ سے بالاتر ہے، تو کیا سنت و سیرت پیغمبر سے انحراف کرنے والوں کو یہ دعویٰ محبت فائدہ پہنچا سکتا ہے؟ ہر گز نہیں۔

اللہ سے ڈرو اور خدا کے لئے عمل کرو، خدا کی کسی سے قرابتداری نہیں ہے، اس کی نظر میں محبوب ترین اور محترم ترین انسان وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار اور اطاعت گذار ہو۔ جابر ! خدا کی قسم تقرب الہی عمل کے بغیر ممکن نہیں ہے، ہمارے پاس جہنم سے بچنے کا کوئی پروانہ نہیں ہے اور نہ ہمارا خدا پر کوئی حق ہے، جو اللہ کا اطاعت گذار ہوگا ہمارا دوست ہوگا، اور جو اس کی معصیت کرے گا وہ ہمارا دشمن ہوگا، ہماری ولایت و محبت عمل اور تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام
کافی 2 ص 74 /3، امالی صدوق 499 /3، صفات الشیعہ 90 / 422

تقویٰ حاصل کرو مشقت عمل سے

دیکھو تقویٰ کے ذریعہ ہماری مدد کرو اس لئے کہ جو تقویٰ لے کر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے اسے کشائش احوال مل جاتی ہے، پروردگار کا ارشاد ہے، جو خدا و رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ رہے گا جن پر خدا نے نعمتیں نازل کی ہیں، انبیاء و مرسلین، شہداء، صدیقین اور یہ سب بہترین رفیق ہیں۔ نساء 69۔ اور ہمارے گھرانے میں نبی، صدیق، شہداء اور صالحین سب پائے جاتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام
کافی 2 ص 78 /12 روایت ابوالصباح الکنانی۔

تقویٰ حاصل کرو مشقت عمل سے

اس عمل کے سلسلہ میں زحمت برداشت کرو جس کے ثواب سے بے نیاز نہیں ہو سکتے ہو اور اس عمل سے پرہیز کرنے کی کوشش کرو جس کے عذاب کو برداشت نہیں کر سکتے ہو میں یہ جانتا ہوں کہ عمل کی راہ میں زحمت برداشت کرلینا عذاب الٰہی برداشت کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہے، یاد رکھو کہ اس دنیا کی مدت محدود ہے اور اس کی امیدیں دراز ہیں، یہ صرف چند روزہ ہے اور اسے ایک دن ختم ہو جانا ہے جب خواہشیں بھی لپیٹ دی جائیں گی اور سانسیں بھی تمام ہو جائیں گی، یہ فرما کر آپ نے رونا شروع کر دیا اور اس آیت کی تلاوت فرمائی " تم پر کراماً کاتبین کو نگراں معین کر دیا گیا ہے جو تمھارے تمام اعمال سے باخبر ہیں، سورہ الفطار 12۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام
امالی صدوق 96 / 5 روایت مسعدہ بن صدقہ عن الصادق، روضۃ الواعظین ص 535، شرح نہج البلاغہ 20 ص 281 / 223۔

تکبر

جو خود رائی سے کام لے گا، وہ تباہ و برباد ہو گا اور جو دوسروں سے مشورہ لے گا وہ ان کی عقلوں میں شریک ہو جائے گا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام
نہج البلاغہ

تمسک امامؑ

جس نے بھی ہمارے قبلہ کا رخ کیا، ہماری شہادت کے مطابق گواہی دی، ہماری عبادتوں جیسی عبادت کی، ہمارے دوستوں سے حبت کی، ہمارے دشمنوں سے نفرت کی وہ مسلمان ہے۔ اور ایمان یہ ہے کہ خدا پر ایمان، اس کی کتاب کی تصدیق اور ان کی نافرمانی نہ کرنا ہی ایمان ہے۔ فرمایا بیشک خیثمہ نے سچ بیان کیا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام
کافی 2 ص 38 /5۔

تمسک اہلبیتؑ رسولؐ

جو ہمارے غیر سے وابستہ ہو کر ہماری معرفت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
معانی الاخبار ص 399 / 57

تمسک اہلبیتؑ رسولؐ

تم لوگ کدھر جا رہے ہو اور کہاں بھک رہے ہو جبکہ نشانیاں قائم ہیں اور آیات واضح ہیں، منارۂ ہدایت نصب ہو چکا ہے، تمھیں کدھر بہکایا جا رہا ہے اور تم کیسے گمراہ ہوئے جا رہے ہو جبکہ تمھارے درمیان تمھارے نبی کی عترت موجود ہے جو حق کے زمان دار،

دین کے پرچم اور صداقت کی زبان میں، انھیں قرآن کی بہترین منزلوں پر رکھو اور ان کے پاس اس طرح وارد ہو جس طرح پیاسے چشمہ پر وارد ہوتے ہیں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ 87۔

تمسک اہلبیتؑ رسولؐ

اپنے نبی ﷺ کے اہلبیتؑ پر نگاہ رکھو، انھیں کے راستہ کو اختیار کرو اور انھیں کے آثار کا اتباع کرو، یہ تمھیں نہ ہدایت سے باہر لے جا سکتے ہیں اور نہ ہلاکت میں واپس کر سکتے ہیں، یہ ٹھہر جائیں تو ٹھہر جاؤ اور یہ اٹھ جائیں تو اٹھ جاؤ، خبردار ان سے آگے نہ نکل جانا کہ گمراہ ہو جاؤ اور پیچھے بھی نہ رہ جانا کہ ہلاک ہو جاؤ۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ 97

تمسک اہلبیتؑ رسولؐ

ہمارے پاس پرچم حق ہے جو اس کے زیر سایہ آ جائے گا محفوظ ہو جائے گا اور جو اس کی طرف سبقت کرے گا کامیاب ہو جائے گا اور جو اس سے الگ ہو جائے گا ہلاک ہو جائے گا۔ اس سے جدا ہو جانے والا گڑھے میں گرا اور اس سے تمسک کرنے والا نجات پا گیا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

خصال 633/10 روایت ابوبصیر و محمدؒ بن مسلم عن الصادق۔

تمسک اہلبیتؑ رسولؐ

جو ہم سے متمسک ہوگا وہ لاحق ہو جائے گا اور جو کسی دوسرے راستہ پر چلے گا غرق ہو جائے گا، ہمارے دوستوں کے لئے رحمت الہی کی فوجیں ہیں اور ہمارے دشمنوں کے لئے غضب الہی کی افواج ہیں، ہمارا راستہ درمیانی ہے اور ہمارے امور میں حکمت و دانائی ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

خصال 627/10 روایت ابوبصیر و محمدؒ بن مسلم عن الصادق۔

تمسک اہلبیتؑ رسولؐ

یاد رکھو کہ میری عترت کے پاکیزہ کردار اور میری اصل کے بزرگ ترین افراد جوانی میں سب سے زیادہ حلیم اور بڑھاپے میں سب سے زیادہ عالم ہوتے ہیں، ہم وہ اہلبیتؑ ہیں جن کا علم علم خدا سے نکلا ہے اور ہمارا حکم بھی حکم الہی سے پیدا ہوتا ہے، ہم قول صادق کو اختیار کرتے ہیں لہٰذا اگر تم نے ہمارے آثار کا اتباع کیا تو ہماری بصیرتوں سے ہدایت پا جاؤ گے اور اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تمھیں ہمارے ہی ہاتھ سے ہلاک کر دے گا، ہمارے ساتھ پرچم حق ہے جو اس کے ساتھ رہے گا وہ ہم سے مل جائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا وہ غرق ہو جائے گا، ہمارے ہی ذریعہ ہر مومن کا خوں بہا لیا جاتا ہے اور ہمارے ہی وسیلہ سے گردنوں سے ذلت کا طوق اتارا جاتا ہے۔ خدا نے ہمیں سے آغاز کیا ہے نہ کہ تم سے اور ہمیں پر اختتام کرے گا نہ کہ تم پر۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

کتاب سلیم بن قیس 2 ص 716۔

تمسک اہلبیتؑ رسولؐ نہ رکھنے والا کافر ہے

توحید الہی کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا کہ دین میں بدعت مست ایجاد کرنا کہ اپنی رائے سے فیصلہ کرنے والا ہلاک ہو جاتا ہے اور اہلبیتؑ پیغمبر سے انحراف کرنے والا گمراہ ہو جاتا ہے اور کتاب خدا اور قول رسول کو چھوڑ دینے والا کافر ہو جاتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 56/10۔

توبہ

جو شخص گناہ بھی کرتا رہے اور توبہ بھی کرتا رہ اور پھر گناہ پر مصر رہے۔ یہ تمسخر اڑانے جیسا ہے۔ جب بندہ خالص توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کو دوست رکھتا ہے اور عیب پوشی کرتا ہے۔ دونوں فرشتوں نے جو بھی اعمال لکھے ہوتے ہیں۔ اللہ اس کے اعضا کو اور زمین کے خطوں کو وحی کرتا ہے کہ اس کے گناہ چھپالیں۔ پس وہ ایسی صورت میں اللہ سے ملاقات کرتا ہے کہ کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔ ہر درد کی ایک دوا ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔ ہر روز سو مرتبہ استغفار کرنے سے سات سو گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

توبہ

گناہوں سے نجات وہی پاتا ہے جو اقرار جرم کرلے۔ ندامت کے لئے توبہ کافی ہے۔ اللہ نے لوگوں سے دو خصلتوں کو چاہا ہے۔ اول نعمتوں کا اقرار کریں تاکہ ان میں اضافہ ہو۔ اور دوسرے گناہوں کا اقرار کریں تاکہ وہ ان کو بخش دے۔ اللہ کسی شخص کو داخل جنت کرتا ہے کیوں کہ اس نے گناہ تو کیا تھا لیکن اس کے بعد خوفزدہ رہا اور اپنے نفس کو اپنا دشمن سمجھا۔ تب اللہ اس پر رحم کرتا ہے۔ گناہ کو مسلسل سرانجام دینے والا سزا سے خارج نہیں ہوتا ہاں اگر اقرار کرلے تو خارج ہو جاتا ہے۔۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

توبہ کب تک قبول

جس نے موت سے ایک سال پہلے تک توبہ کرلی اللہ اس کو قبول کرلیتا ہے۔ ایک سال بھی بہت ہے، جس نے ایک ماہ پہلے بھی توبہ کرلی اللہ قبول کرے گا۔ ایک ماہ بھی بہت ہے، جس نے ایک جمعہ پہلے توبہ کرلی اللہ قبول کرتا ہے۔ جمعہ بھی زیادہ ہے، اگر مرنے سے ایک دن پہلے بھی توبہ کرلی اللہ قبول کرتا ہے۔ ایک دن بھی بہت ہے، موت کے وقت تک توبہ قبول ہوتی ہے۔ البتہ جب سانس حلق تک آجائے تو اس وقت عالم کی توبہ قبول نہیں ہوتی جاہل کی پھر بھی قبول ہو جاتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

تین بندے

تین بندے تین چیزوں سے محروم رہیں گے۔ غصہ والا درست فیصلے سے، جھوٹا، عزت سے، جلد باز، کامیابی سے،

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام
نہج البلاغہ

جابر بن عبداللہ انصاری کی امام باقرؑ سے ملاقات

جابر بن یزید، ایک طویل حدیث کے ذیل میں نقل کرتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ انصاری امام زین العابدینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اثنائے گفتگو امام محمدؑ باقرؑ بھی آگئے، بچپنے کا زمانہ تھا اور سر پہ گیسو تھے لیکن جابر نے دیکھا تو کانپنے لگے اور جسم کے رونگٹے کھڑے ہوگئے، غور سے دیکھنے کے بعد کہا فرزند ! ذرا آگے بڑھو؟ آپ آگے بڑھے، پھر کہا ذرا پیچھے ہٹیں، آپ پیچھے ہٹے، جابر نے یہ دیکھ کر کہا کہ رب کعبہ کی قسم بالکل رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا انداز ہے اور پھر سوال کیا کہ آپ کا نام کیا ہے؟...فرمایا محمدؑ ! میری جان قربان، یقیناً آپ ہی باقرؑ ہیں؟ فرمایا بیشک تو اب اس امانت کو پہنچاد و جو رسول اللہ نے تمھارے حوالہ کی ہے ! جابر نے کہا مولا ! حضور نے مجھے بشارت دی تھی کہ آپ کی ملاقات تک زندہ رہوں گا اور فرمایا تھا کہ جب ملاقات ہو جائے تو میرا سلام کہہ دینا لہٰذا پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا سلام لیجئے۔ امام باقرؑ نے فرمایا جابر ! رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

پر میرا اسلام جب تک زمین و آسمان قائم رہیں اور تم پر بھی میرا اسلام جس طرح تم نے میرا اسلام پہنچایا ہے اس کے بعد جابر برابر آپ کی خدمت میں آتے رہے اور آپ سے علم حاصل کرتے رہے، ایک مرتبہ آپ نے جابر سے کوئی سوال کیا تو جابر نے کہا کہ میں رسول اللہ کے حکم کی خلافت ورزی نہیں کر سکتا ہوں، آپ نے خبر دی ہے کہ آپ اہلبیتؑ کے تمام ائمہ ہداۃ بچپنے میں سب سے زیادہ ہوشمند اور بڑے ہو کر سب سے زیادہ اعلم ہوتے ہیں اور کسی کو حق نہیں ہے کہ آپ حضرات کو تعلیم دے کہ آپ سب سے زیادہ اعلم ہوتے ہیں۔ امام باقرؑ نے فرمایا کہ میرے جد نے سچ فرمایا ہے، میں اس مسئلہ کو تم سے بہتر جانتا ہوں جو میں نے دریافت کیا ہے اور مجھے بچپنے ہی سے حکمت عطا کر دی گئی ہے اور یہ سب ہم اہلبیتؑ پر پروردگار کا فضل و کرم ہے۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

کمال الدین 253 / 3۔

جامعہ علم جفر

ہمارے پاس جامعہ ہے یہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے ہاتھوں سے ستر ہاتھ ہے اور اس میں وہ سب کچھ ہے جسے حضرتؐ نے فرمایا ہے اور حضرت علیؑ نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے، اس میں تمام حلال و حرام اور مسائل انسانیہ کا ذکر ہے یہاں تک کہ خراش کا تاوان تک درج ہے۔ فرمایا بیشک یہ علم ہے لیکن یہ وہ علم نہیں ہے؟۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 239 /1، بصائر الدرجات 143 / 4۔

جامعہ علم جفر

یہ ایک بیل کی کھال پر لکھا ہے جس میں سارا علم بھرا ہوا ہے عرض کی اور جامعہ ؟ فرمایا یہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے، کھال پر لکھا گیا ہے اور اس میں لوگوں کے تمام مسائل حیات کا حل موجود ہے یہاں تک کہ خراش بدن کا تاوان تک لکھا ہوا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص5/ 241 ، بصائر الدرجات 153 / 6۔

جامعہ علم جفر

زبور داوؑد، توریت موسیٰؑ، انجیل عیسیٰؑ، صحف ابراہیمؑ اور جملہ حلال و حرام جو مصحف فاطمہؑ اور قرآن مجید نہیں ہیں، اس میں لوگوں کے ان تمام مسائل کا ذکر ہے جن میں لوگ ہمارے محتاج ہیں اور ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں، اس میں کوڑا، نصف، ربع، خراش تک کا ذکر ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 240 /3، بصائر الدرجات 150 /1۔

جاہل و عالم

ستر گناہ جاہل کے معاف ہوں گے اس سے پہلے کہ ایک گناہ عالم کا معاف ہو۔

امام جعفر الصادق علیہ السلام

اصول کافی

جماعت کا فعل

کسی جماعت کے فعل پر رضا مند ہونے والا ایسا ہے جیسے اس کے کام میں شریک ہو۔ اور غلط کام میں شریک ہونے والے پر دو گناہ ہیں۔ ایک اس پر عمل کرنے کا اور ایک اس پر رضا مند ہونے کا۔

مولا علی علیہ السلام

نہج البلاغہ

جنات

ایک مرتبہ ایک صحابی امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام کو ملنے آیا تو اس کو انتظار کا حکم ہوا۔ کچھ گھنٹوں کے بعد ایک قوم امام کے دروازے سے باہر آئی جو گویا لاغری میں زرد ٹڈیوں کی طرح تھے۔ ان پر چادریں پڑی تھیں۔ عبادت نے ان کو نہایت کمزور کر دیا تھا۔ امام نے فرمایا کہ یہ تمہارے مومن بھائی ہیں۔ یہ قوم جنات ہے جو ہمارے پاس مسائل دین اور حلال حرام پوچھنے آتی ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

جنات

ایک روز امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ کہ ایک اژدھا مسجد کے ایک دروازے سے آتا دیکھائی دیا۔ لوگوں نے اس کو مارنے کا عزم کیا تو امیر المومنین علیہ السلام نے ان کو روکا۔ اور اپنا خطبہ مکمل کیا۔ وہ اژدھا آگے بڑھا تو آپ نے پوچھا تو کون ہے۔ وہ بولا میں عمرو بن عثمان، آپ کا خلیفہ ہوں قوم جنات پر۔ میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس نے وصیت کی کہ میں آپ کے پاس آوں اور آپ کا حکم معلوم کروں۔ امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔ تو اپنے باپ کا قائم مقام بن کر اپنی قوم پر حکومت کر۔ تو ان پر میرا خلیفہ ہے۔ پس وہ حضرت سے رخصت ہو کر چلا گیا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

جنت و جہنم کی خلقت

الہروی! میں نے امام رضاؑ سے عرض کی کہ فرزند رسول! ذرا جنت و جہنم کے بارے میں فرمایئے کہ کیا ان کی تخلیق ہو چکی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ بیشک! رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) شب معراج جنت میں جا چکے ہے اور جہنم کو دیکھ چکے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دونوں علم خدا میں ہیں لیکن ان کی تخلیق نہیں ہوئی ہے، فرمایا یہ لوگ ہم سے نہیں ہیں اور نہ ہم ان سے ہیں جس نے جنت و جہنم کی خلقت کا انکار کیا اس نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کو جھٹلایا اور ہماری تکذیب کی اور اس کا ہماری ولایت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کا ٹھکانا ہمیشہ کے لئے جہنم ہے جس کے بارے میں پروردگار نے فرمایا ہے کہ " یہ وہ جہنم ہے جس کو مجرمین جھٹلا رہے تھے اب اس کے اور کھولتے پانی کے درمیان چکر لگا رہے ہیں۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ 1 ص 116 / 3،

جنت و دوزخ

تم میں سے ہر ایک ایسا ہونا چاہیے کہ وہ جنت کو اور جو کچھ اس میں ہے گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ اور دوزخ کو اور جو کچھ دوزخ میں ہے گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ اگر تم کتاب خدا کی تصدیق کرتے ہو تو ایسے بنو۔

امیر المومنین جناب علی علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

جوتے

کالے رنگ کے جوتے مت پہنو، موزے کالے ہوں اور سفر میں سرخ ہوں۔ جوتے سفید ہوں یا زرد چمڑے کے ہوں جس رنگ کا ذکر سورہ بقرہ میں گائے کا ہے۔ جوتے مظبوط ہوں۔ جوتوں کا تلوہ بالکل چپٹا نہ ہو بلکہ ہلکا سا کمانی ہو۔ کپڑے بھی ہلکے ہوں (زیادہ قیمتی نہ ہوں)۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

وسائل شیعہ

جہاد و متقی

جو شخص جہاد کرے اور جام شہادت نوش کرلے، اُس شخص سے بہتر نہیں ہو سکتا جو گناہ کرنے کی قدرت رکھتا ہو لیکن پھر بھی اپنے دامن کو گناہ آلود نہ ہونے دے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

چار چیزیں

"جس شخص کو چار چیزیں عطا ہوئی ہیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہتا. جو دعا کرے وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوتا جسے توبہ کی توفیق ہو, وہ مقبولیت سے ناامید نہیں ہوتا جسے استغفار نصیب ہو وہ مغفرت سے محروم نہیں ہوتا. اور جو شکر کرے وہ اضافہ سے محروم نہیں ہوتا غصے میں کوئی فیصلہ نہ کرو اور خوشی میں کوئی وعدہ نہ کرو

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

چار قسم کے انسان

جو نہیں جانتا اور نہیں جانتا کہ وہ نہیں جانتا وہ بے وقوف ہے، اس سے بچو، جو نہیں جانتا اور جانتا ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ جاہل ہے اس کو سیکھاو، جو جانتا ہے اور نہیں جانتا کہ وہ جانتا ہے وہ سویا ہوا ہے اس کو جگاو، اور جو جانتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ جانتا ہے وہ عقل مند ہے اس سے سیکھو۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

چار کی دعا

چار کی دعا پوری نہیں ہوتی۔ وہ جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کہے کہ اے خدا مجھے رزق دے، اس سے کہا جائے گا کہ کیا میں نے تجھے تلاش رزق کا حکم نہیں دیا؟۔ دوسرا وہ جو اپنی بیوی کے حق میں بد دعا کرے۔ اسے کہا جائے گا کہ کیا تجھے طلاق کی اجازت نہیں دی ہوئی تھی۔ تیسرا وہ جس نے اپنا مال غلط طریقہ پر خرچ کیا ہو اور پھر خدا سے رزق مانگے، اسے کہا جائے گا کہ کیا میں نے تجھے میانہ روی کا حکم نہیں دیا تھا۔ اور چوتھا وہ شخص جو بغیر گواہ کے قرض دے۔ اس سے کہا جائے گا کہ کیا میں نے تمہیں گواہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا؟۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

چالیس سال

جب انسان چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے احتیاط سے کام کر تو معذور نہیں، اور یہ بات نہیں کہ بیس سال والے سے چالیس سال والا زیادہ احتیاط کرے کیونکہ موت جو ان دونوں کے گھات میں ہے۔ وہ دونوں کے لئے یکساں ہے۔ پس عمل کرو یہ خیال کرتے ہوئے کہ موت کا خوف سامنے ہے۔ اور فضول باتوں کو چھوڑ دو۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

چھینک و جماہی

چھینک اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور جماہی شیطان کی طرف سے۔ اللہ نے انسان کو بہت سی نعمتیں دی ہیں۔ بدن کی صحت اور اعضا کی سلامتی میں جب بندہ یادِ خدا بھول جاتا ہے تو خدا ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اس کے بدن میں دوڑ جائے پھر اس کو ناک کی طرف سے نکالتا ہے۔ اس پر وہ بندہ حمد خدا کرتا ہے۔ پس یہ حمد، شکر ہے اس بھولنے پر۔ چھینک ایک اچھی چیز ہے جو جسم کو نفع دیتی ہے۔ تین چھینک سے زیادہ آنا بیماری کی علامت ہوتا ہے۔ جب چھینک آئے تو الحمد اللہ کہو اور فوراً بعد درود بھیجو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر۔ اور اگر چھینکنے والا درود نہ بھیجے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ (یعنی درود بھیجنا بہت ضروری ہے)۔ اور جب چھینک آئے تو تم اگر یہ کہو الحمد اللہ رب العالمین علیٰ کل حال، تو تمہارے کانوں اور داڑھوں میں درد نہ ہوگا۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب العشرہ

حبیب ابن مظاہر

اے مرد فقیہ، سلام ہو تم پر، شائد تمہیں معلوم نہیں کہ ہم ۲ محرم کو مدینہ سے کربلا پہنچ چکے ہیں۔ میرے ساتھ اس عالم غربت میں میرے اہل خانہ اور بچے بھی ہیں۔ ہمیں چاروں طرف سے دشمنوں نے گھیر لیا ہے۔ لہٰذا اگر تم ہماری نصرت کرنا چاہتے ہو تو محرم کی عصر عاشور سے پہلے پہنچو ورنہ پھر عصر قیامت کو ملاقات ہوگی۔ والسلام حُسینؑ ابن فاطمہؑ از کربلا۔ بچپن کے ساتھی جناب حبیب ابن مظاہر کو کربلا سے مولا حُسین علیہ الصلوۃ والسلام کا خط، اس خط پر لبیک کہتے ہوئے جناب حبیب کربلا پہنچے اور امام مظلوم کے ہمراہ جام شہادت نوش کیا

امام حُسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

مقتل ابی مخنف

حج

امام حسنؑ بن علیؑ نے 25 حج پیدل ادا فرمائے ہیں جبکہ ناقے آپ کے ہمراہ رہا کرتے تھے

علل الشرائع ص 447 /6

حج

! میں نے امام ابو جعفر ثانیؑ کو 225ء ھ میں حج کے موقع پر دیکھا کہ آپ نے سورج نکلنے کے بعد جب خانہ کعبہ کو وداع کرنا چاہا تو پہلے طواف کیا اور ہر چکر میں رکن یمانی کو بوسہ دیا، پھر آخری چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود دونوں کو بوسہ دیا اور اپنے ہاتھوں سے مس کرکے ہاتھوں کو چہرہ پر مل لیا اور پھر مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر پشت کعبہ پر جا کر ملتزم سے یوں لپٹ گئے کہ شکم مبارک سے کپڑا ہٹا کر اسے بھی مس کیا اور تا دیر کھڑے دعائیں کرتے رہے اور پھر باب الحناطین سے باہر نکل گئے۔ یہی صورت حال میں نے 217ء ھ میں رات کے وقت کعبہ کو وداع کرنے میں دیکھی کہ ہر چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کو مس کر رہے تھے اور پھر ساتویں چکر میں پشت کعبہ پر رکن یمانی کے قریب شکم مبارک کو کعبہ سے مس کیا، پھر حجر اسود کو بوسہ دیا اور ہاتھوں سے مس کیا اور پھر مقام ابراہیمؑ پر نماز ادا کی اور باہر تشریف لے گئے، ملتزم پر آپ کا توقف اتنی دیر رہا کہ بعض اصحاب نے طواف کے سات شوط پورے کر لئے یا آٹھ ہوگئے ۔

علی بن مہزیار

کافی 4 ص 532 / 3، تہذیب 5 ص 281 / 959 تہذیب میں واقعہ کا 219ء ھ نقل کیا گیا ہے۔

حج

خدا گواہ ہے کہ امام عصرؑ ہر سال موسم حج میں تشریف لاتے ہیں اور تمام لوگوں کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں لیکن لوگ نہ انھیں دیکھتے ہیں اور نہ پہچانتے ہیں۔

-

محمدؑ بن عثمان العمری

الفقیہ 2 ص 520، کمال الدین ص 440 / 8

حج، بغیر ولا اہلبیتؑ رسولؐ فائدہ مند نہیں

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام نے لوگوں کو کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھا۔ تو فرمایا کہ لوگ تو زمانہ جاہلیت میں بھی اسی طرح طواف کرتے تھے۔ جب تک یہ کعبہ طواف کرنے کے بعد ہمارے پاس نہ آئیں اور اپنی ولایت و محبت ہمارے لئے ظاہر نہ کریں اور اپنی نصرت کو ہم پر پیش نہ کریں ان کا حج قبول نہ ہوگا۔ پھر ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کی طرف دیکھ کر فرمایا، اس زمانے میں یہ ہیں جو مسجدوں میں بیٹھتے ہیں۔ دیہ دین خدا سے روکنے والے، بغیر اللہ اور کتاب مبین کی ہدایت کے۔ یہ جب اپنے گھروں میں بیٹھتے ہیں تو لوگ ان کے گرد اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ ان کو نہ خدا کے متعلق کوئی خبر دیتے ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

حجامت

پابندی سے بالوں کی حجامت کرایا کرو کہ یہ بصارت کو تیز کرتی ہے اور بیماریوں کو اپنے ساتھ لے جاتی ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

حجت خدا

اللہ کی اپنے بندوں پر حجت، امام کی معرفت کرائے بغیر نہیں ہوتی۔ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔ ایک وقت میں دو امام ہو سکتے ہیں لیکن ایک صامت ہوگا اور ایک ناطق۔ مومنین اگر امر دین میں زیادتی کردیں تو امام اسے رد کر دیتا ہے اور اگر کمی کر دیں تو امام اسے پورا کر دیتا ہے۔ آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک اللہ زمین کو کبھی بھی امام کے بغیر نہیں چھوڑا۔ اگر صرف دو آدمی بھی اس زمین پر ہوں تو ان میں سے ایک امام ہوگا۔ اور حجت خدا کا انتقال سب سے آخر میں ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

حدیث پر ایمان

جب ہماری بات لوگوں کے سامنے بیان ہوتی ہے تو کچھ لوگوں کے دل اس سے دور رہنا چاہتے ہیں۔ اور کچھ اسے مانتے ہیں۔ کیونکہ ہماری بات میں نہ قیاس ہوتا ہے اور نہ ظن۔ تو جو مانیں، ان کے سامنے اور زیادہ بیان کرو اور جو نہ مانیں اُسے چھوڑ دو۔ کیونکہ ضروری ہے کہ جانچ پڑتال کے بعد باقی ہم رہ جائیں اور ہمارے شیعہ رہ جائیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب حجت، باب ۸۲، حدیث ۵

حدیث ثقلین

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے اپنی زندگی کا آخری خطبہ مرض الموت میں فرمایا تھا جب آپ حضرت علیؑ اور میمونہ پر تکیہ دیکر تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ فرمایا کہ ایہا الناس۔ میں تمھارے درمیان ثقلین کو چھوڑے جا رہا ہوں --اور کہہ کر خاموش

ہوئے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوااور کہنے لگا کہ یہ ثقلین کون ہیں ؟ جسے سنکر آپ کو غصہ آگیااور چہرہ سرخ ہوگیا۔فرمایا کہ میں تمھیں ثقلین کے بارے میں باخبر کرنا چاہتا تھا لیکن حالات نے اجازت نہیں دی تواب سنو۔ایک وہ ریسمان ہدایت ہے جس کا ایک سرا خدا سے ملتاہے اور دوسرا تمھارے ہاتھوں میں ہے۔اس کے بارے میں اس اس طرح عمل کرنا ہوگااور وہ قرآن حکیم ہے اور دوسرا ثقل میرے اہلبیتؑ ہیں۔خدا کی قسم میں یہ بات کہہ رہاہوں اور یہ جانتاہوں کہ کفار کے اصلاب میں ایسے اشخاص موجود ہیں جن سے تم سے زیادہ امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں اور یاد رکھو خدا گواہ ہے کہ جو شخص بھی اہلبیتؑ سے محبت کرے گاپروردگار اسے روز قیامت ایک نور عطا کرے گا جس کی روشنی میں حوض کوثر پر وارد ہوگااور جوان سے دشمنی کرے گاپروردگار اپنے اور اس کے درمیان حجاب حائل کردے گا۔

ابو سعید خدری

امالی مفید 135 / 3۔

حدیث ثقلین

ابن عباس ! رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کے اجتماع عام میں خطبہ ارشاد فرمایا، مومنو ! پروردگار نے مجھے اشارہ دیا ہے کہ میں عنقریب یہاں سے جانے والا ہو... تم میری بات سنواور میری نصیحت کا حق پہچانو اور میرے اہلبیتؑ کے ساتھ وہی برتاؤ کرنا جس کا تمھیں حکم دیا گیاہے،انھیں محفوظ رکھنا کہ وہ میرے خواص، قرابتدار، برادران اور اولاد ہیں اور تم ایک دن جمع کئے جاؤگے جب تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کیا جائے گا تو یہ دیکھتے رہنا کہ تم نے میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کیاہے، دیکھو ! یہ سب میرے اہلبیتؑ ہیں۔

عبداللہ ابن عباس

امالی صدوق ص 62 / 11 التحصین ص 598 باب 4۔

حدیث ثقلین

امیر المؤمنینؑ نے انصار و مہاجرین کی جماعت کے سامنے ارشاد فرمایا کہ میں تم سے خدا کو گواہ کرکے دریافت کرتاہوں کہ کیا تمھیں یہ معلوم ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے آخری خطبہ میں فرمایا میں فرمایا تھا کہ ایہاالناس ! میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتاہوں جن سے تمسک رکھوگے توہر گز گمراہ نہ ہوگے۔کتاب خدااور میری عترت اہلبیتؑ۔خدائے لطیف و خبیر نے مجھے بتایاہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہو جائیں۔لوگوں نے کہا بیشک ہمیں معلوم ہے اور حضور نے ہمارے سامنے فرمایا ہے۔

عمر بن ابی سلمہ

کتاب سلیم بن قیس 2 ص 763۔

حدیث ثقلین

نے اپنے صحیح اسناد کے ذریعہ ثقہ سے ثقہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر اسلام مرض الموت کے دوران گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے ستون سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر یہ خطبہ ارشاد فرمایا کہ ایہاالناس کوئی نبی دنیا سے نہیں گیا مگر یہ کہ اس نے اپنا ترکہ چھوڑا ہے اور میں بھی تمھارے درمیان ثقلین کو چھوڑے جارہاہوں،ایک کتاب خدا ہے اور ایک میرے اہلبیتؑ، یاد رکھو جس نے انھیں ضائع کردیا خدا اسے برباد کردیگا۔

محمدؐ بن عبداللہ الشیبانی

احتجاج طبرسی 1 ص 171 / 36۔

حدیث کا بیان

ہماری وہ احادیث جن کی گواہی قران سے پاو یا دو گواہ مل جائیں تو اُس وقت بیان کرو۔ تاکہ ناصبی لاجواب ہو جائیں۔ ورنہ خاموش رہو اور ہمارا راز نہ کھولو ورنہ غضب الہیٰ میں گرفتار ہو جاوگے۔

امام حُسین علیہ الصلوۃ و السلام

اصول کافی

حدیث معصومؑ قیاس نہیں

امام صادقؑ ! اللہ نے ہماری ولایت کو فرض قرار دیا ہے اور ہماری محبت کو واجب کیا ہے، خدا گواہ ہے کہ ہم اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے ہیں اور نہ اپنی رائے سے کام کرتے ہیں ، ہم وہی کہتے ہیں و ہمارے پروردگار نے کہا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ و السلام

امالی مفید 60 / 4 از محمدؒ بن شریح۔

حدیث معصومؑ کا سلسلہ روایت

ہماری حدیث ہمارے والد کی حدیث ہے، ان کی حدیث ہمارے جد کی حدیث ہے، ان کی حدیث امام حسینؑ کی حدیث ہے، ان کی حدیث امام حسنؑ کی حدیث ہے، ان کی حدیث امیر المؤمنینؑ کی حدیث ہے، ان کی حدیث رسول اللہ کی حدیث ہے اور رسول اللہ کی حدیث قول پروردگار ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ و السلام

اصول کافی 1 ص 53 / 14 از حماد بن عثمان، روضۃ الواعظین ص 233 ۔

حسب نسب

جسے اس کے اعمال پیچھے ہٹا دیں اسے حسب و نسب آگے نہیں بڑھا سکتا.

امیر المومنین علیہ الصلوۃ و السلام

نہج البلاغہ

حسن بصری کی مذمت

حسن بصری کا خیال ہے کہ جو لوگ اپنے علم کو پوشیدہ رکھتے ہیں ان کی بدبو سے اہل جہنم کو بھی اذیت ہوگی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن آل فرعون بھی ہلاک ہوگیا حالانکہ جناب نوح کے زمانہ سے علم ہمیشہ پوشیدہ رہا ہے اور حسن بصری سے کہہ دو کہ داہنے بائیں ہر جگہ دیکھ لے اس گھر کے علاوہ کہیں علم نہ ملے گا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ و السلام

اصول کافی 1 ص 51 / 15 ، احتجاج 2 ص 193 / 212۔

حسن خلق

از روئے ایمان سب سے زیادہ کامل وہ ہے جو از روئے خُلق سب سے زیادہ اچھا ہو۔ روز قیامت میزان میں کسی کا کوئی عمل حسن خُلق سے زیادہ افضل نہ ہوگا۔ چار چیزیں جس کے پاس ہیں اس کا ایمان کامل ہے۔ صدق، ادائے امانت، حیا اور حُسن خُلق ہیں۔ اچھے اخلاق والے کا اجر پیش خُدا وہی ہے جو ایک قائم الیل روزہ دار کا ہے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے میری اُمت میں داخل جنت ہونے والے اکثر صاحب تقویٰ اور صاحب حُسن خُلق ہوں گے۔ حسن خُلق گناہوں کو اس طرح گھُلا دیتا ہے جیسے سورج سردی کو۔ حسن خلق کا ثواب ، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام
ثواب الاعمال

حق امام کو پہچاننا

جو شخص بھی ہمارے اوپر ہونے والے ظلم، ہمارے حق کی پامالی اور ہماری پریشانیوں کو نہ پہچانے وہ بھی ان لوگوں کا شریک ہے جنھوں نے ہمارے اوپر ظلم ڈھائے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام
ثواب الاعمال ص 248 / 6 روایت جابر۔

حق رسولؐ

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! میں سب سے پہلے خدائے عزیز وجبار کی بارگاہ میں بروز قیامت قرآن واہلبیتؑ کے ساتھ وارد ہوں گا، اس کے بعد اُمت وارد ہوگی تو میں سوال کروں گا کہ تم لوگوں نے کتاب وعترت کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔
اصول کافی 2 ص 600 /4 روایت ابوالجارود

حق کی پہچان

یاد رکھو کہ تم ہدایت کو اس وقت تک نہیں پہچان سکتے ہو جب تک اسے چھوڑنے والوں کو نہ پہچان لو اور میثاق کتاب کو اس وقت تک اختیار نہیں کرسکتے ہو جب تک اس عہد کے توڑنے والوں کو نہ پہچان لو اور اس سے متمسک نہیں ہوسکتے ہو جب تک نظر انداز کرنے والوں کی معرفت نہ حاصل کرلو لہٰذا ہدایت کو اس کے اہل سے حاصل کرو کہ یہی لوگ علم کی زندگی ہیں اور جہالت کی موت، یہی وہ ہیں جن کا حکم ان کے علم کی خبر دے گا اور ان کی خاموشی ان کے تکلم کا پتہ دے گی، ان کا ظاہر ان کے باطن کی بہترین دلیل ہے، یہ نہ دین کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ اس میں اختلاف پیدا کرتے ہیں یہ دین ان کے درمیان ایک سچا گواہ اور ایک خاموش ترجمان ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام
۔نہج البلاغہ خطبہ 147، کافی 8 ص 390 / 586 روایت محمدؐ بن الحسین۔

حکمت جہالت

حکیمانہ بات سے خاموشی اختیار کرنے میں بھلائی نہیں جس طرح جہالت کی بات میں کوئی اچھائی نہیں۔

امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام
نہج البلاغہ

حکومت اہلبیتؑ رسولؐ

امام ہادیؑ زیارت امام مہدیؑ میں فرماتے ہیں، پروردگار جس طرح تو نے اپنے پیغمبر پر ایمان لانے اور ان کی دعوت کی تصدیق کرنے کی توفیق دی اور یہ احسان کیا کہ میں ان کی اطاعت کروں اور ان کی ملت کا اتباع کروں اور پھر ان کی معرفت اور ان کی ذریت کے ائمہ کی معرفت کی ہدایت دی اور ان کی معرفت سے ایمان کو کامل بنایا اور ان کی ولایت کے طفیل اعمال کو قبول کیا اور ان پر صلوات کو وسیلہ عبادت قرار دیدیا اور دعا کی کلی اور قبولیت کا سبب بنادیا، اب ان سب پر رحمت نازل فرما اور ان کے طفیل مجھے اپنی بارگاہ میں دنیا وآخرت میں سرخرو فرما اور بندۂ مقرب بنادے...

خدایا ان کے وعدہ کو پورا فرما، ان کے قائم کی تلوار سے زمین کی تطہیر فرما، اس کے ذریعہ اپنے معطل حدود اور تبدیل شدہ احکام کے قیام کا انتظار فرما، مردہ دلوں کو زندہ کردے اور متفرق خواہشات کو یکجا بنادے راہ حق سے ظلم کی کثافت کو دور کردے تاکہ اس کے ہاتھوں پر حق بہترین صورت میں جلوہ نما ہو اور باطل واہل باطل ہلاک ہوجائیں اور حق کی کوئی بات باطل کے خوف سے پوشیدہ نہ رہ جائے۔

امام حسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام

بحار الانوار 102 ص 182 از مصباح الزائر۔

حلم

جب دو افراد میں جھگڑا ہوتا ہے۔ تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان دونوں افراد میں جو خطا کار ہوتا ہے اس سے کہتے ہیں تو نے دشنام دہی کی اور تو اسی کا اہل ہے اور اس کا تجھے بدلہ ملے گا۔ اور ان میں جو حلیم ہوتا ہے اس سے کہتے ہیں کہ تو نے حلم سے کام لیا اور صبر کیا۔ تجھے اس کا بدلہ ملے اگر تو اس پر قائم رہا۔ اگر حلیم اپنے حلم پر باقی نہ رہے تو فرشتے اس سے ناراض ہو کر چلے جاتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

حلم

بردباری اور حلم سے کام لینا زینت ہے اور وفاداری سے کام لینا جوانمردی ہے۔ صلہ رحمی نعمت ہے اور تکبر سے کام لینا گویا خود کو حد سے خارج کر دینا ہے۔ جلد بازی نادانی ہے اور نادانی کمزوری ہے۔ خود پسندی لڑکھڑا جانے کا باعث بنتی ہے اور پست کی محفل بہت بڑا شر ہے۔ فاسق و فاجر لوگوں کی محفل شکوک و شبہات پیدا کر دیتی ہے۔

امام حُسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

بحار الانوار: ۱۲۴:۷۸

حلم

کوئی عابد نہیں بن سکتا بغیر حلم کے۔ بنی اسرائیل میں جب تک کوئی عابد دس برس تک خاموش نہ رہتا تھا لوگ اسے عابد نہیں کہتے تھے۔ اللہ نے جاہلوں کو کبھی عزت نہیں دی اور حلیم کو کبھی ذلیل نہیں کیا۔ حلم تمہارا ناصر ہے اگر تم حلیم نہیں ہو تو حلیم بن جاو۔ اللہ دوست رکھتا ہے، صاحب حلم و حیا کو جو عفیف ہو اور اپنے آپ کو برائیوں سے بچائے۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

حوض کوثر

میں رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے ہمراہ حوض کوثر پر ہوں گا اور میری عترت میرے ہمراہ ہوں گی اور ہم سب اپنے دشمنوں کو ہنکائیں گے اور اپنے دوستوں کو سیراب کریں گے اور جو شخص ایک گھونٹ پی لے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

غرر الحکم ص 3763، تفسیر فرات کوفی 367 / 499۔

حیا

حیا، ایمان کی ایک شرط ہے۔ اور ایمان کی جگہ جنت میں ہے۔ لہٰذا ایمان والا جنتی ہے۔ حیا، پاکدامنی اور زبان کو فضول گوئی سے روکنا اور دل کو کند نہ بنانا یہ علامات ایمان سے ہیں۔ طلب علم اور اظہار حق میں شرم سے کام نہ لینا چاہیے۔ حیا اور ایمان ایک ہی رسی سے بندھے ہوئے ہیں۔ اگر ایک جائے گا تو دوسرا اس کے پیچھے جائے گا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

خاتمہ

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا خاتمہ تمہارے بہترین عمل پر ہو اور افضل ترین عمل کی حالت میں تمہیں موت نصیب ہو تو پھر اللہ کے حق کی تعظیم کرو۔ اور اس کی عطا کردہ نعمتوں کو اس کی نافرمانی پر خرچ نہ کرو۔ اور اللہ کے حلم کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھاو۔ اور ہر اس شخص کی عزت کرو جسے تم ہمارا ذکر کرتے ہوئے پاو۔ یا جو بھی ہماری مودت کا دعویٰ کرے اور تمہیں اس سے غرض نہیں ہونی چاہیے کہ وہ

اپنے دعویٰ میں سچا ہے یا جھوٹا ہے۔ تم اپنی نیت کی جزا پاوگے اور اسے اپنے جھوٹ کی سزا ملے گی (اگر وہ ہم سے مودت کا جھوٹا دعویٰ کرے گا)۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار رضاؑ جلد دوم

خطبات امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام شب عاشور

اصحابِ باوفا سے عاشورا کی نماز کے بعد آپ کا خطبہ

اے نیک بختو !جنت کے دروازے کھلے ہیں، نہریں جاری ہیں۔ اس میں پھل درختوں پر تیار ہیں۔ یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور شہداء جو راہِ خدا میں قتل ہوئے ہیں، آپ کو خوش آمدید کہنے کے منتظر ہیں۔ ایک دوسرے کو آپ لوگوں کی آمد کی خوشخبری دے رہے ہیں۔ پس اللہ اور رسول کے دین کی حمایت کرو اور حرمِ رسول اللہ کا دفاع کرو۔ (مقتل الحسین (

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(لہوف:۷۹(

خطبہ امام حُسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

بنی امیہ کے ظلم کے خلاف لوگوں کو آمادہ کرتے ہوئے آپ کا خطبہ

اے لوگو ! جس چیز سے خدا نے اپنے اولیاء کو نصیحت کی، اس سے عبرت حاصل کرو۔ جس طرح مسیحی راہبوں کی مذمت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ عیسائیوں کے علماء نے لوگوں کو گھٹیا اور برے کاموں سے نہیں روکا۔ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر ہوگئے، ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ ابن مریم نے لعنت کی کیونکہ وہ گناہگار اور حد سے تجاوز کرنے والے تھے۔ وہ ان کو برے کاموں سے روکتے نہیں تھے اور کس طرح وہ برے کام کرتے تھے۔ خدا کی انہیں سرزنش کرنے کی دلیل یہ ہے کہ وہ ظلم ہوتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے لیکن اس کو روکنے کیلیئے اقدام نہیں کرتے تھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ لذاتِ دنیوی سے محظوظ ہوں اور دشمن کی دشمنی سے بھی محفوظ رہیں۔ جبکہ ارشادِ باری تعالیٰ یوں ہے:

"لوگوں سے نہ ڈرو، فقط مجھ سے ڈرو"۔ مزید فرماتے ہیں: "ایمان دار مؤمن مرد اور عورتوں میں سے بعض دوسروں پر فضیلت رکھتے ہیں اور دوسرے بعض نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے اہم فریضے سے خدا نے ابتداء فرمائی ہے۔ اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسا وظیفہ انجام پاجائے تو واجبات پر عمل آسان اور تمام مشکلیں حل ہو جاتی ہیں کیونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسلام کی دعوت دیتا ہے کہ ظلم کا جواب دو اور ظالم کی مخالفت کرو۔ یاد رکھو! صدقات اور بیت المال کو بعض جگھوں سے وصول کرنا اور پھر اس کو درست جگھوں پر خرچ کرنا بھی ہے۔ اے لوگو! تم علم، اچھائی اور نصیحت لینے میں معروف ہو (شہرت رکھتے ہو) اور دینی حوالہ سے لوگوں کے دلوں میں احترام اور اثر رکھتے ہو، شریف لوگ تمہاری قدر کرتے ہیں اور کمزور لوگ بھی تمہارا احترام کرتے ہیں۔ تمہارے برابر والے لوگ بھی تم کو مقدم رکھتے ہیں جبکہ تم ان پر کسی قسم کا حق نہیں رکھتے۔ تم اس وقت حاجتوں کو پورا کرتے ہو جب طبلگار مایوس ہو چکے ہوتے ہیں۔ تم بادشاہوں اور بزرگوں کی طرح راہ چلتے ہو۔

یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ تم سے الٰہی مقاصد کیلیئے قیام کرنے کی توقع کی جارہی ہے، اگرچہ تم بہت سے حقوقِ خداوندی سے کوتاہی برتتے ہو اور حقوقِ آئمہ کو بہت خفیف شمار کرتے ہو۔ بہت سے کمزوروں کے حقوق کو ضائع کرچکے ہو جبکہ اپنے حقوق کو اپنے گمانوں کے مطابق طلب کرتے ہو۔ نہ ہی مال خرچ کرتے ہو اور نہ ہی جس مقصد کیلیئے خلق کئے گئے ہو، اپنی جانوں کو خطرات میں ڈالتے ہو۔ نہ ہی خدا کی خاطر رشتہ داروں سے مخالفت مول لیتے ہو۔

اس کے باوجود اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس میں ٹھہرائے جانے کی توقع رکھتے ہو اور رسولوں کے جوار (ہمسائیگی) کی توقع رکھتے ہو۔ اس کے عذاب سے محفوظ رہنے کا خیال دل میں رکھتے ہو۔اے خدا پر احسان کرنے والو! میں تمہارے عذاب میں مبتلا ہونے کے متعلق ڈرتا ہوں کیونکہ تم اس مقام و مرتبہ پر فائز ہو چکے ہو جس سے دوسرے محروم ہیں۔ معروف بزرگوں کا احترام نہیں کرتے ہو جبکہ تم خدا کی وجہ سے ہی لوگوں کے درمیان محترم ہو۔ تم خود دیکھ رہے ہو کہ خدا سے کئے وعدوں کو توڑا جارہا ہے۔ قوانین خدا کی مخالفت کی جارہی ہے جبکہ تم کسی قسم کی پریشانی ظاہر نہیں کر رہے ہو۔اپنے آباء واجداد کی ہتک پر تو فوراًاحتجاج کرتے ہو، پیغمبر اسلام (ص) کے اصولوں کو انتہائی کم مایۂ سمجھ کر توڑا جارہا ہے جبکہ تم اس کو کسی قسم کی اہمیت نہیں دے رہے ہو۔اندھے، گونگے اور معذور لوگ مختلف شہروں میں بغیر کسی سرپرست کے پڑے ہیں، ان پر کسی قسم کا رحم نہیں کیا جارہا ہے اور نہ ہی تم لوگ اپنی حیثیت کے مطابق فعالیت کر رہے ہو۔اپنے فرائض کی انجام دہی میں معروف لوگوں کی بھی مدد نہیں کرتے ہو۔ سازش کرتے ہوئے لوگوں کی لگامیں ڈھیلی کر رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دے چکا ہے۔ البتہ تم اس سے غافل ہو۔ سب سے بڑی مصیبت تم علمائے کرام کیلئے ہی ہے کیونکہ تمہاری موقعیت اور مقام زیر بحث ہے۔ لیکن افسوس! تم اس صورتحال کو درک نہیں کر رہے۔ حق تو یہ ہے کہ امورِ مملکت کی باگ ڈور ایسے علمائے ربانی کے پاس ہونی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کے حلال و حرام کے امین ہیں۔ تم سے یہ حیثیت چھینی جاچکی ہے۔ جیسے ہی یہ مقام تم سے چھینا گیا، حق کے اطراف سے بھاگ گئے ہو یا حق سے متفرق ہوگئے ہو۔ دلائل واضح کے باوجود سنتِ پیغمبر میں اختلاف پر اتر آئے ہو۔

اگر مصیبت پر صبر سے کام لیتے اور خدا کی خاطر مشکلات تحمل سے حل کرتے تو آج امورِ مملکت کی باگ ڈور تمہارے پاس ہوتی۔ تمام امور کو گردش میں لانے والے تم ہی ہو لیکن تم نے ظالموں کو اپنے اوپر مسلط کرلیا اور امور کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں تھمادی ہے تاکہ وہ غلطیوں کا ارتکاب کرتے چلے جائیں اور شہوتوں میں اندھے ہو کر چلتے جائیں۔ تم لوگوں نے موت سے فرار کرتے ہوئے اور چند روزہ زندگی کی رعنائیوں کی خاطر ان کو مسلط کیا ہے۔

ان کوتاہیوں کی وجہ سے ہی تو تم نے کمزور لوگوں کو ان کے حوالے کر دیا ہے تاکہ وہ بعض لوگوں کو غلام اور دوسرے بعض کو معاشی مسائل میں جکڑ کر ذلیل و رسوا کر دیں۔ بارگاہِ خدائے جبار میں گستاخی کرتے ہوئے محض نفس کی خاطر حکومتی فیصلے کریں یا حکومت چلائیں! انہوں نے ہر شہر میں نمائندے مقرر کر لئے ہیں جو ان کی مرضی کی تقریریں کرتے ہیں اور تمام مملکتِ اسلامیہ ان کے قدموں میں ہے جس میں وہ تمام سیاہ و سفید کے مالک ہیں۔ تمام لوگوں کو انہوں نے اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ ہر وہ ہاتھ جو ان کا راستہ روک سکتا ہے، فی الحال وہ خود سے دفاع نہیں کر سکتا۔ البتہ ایک ایسا طبقہ یا گروہ انہوں نے تیار کرلیا ہے جو سخت گیر اور خواہ مخواہ دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر ضعیف اور کمزور پر ظلم کرتا ہے۔ یا ایسا گروہ جو موت و حیات کے مالک پر عقیدہ نہیں رکھتا۔ تعجب ہے اور کیوں متعجب نہ ہوں حالانکہ مملکت ایک ایسے ستمگر، دھوکہ باز اور ظالم کے ہاتھوں میں ہے جو مؤمنین پر بغیر کسی رحم کے حکومت کر رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی ہمارے درمیان حاکم ہے اور خود اپنے حکم کے مطابق وہی ہمارے درمیان قاضی ہے۔
اے پروردگار! تو جانتا ہے کہ یہ ساری تحریک، حکومت و قدرت کے حصول کیلئے بھی نہیں ہے اور نہ ہی مالِ دنیا اکٹھا کرنے کیلئے، بلکہ یہ سب کچھ فقط اس لئے ہے کہ تیرے دین کے معارف لوگوں کو دکھلائیں اور مملکتِ اسلامیہ میں جدید اصلاحات کو متعارف کروائیں تاکہ تیرے مظلوم بندے سکون کا سانس لیں اور واجبات، احکامات اور تیری سنتوں پر عمل ہو۔
ایسی صورتحال میں اگر تم میری مدد نہیں کروگے تو گویا ظالم قدرت پیدا کرلیں گے اور یاد رکھو وہ تمہارے نبیوں کے جلائے ہوئے چراغوں کو گل کرنے کے درپے ہیں۔ خدا ہمارے لئے کافی ہے اور ہم اُسی پر توکل کرتے ہیں۔ اُسی کی طرف آہ وزاری کرتے ہیں اور وہ ہی ہماری پناہ گاہ اور ہماری بازگشت اسی کی طرف ہے۔

میں نے عبد صالح کو اپنی موت کے بارے میں خبر دیتے ہوئے سنا تو مجھے خیال پیدا ہوا کہ کیا یہ اپنے شیعوں کی موت کے بارے میں بھی جانتے ہیں، آپ نے غضبناک انداز سے میری طرف دیکھا اور فرمایا اسحاق ! رشید ہجری کو اموات اور حوادث کا علم تھا تو امام تو اس سے اولیٰ ہوتا ہے۔ اسحاق، دیکھو جو کچھ کرنا ہے کر لو کہ تمھاری زندگی تمام ہو رہی ہے اور تم دو سال کے اندر مر جاؤ گے اور تمھارے برادران اور اہل خانہ بھی تمھارے بعد چند ہی دنوں میں آپس میں منتشر ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے خیانت کریں گے یہاں تک کہ دشمن طعنے دیں گے، یہ تمھارے دل میں کیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ میں اپنے غلط خیالات کے بارے میں مالک کی بارگاہ میں استغفار کرتا ہوں۔ اس کے بعد چند دن نہ گذرے تھے کہ اسحاق کا انتقال ہو گیا اور اس کے بعد تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ بنی عمار نے لوگوں کے مال کے ساتھ قیام کیا اور آخر میں افلاس کا شکار ہو گئے۔

خطبہ امام حسین

جس بات میں خدا کی خوشنودی ہے ہم اسی پر راضی ہیں۔ مصائب اور اُمتحان کے مقابلے میں ہم صبر و استقاُمت سے کام لیں گے۔ خداوند عالم صبر کرنے والوں کا اجر ہمیں عنایت فرمائے گا۔ پیغمبر اور اس کے جگر گوشوں کے درمیان ہر گز جدائی نہیں ڈالے گا۔ پیغمبر بہشت بریں میں اپنے فرزندوں کے ساتھ ہوں گے اس لئے کہ یہ فرزند پیغمبر کے نور چشم اور ان کے دل کی ٹھنڈک ہیں اور خدا کا وعدہ انہی کے توسط سے وقوع پذیر ہوگا"۔ آخر میں فرمایا "تم میں سے جو بھی ہمارے راستے میں خون کا نذرانہ پیش کرنے، اپنی جان راہ شہادت اور خدا سے ملاقات کے لئے نثار کرنے کا آرزومند ہے وہ کل ہمارے ساتھ چلنے کو تیار رہے کیونکہ میں انشاء اللہ کل صبح روانہ ہو جاؤں گا"۔ مکہ مکرمہ میں امام حُسینؑ ابن علیؑ علیہ الصلوۃ والسلام کا

خطبہ امام حسینؑ

مصعب بن عبداللہ ! جب دشمنوں نے چاروں طرف سے امام حسینؑ کو گھیر لیا تو آپ رکاب فرس پر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خاموش رہنے کی دعوت دی، اس کے بعد حمد و ثناء الہی کرکے فرمایا کہ مجھے ایک نا تحقیق باپ کے نا تحقیق بیٹے نے دورا ہے پر کھڑا کر دیا ہے کہ یا تلوار کھینچ لوں یا ذلت برداشت کروں اور ذلت برداشت کرنا میرے امکان میں نہیں ہے، اسے نہ خدا پسند کرتا ہے اور نہ رسول اور نہ صاحبان ایمان، نہ پاک و پاکیزہ گودیاں اور طیب و طاہر آباء واجداد کسی کو یہ برداشت نہیں ہے کہ میں آزاد مردوں کی طرح جان دینے پر ذلیلوں کو اطاعت کو مقدم کروں۔

امام حُسین ابن علیؑ علیہ الصلوۃ والسلام

احتجاج 2 ص 16797 / ۔

خطبہ امام حسینؑ حر کے لشکر کو

نمازِ ظہر سے پہلے جنابِ حُر کے لشکر سے ملاقات کرتے وقت آنحضرت کا خطبہ

حمد اور ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا: اے لوگو ! میں تمہارے خطوط موصول ہونے اور تمہارے قاصدوں کی دعوت پر تمہارے پاس آیا ہوں۔ تمہارے قاصدوں نے یوں پیغام پہنچائے ہیں کہ ہم فی الحال امام اور ہادی سے محروم ہیں، لہٰذا آپ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ شاید آپ کی وجہ سے ہی خدا ہمیں حق اور ہدایت کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(بحار ٧٦ ٣ : ۴۴، خوارزمی در مقتل: ۲۳۱

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

معاویہ کے سامنے اپنی توصیف میں آپ کا خطبہ

موسیٰ بن عقبہ روایت کرتے ہیں کہ معاویہ سے کہا گیا کہ لوگ امام حسین علیہ السلام کے بارے میں ایک خاص احترام رکھتے ہیں، لہٰذا امام حسین علیہ السلام کو تقریر کی دعوت دو۔ یقینا دورانِ تقریر ان کی زبان میں لکنت آئے گی، لہٰذا وہ لوگوں کی نگاہوں سے گر جائیں گے۔ معاویہ نے کہا کہ امام حسن علیہ السلام کے بارے میں بھی ہم اسی قسم کی رائے رکھتے تھے، ان کو بھی تقریر کی دعوت دی اور جب انہوں نے تقریر کی تو لوگوں کی نگاہوں میں باعزت ٹھہرے بلکہ ہم رسوا ہوئے۔ لیکن لوگوں نے معاویہ کی ایک نہ مانی اور اصرار کیا، یہاں تک کہ معاویہ نے مجبوراً امام حسین علیہ السلام کو تقریر کی دعوت دی۔ امام حسین علیہ السلام منبر پر تشریف لے گئے۔ حمدِ باری تعالیٰ اور اُس کی تعریف بجالانے کے بعد پیغمبر اسلام پر درود بھیجا۔ اتنے میں سنا گیا کہ ایک آدمی نے کہا کہ یہ خطبہ پڑھنے والا آدمی کون ہے؟ امام نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کا کامیاب گروہ ہیں۔ ہم پیغمبر اسلام (ص) کی وہ عترت ہیں جو مقربین درگاہِ الٰہی ہیں۔ اُس کے پاک و پاکیزہ اہلبیت ہیں۔ ہم ان دو گرانقدر چیزوں میں سے ایک ہیں جسے پیغمبر اسلام ﷺ نے قرآن کے ساتھ دوسرا قرار دیا ہے۔ وہ قرآن جس میں ہر چیز کی تفصیل ہے۔ اس کو باطل ثابت کرنے والا نہ آگے سے کوئی آسکتا ہے اور نہ ہی پیچھے سے۔ قرآن کی تفسیر کی ذمہ داری ہم پر چھوڑی گئی ہے۔ اس کی تاویل ہمارے لئے مشکل نہیں ہے۔ ہم قرآن کے حقائق کی پیروی کرتے ہیں۔ پس ایسی صورتحال میں آپ ہماری پیروی کریں کیونکہ ہماری اطاعت واجب قرار دی گئی ہے، اس لئے کہ ہماری اطاعت اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے: "اللہ کی، رسول کی اور اپنے میں سے ولی امر کی پیروی کرو۔ اگر کسی چیز میں جھگڑا ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ"۔ دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے: "اور اگر متنازعہ فیہ کو رسول اور اولی الامر کی طرف لوٹائیں تو حقائق کی جستجو رکھنے والے ضرور سمجھ جائیں گے، اور اگر اللہ کا فضل و کرم اور اُس کی رحمت آپ کے شاملِ حال نہ ہوتی تو چند ایک لوگوں کے علاوہ شیطان کی پیروی کر رہے ہوتے"۔ اے لوگو! شیطان کی آواز پر کان دھرنے سے میں تم کو ڈراتا ہوں، اس لئے کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ تم جنگ بدر میں قریش کے اس گروہ کی طرح ہو جسے شیطان نے کہا تھا کہ آج کوئی بھی تم پر غالب نہ آئے، میں تمہارے ساتھ ہوں۔ لیکن جیسے ہی دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو شیطان الٹے پاؤں فرار ہو گیا اور بولا کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر تم بھی شیطان کے ہم آواز بنے تو دیکھو گے کہ کس طرح تلواریں تم پر برستی ہیں، کس طرح نیزے وارد ہوتے ہیں اور کس طرح تیروں کا نشانہ بنتے ہو۔ اس قسم کی شکست کے بعد اسلام لانے یا شکست سے پہلے نیکی نہ انجام دینے کو ہرگز قبول نہ کرنا۔ یہاں پر معاویہ نے کہا: اے ابی عبداللہ! کافی ہے۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(احتجاج: ۲۹۹، بحار ۲۰۵: ۴۴)

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

موعظہ میں آپ کا خطبہ

میں تجھے اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور قیامت کی ہولناکیوں سے بھی بچنے کی وصیت کرتا ہوں۔ میں اس دن کی علامات تجھے بتاتا ہوں، جس طرح اس سے ڈرایا گیا ہے گویا اسی طرح اس کا آنا خوفناک ہے۔ اس کا آنا انتہائی اجنبی انداز میں ہے۔ وہ بے حد تلخ اور ناگوار لقمہ ہے۔ وہ ہمہ وقت تمہارے دلوں سے چسپاں ہے۔ وہ تمہارے اور تمہارے اعمال کے درمیان حائل ہے۔ ایسی صورتحال میں اپنے بدنوں کی صحت اور طولانی عمر کو غنیمت شمار کرتے ہوئے نیکیوں میں جلدی کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک دم تم پر موت آن پڑے اور تم کو منوں مٹی تلے سلادے۔ بلندی سے پستی کی طرف دھکیل دے اور اُنس و راحت بھری دنیا سے وحشت زدہ گھروں میں لے جائے۔ آرام اور روشنی سے تاریکی و ظلمت میں لے جائے اور کھلے مکان سے تنگ مکان میں منتقل کردے۔ ایسا مکان کہ جس سے نہ کسی رشتہ دار سے ملاقات ممکن ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی بیمار کی عیادت کی جا سکتی ہے، نہ ہی کسی بلانے والے کو جواب دیا جا سکے۔ خدا مجھے اور آپ کو قیامت کی ہولناکیوں میں مدد فراہم کرے اور ہمیں اس سے نجات عطا فرمائے۔ ہمیں اور تمہیں اجر جزیل سے نوازے۔ اے اللہ کے بندو! اگر ایسے ہی ہے (تو جان لو) کہ دنیا کی زندگی بہت مختصر ہے جبکہ سفر طولانی ہے۔ پس ہمارے لئے بہتر ہے کہ ہمیں ایسے کاموں میں مصروف ہونا چاہیئے جو غموں سے آزاد کردیں اور دنیا کی تباہ کاریوں سے بچنے کیلئے

خود کو مصیبتوں کے حوالے کر دیں۔ ہاں ! ایسا کیونکر نہ ہو، درآنحالیکہ انسان اس دارِ فانی کے بعد اپنے اعمال کا گروی ہے۔ حساب و کتاب کیلئے اسکو کھڑا کیا جائے گا۔ اس دن اس کا کوئی دوست ہوگا جو اس کی مدد کرے اور نہ ہی کوئی مددگار ہوگا جو اس سے دفاع کرے۔ جو آدمی دنیا میں ایمان نہ لایا ہو یا ایمان لانے کے بعد نیکیاں نہ بجالایا ہو تو قیامت میں یہ ایمان اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ کہو ! آپ انتظار میں رہئے، ہم بھی منتظر ہیں۔ میں تمہیں تقویٰ اور پرہیزگاری کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ ہر تقویٰ اختیار کرنے والے شخص کا خود خدا ضامن ہے کہ ناپسندیدہ چیز کے بدلہ پسندیدہ چیز عطا کرتا ہے۔ ایسی جگہوں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے توقع نہیں ہوتی۔ ڈرو اور ایسے لوگوں میں سے بنو جو بندوں کو گناہوں سے ڈراتے ہیں اور خود گناہوں کے عتاب سے محفوظ ہیں۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی جنت کے متعلق دھوکہ نہیں کھا سکتا اور جو کچھ اس کے پاس ہے، اس کا حصول اطاعت و فرمانبرداری کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

(تحف العقول: ۲۳۹)

خطبہ امام حُسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

بعض مواعظ حسنہ میں آپ کا خطبہ

اے لوگو ! اچھے کاموں میں سبقت لو اور نیک کاموں میں جلدی کرو۔ اگر اچھے کاموں میں جلدی نہیں کروگے تو کسی قسم کے اجر و ثواب کو نہیں پاسکوگے۔ اپنے بارے میں اچھی شہرت اور اپنی تعریف کو اچھائی سے حاصل کرو، نہ کہ کسی مذمت کرکے احسان سے۔ جب بھی کسی ایسے شخص کے ساتھ نیکی کرو جو اس نیکی کا شکر ادا کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو تو اس نیکی کا اجر خود اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ یاد رہے کہ اس کی عطا زیادہ اور اس کا اجر عظیم ہے۔

جان لو کہ لوگوں کا تم سے رجوع کرنا اللہ کی نعمت ہے۔ لہٰذا اس نعمت سے روگردانی کرنے کی صورت میں وہ پریشانی میں تبدیل ہو جائے گی۔

جان لو کہ ہر نیکی کا کام تعریف اور اجر اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ہاں ! ہر اچھے کام کی پہچان یہ ہے کہ جب بھی اسے دیکھوگے، اسی طرح حسین پاؤگے کہ دیکھنے والے کو مسرور کر دیا ہے۔ اسی طرح برائی کی پہچان یہ ہے کہ دیکھنے میں پست ہے، دل متنفر اور آنکھیں شرم سے جھک جاتی ہیں۔

اے لوگو ! جو بھی سخاوت کرتا ہے، وہ خوش رہتا ہے اور جس نے بخل سے کام لیا، وہ ذلیل ہوا۔ بہترین سخاوت کرنے والا وہ ہوتا ہے جو بغیر لالچ کے سخاوت کرے۔

بہترین معاف کرنے والا وہ ہے جو طاقتور ہونے کے باوجود معاف کر دے۔ صلہ رحمی تب ہوتی ہے جب دوسرے اس سے قطع رحمی کریں۔ پھل دار درخت تب ہی تو پھل دیتے ہیں کہ ان کی جڑیں زمین میں ہیں اور شاخیں بڑھتی رہتی ہیں۔ جو بھی اپنے مؤمن بھائی کیلئے نیکی میں جلدی کرے، وہ قیامت میں اس کو ضرور دیکھے گا اور اگر کوئی اپنے بھائی کیلئے توفیق الٰہی کے تحت تعاون کرے، وہ دنیا میں ہی اس کا صلہ دیکھتا ہے۔ جو کوئی اپنے مؤمن بھائی کی مشکل گھڑی میں امداد کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے دنیا اور آخرت کی مصیبتیں دور کر دیتا ہے۔ جو دوسرے کے ساتھ نیکی کرے گا، خدا اس کے ساتھ نیکی کرتا ہے اور وہ نیکی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(کشف الغمہ: ۲:۲۹)

خطبہ امام حُسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

جنگِ صفین کیلئے لوگوں کو جہاد کی دعوت دینے کیلئے آنحضرت کا خطبہ۔ اے اہلِ کوفہ !آپ بافضیلت دوست ہیں۔ آپ ہمارے لئے اندرونی لباس ہیں نہ ظاہری لباس۔ سنو ! اس چیز کے احیاء کیلئے، اس چیز کے آسان بنانے کیلئے جس سے وحشت زدہ ہو، الفت اور محبت کے حصول کیلئے جس سے تم دور جاچکے ہو، آؤ مل کر اس کیلئے کوشش کریں۔ ہاں ! یہ ضرور ہے کہ شر اور بدی جنگِ عظیم ہے اور اس کا لقمہ بہت دردناک ہوتا ہے۔ جنگ کے گھونٹ موت کا پیغام ہوتے ہیں۔ لہٰذا جو بھی خود کو جنگ کیلئے تیار کرے اور جنگ کیلئے

زادِ راہ اکٹھا کرے، ہنگامِ جنگ میں زخم اس کو تکالیف نہیں پہنچا سکتے، حقیقت میں وہی شخص کامیاب ہے۔ جو لوگ قبل از وقت جنگ کا بازار گرم کر دیتے ہیں اور بصیرت کے علاوہ جنگ شروع کر دیں، وہ ایسے ہیں گویا اپنی قوم کو فائدہ نہیں پہنچاتے بلکہ خود کو ہلاکت کے حوالے کرتے ہیں۔ میں بارگاہِ ایزدی سے سوال کرتا ہوں کہ آپ کی صفوں میں اتحاد قائم فرمائے۔

امام حُسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(وقعہ صفین: ۱۱۴)

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام شب عاشور

شبِ عاشور میں اپنے اصحاب کے سامنے آپ کا خطبہ

میں اللہ سبحانہ کی بہترین انداز میں تعریف کرتا ہوں اور میں راحت اور رنج والم میں بھی اُسی کی تعریف بجالاتا ہوں۔ اے پروردگار! میں تیری اس بات پر حمد بجالاتا ہوں کہ تو نے ہمیں نبوت کے ساتھ عزت بخشی۔ علومِ قرآن کی ہمیں تعلیم دی۔ دینِ حنیفِ اسلام میں فقاہت بخشی اور ہمیں حق سننے والے کان، چشمِ بینا اور دل عطا کئے ہیں اور ہمیں مشرکوں میں سے قرار نہیں دیا۔ میں اپنے اصحاب سے بہتر کسی کے اصحاب نہیں جانتا جبکہ اپنے اہلِ بیت سے بہتر کسی کے اہلِ بیت نہیں جانتا۔ میری طرف سے اللہ تعالیٰ تم کو بہترین جزائے خیر سے نوازے۔

مجھے اپنے جد رسول اللہ نے خبر دی تھی کہ مجھے عراق آنے پر مجبور کیا جائے گا اور مجھے کربلا نامی جگہ پر اتارا جائے گا اور وہیں پر ہی شہید کر دیا جاؤں گا۔ اب وقتِ شہادت آن پہنچا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ کل صبح ہی دشمن جنگ کا آغاز کر دے گا۔ لہٰذا میں تم سب کو آزاد کرتا ہوں اور اپنی بیعت تمہاری گردنوں سے اٹھا لیتا ہوں۔ تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ رات کی تاریکی سے استفادہ کرو اور تم میں سے ہر ایک میرے خاندان سے کسی ایک آدمی کا ہاتھ تھام کر کسی شہر کی طرف چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ تم سب کو جزائے خیر سے نوازے۔

یہ لوگ صرف میرے خون کے پیاسے ہیں، اگر مجھے حاصل کر لیں گے تو دوسروں سے انہیں کوئی سروکار نہیں ہے۔ اللہ تم سب کو جزائے خیر سے نوازے۔

عاشور کے دن آپ کا خطبہ جب ہر طرف سے محاصرہ میں تھے

روایت ہے کہ جب عمر بن سعد نے جنگ کیلئے اپنا لشکر تیار کر لیا اور امام حسین علیہ السلام کو اپنے محاصرے میں لے لیا، گویا اطراف سے ایک حلقہ سا بنا لیا تو اتنے میں امام حسین علیہ السلام نکلے اور لوگوں کے قریب آئے۔ امام علیہ السلام نے لوگوں سے چاہا کہ خاموشی اختیار کریں لیکن لوگ نہ مانے یا خاموش ہونے سے انکار کر دیا۔ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا:

افسوس ہے تم پر! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ میری باتیں سننے کیلئے خاموشی کیوں نہیں اختیار کرتے، حالانکہ میں نے راہِ ہدایت کی ہی دعوت دینی ہے۔ ہاں! جو بھی میری اطاعت کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جو مجھ سے دشمنی برتنے والا ہے، وہ ہلاک ہونے والا ہے۔ جو میری نافرمانی کرتا ہے، وہ ہلاک ہونے والوں میں ہے۔ میری بات پر کان نہ دھر کر گناہ گار ہو۔ تمہارے شکم حرام سے پُر ہیں اور تمہارے دلوں پر گمراہی کی مہر لگ چکی ہے۔ تمہارے لئے خرابی ہے۔ تم خاموش ہو کر میری بات نہیں سنتے۔

اس وقت عمر سعد کی فوج آپس میں مُلامت کرنے لگی۔ اُس نے سرزنش کی اور کہا کہ خاموش ہو جاؤ۔ امام حسین علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

"تمہارے ہاتھ کٹ جائیں اور کوتاہ ہو جائیں۔ جب تم حیران و پریشان تھے، مجھ سے نصرت کے خواہاں ہوئے اور میں تمہاری مدد کیلئے آیا۔ تم نے اپنی تلواریں ہمارے خلاف ننگی کیں۔ ہمارے اور تمہارے دشمنوں نے فتنہ کی آگ بھڑکائی اور نہ اُن سے تمہیں کوئی انصاف کی اُمید ہے۔ صرف دنیا کی حرام خوراک تمہیں کھلاتے ہیں۔ پست ترین زندگی جس کی تم طمع رکھتے ہو، تمہیں مہیا کرتے ہیں۔ وہ عمل جو ہمارے غیر کی طرف سے انجام دیا گیا ہو، وہ قبولیت کو نہیں پہنچے گا۔

کیا تمہارے لئے یہ روزِ سیاہ نہیں کہ تم ہمیں ناپسند کرتے ہو اور ہمیں ترک کرتے ہو، دشمن کی حمایت کیلئے اپنے آپ کو آمادہ کئے ہوئے ہو جبکہ تلواریں نیام کے اندر تھیں اور نہایت آرام و سکون سے رہ رہے تھے۔ لیکن اب ہمارے خلاف سرعت و جلد بازی دکھا رہے ہو جیسے مکھیاں تیزی سے اُڑتی ہیں اور پروانوں کی طرح ہمیں گھیرے ہو، پس تمہارے چہرے مسخ ہوں۔

تم اس اُمت کے باغی ہو اور جمہور سے جدا ہونے والے ہو۔ کتاب کو پس پشت ڈالنے والے، شیطانی وسوسے میں مبتلا، گناہ پر کمربستہ، کتابِ خدامیں تحریف کنندہ، سنتِ پیغمبر کو نابود کرنے والے، انبیاء کی اولاد کے قاتل، اوصیاء کی عشرت کو مارنے والے، زنازادوں کو اپنے نسب میں شامل کرنے والے، مؤمنوں کو اذیت دینے والے، تمسخر اڑانے والوں کے سردار جنہوں نے قرآن مذاق میں پکڑا۔

تم حرب کی اولاد ہو۔ اس کے ماننے والے اس پر اعتماد کرتے رہے اور ہماری بے حرمتی کرتے ہو۔ ہاں! خدا کی قسم! تمہاری عہد شکنی مشہور ہے اور تم خیانت کار ہو۔ تمہارے اصول و فروع کا مدار اسی پر ہے جو تمہیں وراثت میں ملی ہے۔

تمہارے دل اس پر قائم ہیں۔ تمہارے دلوں پر پردے پڑ چکے ہیں۔ تم نجس ترین چیز سے مشابہ ہو اور غاصب کا لقمہ ہو۔ آگاہ رہو! خدا کی لعنت ہے پیمان شکنوں پر جنہوں نے قسم کھائی اور تاکید کے بعد توڑا۔ جس پر خدا کو اپنا وکیل قرار دیا تھا، خدا کی قسم! تم وہی گروہ ہو۔

اس حرام زادے نے جو حرام زادے کا بیٹا ہے، مجھے دو باتوں پر مجبور کیا ہے کہ یا قلیل گروہ کی مدد سے جنگ کروں یا ذلت کے ساتھ بیعت کروں۔ افسوس! میں ذلت کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے بھی پسند نہیں فرمایا۔ نیز پیغمبر اور اصلابِ پاک نے جس کے دامن پاکیزہ اور غیرت مند، جنہوں نے کبھی ذلت پسند نہیں کی، ذلیلوں کی فرمانبرداری کو برگزیدہ لوگوں کی موت کے برابر نہیں سمجھا جاتا۔

آگاہ رہو! میں نے تمہارے لئے کوئی بہانہ اور کوئی عذر نہیں چھوڑا ہے اور تم کو نصیحت کی ہے۔ آگاہ رہو! میں اسی گروہ کے ساتھ، ان قلیل دوستوں اور تھوڑے سے اصحاب کی مدد سے جنگ کروں گا۔

اس کے بعد ان اشعار کی قرات فرمائی:

اگر ہم کامیاب ہوئے تو کامیابی ہماری پرانی عادت ہے

اگر ہم پر تسلط حاصل کروگے تو بھی ہم شکست خوردہ نہ ہوں گے خوف وہراس کا ہمارے اندر کوئی وجود نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ہم جائیں تاکہ دوسروں کی دولت باقی رہے۔

آگاہ رہو! پھر تم زیادہ دیر سکون سے نہ رہ سکوگے۔ بس اتنا کہ گھڑ سوار گھوڑے پر سوار ہو اور تم کو مصائب کے گرداب ایسے چکر دیں گے کہ تم پریشانی کے بھنور میں پھنس جاؤگے۔ یہ وہ عہد ہے جو میرے والد بزرگوار نے میرے جدِ بزرگوار سے مجھ تک پہنچایا ہے۔ تم اور تمہارے ساتھی مل کر اپنے معاملے درست کرلو اور اپنی آنکھیں کھولو اور میرے ساتھ جو تم چاہو کرلو۔ میں نے اپنے اور تمہارے پالنے والے اللہ پر بھروسہ کیا ہے۔ کوئی جاندار نہیں مگر اس کی زمامِ اختیار اُس کے دستِ قدرت میں ہے۔ بے شک میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔

پھر دستِ مبارک کو آسمان کی جانب بلند کیا اور فرمایا:

پروردگار! ان پر بارانِ رحمت بند کردے۔ ان پر جنابِ یوسف کے زمانے کی طرح خشک سالی اور قحط مسلط فرما۔ ان پر بنی ثقیف کے جوان مقرر فرما تاکہ تلخ ترین جام سے ان کو سیراب کرے۔ ان میں سے کسی کو قتل کئے بغیر نہ چھوڑے مگر یہ کہ قتل کے بدلے قتل کرے۔ ضرب کے بدلے ضرب لگائے۔ ان سے میرا، میرے دوستوں کا، میرے اہلِ بیت کا، میرے شیعوں کا انتقام لے کیونکہ انہوں نے ہمیں دھوکہ دیا، ہمیں ذلیل کیا۔ تو ہمارا پروردگار ہے۔ تجھ پر بھروسہ ہے۔ تیری طرف متوجہ ہیں اور تیری طرف بازگشت ہے۔

پھر فرمایا: عمر سعد کہاں ہے؟ عمر کو میرے پاس بلاؤ۔ اُس کو بلایا گیا اور وہ بدبخت ملنا پسند نہیں کرتا تھا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا:

اے! تو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے اور تیرا گمان ہے کہ یہ زنازادہ ابن زنازادہ تجھے شہر رَے اور گرگان کا فرمانروا بنائے گا۔ خدا کی قسم تو اس پر ہرگز کامیاب نہ ہوگا۔ یہ ایسا عہد ہے جو وفا نہ ہوگا۔ تو کرجو کرنا چاہتا ہے۔ میرے بعد تو کبھی دنیا وآخرت دونوں میں خوش نہ ہوگا اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرا سر نیزہ پر شہر کوفہ میں نصب ہے۔ بچے اس پر پتھر مار رہے ہیں اور اس کو اپنا نشانہ قرار دیا ہے۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(لہوف: ۴۲، تحف العقول: ۲۴۰)

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام صبح عاشور

صبح عاشورآنحضرت کا خطبہ

روایت ہے کہ صبح عاشور لشکر عمر بن سعد امام حسین علیہ السلام کے خیام کے اطراف میں گردش کر رہا تھا کہ اتنے میں امام علیہ السلام نے اپنا گھوڑا طلب فرمایا اور اُس پر سوار ہوئے اور یوں بلند آواز میں پکارا:

"اے اہلِ عراق" !

لوگوں کی اکثریت سن رہی تھی۔ آپ نے فرمایا:

اے لوگو! میری بات کو سنو اور جلدی نہ کرو، یہاں تک کہ میں تمہیں بہترین چیز کی نصیحت کروں تا کہ کل کسی قسم کا بہانہ نہ پیش کر سکو۔ اگر میرے ساتھ انصاف کروگے تو ہمیشہ کیلئے سعادت مند ٹھہروگے اور اگر میرے ساتھ انصاف نہ کروگے تو ضرور آپس میں مشورہ کرو یعنی اپنی آراء کو یکجا کرو، پھر میرے بارے میں کچھ فیصلہ کرنا تا کہ میرے قتل میں شریک ہونے سے بچ جاؤ۔ ہاں! پھر مجھے کسی قسم کی مہلت نہ دینا۔ جان لو کہ میری سرپرست وہ ذاتِ گرامی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا ہے اور وہی صالحین کا سرپرست ہے۔

پھر حمدِ باری تعالیٰ میں جو کچھ مناسب تھا، بیان فرمایا۔ پھر ملائکہ اور حضرت محمد اور انبیاء پر اس طرح درود وسلام بھیجے گویا ان سے پہلے اور بعد میں یوں فصیح و بلیغ گفتگو کسی سے نہیں سنی گئی۔ پھر یوں گویا ہوئے:

اے لوگو! میرے نسب میں غور کرو اور دیکھو کہ میں کون ہوں۔ پھر اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھو اور خود کو مُلامت کرو۔ آیا میرا قتل تمہارے لئے جائز ہے؟ آیا میری ہتک حرمت کرنا تمہارے لئے درست ہے؟ کیا میں تمہارے نبی کا بیٹا نہیں ہوں؟ کیا میں نبی کے وصی کا بیٹا نہیں ہوں اور اُن کے چچا کا بیٹا نہیں ہوں؟ کیا میرے والدِ گرامی پہلے مؤمن اور اپنے رب سے جو کچھ پیغمبر اسلام (ص) لائے ہیں، اُس کی تصدیق کرنے والے نہیں ہیں؟

کیا سید الشہداء حضرت حمزہ میرے چچا نہیں ہیں؟ آیا جعفر طیار جو جنت میں محوِ پرواز ہیں، میرے چچا نہیں ہیں؟ آیا یہ حدیث تم نے نہیں سنی کہ پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا ہے کہ میں اور میرا بھائی جوانانِ جنت کے سردار ہیں؟

ہاں! اگر تم میری باتوں کی تصدیق کرتے ہو اور میں حق کہہ رہا ہوں تو خدا کی قسم! جب سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں کو ناپسند فرماتا ہے، ہرگز جھوٹ نہیں بولا ہے اور اگر مجھے جھٹلاتے ہو تو اس وقت بھی تم میں ایسے لوگ موجود ہیں کہ اگر اُن سے پوچھا جائے تو یقینا جواب دیں گے یا تم کو اطلاع دیں گے۔ جابر بن عبداللہ انصاری، ابا سعید خدری، سہل بن سعد ساعدی، زید بن ارقم اور انس بن مالک جیسے لوگ ہیں جو تم کو اطلاع دیں گے کہ خود انہوں نے پیغمبر اسلام (ص) سے یہ حدیث میرے اور میرے بھائی حسن علیہ السلام کے بارے میں سنی ہے۔ آیا یہ سب کچھ تمہیں میرا خون بہانے سے نہیں روکتا؟

اگر اس قسم کے موارد میں شک اور تردد ہے تو کیا اس بات میں بھی شک میں ہو کہ میں تمہارے نبی کی بیٹی کا فرزند ہوں؟ خدا کی قسم! مشرق و مغرب میں تم میں اور تمہارے غیر میں میرے علاوہ نبی کی بیٹی کا فرزند کوئی نہیں ہے۔ افسوس ہے تم پر۔ آیا مجھے کسی کے قتل کرنے کے جرم میں یا میں نے کسی کا مال ضائع کیا ہے یا مجھے کسی کو زخمی کرنے کے جرم میں قصاص کے طلبگار ہونے کے ناطے قتل کرنا چاہتے ہو؟

اتنے میں لشکر پر مکمل سکوت طاری ہو گیا۔ پھر یوں فرمایا:

اے شبث بن ربعی، اے حجار بن ابجر، اے قیس بن اشعث، اے یزید بن حارث، کیا تم نے مجھے نہیں لکھا تھا کہ پھل پک چکا ہے اور پتے سبز ہو چکے ہیں۔ البتہ آپ جب کوفہ آئیں گے تو گویا لشکر کو آمادہ و تیار پائیں گے۔ گویا آپ آمادہ شدہ لشکر کی طرف آئیں گے۔ خدا کی قسم ! میں ہرگز تم جیسے ذلیل لوگوں میں اپنا ہاتھ نہیں دوں گا اور غلاموں کی طرح تمہارے پرچم تلے بھی نہیں آؤں گا۔

پھر فرمایا:

اے اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے رب سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم مجھے قتل کرو اور اپنے اور تمہارے رب سے ہر اُس متکبر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو روزِ قیامت پر ایمان نہیں رکھتا۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(بحار ٦: ٦٥)

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام عاشور کی صبح

عاشورا کی صبح کو امام علیہ السلام کا خطبہ

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے دنیا کو پیدا کیا اور اس کو دارِ فانی و زوال قرار دیا۔ اپنے بسنے والے کیلئے ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بدلنے والا بنایا۔ مغرور ہے وہ جسے دنیا دھوکہ دے۔ شقی وہ ہے جسے دنیا اپنا عاشق بنا دے۔ پس ہوشیار ہو کہ دنیا تجھے مغرور نہ بنائے کیونکہ یہ ہر اُمیدوار کو نااُمید کرتی ہے اور ہر طمع کرنے والے کی لالچ کو خاک میں ملاتی ہے۔ تم ایسی بات پر جمع ہوئے جو خدا کی ناراضگی کا سبب ہے اور تمہاری طرف سے اُس نے رُخ رحمت پھیر لیا ہے۔ تم پر اُس کا عذاب ہے اور اپنی رحمت سے تمہیں برطرف کیا ہے۔ بہترین رب ہمارا رب ہے۔ بدترین بندے تم ہو۔

تم نے اطاعت کا اقرار کیا۔ رسالتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ پھر تم نے ان کے خاندان اور اولاد پر حملہ کیا۔ ان کے قتل کا ارادہ کرتے ہو۔ شیطان تم پر غالب ہے۔ ذکرِ خدا کو بھول چکے ہو۔ بربادی ہے تمہارے لئے اور تمہارے ارادوں کیلئے۔ ہم اللہ کیلئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ وہ قوم ہے جو ایمان کے بعد کافر ہو گئی۔ ظالم قوم ہدایت سے دور ہے۔

عمر سعد نے کہا: خرابی ہو تمہارے لئے۔ یہ اُس باپ کا بیٹا ہے کہ اگر یہ تم میں ایک دن مزید گزارے تو بھی اس کا کلام ختم نہ ہوگا۔ ان سے تم بھی گفتگو کرو۔

شمر ملعون آگے بڑھا اور کہا: اے حسین! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ ہمیں سمجھائیں تاکہ ہم سمجھیں۔ آپ نے فرمایا:

اللہ کا خوف کرو۔ مجھے قتل نہ کرو کیونکہ میرا قتل تمہارے لئے حلال نہیں، نہ میری ہتک حرمت جائز ہے۔ میں تمہارے نبی کا نواسہ ہوں اور میری نانی خدیجہ تمہارے نبی کی زوجہ ہیں۔ شاید تمہارے پاس اپنے نبی کی یہ حدیث پہنچی ہو گی:

"حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں"۔ (بحار ۴۵: ۵)

عاشورا کے دن اصحابِ باوفا سے آپ کا خطبہ

روایت ہے کہ عمر ابن سعد نے ایک تیر امام حسین علیہ السلام کی طرف چلایا اور کہا: تم گواہ رہنا میرے پاس کہ میں سب سے پہلا تیر چلانے والا ہوں۔ پس اشقیاء کی طرف سے بارش کے قطروں کی طرح تیر آئے۔ پس امامِ عالی مقام علیہ السلام نے اصحابِ باوفا سے فرمایا:

اے نیک بختو! اٹھو، موت کیلئے، جو ضروری ہے ہر زندہ کیلئے۔ تمہارے لئے یہ تیر پیغام ہے۔ خدا کی قسم! جنت اور دوزخ کے درمیان موت حائل ہے۔ یہ موت تمہیں جنت میں پہنچائے گی اور تمہارے دشمنوں کو جہنم رسید کرے گی۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(لہوف: ۴۳)

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام عاشور کے دن

عاشور کے دن اپنے اصحاب سے آپ کا خطاب

امامِ سجاد علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب حسین بن علی علیہما السلام پر عاشور کے دن جنگ تیز تر ہو گئی تو اصحابِ حسین علیہ السلام میں سے بعض متوجہ ہوئے کہ بعض لوگ جنگ میں شدت سے گھبرائے گھبرائے لگتے ہیں۔ البتہ خود امام حسین علیہ السلام اور ان کے بعض خاص ساتھی جیسے جیسے وقتِ شہادت قریب تر ہو رہا ہے، وہ خوش و کرم اور پُرسکون دکھائی دے رہے ہیں۔ ان میں سے بعض اصحاب نے دوسرے اصحاب کو کہا کہ فلاں کو دیکھیں کہ اُس کو موت کی پرواتک نہیں ہے۔ اتنے میں امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اے عظیم الشان لوگوں کے بیٹو! صبر و تحمل سے کام لو۔ موت فقط ایک پل ہے جو تم کو سختیوں سے نجات دے کر وسیع اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں تک پہنچاتی ہے۔ آخر تم میں سے وہ کون ہے جو زندان سے ایک عالیشان محل کی طرف منتقل نہیں ہونا چاہتا جبکہ تمہارے دشمن ایک محل سے زندان اور عذاب والی جگہ منتقل ہو رہے ہیں۔

میرے والد گرامی پیغمبر اسلام (ص) سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ دنیا مومن کیلئے پنجرہ ہے، زندان ہے اور کافر کیلئے جنت ہے۔ ہاں! موت ایک پل ہے جو مومنین کو جنت کی طرف منتقل کرے گا جبکہ کافروں کو جہنم میں منتقل کرتا ہے۔ میں نے جھوٹ سنا ہے اور نہ ہی جھوٹ بول رہا ہوں۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(معانی الاخبار: ۲۸۹)

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام عاشور کے دن

آپ کا خطبہ عاشورا کے دن

روایت میں ہے کہ امام علیہ السلام تلوار پر ٹیک لگائے بلند آواز سے فرمارہے ہیں:

تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! پہچانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں، کیا تم نہیں جانتے ہو کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نانا ہیں؟ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میری والدہ جنابِ فاطمہ، دخترِ پیغمبر اسلام ہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں! ہم جانتے ہیں۔ میں تمہیں قسم دیتا ہوں، کیا تم یہ بھی نہیں جانتے ہو کہ میرے والد بزرگوار علی علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں! یہ بھی سچ ہے۔

پھر فرمایا: میں قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ تمام خواتین میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خدیجہ بنت خویلد میری نانی ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ بھی سچ ہے۔ پھر فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو سید الشہداء حضرتِ حمزہ میرے چچا تھے۔ انہوں نے کہا: ہاں! ہم جانتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جنابِ جعفر طیار جو جنت میں فرشتوں کے ساتھ محوِ پرواز ہیں، میرے چچا ہیں؟ سب نے کہا: ہاں! ہم جانتے ہیں۔

پھر فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو یہ تلوار جو میں کمر میں باندھے ہوئے ہوں، رسولِ خدا کی تلوار ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ بھی درست ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ عمامہ جو میں نے باندھ رکھا ہے، کیا رسولِ خدا کا عمامہ نہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ علی اوّل الاسلام، سب سے زیادہ اعلم، سب سے زیادہ حلیم ہیں، تمام مؤمنین و مؤمنات کے ولی ہیں؟ کہا: جی ہاں۔

پھر میرا خون بہانا اپنے لئے حلال کیوں سمجھتے ہو؟ کل قیامت کے دن میرے والد حوضِ کوثر سے لوگوں کو ایسے ہٹائیں گے جس طرح بیگانہ اونٹوں کو پانی سے ہٹایا جاتا ہے۔ قیامت کے دن لوائے حمد میرے والد کے دستِ مبارک میں ہوگا۔ انہوں نے کہا: یہ سب ہم جانتے ہیں مگر آپ کو ہم نہیں چھوڑیں گے جب تک پیاسا نہ مار دیں۔

آپ نے اپنی ریش مبارک کو دستِ مبارک میں تھاما۔ اس وقت آپ کی عمر ستاون برس تھی۔ پھر فرمایا:

غضبِ خدا نے یہود پر شدت اختیار کی جب انہوں نے کہا: عزیز اللہ کا بیٹا ہے۔ شدید ہوا غضب خدا جب نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ سخت ہوا غضبِ خدا مجوس پر جب انہوں نے خدا کو چھوڑ کر آگ کو پوجنا شروع کیا۔ اللہ کے غضب نے جوش مارا جب ایک قوم نے اپنی نبی کو قتل کیا۔ غضبِ الٰہی شدید ہوا جب اس قومِ نابکار نے اپنے نبی کے فرزند کو قتل کرنا چاہا۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(امالی: ۱۳۵)

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام کربلا داخل ہوتے ہوئے

کربلا میں داخل ہوتے وقت آپ کا خطبہ

روایت ہے کہ جب عبیداللہ ابن زیاد کی طرف سے جنابِ حر کو خط ملا جس میں لکھا تھا کہ امام حسین علیہ السلام سے سختی سے پیش آؤ۔ وہی خط جنابِ حر نے امام حسین علیہ السلام کو پڑھایا۔ پھر امام حسین کو سفر جاری رکھنے سے روکنے کی کوشش کی۔ امام علیہ السلام اٹھے اور ایک خطبہ دیا۔

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد یوں فرمایا: تحقیق جو کچھ ہم پر نازل ہوا ہے، اُسے دیکھ رہے ہو (یا جو مصیبت ہم پر آئی ہے، اُس کو دیکھ تو رہے ہو)۔ ہاں! روزمرہ حالات ایک جیسے نہیں رہتے۔ دنیا نے بُرے انداز میں کروٹ بدلی ہے۔ دنیا کی اچھائیاں پس پشت کر دی گئی ہیں۔

اخلاقِ حسنہ اور فضائل انسانی برتن میں لگے پانی سے بھی کم رہ گئے ہیں۔ معاشرہ انتہائی ذلت و رسوائی کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حق پر عمل نہیں کیا جارہا جبکہ باطل پر عمل کرنے سے روکا نہیں جارہا۔ ایسی صورتحال میں مؤمن سزاوار ہے کہ اپنے رب سے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کرے۔ ہاں! ایسی صورتحال میں موت کو بہت بڑی سعادت سمجھتا ہوں اور ظالموں کے ساتھ زندگی گزارنے کو بہت بڑی بدبختی اور ذلت سمجھتا ہوں۔

ایک اور روایت میں یوں ہے:

بے شک یہ دنیا انتہائی منفی انداز میں بدلی ہے جس میں اچھائیاں رخصت ہو گئی ہیں۔ دنیا میں اچھائیاں برتن میں لگے پانی کی مقدار کے برابر ہیں اور معاشرہ انتہائی ذلت ورسوائی کی زندگی گزار رہا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حق پر عمل نہیں کیا جارہا اور باطل پر عمل کرنے سے روکا نہیں جارہا۔ ایسی صورتحال میں مؤمن کو حق ہے کہ اپنے رب سے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کرے۔ البتہ ایسی صورتحال میں موت کو سعادت سمجھتا ہوں جبکہ ظالموں کے ساتھ زندگی گزارنے کو بہت بڑی ذلت سمجھتا ہوں۔

ہاں! لوگ دنیا کے غلام ہیں۔ دین کی حیثیت ان کے نزدیک لقلقہ زبان سے زیادہ نہیں ہے۔ وہاں وہاں وہ دین کے محافظ ہیں جہاں جہاں سے ان کو دنیا حاصل ہوتی ہے اور جب اُمتحان کی گھڑی آتی ہے تو بہت کم دین دار نظر آتے ہیں۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(لہوف: ۳۴، کشف الغمہ ۳۲: ۲، بحار ۳۸۱: ۴۴)

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام کربلا روانگی سے قبل مکہ میں

خطبہ, کربلا روانگی سے قبل

موت انسانوں پر اسی طرح لازم اور حتمی ہے جس طرح لڑکیوں کی گردنوں پر ہار پہنے رکھنے کا نشان۔ میں خدا کے نیک بندوں کے دیدار کا اسی طرح مشتاق ہوں جس طرح حضرت یعقوب، حضرت یوسف کے دیدار کے مشتاق تھے۔ میرے لئے قتل گاہ معین کر دی گئی ہے جہاں پر میں قیام کروں گا اور گویا کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ صحراؤں کے درندے (لشکر کوفہ مراد ہے) اس سرزمین نینوا میں میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے سرزمین نینوا میں میرے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہیں اور اپنے او جھڑی بھر رہے ہیں۔ قضا کے قلم سے جو کچھ لکھا جا چکا ہے اس سے جائے فرار نہیں ہیں۔

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام کربلا کے راستے میں

راستے کی منازل میں سے ایک پر آپ کا خطبہ

اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ مجھے حضرت مسلم بن عقیل، ہانی بن عروہ اور عبداللہ بن یقطر کے قتل کی انتہائی دردناک خبر موصول ہوئی ہے اور ہمارے شیعوں ہی نے ہماری حمایت سے ہاتھ اٹھالیا ہے۔ للذا تم میں سے بھی کوئی جانا چاہتا ہے تو وہ جاسکتا ہے۔ میری طرف سے اُس پر کوئی حق نہیں ہے۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(طبری ۲۹۴: ۷، ارشاد: ۲۲۳)

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام لشکر حر سے

جنابِ حُر کے لشکر سے عصر کی نماز سے پہلے آپ کا خطبہ

اے لوگو! اگر تم اللہ سے ڈرتے ہو اور اہلِ حق کو پہچانتے ہو تو خدا تم سے راضی ہوگا۔ وہ اہلِ بیت محمد ہم ہی ہیں۔ ہم امر ولایت میں زیادہ حق رکھتے ہیں، اُن لوگوں کی نسبت جو بے جا حکومت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ وہ کسی قسم کا حق نہیں رکھتے اور تم پر بھی ظلم و ستم روا رکھے ہیں۔

لیکن پھر بھی اگر میرے آنے کو ناپسند کرتے ہو، میرے حق سے چشم پوشی کرتے ہو اور اپنے ارسال شدہ خطوط میں درج آراء سے منحرف ہوگئے ہو تو میں واپس لوٹ جانے کو تیار ہوں۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(بحار ۷٦: ۳ ۴۴)

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام لشکر حُر کو

اب اگر تم اس قول و قرار پر باقی ہو تو مجھے بتاؤ، میں تمہارے وعدے اور وثوق سے مطمئن ہونا چاہتا ہوں۔ لیکن اگر تم اپنے وعدوں پر کاربند نہیں ہو اور میرا آنا تمہارے لئے مشکلات کا باعث ہے تو میں ابھی جہاں سے آیا ہوں، وہاں لوٹ جانے کیلئے تیار ہوں۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(بحار ۷٦: ۲ ۴۴، طبری ۲۹۷: ۷)

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام منزل بیضہ پر

منزلِ بیضہ پر آپ کا خطبہ

اے لوگو! بے شک رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی ایسے جابر بادشاہ کو دیکھے جو حرام خدا کو حلال اور اللہ سے کئے اپنے عہد کو توڑنے والا ہو اور سنتِ رسول کی مخالفت کرنے والا ہو، لوگوں کے درمیان گناہ اور دشمنی سے حکومت کرتا ہو تو وہ اپنے قول یا فعل سے اس جابر حکمران کی مخالفت نہ کرے، خدا اُس کو جہنم میں ڈالنے کا مکمل حق رکھتا ہے۔

اے لوگو! خبردار رہنا، اس حکمران طبقے نے رحمان کی اطاعت کو چھوڑ کر شیطان کی اطاعت کو اپنے لئے لازم قرار دیا ہے۔ فساد کی ترویج سے حدودِ الٰہی کو معطل کر رکھا ہے۔ غنائم کو اپنے ہی ساتھ مخصوص کر چکے ہیں۔ حرام خدا کو حلال اور حلال خدا کو حرام کر چکے ہیں۔ للذا اسلامی معاشرہ کی رہبری اور قیادت کیلئے ان سے کہیں زیادہ حقدار ہوں۔ بہر حال تمہارے خطوط کی عبارات سے اور قاصدوں سے تو یہی مطلب نکلتا ہے کہ تم میری بیعت کرتے ہو اور تم مجھے دشمنوں کے سامنے تنہا چھوڑ کر میری حمایت اور مدد سے ہاتھ نہیں اٹھاؤ گے۔

اب اگر تم لوگ میری بیعت پر باقی ہو تو جان لو کہ بہت بڑی سعادت حاصل کر چکے ہو۔ ہاں! میں، حسین ابن علی اور ابن فاطمہ بنت رسول اللہ، میری جان تم لوگوں کے ساتھ ہے اور میرے اہلِ خانہ تمہارے اہلِ خانہ کے ہمراہ ہیں۔ تمہیں چاہئے کہ مجھے اپنے لئے اسوہ قرار دو۔

اگر تم ایسا نہ کرو بلکہ مجھ سے عہد شکنی کرکے اپنی بیعت سے بھی منحرف ہوگئے ہو تو سنو کہ یہ کوئی پہلی بار نہیں ہوا۔ تحقیق تم نے تو میرے والد، بھائی اور چچازاد مسلم سے بھی ایسے ہی کیا ہے۔ دھوکے کے ساتھ ان سے عہد شکنی کر چکے ہو۔ اپنے حصہ اور حق کو حاصل کرنے میں خطا کر چکے ہو بلکہ اپنا نصیب ضائع کر چکے ہو۔ جو بھی کسی سے عہد شکنی کرتا ہے گویا خود سے عہد شکنی کرتا ہے۔ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ مجھے تم سے بے نیاز کر دے گا۔ تم پر سلام اور اللہ کی رحمتیں ہوں۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(ابن اثیر در کامل ۲۸۰: ۳،انساب الاشراف ۱۷۱: ۳)

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام عراق جاتے ہوئے

عراق جاتے ہوئے آنحضرت کا خطبہ

تمام تعریفیں اُسی کیلئے ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے، وہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے بغیر نہ قدرت ہے اور نہ طاقت۔ محمد وآلِ محمد پر درود وسلام ہو۔ فرزندِ آدم کے ساتھ موت ایسے ہی لگی ہوئی ہے جیسے جوان عورت کے گلے ساتھ گلوبند لگا ہوتا ہے۔ حضرت یعقوب کے حضرت یوسف سے ملنے کے اشتیاق سے کہیں بڑھ کر مجھے اپنے اسلاف سے ملنے کا اشتیاق ہے۔ ہاں! میرے لئے شہادت کی جگہ منتخب کر لی گئی ہے۔

گویا میں دیکھتا ہوں کہ میری ہڈیوں کو چبانے کیلئے کربلا کے درمیان بھیڑیئے دوڑے چلے آرہے ہیں۔ وہ اپنے خالی پیٹوں کو ان سے بھریں گے۔ لیکن تقدیر کے لکھے سے راہِ فرار ممکن نہیں ہے۔

اللہ کی خوشی ہی ہم اہلِ بیت کی خوشی ہے۔ للذا ہم اس کی ہر مصیبت پر صبر سے کام لیں گے۔ وہ یقینا صبر کرنے والوں کو اجر سے نوازتا ہے۔ پیغمبر اسلام (ص) کے بدن کا ٹکڑا ان سے دور نہیں رہ سکتا۔ وہ بہشت میں سارے اکٹھے ہوں گے۔ پیغمبر اسلام (ص) یقینا خوش ہوں گے کیونکہ خدا سے کئے وعدے کو عملی شکل میں دیکھیں گے۔

کون ہے جو میرے اہداف سے متفق ہے اور کون ہے جو خود کو لقاءِ الٰہی کیلئے آمادہ کر چکا ہے؟ آؤ ہمارے ساتھ چلو، انشاء اللہ کل صبح میں سفر کا آغاز کروں گا۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(لہوف: ۲۵)

خطبہ امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام منیٰ کے مقام پر

سلیم بن قیس کہتے ہیں: امام حسن علیہ السلام کی شہادت کے بعد اُمت میں فتنہ و فساد بہت زیادہ پیدا ہو گیا تھا۔ صورتحال یہ تھی کہ ہر اللہ کا دوست اپنی موت کے بارے خائف تھا یا شہر سے نکالے جانے کے ڈر میں مبتلا تھا جبکہ ہر اللہ کا دشمن انتہائی آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کر رہا تھا۔ بہر حال مرگِ معاویہ سے ایک سال پہلے امام حسین علیہ السلام، جنابِ عبداللہ بن عباس اور عبداللہ ابن جعفر کو ہمراہ لئے حج بیت اللہ کیلئے مشرف ہوئے تو امام علیہ السلام نے بنی ہاشم کے مردوں، عورتوں اور غلاموں کے علاوہ اپنے آپ کو پہچاننے والے لوگوں کو اور اپنے اہلِ بیت کو اکٹھا کیا، یہاں تک کہ سات سو سے بھی زیادہ لوگ، جن میں اکثر تابعین تھے اور تقریباً ۲۰۰ آدمی اصحابِ پیغمبر میں سے تھے، یوں خطبہ دیا۔ حمدِ الٰہی کے بعد فرمایا:

بہرحال اس سرکش اور تجاوز کرنے والے (معاویہ) نے ہم اور ہمارے شیعوں پر ایسے ایسے ظلم روا رکھے ہیں کہ جن کے متعلق تم خود شاہد ہو۔ اس کے مظالم کے متعلق تم تک پوری خبریں پہنچ چکی ہیں۔ ایسی صورتحال میں تم سے پوچھتا ہوں۔ اگر میں سچ بولوں تو میری تصدیق کرو اور اگر خلافِ واقعہ بیان کروں تو میری تکذیب کرو۔ سب سے پہلے میں اللہ اور رسولِ خدا اور سے اپنی قرابت داری کے حق کے متعلق سوال کرتا ہوں۔ میری باتوں کو غور سے سنو اور ضبطِ تحریر میں لاؤ۔ جب بھی تم اپنے اپنے شہروں میں، اپنے قبیلے کے افراد کے پاس جاؤ تو ان میں سے جن لوگوں کے متعلق تم یقین اور وثوق رکھتے ہو، ہمارے ان حقوق کے متعلق پردہ اٹھاؤ کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حق کہنہ ہو کر ختم ہو جائے یا اہلِ باطل اس پر غالب آجائیں۔ ہاں! یہ بات مسلّم ہے کہ خدا اپنے نور کو

مکمل کرکے ہی رہے گا، چاہے کافروں کیلئے سخت ناگوار ہی کیوں نہ گزرے۔ سلیم بن قیس کہتے ہیں: جو کچھ قرآن میں ان کے والدین اور اہلِ بیت اطہار کے بارے نازل ہوا ہے، جو کچھ پیغمبر نے ان کے بارے ارشاد فرمایا، انہوں نے بیان کر دیا۔ ہر بات پر صحابہ کرام اس طرح تائید کرتے رہے کہ ہاں! ہم نے یہ بات سنی تھی اور گواہی دیتے ہیں جبکہ تابعی یوں تائید کرتے کہ ہم نے اپنے مورد وثوق صحابہ کرام سے سنی ہے۔ پھر امام علیہ السلام یوں گویا ہوئے: خدا کی قسم! یہ باتیں اپنے قابل اعتماد دوستوں کو بتاؤ۔
سلیم بن قیس کہتے ہیں کہ سب سے سخت اور رقت آمیز گفتگو یہ تھی:

فرمایا: خدا کی قسم! کیا تم جانتے ہو کہ جب پیغمبر اسلام (ص) نے صحابہ کرام کے درمیان برادری قائم کی تو اس وقت علی علیہ السلام کو اس طرح اپنا بھائی بنایا: فرمانے لگے کہ اے علی! دنیا اور آخرت میں میں تمہارا اور تم میرے بھائی ہو۔ تمام حاضرین نے بیک زبان تائید کی۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم! کیا تم جانتے ہو کہ جب پیغمبر اسلام (ص) نے اپنی مسجد تعمیر کرنے کیلئے زمین خریدی، پھر مسجد تعمیر کی، پھر مسجد کے اطراف میں دس گھر بنائے جن میں سے نو گھر اپنے لئے اور ایک گھر جو درمیان میں تھا، ہمارے والد گرامی کیلئے بنایا۔ پھر مسجد کی طرف تمام کھلنے والے دروازوں کو بند کر دیا، سوائے میرے والدِ گرامی کے دروازے کے۔ جب لوگوں نے اس حوالہ سے باتیں کیں تو فرمایا کہ جس طرح نہ میں نے تمہارے دروازے اپنی مرضی سے بند کئے، اسی طرح علی علیہ السلام کا دروازہ بھی اپنی مرضی سے کھلا نہیں رکھا بلکہ یہ سب کچھ حکمِ خداوندی کے تحت ہوا ہے۔ پھر سوائے علی علیہ السلام کے تمام کو مسجد میں سونے سے منع فرما دیا جبکہ اُسی مسجد میں پیغمبر اسلام (ص) کیلئے اولادیں پیدا ہوئیں۔ اس بات پر بھی سب نے تائید کی۔ کیا تم جانتے ہو کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے اپنے گھر سے مسجد کی طرف ایک چھوٹا سا سوراخ رکھنے پر اصرار کیا لیکن پیغمبر اسلام (ص) نے ایک نہ مانی بلکہ یوں خطبہ ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں ایسی پاک و پاکیزہ مسجد تیار کروں جس میں علی اور ان کے دو بیٹے فقط رہ سکتے ہیں۔ پھر بھی سب لوگوں نے تائید کی۔

میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا تم نہیں جانتے کہ پیغمبر اسلام (ص) نے غدیر خم میں میرے والد گرامی کو یوں منصوب کیا کہ بلند آواز میں ان کی ولایت کا اعلان کیا اور فرمایا کہ ضروری ہے کہ حاضرین و غائبین کو اطلاع کر دیں۔ پھر سب لوگوں نے تائید کی۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم! کیا تم نہیں جانتے ہو کہ پیغمبر اسلام (ص) نے غزوۂ تبوک میں میرے والد گرامی سے یوں فرمایا تھا کہ آپ کی میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون کی حضرت موسیٰ سے تھی اور میرے بعد تمام مؤمنین کے ولی و سرپرست ہیں۔
پھر بھی سب نے تائید کی۔ پھر فرمایا:

خدا کی قسم کھا کے بتاؤ کہ کیا اہلِ نجران کے ساتھ مباہلہ کرنے کیلئے پیغمبر اسلام (ص) سوائے ہم پنجتن کے کسی کو بھی ہمراہ لے کر گئے تھے؟

پھر بھی سب نے تائید کی۔ اس کے بعد فرمایا:

خدا کی قسم! کیا تم جانتے ہو کہ جنگ خیبر میں پیغمبر اسلام (ص) نے علمدار علی علیہ السلام کو بنایا اور فرمایا کہ آج پرچم ایسے شخص کو دے رہا ہوں کہ جسے اللہ اور اللہ کا رسول دوست رکھتے ہیں اور وہ خدا اور رسولِ خدا کو دوست رکھتا ہے۔ مزید اس کی نشانی یہ ہے کہ پلٹ پلٹ کر حملے کرتا ہے اور میدانِ جنگ سے فرار کرنے والا بھی نہیں ہے۔ یقیناً خدا اُس کے ہاتھوں ہی اسلام کو فتح دیتا ہے۔
پھر بھی سب نے تائید کی۔ پھر فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ رسولِ خدا نے میرے والد کو سورۃ برات مکہ پہنچانے کیلئے بھیجا اور فرمایا کہ اس سورۃ کو خود میں یا کوئی میرے جیسا ہی مکہ میں لوگوں تک پہنچا سکتا ہے۔

اس پر بھی سب نے تائید کی۔ پھر آپ نے فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ ہر مشکل گھڑی میں پیغمبر نے میرے والدِ گرامی کو آگے کیا کیونکہ ان کے بارے میں وثوق رکھتے تھے۔ کبھی بھی پیغمبر نے ان کو نام سے نہیں پکارا بلکہ کہتے تھے ": اے بھائی علی"، یا کہتے تھے کہ میرے بھائی کو بلاؤ۔
اس پر پھر سب نے تائید کی۔ اس کے بعد آپ یوں مخاطب ہوئے:

کیاتم جانتے ہو کہ پیغمبر اسلام (ص) نے ان کے اور حضرت جعفر، حضرت زید کے درمیان قضاوت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اے علی ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ تم میرے بعد تمام مؤمنوں کے ولی اور سرپرست ہو۔

پھر سب نے تائید کی۔ پھر فرمایا:

کیاتم نہیں جانتے کہ میرے والد گرامی ہر دن اور رات میں پیغمبر اسلام (ص) سے تنہائی میں ملاقات کرتے تھے۔ جب بھی انہوں نے سوال کیا، پیغمبر اسلام (ص) نے جواب دیا اور جب بھی وہ خاموش ہوئے، رسولِ خدا نے گفتگو کا آغاز فرمایا۔

اس کی بھی سب نے بھرپور تائید کی۔ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا:

کیاتم نہیں جانتے کہ پیغمبر اسلام (ص) نے علی علیہ السلام کو جنابِ جعفر اور حضرت حمزہ پر یوں کہہ کر برتری دی کہ اے فاطمہ ! تمہارا اپنے خاندان میں سب سے اچھے آدمی کے ساتھ عقد کیا ہے جو اسلام، حلم اور علم میں سب سے افضل ہے۔

اس پر بھی سب نے تائید کی۔ پھر فرمایا:

کیاتم نہیں جانتے کہ پیغمبر اسلام (ص) کا ارشاد ہے کہ میں پوری انسانیت کا سید و سردار ہوں جبکہ علی تمام عرب کے سردار ہیں۔ حضرت فاطمہ تمام اہلِ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں جبکہ حسن اور حسین میرے دو بیٹے جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

اس پر پھر سب نے تائید کی۔ اس کے بعد فرمایا:

کیاتم نہیں جانتے کہ پیغمبر اسلام (ص) نے اپنے آپ کو غسل دلوانے کیلئے علی علیہ السلام کو حکم دیا اور یہ بھی فرمایا کہ جبرائیل آپ کی مدد کریں گے۔

سب نے کہا: جی ہاں ! یہ درست ہے۔ پھر آپ نے فرمایا:

کیاتم نہیں جانتے کہ پیغمبر اسلام (ص) نے اپنی زندگی کا آخری خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جارہاہوں، ایک کتاب اللہ اور دوسرے اپنے اہلِ بیت۔ پس ان دونوں سے تمسک رکھوگے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔

سلیم بن قیس کہتے ہیں: جو کچھ علی اور اہلِ بیتِ اطہار کے بارے میں قرآن اور روایات میں بیان ہوا تھا، امام علیہ السلام نے سب کچھ بیان کرتے ہوئے لوگوں سے ان پر اقرار لیا اور جواب میں صحابہ کرام یوں کہتے کہ ہاں ! ہم نے خود پیغمبر اسلام (ص) سے سنا جبکہ تابعین کہتے تھے کہ ہم نے فلاں فلاں موثق آدمیوں سے سنا ہے۔

پھر امام حسین علیہ السلام نے صحابہ کرام کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا: کیا پیغمبر اسلام (ص) نے یہ فرمایا تھا کہ وہ آدمی جھوٹ بولتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے جبکہ حضرت علی علیہ السلام کو دشمن رکھتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ علی علیہ السلام کو دشمن رکھتا ہو جبکہ مجھے دوست رکھتا ہو؟ کسی نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ تو فرمانے لگے: چونکہ علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں علی علیہ السلام سے ہوں۔ جو علی علیہ السلام سے محبت رکھتا ہو، وہ مجھ سے بھی محبت رکھتا ہے اور مجھے دوست رکھنے والا گویا اللہ کو دوست رکھتا ہے۔ جو علی علیہ السلام سے بغض رکھتا ہو، وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور مجھ سے بغض رکھنے والا اللہ تعالیٰ سے بغض رکھتا ہے۔

یہاں پر بھی تمام حاضرین نے تائید کی اور کہا کہ ہاں ! ہم نے سنا ہے اور پھر منتشر ہوگئے۔

امام حسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

کتاب سلیم بن قیس ہلالی، (تحف العقول: ۲۳۷، احتجاج: ۲۹۶)

خطبہ امام رضاؑ علیہ الصلوۃ والسلام

خدا کا شکر ہے جس نے ہم میں اس کو محفوظ رکھا ہے جس کو لوگوں نے برباد کر دیا ہے اور اسے بلند رکھا ہے جسے لوگوں نے پست بنادیا ہے، یہاںتک کہ ہمیں کفر کے منبروں پر اسی سال تک گالیاں دی گئیں، ہمارے فضائل کو چھپایا گیا، ہمارے خلاف جھوٹ بولنے کے لئے اموال خرچ کئے گئے، مگر خدا نے یہی چاہا کہ ہمارا ذکر بلند رہے اور ہمارے فضائل آشکار ہو جائیں، خدا کی قسم ایسا ہماری وجہ

سے نہیں ہوا ہے، رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اور ان کی قرابت کی برکت سے ہوا ہے کہ اب ہمارا مسئلہ اور ہماری روایات ہی ہمارے بعد پیغمبر کی بہترین دلیل ہوں گی۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 164 / 26 روایت محمدؐ بن ابی الموج بن الحسین الرازی ۔

خطبہ امیر المومنینؑ، متقین و فاسقین کی پہچان

بندگان خدا! خدا کے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جس کی خدا خود اس کے نفس کے مقابلہ میں مدد کردے اور وہ حزن کو شعار بنالے اور خوف خدا کی چادر اوڑھ لے، ہدایت کا چراغ اس کے دل کے اندر روشن ہو جائے اور آنے والے دن کے لئے سامان فراہم کرلے، ایسا ہی شخص دین خدا کا معدن اور زمین خدا کا مرکز ہوتا ہے، جس نے اپنے نفس پر عدل کو لازم کر لیا ہے اور عدل کا آغاز، یہاں سے کیا ہے کہ خواہشات نفس کو ختم کر دیا ہے، حق بیان بھی کرتا ہے اور اسی پر عمل بھی کرتا ہے، خیر کی کوئی منزل نہیں ہے جس کا ارادہ نہ کرتا ہو اور اس کا کوئی احتمال نہیں ہے جس کا قصد نہ کرتا ہو، اپنی زمام کتاب خدا کے ہاتھ میں دیدی ہے، وہ ہی اس کی قائد اور راہنما ہے، جہاں اس کا حکم ہوتا ہے ٹھہر جاتا ہے اور جس جگہ وہ نازل ہو جائے وہیں نازل ہو جاتا ہے۔

دوسرا شخص وہ ہے جسے لوگوں نے عالم کہہ دیا ہے حالانکہ وہ عالم نہیں ہے، ادھر ادھر سے جہالتوں کو جاہلوں سے اور گمراہیوں کو گمراہوں سے حاصل کر لیا ہے اور لوگوں کے لئے دھوکہ کے جال بچھا دیے ہیں اور مکر و زور کے پھندے تیار کر لئے ہیں، کتاب خدا کو اپنے خیالات پر محمول کرتا ہے اور حق کو اپنی خواہشات کی طرف موڑ دیتا ہے، لوگوں کو بڑے بڑے جرائم کی طرف سے مطمئن کر دیتا ہے اور عظیم کبائر کو آسان بنا کر پیش کر دیتا ہے، لوگوں سے کہتا ہے کہ میں تو شبہات مین بھی احتیاط کرتا ہوں حالانکہ شبہات ہی میں پڑا ہوا ہے۔ دعویٰ کرتا ہے کہ میں بدعتوں سے الگ رہتا ہوں حالانکہ اسی کے پہلو میں پڑا رہتا ہے، اس کی صورت انسان جیسی ہے اور دل جانور جیسا، نہ راہ ہدایت کو جانتا ہے کہ اس کا اتباع کرے اور نہ باب گمراہی کو پہچانتا ہے کہ اس سے پرہیز کرے، یہ زندوں میں ایک مردہ ہے۔

لٰہذا اب تم لوگ کدھر جارہے ہو اور کہاں بھٹک رہے ہو؟ جبکہ نشانیاں قائم ہیں، علامات واضح ہیں، منارۂ ہدایت نصب ہو چکا ہے تو اب تمھیں کدھر لے جایا جارہا ہے اور کیسے اندھے ہوئے جارہے ہو جبکہ تمھارے درمیان عترت پیغمبر موجود ہے اور یہی لوگ حق کی زمام، دین کے پرچم اور صداقت کی زبان ہیں، انھیں قرآن کی بہترین منزلوں پر رکھو اور ان کے پاس اس طرح وارد ہو جس طرح پیاسا چشمہ پر وارد ہوتا ہے۔

ایہاالناس! خاتم النبیین کے ارشاد گرامی پر اعتماد کرو کہ ہم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو وہ مردہ نہیں ہوتا اور کہنہ سال ہوتا ہے تو سال خوردہ نہیں ہوتا ہے جو بات نہیں جانتے ہو اسے منہ سے مت نکالو کہ حق کا بیشتر حصہ وہی ہے جسے تم نہیں پہچانتے ہو، اسے معذور قرار دو جس پر تمھاری کوئی حجت نہیں ہے یعنی میں... دیکھو کیا میں نے ثقل اکبر پر عمل نہیں کیا ہے اور ثقل اصغر کو تمھارے درمیان نہیں رکھا ہے، میں نے تمھارے درمیان ایمان کا پرچم نصب کر دیا ہے اور تمھیں حلال و حرام کے حدود سے آگاہ کر دیا ہے، اپنے عدل کی بنا پر لباس عافیت پہنا دیا ہے اور اپنے قول و فعل سے نیکیوں کا فرش بچھا دیا ہے اور اپنے نفس سے بلند ترین اخلاق کا مشاہدہ کرا دیا ہے، خبردار ان چیزوں میں اپنی رائے استعمال مت کرو جن کی گہرائیوں تک نگاہیں نہیں جاسکتی ہیں ہے اور جن کے اندر نفوذ کرنے کا یارا فکر کو بھی نہیں ہے۔ نہج البلاغہ خطبہ نمبر 87۔

یزید بن عبداللہ نے اپنے راوی کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ امام ابو جعفرؑ نے سعد الخیر کے نام لکھا ' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم " اما بعد میں تمھیں تقویٰ الٰہی کی وصیت کرتا ہوں کہ اسی میں بربادی سے نجات اور آخرت میں فائدہ کی امید ہے، پروردگار نے تقویٰ کے ذریعہ بندوں کو عقل کے گم ہو جانے سے بچایا ہے اور ان کی جہالت اور گمراہی کا علاج کیا ہے۔ تقویٰ ہی کے ذریعہ نوح اور ان کے

اہل سفینہ نے نجات پائی تھی اور صالح اور ان کے ساتھیوں نے بجلی سے امان حاصل کی تھی، تقویٰ ہی کے ذریعہ صابرین اور ان کی جماعت نے ہلاکتوں سے نجات حاصل کی تھی اور ان کے ساتھی اسی راستہ پر چل کر اسی فضیلت کے طلب گار تھے، انھوں نے شبہات میں گرنے کی سرکشی کو چھوڑ دیا تھا کہ کتاب خدا کا پیغام ان تک پہنچ گیا تھا، انھوں نے رزق الہی پر اس کا شکریہ ادا کیا کہ وہ شکریہ کا حقدار تھا اور اپنی کوتاہیوں پر اپنے نفس کی مذمت کی کہ نفس مذمت کے قابل تھا، انھیں یہ معلوم تھا کہ خدا علیم اور حلیم ہے اس کا غضب صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو اس کی رضا کو قبول نہیں کرتے ہیں اور وہ نعمتوں سے محروم بھی انھیں کو رکھتا ہے جو اس کے عطایا کو قبول نہیں کرتے ہیں، وہ گمراہی میں انھیں کو چھوڑ دیتا ہے جو ہدایت کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس نے گناہگاروں کو توبہ کا موقع دیا تا کہ گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل کرلیں اور اپنی تاب میں بلند آواز سے بندوں کو اس امر کی طرف دعوت دی، اس نے بندوں کو دعاؤں سے روکا نہیں ہے لیکن ملعون وہ لوگ ہیں جنھوں نے تنزیل الہی کو چھپا دیا ہے۔

پروردگار نے اپنے نفس پر رحمت کو لازم قرار دے لیا ہے، اس کی رحمت غضبت پر سبقت رکھتی ہے اور صدق و عدالت کے ساتھ مکمل ہے وہ بندوں پر اس وقت تک غضبناک نہیں ہوتا ہے جبتک وہ خود غضبناک نہ ہوں، یہ علم الیقین ہے اور یہی علم التقویٰ ہے، ہر قوم کا انجام یہی ہوا ہے کہ جب اس نے کتاب کو چھوڑ دیا ہے تو خدا نے علم الکتاب کو چھین لیا ہے اور جب دشمنان خدا کو اپنا ولی امر بنالیا ہے تو انھیں کے حوالہ کر دیا ہے۔

کتاب کو چھوڑ دینے کا مطلب یہ تھا کہ اس کے حروف کو باقی رکھا اور حدود میں ترمیم کر دی۔ اس کی روایت تو برابر کرتے رہے لیکن رعایت نہیں کی، جاہلوں کو ان کی روایت ہی اچھی لگتی ہے اور علماء رعایت و حفاظت کو نظر انداز کر دینے کی بنا پر ہمیشہ رنجیدہ رہتے ہیں۔

دوسرا طریقہ کتاب کو چھوڑنے کا یہ تھا کہ جاہلوں کو کتاب کا ولی امر بنادیا اور انھوں نے خواہشات کی منزل میں وارد کر دیا اور ہلاک کی طرف پہنچا دیا، دین کے احکام کو تبدیل کر دیا اور پھر کتاب کا وارث جاہلوں اور نادان بچوں کو بنادیا، اب اُمت امر الہی کے بجائے انھیں کے احکام لے کر جاتی ہے اور انھیں کے پاس آتی ہے، ہائے ظالموں نے کس قدر غلط بدل تلاش کیا ہے، ولایت خدا کے بعد ولایت بشر اور ثواب الہی کے بدلے معاوضہ انسان اور رضائے الہی کے بجائے رضائے مردم۔

اب اُمت کا یہ حال ہوگیا ہے کہ انھیں میں وہ بھی ہیں جو اس گمراہی میں کوشش عبادت کئے چلے جارہے ہیں اپنے حال پر خوش ہیں اور دھوکہ مین مبتلا ہیں، ان کی عبادت خود ان کے واسطے بھی فتنہ ہے اور ان کا اتباع کرنے والوں کے واسطے بھی وجہ گمراہی ہے۔

دیکھو! مرسلین کے زندگی میں عبادت گذاروں کے لئے بہترین نصیحت موجود ہے جب کوئی نبی اطاعت کے درجہ کمال تک پہنچنے کے بعد اگر ایک مرتبہ ترک اولی کر دیتا تھا تو کبھی جنت سے باہر نکل آتا تھا اور کبھی مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا جاتا تھا، اس کے بعد توبہ اور اعتراف کے بغیر اس مصیبت سے نجات نہیں پاتا تھا۔

اس کے بعد علماء یہود اور راہبوں کی مثالوں کو دیکھو جو کتاب الہی کو چھپاتے بھی تھے اور اس میں تحریف بھی کرتے تھے لیکن اس تجارت سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور ہدایت یافتہ بھی نہ ہوسکے۔

اس کے بعد اس اُمت کے ان افراد کو دیکھو جنھوں نے کتاب کے حروف کو باقی رکھا اور حدود میں ترمیم کر دی، اپنے حکام اور شخصیات کے ساتھ لگے رہے اور جب حکام کے درمیان اختلاف پیدا ہوا تو ان کے ساتھ لگ گئے جن کے پاس دنیا زیادہ تھی، یہی ان کے علم کی انتہاء تھی اور اسی طرح دلوں پر مہر لگ گئی اور لالچ میں زندگی گذارتے رہے، ابلیس کے حرف باطل کی آواز ہمیشہ انھیں کی زبانوں سے سنائی دیتی رہی۔

علماء برحق ہمیشہ ان احبار ورہبان جیسے علماء سے اذیتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے رہے اور یہ علماء برحق کو حق کی تکلیف دینے پر عیب دار قرار دیتے رہے۔

یاد رکھو یہ علماء خود بھی خائن ہیں اگر نصیحت کو مخفی رکھیں، گمراہ کو دیکھ کر ہدایت نہ دیں، مردہ دل کو دیکھ کر زندہ نہ بنائیں، یہ بدترین

اعمال انجام دینے والے ہیں کہ پروردگار نے اپنی کتاب میں ان سے عہد لیا ہے کہ نیکیوں کا حکم دیتے رہیں اور برائیوں سے روکتے رہیں، نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کریں اور گناہ اور ظلم پر تعاون نہ کریں۔
علماء جہلاء کی طرف سے ہمیشہ زحمت و مصیبت میں رہتے ہیں۔ نصیحت کریں تو کہتے ہیں کہ تم اونچے ہو رہے ہو، جس حق کو نظرانداز کر دیا گیا ہے اس کی تعلیم دیں تو کہتے ہیں کہ جھگڑا ڈال رہے ہو، الگ ہو جائیں تو کہتے ہیں کہ لاپرواہ ہو گئے ہو، ان کی باتوں پر دلیل کا مطالبہ کریں تو کہتے ہیں کہ یہ منافقت ہے اور ان کی اطاعت بھی کر لیں تو کہتے ہیں کہ تم خدا کی معصیت کر رہے ہو۔
یہ جہلاء اپنی جہالت کی بنا پر ہلاک ہو گئے کہ تلاوت کے بارے میں امّی محض ہیں، تعریف کے وقت کتاب کی تصدیق کرتے ہیں اور تحریف کے وقت تکذیب کر دیتے ہیں اور کوئی انکار کرنیوالا بھی نہیں ہے۔
ان لوگوں کی مثال احبار اور رہبان جیسی ہے جو خواہشات کے میدان کے قائد اور گمراہیوں کے سردار تھے۔
دوسری قسم وہ ہے جو ہدایت اور گمراہی کے درمیان میں ہے اور ایک گروہ کو دوسرے سے الگ نہیں کر پاتی ہے، وہی کہتے ہیں جسے لوگ پہچانتے ہیں اور خود نہیں جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں کی شریعت پیغمبر کو چھوڑنے پر بھی تصدیق کر دیتے ہیں، ان پر نہ کوئی بدعت ظاہر ہوتی ہے اور نہ کوئی سنت تبدیل ہوتی ہے نہ کوئی خلاف ہے نہ اختلاف، مگر جب لوگوں پر غلطیوں کی تاریکی چھا جاتی ہے تو دو طرح کے امام پیدا ہو جاتے ہیں، ایک اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے اور ایک جہنم کی طرف، یہی وقت ہوتا ہے جب شیطان کا بیان ظاہر ہوتا ہے اور اس کی آواز اس کے چاہنے والوں کی زبان سے بلند ہو جاتی ہے، اس کے سوار اور پیادہ بکثرت جمع ہو جاتے ہیں اور وہ ان کے اموال اور اولاد میں شریک ہو جاتا ہے، وہ لوگ اس کی بدعتوں پر عمل کرتے ہیں اور کتاب وسنت کو چھوڑ دیتے ہیں، ہاں اولیاء خدا حجت کے ساتھ بولتے ہیں اور کتاب وحکمت کو اختیار کر لیتے ہیں، اور اس طرح اہل حق اور اہل باطل الگ الگ ہو جاتے ہیں، اہل ہدیات کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور اہل ضلالت سے تعاون کیا جاتا ہے یہاں تک کہ جماعت فلاں اور اس کے امثال کے ساتھ ہو جاتی ہے لہٰذا ان دونوں قسموں کو نگاہ میں رکھو اور جو شریف میں ان کے ساتھ رہو یہاں تک کہ منزل پر پہنچ جاؤ، بیشک خسارہ والے وہی ہیں جنھوں نے اپنے نفس اور اپنے اہل سب کو روز قیامت خسارہ میں مبتلا کر دیا اور یہی کھلا ہوا خسارہ ہے، سورہ رمز آیت 5۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام
کافی 8 ص 52 / 16۔

خطبہ بی بی ثانی زاہراؑ دربار ابن زیاد میں

عبید اللہ بن زیاد کا دربان بیان کرتا ہے کہ ابن زیاد نے حضرت علیؑ بن الحسینؑ اور خواتین کو طلب کیا اور سر حسینؑ بھی سامنے لا کر رکھدیا، خواتین کے درمیان حضرت زینبؑ بنت علی بھی تھیں، ابن زیاد نے انھیں دیکھ کر کہا کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے تمہیں رسوا کیا، قتل کیا اور تمھاری باتوں کو جھوٹا ثابت کر دیا، آپ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو حضرت محمدؐ کے ذریعہ کرامت عطا فرمائی اور ہمیں پاک و پاکیزہ قرار دیا، رسوائی فاسق کا حصّہ ہے اور جھوٹ فاجر کا مقدر ہے۔ اس نے کہا کہ تم نے اپنے ساتھ پروردگار کا برتاؤ کیسا پایا؟ فرمایا ہمارے گھر والوں پر شہید ہونا فرض تھا تو وہ گھروں سے نکل کر اپنے مقتل کی طرف آ گئے اور عنقریب خدا تیرے اور ان کے درمیان اجتماع کرکے دونوں کا فیصلہ کر دے گا۔
امالی صدوق ص 140 / 3

خطبہ سیدہ، دربار کوفہ میں

اائے مکار و خیانت کار لوگو! خدا کرے تمہاری آنکھوں سے بھی آنسوؤں کا سیلاب نہ رکے، تمہارے سینوں سے کبھی نالوں کا سلسلہ ختم نہ ہو، تم اس عورت کی طرح ہو جس نے اپنا سارا سوت کات کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہو، نہ تمہارے عہد و پیمان کی کوئی قدر و قیمت ہے نہ تمہارے عہد و پیمان کی کوئی قدر و قیمت ہے نہ تمہاری قسم کا کوئی اعتبار ہے، یہ تو صرف لاف گزاف اور خود ستائی ہے چھوٹی کنیزوں کی طرح چاپلوسی اور اندر دشمنی ہے اس کے تمہارے پاس اور کیا ہے؟ تمہاری مثال مزبلہ پر اگی ہوئی گھاس کی ہے

تماری مثال اس ریت کی ہے جس سے قبر کو بند کرتے ہیں، اس دنیا۔آخرت ۔کیلئے،تم نے کتنا برا توشہ فراہم کیا ہے غضب خدا اور عذاب جہنم ! اب روتے ہو؟ قسم خدا کی تمہیں گریہ نہی کرنا چاہئے،کہ تم اسی لائق ہو ہنسو کم روؤزیادہ ! جو ننگ و عار تم نے اپنے لئے،خریدا ہے اس پر کیوں نہیں روؤگے ؟ جو داغ تمہارے دامن پر لگ گیا ہے وہ ہر گز نہیں چھوٹے گا، فرزند رسول (ص) اور جوانان جنت کے سردار کو قتل کرنے سے بڑھ کر اور کیا ننگ و عار ہو گا؟

تم نے اس شخص کو قتل کر دیا ہے جو تمہارے لئے،مشعل راہ اور تاریکی میں تمہارا امدد گار تھا! شرمندگی سے سروں کو جھکالو تم نے یکبار گی اپنے گزشتہ کارناموں کو گنوادیا اور مستقبل کے لئے،کوئی نیکی فراھم نہ کی ! اب تم ذلت و رسوائی کی زندگی بسر کرو کہ تم نے اپنے لئے،غضب خدا خریدا ہے ! تم نے ایسا کام کیا ہے کہ قریب ہے کہ آسمان زمین پر گرپڑے اور زمین شگافتہ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں، جانتے ہو تم نے کس کا خون بہایا ہے؟ معلوم ہے یہ تم کوچہ و بازار میں کس کی خواتین اور بیٹیوں کو لائے ہو ؟کیا تم جانتے ہو کہ تم نے رسول (ص) کے جگر کو چاک کیا ہے؟ کتنا برا اور احمقانہ کام ہے کہ جس کی برائی وزشتی ساری دنیا میں پھیل گئی ہے،

تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ آسمان سے زمین پر خون برس رہا ہے، لیکن یہ جان لو کہ قیُامت کا عذاب اس سے کہیں سخت ہوگا، اگر تمہارے کئے،ہوئے گناہ پر خدا بھی عذاب نہیں دے رہا ہے تو تم مطمئن نہ رہو، خدا گناہ کی سزا فورا نہیں دیتا ہے، لیکن مظلوموں کے خون کا ضرور انتقام لیتا ہے، خدا ہر چیز کا حساب رکھتا ہے

خطبہ مسلم بن عقیل بمقام کوفہ

حمد ہے اُس پاک اللہ کی جس نے محمدؐ اور علیؑ کو بنایا ہی اس لئے ہے تا کہ اپنی ذات پر دلیل دے سکے۔ اللہ نے دونوں میں سے ایک کو اپنی روح بنایا اور ایک کو اپنا نفس قرار دیا۔ جناب محمدؐ کو اللہ نے اپنی مشیّت کا تاج بنایا، اور دوسرے کو اپنے ارادے کی تلوار بنایا۔ یہ پاک وطاہر ہستیاں اس دنیا سے چلی گئیں۔آج زمین پر ان دونوں کا وارث سوائے حُسینؑ کے کوئی نہیں۔ وہ حُسینؑ جو ہر خیر کا تقسیم کرنے والا ہے۔ کیا تُم کوفی لوگ اُس حُسینؑ کو ترک کروگے جو نماز کا چراغ ہے؟ محراب کا نُور ہے، جو وجود کا خلاصہ ہے۔ تم جانتے ہو کہ یزید شرابی ہے، کیا وباوں بھری موت اور نُور بھری زندگی برابر ہو سکتے ہیں ؟

خلفیتہ اللہ

میرے خلفاء۔اولیاء اور میرے بعد مخلوقات پر حجت پروردگار بارہ افراد ہوں گے۔اول میرا برادر اور آخر میرا فرزند ! سوال کیا گیا کہ یہ برادر کون ہیں؟ فرمایا علیؑ بن ابی طالب ! اور فرزند کون ہے؟ فرمایا وہ مہدی جو ظلم وجور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیگا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کمال الدین ص280 /

خلقت محمدؐ وآل محمدؐ ومیثاق انبیا

کوئی شک نہیں کہ اللہ رب العزت احد اور واحد ہے۔ وہ واحدانیت میں یکا و تنہا ہے۔ پس اس نے ایک کلمہ سے تکلم فرمایا جو سب نور ہی نور تھا۔ پھر اس نے اس نور سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خلق کیا۔ اور بعد میں اسی نور سے مجھ کو اور میری ذریت کو خلق فرمایا۔ پھر ایک کلمہ سے تکلم فرمایا جو سب روح ہی روح تھا۔ پھر اللہ نے اس روح کو ہمارے ابدان میں ساکن کیا۔ پس ہم روح خدا اور اس کے کلمات ہیں۔ اور ہمارے ہی سبب سے ہم کو مخلوق سے پوشیدہ رکھا۔ اور ہم ہمیشہ اس کی رحمت کے سبز سایوں میں رہے۔ اس وقت نہ آفتاب تھا نہ مہتاب۔ نہ لیل و نہار تھے اور نہ کوئی دیکھنے والا تھا کہ دیکھ سکے۔ ہم اس وقت اس کی بندگی اور تسبیح و تقدیس بجالاتے اور اس کی بزرگی کا اقرار کرتے تھے۔ یہ اُس وقت تھا جب کہ کوئی مخلوق خلق نہ ہوئی تھی۔ اس نے انبیا سے اس بات کا میثاق لیا کہ ہم پر ایمان لائیں اور ہماری نصرت کریں۔ قران کریم میں اس طرف اشارہ ہے کہ جب اللہ نے انبیا سے عہد لیا کہ جب

تمہیں کتاب و حکمت عطا ہو گی اور ایک رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہارے پاس والی چیزوں کی تصدیق کرتا ہوا آئے گا تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام ،

نہج الاسرار ، خطبہ خلقت محمدؐ وآل محمدؐ ومیثاق انبیا

خلقت نور پیغمبر اکرمؐ بزبانی امیر المومنینؑ

بہ تحقیق کہ خدائے بزرگ وبرتر نے نور محمدؐ کو آسمانوں ، زمین ، عرش و کرسی ، لوح و قلم اور جنت جہنم کی خلقت سے پہلے اور آدم علیہ السلام ، نوح علیہ السلام ، ابراھیم علیہ السلام ، اسحٰق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی خلقت سے پہلے ، جیسا کہ ارشاد باری ہے کہ ہم نے ان کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی و نیز تمام انبیاؑ کی خلقت سے چار لاکھ چوبیس ہزار سال قبل پیدا کیا اور اس نور کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بارہ حجاب یعنی حجاب قدرت ، حجاب عظمت ، حجاب منت ، حجاب رحمت ، حجاب سعادت ، حجاب کرامت ، حجاب منزلت ، حجاب ہدایت ، حجاب نبوت ، حجاب رفعت ، حجاب ہیبت ، اور حجاب شفاعت خلق فرمائے۔ پھر نور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حجاب قدرت میں بارہ ہزار سال قیام عطا فرمایا جہاں وہ نور سبحان اللہ ربی الاعلیٰ کہتا رہا۔ اور پھر حجاب عظمت گیارہ ہزار سال رہا جہاں وہ سبحان عالم السر کہتا رہا۔ حجاب منت میں دس ہزار سال ، سبحان من ھو قائم لایلھو کہتا رہا۔ حجاب رحمت میں نو ہزار سال وہ سبحان من ھو غنی لایفتقر کہتا رہا۔ حجاب منزلت میں چھ ہزار سال سبحان ربی العلیٰ الکریم کہتا رہا، حجاب ہدایت میں پانچ ہزار سال رہا اور سبحان ذی العرش العظیم کہتا رہا۔ حجاب نبوت میں چار ہزار سال سبحان رب العزت عمایصفون کہتا رہا۔ حجاب رفعت میں تین ہزار سبحان ذی الملک والملکوت کہتا رہا۔ حجاب ہیبت میں دو ہزار سال سبحان اللہ وبحمدہ کہتا رہا۔ حجاب شفاعت میں ایک ہزار سال سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہتا رہا۔ پھر اللہ رب العزت نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام مبارک کو لوح پر ظاہر کیا جہاں یہ چار ہزار سال درخشاں رہا۔ پھر اس نور کو عرش پر ظاہر کیا۔ اور یہ ساق عرش پر سات ہزار سال ثابت رہا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اس نور کو صلب آدم علیہ السلام میں قرار دیا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام ، نہج الاسرار ، خطبہ خلقت نور محمدؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

خلیفۃ اللہ

آئمہ زمین میں پروردگار کے خلفاء ہوتے ہیں۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 193 ۔

خلیفۃ اللہ

کمیل بن زیاد راوی ہیں کہ امیر المؤمنینؑ میرا ہاتھ پکڑ کر صحرا کی طرف لے گئے اور وہاں جا کر ایک آہ سرد کھینچ کر فرمایا" بیشک زمین حجت خدا کو قائم رکھنے والے سے خالی نہیں ہو سکتی ہے چاہے ظاہر بظاہر ہو یا پردۂ غیب میں ہو تا کہ اللہ کے دلائل و بینات باطل نہ ہونے پائیں۔ مگر یہ کتنے ہیں اور کہاں ہیں؟ خدا کی قسم عدد کے اعتبار سے بہت تھوڑے ہیں اگرچہ قدر و منزلت کے اعتبار سے بہت عظیم ہیں۔ انھیں کے ذریعہ پروردگار اپنے حجج و بینات کا تحفظ کرتا ہے یہاں تک کہ اپنے امثال کے حوالہ کر دیں اور اپنے جیسے افراد کے دلوں میں ثابت کر دیں۔ انھیں علم نے حقیقت بصیرت تک پہنچا دیا ہے اور روح یقین ان کے اندر پیوست ہو گئی ہے۔ جسے دنیادار سخت سمجھتے ہیں وہ ان کے لئے نرم ہے اور جس سے جاہلوں کو وحشت ہوتی ہے اس سے انھیں انس حاصل ہوتا ہے۔ یہ دنیا میں ان اجسام کے ساتھ زندہ رہتے ہیں جن کی روحیں عالم اعلیٰ سے وابستہ رہتی ہیں۔ یہ زمین میں " خلفاء اللہ " اور اس کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔۔۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ حکمت ص 147۔ خصال ص 186 / 257 کمال الدین ص 291

خلیفہ

ہر امام اس زمین پر اللہ کا خلیفہ ہوتا ہے۔امام ابواب اللہ ہیں۔ یہ نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی۔انہی سے اللہ نے اپنی مخلوق پر حجت قائم کی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب الحجت

خمس

پروردگار نے یہ خمس صرف اولاد رسول کے ایتام و مساکین کے لئے رکھا ہے نہ کہ عام ایتام و مساکین کے لئے اور یہ صدقات کے بدلے میں ہے تاکہ انھیں قرابت رسول اور کرامت الٰہی کی بنیاد پر لوگوں کے ہاتھوں کے میل سے پاک رکھے اور انھیں یہ حق اس لئے عنایت فرمایا ہے کہ اس طرح انھیں دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور ذلت و رسوائی کے مقامات سے لوگ رکھے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 540 /4روایت حماد بن عیسٰی ۔

خوش نصیب

خوش نصیب وہ ہے کہ جس کے عیبوں پر اللہ جل جلالہ نے ابھی پردہ ڈالا ہوا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

خیرات

تھوڑا دینے سے شرماؤ نہیں کیونکہ خالی ہاتھ پھیرنا تو اس سے بھی گری ہوئی بات ہے.

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

دابۃالارض

میں بار بار حملہ کرنے والا اور صاحب حکومت حق ہوں، میرے پاس عصا بھی ہے اور مہر بھی ہے، میں وہ زمین پر چلنے والا ہوں جو لوگوں سے روز محشر کلام کروں گا۔۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 198 / 3 روایت ابوالصامت الحلوانی عن الباقرؑ

دانا لوگ

بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزوں کا ثمرہ بھوک پیاس کے علاوہ کچھ نہیں ملتا اور بہت سے عابد شب زندہ دار ایسے ہیں جنہیں عبادت کے نتیجہ میں جاگنے اور زحمت اٹھانے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا. زیرک و دانا لوگوں کا سونا اور روزہ نہ رکھنا بھی قابل ستائش ہوتا ہے.

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

دربار یزید ملعون

میں اُس کا بیٹا ہوں، جس کا سر پس گردن سے جُدا کیا گیا۔ جسے مرتے دم تک پیاسا رکھا گیا۔ جس کا حرم اسیر بنالیا گیا۔ جس کے بچوں کو بے جُرم و خطا ذبح کیا گیا۔ جس کو غسل و کفن نصیب نہیں ہوا۔ جس کا سر نیزے پر بُلند کیا گیا۔ جس کے چاروں طرف دشمن ہی دشمن تھے۔ جس کا کوئی مددگار نہ رہا تھا۔

امام زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

درود پیغمبرؐ اکرم پر

جب بھی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذکر ہو تو ان پر بہت زیادہ درود بھیجو۔ جس نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایک بار درود بھیجا، اللہ اس پر ملائکہ کی ہزار صفوں میں ہزار بار درود بھیجتا ہے، پھر مخلوق میں کوئی باقی نہیں رہتا جو اللہ کی اور ملائکہ کی صلواۃ کے بعد اس بندہ مومن پر درود نہ بھیجتا ہو۔ جو شخص اس امر پر راغب نہیں ہوتا وہ جاہل و مغرور ہے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کے اہلبیتؑ اس سے آزاد و بیزار ہیں۔ بلند آواز سے درود بھیجنے سے انفاق کو دور کرتا ہے۔ درود پڑھنے والے شخص کی سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ تیس اس دنیا میں اور ستر آخرت میں۔ جس کی دعا درود کے سوا کچھ نہ ہو اس کا دنیا اور آخرت کا غم دور ہو جاتا ہے۔ یعنی جو بھی دعا مانگے تو پہلے درود بھیجے۔ یہ میزان اعمال میں سب سے زیادہ وزنی عمل ہے۔ دعا کے شروع میں درود بھیجو اور پھر دعا کے آخر میں درود بھیجو، شان کریمی سے یہ بعید ہے کہ وہ اول و آخر تو قبول کرے اور بیچ کی دعا کو رد کر دے۔ کیونکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ان کی پاک و طاہر آلؑ پر درود کو اللہ تک پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

درود کا طریقہ

درود بھیجنے کا طریقہ صلوات اللہ و صلوات ملائکتہ وانبیاو رُسلہ و جمیع خلقہ علی محمد وآل محمد والسلام علیہ و علیہم ورحمۃ اللہ و برکتہ اللہ کا درود اور اس کے فرشتوں، انبیاء، مرسلین اور اس کی تمام مخلوقات کا درود مُحمد وآل مُحمد پر اور سلام آپ پر اور آپ کی آل پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت،

امام جعفر الصادق علیہ الصلوۃ والسلام

معنی الاخبار ص 418

دس سخت چیزیں

اللہ نے سخت ترین شے پتھر کو خلق کیا ہے، لوہا اس کو توڑ دیتا ہے، آگ لوہے کو پگھلا دیتی ہے، پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، بادل پانی کو اٹھائے پھرتے ہیں، ہوا بادلوں کو چلاتی ہے، فرشتے ہوا پر حاکم ہیں، ملک الموت فرشتوں کو بھی موت دے گا، موت، ملک الموت کو مار دے گی

امام حُسن ابن علیؑ علیہ الصلوۃ والسلام

دستر خوان

دستر خوان سے گرے ہوئے روٹی کے ٹکڑوں کا اٹھا کر کھا لینا حور عین کا حق مہر ہے۔

حدیث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

دعا

افضل ترین عبادت دعا ہے۔ قران کریم میں ارشاد الٰہی ہے، "جو لوگ میری عبادت میں تکبر کرتے ہیں، وہ عنقریب ذلت کے جہنم میں داخل کیئے جائیں گے۔" اس میں تکبر سے مراد دعا کا نہ مانگنا ہے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام بہت زیادہ دعا کرنے والے تھے۔

اللہ کے نزدیک اس سے بڑی کوئی عبادت نہیں ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور طلب کیا جائے اور اللہ کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو دعا مانگنے میں تکبر کرتا ہے اور جو کچھ اللہ کے خزانے میں ہے اسے نہیں مانگتا۔ ایک منزلت اللہ کے نزدیک ایسی بھی ہے جس کو بندہ بغیر مانگے نہیں پا سکتا۔ اگر کوئی اپنا منہ بند کرلے اور سوال نہ کرے تو اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ پس اللہ سے سوال کرو وہ ضرور دے گا۔ اس کا در کھٹکھٹاتے رہے قریب ہے کہ وہ تم پر کھل جائے۔ جو اللہ سے اس کے فضل کا سوال نہیں کرتا وہ محتاج رہتا ہے۔ بغیر دعا کے تقرب الہی ممکن نہیں۔ دعا نجات کی اور فلاح کی کنجی ہے اور بہترین دعا وہ ہے جو پاک سینہ اور پرھیزگار دل سے صادر ہو۔ اور دعا سبب نجات ہے۔ اخلاص سے دعا کرنے میں خلاصی ہے اور جب خوف زیادہ ہو تو پناہ صرف اللہ کی طرف سے ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے جو اسے دشمنوں سے نجات دیتا ہے اور دعا سے رزق تمہارے گرد چکر لگاتے ہیں۔ اللہ کو دن رات پکارا کرو، بار بار اللہ سے مانگو۔ دعا، نازل ہونے والی بلا کو اس طرح توڑ دیتی ہے جیسے دھاگا توڑ دیا جاتا ہے چاہے وہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو۔ دعا اس مصیبت کو بھی رد کر دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہو اور اس مصیبت کو بھی رد کر دیتی ہے جو ابھی نازل ہونی ہو۔ دعا، قضا کو رد کرتی ہے چاہے وہ قضا استحکام بھی رکھتی ہو۔ روز قیاُمت تک بلا اور دعا ساتھ ساتھ ہے۔ دعا، بلا کو رد کرتی ہے چاہے وہ بلا کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی دعا سے مستثنیٰ نہیں۔ دعا، قضا و قدر کو رد کرتی ہے۔ اکثر دعا کیا کرو، وہ ہر رحمت و ہر حاجت سے نجات کی کنجی ہے۔ خزانہ خدا سے کچھ نہیں مل سکتا جب تک دعا نہ کی جائے۔ بار بار دروازہ کھٹکھٹانے سے صاحب خانہ اس کے لئے ضرور دروازہ کھولتا ہے۔ دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور اللہ سے طلب کرو۔ دعا کرتے رہا کرو کہ وہ ہر درد کی دوا ہے۔ دعائے اجابت اسی طرح ہے جیسے بارش کی جگہ ابر ہے۔ جب بندہ خدا، خدائے عزیز و جبار کے سامنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو خدا کو اس کا سوال رد کرتے حیا آتی ہے اور وہ اپنی رحمت سے جو چاہتا ہے اسے دے دیتا ہے۔ پس جب تم سے کوئی دعا کرتا ہے اور اپنے چہرے اور سر پر بعد دعا ہاتھ پھیرتا ہے تو اللہ اس کی دعا کو رد نہیں کرتا۔ جب بھی کوئی بلا بندہ مومن پر نازل ہوتی ہے تو اللہ اس کے دل میں دعا کرنا ڈالتا ہے۔ اگر وہ مومن دعا نہ کرے تو مصیبت طولانی ہوتی ہے۔ جب بھی تم پر مصیبت نازل ہو تو دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور اللہ کے سامنے گریہ وزاری کرو۔ اگر تم سختی کے وقت راحت چاہتے ہو تو وقت راحت بہت زیادہ دعا کیا کرو۔ بہت زیادہ دعا مانگنے والے کی آواز سے ملائکہ واقف ہوتے ہیں اور اس کی دعائیں مقام اجابت پر ضرور پہنچتی ہیں اور قبول ہوتی ہیں۔ اس کی دعا قبول نہیں ہوتی جس کے باطن میں غفلت ہو۔ رجوع قلب سے توبہ کرو پھر دعا کے قبول ہونے کا یقین رکھو۔ جب بھی کسی میت کے لئے دعا کرو تو اپنا دل اس میت کی طرف متوجہ رکھو۔ بلکہ کوشش کرو مردہ کے لئے دعا میں اس کا وجود سامنے ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی سخت دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ اللہ کی طرف سے دعا کبھی کبھی اس لئے قبول نہیں ہوتی کہ وہ چاہتا ہے کہ تم اور دعا کرو۔ اپنی حاجات کیلئے ایک دوسرے کے سامنے آہ وزاری نہ کرو۔ یہ حق اللہ نے صرف اپنے لئے رکھا ہے۔ خواہ وہ قبول کرے یا نہ کرے۔ اللہ عالم ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ لیکن وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنی حاجات کا اپنی زبان سے ذکر اس کے سامنے دعا میں کرو۔ پس جب دعا کرو تو اپنی ضرورتوں کا نام لو۔ پوشیدہ دعائیں ستر دعاوں کے برابر ہیں۔ یعنی خفیہ دعا افضل ہے اعلانیہ دعا کے۔ دعا مانگنے کے افضل ترین چار اوقات ہیں۔ جب ہوائیں چل رہی ہوں۔ جب سائے ڈھل رہے ہوں۔ جب بارش ہو رہی ہو۔ اور جب کسی مومن مقتول کے خون کا پہلا قطرہ گرے۔ یہ وہ اوقات ہیں جب آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ پھر نماز کے چار وقت ہیں دعا مانگنے کے، نماز وتر کے وقت، نماز فجر کے بعد، نماز ظہر کے بعد اور نماز مغرب کے بعد۔ پھر تین اوقات ہیں، قرات قران کے وقت اور اذان کے وقت۔ اوز زوال شمس کے وقت۔ وقت سحر بہترین وقت ہے دعا کے لئے۔ حاجات طلب کرنے سے پہلے کچھ صدقہ کرو چاہے وہ خوشبو ہی ہو۔ جب خوف خدا سے تمہارے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوں اور تمہاری آنکھوں سے آنسو آجائیں تو یہ وہ وقت ہوتا ہے جب قبولیت دعا نزدیک ہوتی ہے۔ جب نصف رات گزر جائے تو اول نصف کا چھٹا حصہ دعا مانگنے کی بہترین ساعت ہے۔ ہر دعا قبول ہو گی۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

دعاانبیاکااسلحہ

تم ھمیشہ انبیاءکے اسلحوں سے مسلح رہو، کسی نے سوال کیاکہ انبیاء کااسلحہ کیاہے؟آپؑ نے فرمایا: دعا"۔

امام رضاعلیہ الصلوۃ والسلام

(اصول کافی ج/ 4ص/ 214)

دعاکاطریقہ

جو شخص خداکی حمد و ثنا،اور پیغمبراکرم (ص) پر صلوات کے بغیر دعا کرے وہ اس شخص کے مانند ھے جس نے بغیر چلے کے کمان کھینچی ہو۔

امام موسی کاظم علیہ الصلوۃ والسلام

دعاکتنی بار مانگی جائے

یا تو چالیس آدمی مل کر دعا کریں۔اگر چالیس نہ ہوں تو پھر چار آدمی مل کر دس مرتبہ اللہ سے دعا کریں۔اور چار بھی نہ ہوں تو ایک آدمی چالیس مرتبہ دعا کرے۔اللہ رب العزت اس کی دعا قبول کرے گا۔دعا مانگنے والا اور آمین کہنے والا اجر میں برابر کے شریک ہیں۔جب تم میں سے کوئی دعامانگے تو عام مومنین کو اس میں شریک کرو۔دعا،رحمت خداوندی سے مایوسی دور کرتی ہے۔کئ مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی کی دعا جلد پوری ہو جاتی ہے کیونکہ اللہ اس کو پسند نہیں کرتا اور یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ بندہ بار بار اس سے مانگے۔اور کئ مرتبہ وہ اپنے کسی بندہ کی دعا کو پوار کرنے میں تاخیر کرتا ہے کیونکہ وہ اس کی گریہ وزاری اور دعامانگنے کو پسند فرماتا ہے اور چاہتا ہے کہ یہ بندہ اس سے مانگتا رہے۔دعاکے پورے ہونے میں بیس سال کا وقفہ بھی آسکتا ہے۔مومن کو ہر وقت دعا کرنی چاہیے روز جمعہ تک قبول ہونے میں تاخیر ہوگی۔اللہ کی حمد اور پیغمبراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود پڑھنا ضروری ہے ورنہ دعا بلند نہیں ہوتی۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی،کتاب الایمان والکفر

دعامانگنا مومن کے لئے

اپنے مومن برادر کے لئے پوشیدہ طور پر دعامانگا کرو،یہ عمل تمہارے رزق کو آسمان سے کھینچ کر تمہارے نزدیک کرتا ہے۔اس دعا میں ریاکا شائبہ تک نہ آنے پائے۔اس دعا پر ہمیشہ ایک فرشتہ آمین کہتا ہے۔اس دعا کی قبولیت کے عوض ایک لاکھ نیکیاں اجر میں ملتی ہیں۔اپنے مومن بھائی کی برائی کرنے سے فرشتہ اس کے حق میں بددعا کرتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی،کتاب الایمان والکفر

دعامانگنے کاطریقہ

ایک سائل نے امامؑ سے پوچھاکہ دوآیات،کتاب خدا میں ایسی ہیں جن کا مطلب میں تلاش کر رہا ہوں۔فرمایا وہ کون سی ہیں؟ سائل بولا،ایک آیت تو یہ ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ہم دعا کرتے ہیں اور وہ قبول نہیں ہوتی۔امامؑ نے پوچھا تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟سائل نے کہا کہ نہیں لیکن معلوم نہیں کہ وجہ کیا ہے۔امامؑ نے ارشاد کیا،جس نے حکم خدا کی اطاعت کی اور طریقہ سے دعا مانگی تو ضرور قبول ہوگی۔ابتدا حمد سے کرو۔اور اس کی ان نعمتوں کا ذکر کرو جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہیں۔پھر ان کا شکر ادا کرو۔پھر پیغمبراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود وسلام بھیجو۔پھر اپنے گناہ یاد کرکے ان کا اقرار کرو۔

پھر اللہ سے دعا مانگو یہ ہے دعا مانگنے کا طریقہ۔ پھر امامؑ نے پوچھا کہ دوسری کون سی آیت ہے؟ سائل نے کہا، "تم جو راہ اللہ میں خرچ کرتے ہو وہ لوٹ کر آتا ہے، اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔" میں خرچ کرتا ہوں مگر واپس نہیں آتا۔ امامؑ نے پھر پوچھا تو کیا اللہ وعدہ خلافی کرتا ہے۔ سائل نے انکار کیا اور کہا مجھے نہیں معلوم کہ پھر کیا وجہ ہے۔ امامؑ نے کہا کہ اللہ صرف حلال کی کمائی سے منافع واپس کرتا ہے۔ اور اپنا انعام کرتا ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ دعا قبول ہو تو پھر رزق حلال کماو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

دعا میں گریہ

اگر کسی بات کا خوف ہو یا کوئی حاجت ہو تو اللہ کی طرف رجوع کرو۔ اور اس کی شان کے لائق اس کی حمد و ثنا کرو اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود وسلام بھیج کر اپنی حاجات طلب کرو۔ اگرچہ کم آنسو بھی ہوں۔ اللہ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوتا ہے جو سجدوں میں رونے والا ہو۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے والی شکل بناو۔ اگر مکھی کے پر کے برابر بھی آنسو نکلیں تو مبارک ہیں، مبارک ہیں، مبارک ہیں۔ جتنی زیادہ ہوسکے اللہ کی تعریف و ثنا کرو پھر درود بھیجو اس کے نبیؐ اور ان کی آل پر۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

دعا ندبہ

دعائے ندبہ آل محمدؐ کے بارے میں پروردگار کا فیصلہ اسی طرح جاری ہوا ہے جسمیں بہترین ثواب کی امیدیں ہیں اور زمین اللہ کی ہے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور انجام کا بہر حال متقین کے لئے ہے اور ہمارا پروردگار پاک و پاکیزہ ہے اور اس کا وعدہ سچا اور برحق ہے اور وہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کر سکتا ہے کہ وہ صاحب عزت و غلبہ بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔

بحار الانوار 102 106 / ا

دعا و سزا

یہ نہ سوچو اللہ دعا کو فوراً قبول کیوں نہیں کرتا، یہ شکر کرو کہ اللہ تمہارے گناہوں کی سزا فوراً نہیں دیتا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

دعا و قبولیت

اللہ کی شان یہ نہیں کہ دعا کا دروازہ کھولے اور قبولیت کا در بند کرلے۔ یا توبہ کا دروازہ کھولے اور مغفرت کا در بند کرلے۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

دعا ہاتھ آسمان کی طرف

دعا مانگتے وقت آسمان کی طرف ہاتھ اس لئے اٹھائے جاتے ہیں کیونکہ اللہ نے جس رزق کا تم سے وعدہ کیا ہے وہ آسمانوں میں ہے۔ قران کریم میں سورہ زاریات آیت مبارکہ 22 میں اس کا ذکر ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

دعا، جمعہ کے روز

ابرھیم کرخی راوی ہیں کہ امامؑ نے یہ دعا تعلیم دی اور حکم دیا کہ روز جمعہ ہم دعا کریں، "یا اللہ میں نے اپنی حاجت کو تیری طرف رجوع کیا ہے اور اپنی فقر و مسکنت کو آج تیری بارگاہ میں عرض کیا ہے۔ مجھے تیری مغفرت کہیں زیادہ ہے۔ پس اپنی قدرت سے تمام حاجتوں کو بر لا اور تیرے لئے یہ بہت آسان ہے۔ اور میری احتیاج تو تیرے ہی طرف ہے۔ تیرے سوا میں کسی اور سے نیکی پانے

کی امید نہیں رکھتا اور نہ محتاجی کے دن۔ اور جب لوگ تنہا مجھے قبر کے سپرد کر دیں گے۔ تیرے سوا کون ہے۔ میری احتیاج، تو اے میرے اللہ تیری ہی طرف ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الدعا

دفاع اہلبیت رسولؐ

دیکھو اللہ کو یاد رکھنا اپنے نبی کی ذریت کے بارے میں، تمھارے ہوتے ہوئے ان پر ظلم نہ ہونے پائے جبکہ ان سے دفاع کی طاقت بھی رکھتے ہو۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 7 ص 52 / 7 روایت عبدالرحمان بن حجاج عن الکاظمؑ، تہذیب 9 ص 177 / 714، روایت جابر عن الباقرؑ، الفقیہ 4 ص 191 / 433، روایت سلیم بن قیس، تحف العقول ص 198 کتاب سلیم بن قیس 2 ص 926۔

دل اکتا جاتے ہیں

یہ دل بھی اسی طرح اکتا جاتے ہیں جس طرح بدن اکتا جاتے ہیں۔ لہٰذا (جب ایسا ہو تو) ان کے لیے لطیف حکیمانہ نکات تلاش کرو۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

دل چار قسم کے

لوگوں کے دل چار طرح کے ہیں۔ ایک وہ جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں جس میں شیطانی رخنہ اندازیاں ہوتی ہیں۔ اگر موت ہے وقت ان دلوں میں نفاق رہا تو ہلاک ہوئے اور اگر ایمان کو پا لیا تو نجات کو پا گئے۔ دوسرا قلب منکوس یہ مشرک کا دل ہے۔ جو منہ کے بل گرا ہوا راہ چلتا ہے۔، تیسرا قلب مطبوع اور چوتھا روشن وازہر۔ ازہر کی صورت چراغ کی سی ہے اور یہ مومن کا قلب ہ جب خدا سے کچھ پاتا ہے تو شکر کرتا ہے۔ اور جب مصیبت آتی ہے تو صبر کرتا ہے۔۔ قلب مطبوع منافق کا دل ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

دل کی بیماری

دل کی تمام بیماریاں، نگاہ کے اٹھنے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

دنیا

مجھے اس دنیا سے کیا کام، جس کے حلال میں حساب ہے، اور حرام میں عذاب، سب لوگ سوئے ہوئے ہیں جب مریں گے تو جاگ جائیں گے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

دنیا خوبیاں خامیاں

دنیا کسی کی طرف رُخ کرتی ہے تو دوسروں کی خوبیاں بھی اُس سے منسوب کر دیتی ہے اور جب اُس سے منہ موڑتی ہے تو اُس کی اپنی خوبیاں بھی اُس سے چھین لیتی ہے۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام
نہج البلاغہ

دنیا سانپ

دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے جو چھونے میں نرم معلوم ہوتا ہے مگر اس کے اندر زہر ہلاہل بھرا ہوتا ہے، فریب خوردہ جاہل اس کی طرف کھینچتا ہے اور ہوشمند و دانا اس سے بچ کر رہتا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام
نہج البلاغہ

دنیا سمندر

دنیا، سمندر کے پانی کے مانند ھے، پیاسا شخص جتنا زیادہ اسے پیئے گا اس کی پیاس اتنی ھی بڑھے گی یھاں تک کہ وہ شخص مر جائے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوۃ والسلام

دنیا والے

دنیا والے عجیب ہیں، ایماندار کو کمینہ، بے ایمان کو ذھین، اور بے حیا کو حُسین کہتے ہیں۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

دوستی

جب تم کسی برادر مسلم سے دوستی کرو تو اس کا نام، اس کے باپ کا نام، اور خاندان و قبیلہ کا نام معلوم کرو کہ یہ اس کا حق واجب ہے اور سچی دوستی کے لئے ضروری ہے۔ ورنہ وہ دوستی حماقت ہے۔ دوست میں دو خوبیاں تلاش کرو کہ ایک وہ تمام نمازیں اپنے وقت پر ادا کرتا ہے، اور دوسری کہ وہ اچھے دنوں میں اپنے بھائیوں سے نیکی کرتا ہے۔ اپنے کسی دوست پر پورا بھروسہ نہ کرو۔ یہ وہ غلطی ہے جس کی تلافی تم سے نہ ہو سکے گی۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب العشرہ

دوستی

آل رسولؐ کی دوستی پر بھروسہ کرکے کبھی نیک اعمال اور عبادت کی کوشش کو ترک مت کرنا، اور کبھی عبادتوں پر بھروسہ کرکے آل رسولؐ کی دوستی کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ کیونکہ ان میں سے کوئی بھی چیز تنہا قابل قبول نہیں ہے۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام
عیون اخبار الرضا

دولت اخلاق

تم دولت میں لوگوں سے ہرگز نہیں بڑھ سکتے لیکن کوشش کرکے اخلاق میں ان سے بڑھ جاو۔

حدیث نبوی صل اللہ علیہ والہ وسلم

دین سے بے خبری

بہت سے پڑھے لکھوں کو (دین سے) بے خبری تباہ کر دیتی ہے اور جو علم ان کے پاس ہوتا ہے انہیں ذرا بھی فائدہ نہیں پہنچاتا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام
نہج البلاغہ

دین کیا ہے

عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنیؑ کا بیان ہے کہ میں امام علی نقیؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن موسیٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن الحسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر مرحبا کہا اور فرمایا کہ تم ہمارے حقیقی دوست ہو۔ میں نے عرض کی کہ حضور میں آپ کے سامنے اپنا پورا دین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر صحیح ہے تو میں اسی پر قائم رہوں ؟ آپ نے فرمایا ضرور۔! میں نے کہا کہ میں اس بات کا قائل ہوں کہ خدا ایک ہے، اس کا کوئی مثل نہیں ہے، وہ ابطال اور تشبیہ دونوں حدود سے باہر ہے، نہ جسم ہے نہ صورت، نہ عرض ہے نہ جوہر، تمام اجسام کو جسمیت دینے والا اور تمام صورتوں کا صورت گر ہے، عرض و جوہر دونوں کا خالق ہر شے کا پروردگار، مالک، بنانے والا اور ایجاد کرنے والا ہے۔ حضرت محمدؐ اس کے بندہ، رسول اور خاتم النبیین ہیں، ان کے بعد قیامت تک کوئی نبی آنے والا نہیں ہے اور ان کی شریعت بھی آخری شریعت ہے جس کے بعد کوئی شریعت نہیں ہے۔ اور امام و خلیفہ و ولی امر آپ کے بعد امیر المومنینؑ علی ابن ابی طالب ہیں۔ اس کے بعد امام حسنؑ، پھر امام حسینؑ پھر علی بن الحسینؑ پھر محمدؑ بن علیؑ پھر جعفر بن محمدؑ، پھر موسیٰؑ بن جعفرؑ، پھر علیؑ بن موسیٰؑ، پھر اس کے بعد آپ !۔ حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد میرا فرزند حسنؑ اور اس کے بعد ان کے نائب کے بارے میں لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ میں نے عرض کی کیوں ؟ فرمایا اس لئے کہ وہ نظر نہ آئے گا اور اس کا نام لینا بھی جائز نہ ہوگا یہاں تک کہ منظر عام پر آجائے اور زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیگا جس طرح ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ میں نے عرض کی حضور میں نے اس کا بھی اقرار کر لیا اور اب یہ بھی کہتا ہوں کہ جو ان کا دوست ہے وہی اپنا دوست ہے اور جو ان کا دشمن ہے وہی اپنا بھی دشمن ہے، ان کی اطاعت اطاعت خدا اور ان کی معصیت معصیت خدا ہے۔ اور میرا عقیدہ یہ بھی ہے کہ معراج حق ہے اور قبر کا سوال بھی حق ہے اور جنت و جہنم بھی حق ہے اور صراط و میزان بھی حق ہے اور قیامت بھی یقیناً آنے والی ہے اور خدا سب کو قبروں سے نکالنے والا ہے۔ اور میرا کہنا یہ بھی ہے کہ ولایت اہلبیتؑ کے بعد فرائض میں نماز۔ زکوۃ، روزہ، حج، جہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر سب شامل ہیں، حضرت نے فرمایا اے ابوالقاسم ! خدا کی قسم یہی وہ دین ہے جسے خدا نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے اور تم اس پر قائم رہو، پروردگار تمھیں دنیا و آخرت میں اس پر ثابت قدم رکھے۔

امام علیؑ نقی علیہ الصلوۃ والسلام

امالی صدوق 278 / 24، التوحید 3781 / ، کمال الدین 379، روضۃ الواعظین ص 39، کفایۃ الاثر ص 282، ملاحظہ ہو صفات الشیعہ 127 / 68۔

دین و دنیا

وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے دین کے لئے دنیا کو اور دنیا کے لئے دین کو چھوڑ دیا ہو۔

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوۃ والسلام

ذکر اور اہل ذکر

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میں ذکر ہوں۔ اور آئمہ اہل الذکر ہیں۔ اور اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ ذکر ہے تمہارا اور تمہاری قوم کا۔ اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔ امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہم رسولؐ اللہ کی قوم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے لوگوں کو احکام دین کے متعلق سوال کرنا چاہیے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

ذکر خدا

ارشاد رب العزت ہے کہ جو اللہ کا ذکر پوشیدہ طور پر کرے گا اللہ اس کا ذکر اعلانیہ کروں گا۔ غافلوں میں ذکر خدا کرنے والا ایسا ہے جیسے اسلام سے بھاگنے والوں سے جنگ کرنے والا اور اس کی جزا جنت ہے۔

امام علی نقی علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

ذوالفقار

میرے جد علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام کی تلوار ذوالفقار حضرت جبرائیل آسمان سے لائے تھے۔ اُس کا قبضہ چاندی کا تھا اور وہ میرے پاس ہے۔

حضرت امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی

راسخون فی العلم

راسخون فی العلم

ہم وہ قوم ہیں جن کی اطاعت پروردگار نے واجب قرار دی ہے، انفاق ہمارے ہی لئے ہیں اور منتخب اموال بھی ہمارا ہی حصہ میں ہمیں راسخون فی العلم ہیں اور راسخون فی العلم ہیں اور ہمیں وہ محسود ہیں جن کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے کیا یہ لوگ ہمارے بندوں سے اس بات پر حسد کرتے ہیں کہ ہم نے انھیں اپنے فضل سے بہت کچھ عطا کردیا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص186،

راسخون فی العلم

ہم ہی راسخون فی العلم ہیں اور ہمیں تاویل قرآن کے جاننے والے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 213 / 1، بصائر الدرجات 5 ص204 ۔ تفسیر عیاشی 1 ص 164 /8 تاویل الآیات الظاہرہ ص 106 از ابو بصیر۔

راسخون فی العلم

ومایعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم" کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ پورے قرآن کی تاویل کا راز خدا اور راسخون فی العلم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے۔ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ان تمام افراد میں سب سے افضل ہیں کہ پروردگار نے انھیں تمام تنزیل اور تاویل کا علم عنایت فرمایا ہے اور کوئی ایسی شے نازل نہیں کی جس کی تاویل کا علم انھیں نہ دیا اور پھر ان کے اوصیاء کو عنایت فرمایا گیا اور جب جاہلوں نے یہ سوال کیا کہ ہم کیا کریں؟ تو ارشاد ہوا" یقولون امنابہ کل من عند ربنا" تمھاری شان یہ ہے کہ سب پر ایمان لے آو اور کہو کہ سب پروردگار کی طرف سے ہے۔ دیکھو قرآن میں خاص بھی ہے اور عالم بھی، ناسخ بھی ہے اور منسوخ بھی، محکم بھی ہے اور متشابہ بھی اور راسخون فی العلم ان تمام امور کو بخوبی جانتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

تفسیر عیاشی 1 ص164 / 6، کافی 1 ص 2 / 213، تاویل الآیات الظاہرہ ص 107، بصائر الدرجات ص 204 /8، تفسیر قمی 1 ص 96، مجمع البیان 2 ص 701۔

راسخون فی العلم

کہاں ہیں وہ لوگ جن کا خیال ہے کہ ہمارے بجائے وہی" راسخون فی العلم" ہیں حالانکہ یہ صریحی جھوٹ ہے اور ہمارے اوپر ظلم ہے کہ خدا نے ہمیں بلند بنایا ہے اور انھیں پست قرار دیا ہے، ہمیں علم عنایت فرمایا ہے اور انھیں اس علم سے الگ رکھا ہے، ہمیں اپنی بارگاہ میں داخل کیا ہے اور انھیں دور رکھا ہے، ہمارے ہی ذریعہ ہدایت حاصل کی جاتی ہے، اور تاریکیوں میں روشنی تلاش کی جاتی ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ 124 مناقب ابن شہر آشوب 1 ص285، غرر الحکم ص2826۔

راسخون فی العلم

پرور دگار نے اُمت پر اولیاء امر کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے کہ وہ اسکے دین کے ساتھ قیام کرنے والے ہیں جس طرح کہ اس نے رسول کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے" اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" اس کے بعد ان اولیاء امر، کی منزلت کی وضاحت تاویل قرآن کے ذریعہ کی ہے" ولو ردوہ الی الرسول والیٰ اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم"۔نساء آیت 83۔اگر یہ لوگ مسائل کو رسول اور اولی الامر کی طرف پلٹا دیتے تو دیکھتے کہ یہ حضرات تمام امور کے استنباط کی طاقت رکھتے ہیں۔اور ان کے علاوہ ہر شخص تاویل قرآن کے علم سے بے خبر ہے،اس لئے کہ یہی راسخون فی العلم" آل عمران آیت 7۔بحار 69 ص 2979 / ۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

راضی بہ رضاالٰہی

میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ گھر سے نالہ وفریاد کی آواز بلند ہوئی،آپ اٹھے اور پھر بیٹھ گئے اور انا اللہ کہہ کر گفتگو میں مصروف ہوگئے اور آخر میں فرمایا کہ ہم خدا سے اپنے لئے اپنی اولاد اور اپنے اموال کے لئے عافیت چاہتے ہیں لیکن جب قضاء واقع ہو جاتی ہے تو یہ ممکن نہیں ہوتا ہے کہ جس کو خدا چاہتا ہے اس کو ناپسند کردیں۔

علاء بن کامل

کافی 3 ص 13226 / ۔

راضی بہ رضاالٰہی

میں امام صادقؑ کے گھر آپ کے ایک فرزند کی عیادت کیلئے حاضر ہوا تو دروازہ پر آپ کو مخزون ورنجیدہ دیکھا اور پوچھا بچہ کا کیا حال ہے،فرمایا وہی حال ہے،اس کے بعد گھر کے اندر گئے اور ایک ساعت کے بعد مطمئن برآمد ہوئے،میں سمجھا کہ شائد صحت ہو گئی ہے،میں نے کیفیت دریافت کی؟فرمایا مالک کی بارگاہ میں چلا گیا۔میں نے عرض کی،میری جان قربان،جب وہ زندہ تھا تو آپ رنجیدہ تھے،اب جب مر گیا ہے تو وہ حالت نہیں ہے؟فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ مصیبت کے نازل ہونے سے پہلے تک پریشان رہتے ہیں، اس کے بعد جب امر الٰہی واقع ہو جاتا ہے تو اس کے فیصلہ پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس کے امر کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

قتیبہ الاعشی

کافی 3 ص 11/225۔

راوی اور عابد

"راوی نے سرکار صادق ص سے پوچھا کہ ایک شخص آپ کی احادیث روایت کرتا اور مشہور کرتا اور شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرتا ہے اور دوسرا شخص عابد ھے مگر وہ روایت نھیں کرتا آپکی احادیث کو.ان میں کون افضل ہے؟فرمایا ہماری احادیث کی روایت کرنے والاہزار عابدوں سے بھتر ھے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی ج ا

راوی حدیث

اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرتے تو عرض کیا کہ آپ کا امر کس طرح زندہ کیا جاتا ہے؟فرمایا ہمارے علوم سیکھا جاتا ہے اور پھر لوگوں کو سکھایا جاتا ہے کہ لوگ ہمارے کلام کے محاسن سے آگاہ ہو جائیں تو خود بخود ہمارااتباع کرنے لگیں گے،۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ 1 ص 307 /69، معانی الاخبار ص 1/180۔

رب المشارق والمغارب

رب المشارق والمغارب سورج ہر دن جس لمحے طلوع ہوتا ہے اگلے دن مختلف لمحے سے طلوع ہوتا ہے۔اور جس دن غروب ہوتا ہے تواگلے دن اور لمحے میں غروب ہوتا ہے۔ایک سال میں تین سو ساٹھ دن ہیں۔لہذا سورج کیلئے تین سو ساٹھ مشارق اور تین سو ساٹھ مغارب ہیں۔اللہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

امام جعفر الصادق علیہ السلام

رزق

اگر رزق عقل و دانشمندی سے ہی ملتا تو جانور اور بے وقوف زندہ نہ رہتے (بھوکے مر جاتے)۔

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

رزق

دن کی روشنی میں رزق تلاش کرو اور رات کی تاریکی میں اُسے تلاش کرو جو تمہیں رزق دیتا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

رزق مانگنا

جب تم دنیا کی مفلسی سے تنگ آجاو اور رزق کا کوئی راستہ نہ نکلے تو صدقہ دے کر اللہ سے تجارت کرو۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

رسولؐ اللہ اور ان کے اہلبیتؑ معصوم

پروردگار نے رسولؐ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اس لئے کہ وہ معصوم اور پاکیزہ کردار ہیں اور کسی معصیت کا حکم نہیں دے سکتے ہیں اس کے بعد اس نے اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے کہ وہ بھی معصوم اور پاکیزہ کردار ہیں اور کسی معصیت کا حکم نہیں دے سکتے ہیں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

کتاب سلیم بن قیس 2ص884 / 54۔ علل الشرائع ص123،

رغبت دعا

اپنے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف اٹھاو۔ (گویا آسمان سے جو نازل ہو رہا ہے وہ لے رہے ہو)۔ دونوں ہاتھ بلند کرو اور ان کو آنسو بہاتی ہوئی آنکھوں کے قریب لے آو پھر دعا کرو۔آنسو وہ ہیں جن کے ناپ و وزن ممکن نہیں۔خوف خدا میں آنسوؤں کا ایک قطرہ آگ کے دریا بجھا دیتا ہے۔جو آنکھ اللہ کے خوف میں آنسوؤں میں ڈبڈبائے گی قیامت کے روز اس شخص کے لئے نہ تیرگی ہوگی نہ حساب نہ ذلت ہوگی۔جب آنسو بہہ نکلتے ہیں تو اللہ آتش جہنم کو حرام کر دیتا ہے۔اگر رونے والا پوری قوم کے لئے روئے گا اور اللہ ان سب پر رحم فرمائے گا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

رمضان

تم لوگ یہ نہ کہو کہ یہ رمضان ہے اور نہ کہو کہ رمضان گزر گیا یا رمضان آگیا بیشک رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور یہ اسم اللہ ہے. بلکہ تم لوگ کہو ماہ رمضان پس ماہ کا اضافہ کیا گیا ہے. چونکہ تم لوگ نہیں جانتے کہ رمضان کیا چیز ہے؟

امام محمدؐ باقر علیہ الصلوۃ والسلام

(معانی الاخبار ص ۳۱۶)

روز قیأمت امان

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ! جو ہم اہلبیتؑ سے محبت کرے گا پروردگار اسے روز قیأمت مامون و محفوظ اٹھائے گا۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ 2 ص58 220 /

روزہ

امام رضاؑ اکثر ایام میں روزے سے رہا کرتے تھے، خصوصیت کے ساتھ مہینہ میں تین دن کے روزے کبھی ترک نہیں فرماتے تھے اور اسی کو سارے سال کا روزہ قرار دیتے تھے۔

ابراہیم بن عباس

عیون اخبار الرضاؑ 2 ص184 /7، اعلام الوریٰ ص314۔

روزہ

حماد بن عثمان نے امام صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے روزہ شروع کیا تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اب روزہ ہی رکھتے رہیں گے اور اس کے بعد جب افطار کیا تو افطار کے بارے میں یہی کہنے لگے یہاںتک کہ آپ نے صوم داوٗد شروع کر دیا کہ ایک روز روزہ رکھتے تھے اور ایک روز افطار کرتے تھے، اس کے بعد آخر حیات میں مہینہ میں تین روز کی پابندی فرماتے رہے تین روزے ایک ماہ کے برابر ہیں اور ان سے وسوسہ ٔ نفس کا علاج ہوتا ہے۔ حماد نے عرض کی کہ حضور یہ تین دن کونسے ہیں؟ فرمایا مہینہ کی پہلی جمعرات، دوسرے عشرہ کا پہلا بدھ اور مہینہ کی آخری جمعرات۔ دوبارہ سوال کیا کہ ان ایام میں کیا خصوصیت ہے؟ فرمایا کہ گذشتہ اُمتوں میں انھیں دنوں میں عذاب نازل ہوا تھا تو آپ اس عذاب کے خوف سے روزہ رکھتے تھے کہ یہ اُمت محفوظ رہے۔

امام جعفر الصادق علیہ السلام

کافی 4 ص1/89 الفقیہ 2 ص82 / 1786

روزہ

میرے جد امام زین العابدینؑ جب روزہ رکھتے تھے تو ایک بکری ذبح کرکے اس کا گوشت پکواتے تھے اور وقت افطار صرف اس کی خوشبو سونگھ کر سارا گوشت مختلف غریب گھرانوں میں تقسیم کرادیا کرتے تھے اور خود روٹی اور کھجور کھالیا کرتے تھے خدا ان پر اور ان کے آباء طاہرینؑ پر رحمتیں نازل کرے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 4 ص68 / 3، المحاسن 2 ص158 / 1432، از حمزہ بن حمران۔

روزہ

میں نے امام علیؑ بن الحسینؑ کی کنیز سے آپ کے انتقال کے بعد دریافت کیا کہ حضرت کے روزمرہ کے بارے میں بیان کرو تو انھوں نے کہا کہ مفصل یا مختصر؟ میں نے کہا مختصر!! انھوں نے کہا کہ میں نے دن میں کبھی آپ کے سامنے کھانا پیش نہیں کیا اور نہ رات میں کبھی بستر بچھایا ہے۔ (یعنی یہ کام وہ خود کرتے تھے)

علی بن ابی حمزہ

علل الشرائع ص232 /9

روٹی کی تیاری

"ایک مرتبہ جناب ابوذر رحمتہ اللہ نے روٹی کو ہاتھ میں اٹھا کر گردش دی۔ سلمان فارسیؓ ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ناراض ہوگئے اور کہا کہ ابوذر اس روٹی کے تیار ہونے میں وہ پانی خرچ ہوا ہے جو عرش کے نیچے ہے۔ اور اس کی تیاری میں ملائکہ نے کردار

ادا کیا ہے۔ اور انہوں نے زیر عرش پانی کو ہوا کے سپرد کیا اور ہوا نے اس کی تیاری میں اپنا کردار ادا کیا۔ ہوا نے اس پانی کو بادلوں کے حوالے کیا اور بادلوں نے اس کی تیاری میں بڑا کردار ادا کیا۔ انہوں نے زمین پر بارش برسائی اور اس کی تیاری میں گرج، چمک اور ملائکہ نے حصہ لیا۔ جنہوں نے اسے اس کے مقام پر رکھا۔ اس کی تیاری میں زمین اور لکڑی اور لوہے (ہل) اور جانوروں اور آگ اور ایندھن اور نمک کے علاوہ اور بھی بے شمار چیزوں نے حصہ لیا اور اتنی محنت کے بعد یہ روٹی تیار ہوئی۔ اور آپ اس نعمت کا ایسے شکر ادا کر رہے ہیں؟ یہ سن کر ابوذر شرمندہ ہوگئے اور کہا کہ میں اللہ کے حضور معافی طلب کرتا ہوں اور آپ سے بھی اپنے رویے کی معذرت چاہتا ہوں۔"

سلیم بن قیس ہلالی

عیون اخبار رضاؑ، ص 125

زائرین امام حسینؑ کے لئے امامؑ کی دعا

اے وہ پروردگار جس نے ہمیں مخصوص کرامت عطافرمائی ہے اور وصیت کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور ہم سے شفاعت کا وعدہ کیا ہے اور ہمیں تمام ماضی اور مستقبل کا علم عطافرمایا ہے اور لوگوں کے دلوں کو ہماری طرف جھکا دیا ہے، خدایا ہمیں اور ہمارے برادران ایمانی کو اور قبر حسینؑ کے تمام زائروں کو بخش دے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 4 ص 582 /11

زبان

زبان ایک ایسا درندہ ہے کہ اگر اسے کھلا چھوڑ دیا جائے تو پھاڑ کھائے.

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

زکوۃ

چونکہ ہر ایک ہزار انسانوں میں پچیس مسکین خلق ہوتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ نے اسی تناسب سے زکوہ کی شرح تم لوگوں پر واجب کی ہے۔

امام جعفر الصادق علیہ الصلوۃ والسلام

معنی الاخبار

زکوۃ

ہم نے کتاب علیؑ (تفسیر قران) میں رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا یہ ارشاد دیکھا ہے کہ جب لوگ زکٰوۃ روک لیں گے تو زمین بھی اپنی برکتوں کو روک لے گی۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 3 ص 505 /17 روایت ابو حمزہ۔

زمانہ

تم اچھا کرو اور زمانہ تم کو بُرا سمجھے، یہ تمہارے حق میں بہتر ہے بجائے اس کے کہ تم بُرا کرو اور زمانہ تم کو اچھا سمجھے۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

زمین کا سارا پانی امامؑ کی ملکیت ہے

اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو اس حکم کی تعمیل میں زمین پر بھیجا کہ وہ اپنے پیر کو زمین پر مار کر آٹھ نہریں جاری کریں۔ان میں زیادہ مشہور سیحان یہ بلغ میں ہیں۔ خشوع یہ دریا برف پوش ہے۔ مہران (دریائے سندھ) جو ہندوستان میں ہے۔ نیل جو مصر میں ہے۔ اور دجلہ اور فرات۔ اور ہر وہ جگہ جہاں سے لوگ بغیر ڈول یا رسی کے سیر اب ہوتے ہیں یا ان کے ساتھ ، پس وہ پانی ہمارا ہے۔ اور جو ہمارا ہے وہ ہمارے شیعوں کا ہے۔ ہمارے دشمن کا اس پر کوئی حق نہیں۔ مگر غاصب بن کر۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

زندگی کس طرح گزارو

اللہ کی اتنی عبادت کرو جتنی تمہیں اللہ کی ضرورت ہے۔ اللہ کی اتنی نافرمانی کرو جتنا اللہ کے عذاب پر صبر کر سکتے ہو۔ دنیا کے لئے اتنے اعمال کرو جتنا تمہیں اس دنیا میں رہنا ہے۔ آخرت کے لئے اتنے اعمال کرو جتنا تمہیں وہاں رہنا ہے۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

زندگی کیسے گزارنی ہے۔امام کا خط اپنے اصحاب کے نام

امابعد، اپنے پرودگار سے عافیت طلب کرو، سکون ، وقار اور اطمینان نفس کو اپنا شعار بناؤ، حیات و غیرت کو اختیار کرو اور ان تمام چیزوں سے دور رہو جن سے تمھارے پہلے اللہ کے نیک بندوں نے دوری اختیار کی ہے، خبر دار بہتان، ،الزام تراشی ،گناہ اور ظلم سے زبان کو آشنا نہ کرو کہ تم نے ان مکروہ اور ناپسندیدہ اقوال سے زبان کو بچالیا تو اس میں پرودگار کے نزدیک تمھارے لئے خیر ہے۔

ایسی ناپسندیدہ باتوں سے زبان کو آشنا کرنا بندہ کے لئے تباہی کا سبب اور اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اور خدا اسے گونگا، بہرا اور اندھا بنا دیتا ہے جس کے بعد سورہ بقرہ کی آیت 18 کا مصداق ہو جاتا ہے " یہ لوگ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں کہ اب پلٹ کر آنے والے نہیں ہیں یعنی بولنے کے لائق نہیں ہے اور پھر انھیں اجازت بھی نہ دی جائے گی کہ معذرت کر سکیں" ۔ سورہ مرسلات آیت 36۔

خبر دار جن چیزوں سے خدا نے روکا ہے ان کا ارتکاب نہ کرنا اور ان باتوں کے علاوہ خاموش رہنا جن میں آخرت کا فائدہ ہو اور خدا اجر وثواب دے سکے، تسبیح و تقدیس و تہلیل و ثنائے پرودگار کرتے رہنا، اس کی بارگاہ میں تضرع وزاری کرنا اور ان چیزوں میں رغبت پیدا کرنا جو اس کے پاس ہیں اور جن کی قدر و منزلت اور حقیقت کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے، اپنی زبان کو ان باتوں سے دور رکھو جن کلمات باطل سے خدا نے روکا ہے اور جن کا انجام ہمیشہ کا عذاب جہنم ہے اگر انسان توبہ نہ کرلے اور ان سے بالکل الگ نہ ہو جائے۔

دعا کرتے رہو کہ مسلمانوں نے کوئی کامیابی اور کامرانی دعا سے بہتر اور تضرع وزاری سے بالاتر وسیلہ سے حاصل نہین کی ہے، جس چیز کی خدا نے رغبت دلائی ہے اس کی رغبت رکھو اور جس چیز کی طرف دعوت دی ہے ادھر قدم آگئے بڑھاؤ کہ کامیابی حاصل کرلو اور عذاب الٰہی سے نجات پاجاؤ۔

خبر دار تمھارا نفس کسی حرام کی لالچ میں نہ پڑ جائے کہ جس نے دنیا میں محرمات الٰہیہ کی پرواہ نہیں کی خدا آخرت میں اس کے اور جنت و نعمات و لذات جنت کے درمیان حائل ہو جائے گا اور اسے اہل جنت کی دائمی اور ابدی کرامت و عظمت سے محروم کر دے گا۔ یاد رکھو، بدترین اور خطرناک ترین حصہ اس کا ہے جس نے اطاعت الٰہی کو ترک کر کے معصیت کا راستہ اختیار کیا اور دنیا کی چند روزہ

زائل ہو جانے والی لذتوں کو آخرت کی دائمی نعمت و لذت و کرامت پر مقدم کرکے محرمات الٰہی کو پامال کر دیا، افسوس ہے ایسے افراد کے لئے کیا بدترین حصہ ان کو ملا ہے اور کیا خسارہ آمیز واپسی ہوئی ہے اور کیا بدترین حال روز قیامت ہوا ہے۔

اللہ سے پناہ طلب کرو کہ تمہیں ایسا نہ ہونے دے اور ایسی بلاء میں مبتلا نہ کرنے کہ اس کی طاقت و قوت کے علاوہ کوئی طاقت و قوت نہیں ہے، دعاؤں میں کثرت پیدا کرو کہ پروردگار اپنے بندگان مومنین سے کثرت دعا کو پسند کرتا ہے اور اس نے قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے اور خدا روز قیامت ان دعاؤں کو بھی ایک ایسا عمل خیر بنادے گا جس سے جنت کے درجات میں اضافہ ہو جائے گا۔

جہاں تک ممکن ہو دن رات کی تمام ساعتوں میں ذکر خدا کرتے رہو کہ اللہ نے تمہیں کثرت ذکر کا حکم دیا ہے اور وہ بھی اپنا ذکر کرنے والوں کو یاد رکھتا ہے اور یاد رکھو کہ جب بھی کوئی بندۂ مومن اسے یاد کرتا ہے تو وہ بھی اسے خیر سے یاد کرتا ہے، اپنی طرف سے خدا کی بارگاہ میں کثرت عبادت کا ہدیہ پیش کرو کہ اس کی بارگاہ میں کسی بھی خیر کا حصول اس کی اطاعت اور ان تمام محرمات سے اجتناب کے بغیر جن کا ذکر ظاہر یا باطن قرآن میں کیا گیا ہے... ممکن نہیں ہے۔

یاد رکھو کہ خدا نے جس شے سے اجتناب کا حکم دیا ہے اسے حرام قرار دیا ہے لہٰذا سنت و سیرت پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا اتباع کرو اور اس کے مقابلہ میں اپنے افکار اور خواہشات کا اتباع نہ کرو کہ گمراہ ہو جاؤ، جہاں تک ممکن ہو اپنے نفس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کہ تم جو نیکی بھی کروگے وہ اپنے لئے کروگے اور تمہاری برائی بھی تمہارے ہی لئے ہوگی۔
اے وہ جماعت جس کے امور کا خدا محافظ ہے! تمہارا فرض ہے کہ سنت رسول اور آثار ائمہ ہدی واہلبیتؑ رسول اللہ کا خیال رکھو کہ جس نے ان چیزوں کو اختیار کرلیا وہ ہدایت پا گیا اور جس نے انہیں چھوڑ دیا اور ان سے کنارہ کشی کرلی وہ گمراہ ہو گیا، یہی وہ حضرات ہیں جن کی ولایت اور اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور ہمارے پدر بزرگوار رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ اتباع سنن و آثار میں مختصر عمل کی پابندی بھی روز قیامت بدعتوں اور خواہشات کی پیروی سے کہیں زیادہ مفید اور پروردگار کو خوش کرنے والی ہے۔

یاد رکھو کہ خواہشات اور بدعات کا اتباع خدا کی ہدایت کے بغیر کھلی ہوئی گمراہی ہے اور ہر گمراہی بدعت ہے اور بدعت کا انجام جہنم ہے خدا کی بارگاہ میں کسی خیر کا حصول اطاعت اور صبر و رضا کے بغیر ممکن نہیں ہے کہ صبر و رضا خود ہی اطاعت پروردگار ہے۔
اور یاد رکھو کہ کسی بندہ کا ایمان اس وقت تک ایمان نہیں کہا جاسکتا ہے جب تک وہ خدا کے برتاؤ سے راضی نہ ہو اور اس کے برتاؤ کو اپنی پسند و ناپسند پر مقدم نہ رکھے اور خدا صبر و رضا والوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرے گا جس کے وہ اہل ہوں گے اور وہ برتاؤ ان کی اپنی پسند سے یقیناً بہتر ہوگا۔

تمہارا فرض ہے کہ تمام نمازوں کی محافظت اور پابندی کرو بالخصوص نماز ظہر کی اور اللہ کی بارگاہ میں دعا گو رہو جس طرح اس نے تم سے پہلے والوں کو بھی حکم دیا ہے اور تمہیں بھی حکم دیا ہے۔ اور تمہارا فرض ہے کہ غریب مسلمانوں سے محبت کرو کہ جس شخص نے بھی انہیں حقیر سمجھا اور ان کے سامنے غرور کا مظاہرہ کیا وہ دین خدا سے پھسل گیا اور پروردگار اسے ذلیل بھی کرے گا اور سزا بھی دے گا، ہمارے پدر بزرگوار رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ پروردگار نے مجھے غریب مسلمانوں کی محبت کا حکم دیا ہے اور یاد رکھو کہ جو بھی ان میں سے کسی ایک کو بھی ذلیل کرے گا، خداوند اس پر عذاب اور حقارت آمیز عذاب نازل کرے گا کہ لوگ اس سے بیزار رہیں گے اور خدائی سزا اس سے زیادہ سخت ہوگی، اپنے مسلمان غریب بھائیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو کہ تمہارے اوپر ان کا حق ہے کہ ان سے محبت کرو، پروردگار نے اپنے رسول کو ان کی محبت کا حکم دیا ہے، اب اگر کسی شخص

نے ان سے محبت نہ کی جن کی محبت کا خدا نے حکم دیا ہے تو اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی اور جس نے ایسا کیا اور اسی حال میں مر گیا وہ گمراہ دنیا سے جائے گا ۔
دیکھو اپنی بڑائی اور تکبر سے دور رہو کہ کبریائی پروردگار کی ردا ہے اور جو اس میں خدا سے مقابلہ کرے گا وہ اسے روز قیامت ذلیل کردے گا اور دنیا میں اس کی کمر توڑ دے گا، خبر دار ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنا کہ یہ نیک بندوں کا طریقہ نہیں ہے، جو شخص بھی کسی پر ظلم کرے گا اس کا مظلمہ خود اس کی گردن پر ہوگا اور خدا اس کے خلاف مظلوم کی مدد کرے گا اور جس خدا مدد کردے گا وہی کامیاب ہوگا اور غالب آ جائے گا۔

خبر دار ایک دوسرے سے حسد بھی نہ کرنا کہ کفر کی اصل حسد ہی ہے اور خبر دار کسی مظلوم مسلمان کے خلاف کسی کی امداد نہ کرنا کہ وہ بد دعا کردے گا تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی، رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ مظلوم مسلمان کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

اور ایک دوسرے کی امداد کرتے رہنا کہ ہمارے جد رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کی امداد ایک کار خیر ہے اور اس کا ثواب ایک ماہ کے روزہ اور مسجد الحرام میں اعتکاف سے زیادہ ہے۔

اور خبر دار کسی مسلمان بھائی پر غربت میں دباؤمت ڈالنا کہ اگر تمھارا کوئی حق ہے تو زبر دستی وصول کرو کہ ہمارے جد رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کو مسلمان پر تنگی کرنے کا حق نہیں ہے اور جو شخص غریب مسلمان کو مہلت دیدے گا خدا اس دن اسے سایہ رحمت میں جگہ دے گا جس دن اس کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا۔

اور یاد رکھو کہ اسلام سپردگی کا نام ہے، جس نے اپنے کو خدا کے سپرد کردیا وہ مسلمان ہوگیا اور جو ایسا نہ کر سکا وہ واقعاً مسلمان نہیں ہے جو اپنے نفس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ اللہ کی اطاعت کرے کہ جو اللہ کی اطاعت کرے گا اس کا فائدہ اسی کو ہوگا۔
اور خبر دار معصیت سے دور رہنا کہ جو معصیت کا ارتکاب کرے گا وہ اپنے ہی ساتھ برائی کرے گا اور اچھائی اور برائی کے درمیان کوئی تیسری قسم نہیں ہے، اچھائی کرنے والوں کے لئے پروردگار کے یہاں جنت ہے اور برائی کرنے والوں کے لئے جہنم ہے لہٰذا اطاعت پر عمل کرو اور معصیت سے پرہیز کرو۔

اور یاد رکھو خدا سے کوئی شے بھی بے نیاز نہیں بنا سکتی ہے نہ ملک مقرب اور نہ نبی مرسل نہ کوئی اور... جو شخص چاہتا ہے کہ شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے فائدہ اٹھائے اس کا فرض ہے کہ رضائے خدا کو طلب کرے اور یہ بھی معلوم رہے کہ رضائے خدا اس کی اطاعت اور رسول وآل رسول کی معصیت ہے اور ان کے چھوٹے بڑے کسی بھی فضل کا انکار کے بعد رضائے خدا کا کوئی امکان نہیں ہے۔

اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور اسی کو تلاش کرتے رہو کہ کوئی قوت وطاقت اس کے علاوہ نہیں ہے، اپنے نفس کو دنیا کی بلاؤں کے برداشت کرنے پر آمادہ کرو کہ ولایت واطاعت خدا اور رسول وآل رسول میں مسلسل بلاؤں کا نزول بھی آخرت میں تمام دنیا کے اقتدار اور اس کی ان مسلسل نعمتوں اور لذتوں سے بہتر ہے جس میں ان لوگوں سے محبت رکھی جائے جن کی محبت اور اطاعت سے خدا نے

منع کیا ہے۔

یاد رکھو پروردگار نے صرف ان ائمہ کی محبت کا حکم دیا ہے جن کا ذکر سورہ انبیاء آیت نمبر 73 میں کیا ہے اور جن کی محبت و اطاعت سے منع کیا ہے، وہ سب ائمہ ضلال میں جن کا کام جہنم کی طرف دعوت دینا ہے۔

اور یاد رکھو کہ پروردگار جب بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جب یہ نعمت دیتا ہے تو اس کی زبان پر حق جاری کر دیتا ہے اور اس کے دل میں حق کو جاگزیں کردا ہے اور وہ اسی پر عمل کرنے لگتا ہے اور جب ایسا کر دیتا ہے تو اس کا اسلام مکمل ہو جاتا ہے اور وہ اسی حال میں مر جائے تو حقیقی مسلمان مرتا ہے، لیکن اگر وہ کسی کو خیر نہیں دینا چاہتا ہے تو اس کو اسی کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اس کا سینہ بالکل تنگ ہو جاتا ہے کہ اگر حق زبان پر جاری بھی ہو جائے تو دل میں جاگزین نہیں ہوتا ہے اور جب ایسا نہیں ہوتا ہے تو اس پر عمل کرنے کا بھی کوئی امکان نہیں ہے اور اس حال میں مر جانے والا منافقین میں شمار ہوتا ہے اور جو وہ حق زبان پر جاری ہو کر دل کی گہرائیوں میں نہ اتر سکے اور اس پر عمل نہ ہو سکے وہ روز قیامت ایک حجت بن جاتا ہے۔

اللہ سے ڈرو اور دعا کرو کہ تمھارے دلوں کو اسلام کے لئے کشادہ کر دے اور تمھاری زبانوں کو حق کے ساتھ گویا بنادے تا کہ اسی حال میں دنیا سے جاؤ اور تمھاری بازگشت نیک بندوں جیسی ہو کہ اللہ کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے اور ساری حمد اسی رب العالمین کے لئے ہے۔

اور جو شخص بھی یہ جاننا چاہتا ہے کہ خدا اس سے محبت کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اللہ کی اطاعت کرے اور ہماری پیروی کرے، کیا اس نے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا یہ خطاب نہیں سنا ہے کہ آپ کہہ دیں کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو تا کہ خدا تم سے محبت کرے اور تمھارے گناہوں کو معاف کر دے۔آل عمران 31 ۔
خدا کی قسم کوئی شخص بھی خدا کی اطاعت نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ خدا ہمارے اتباع کو شامل کر دیتا ہے اور کوئی شخص ہمارا اتباع نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ خدا اسے محبوب بنالیتا ہے اور پھر جو شخص ہمارا اتباع چھوڑ دیتا ہے وہ ہمارا دشمن ہو جاتا ہے اور جو ہمارا دشمن ہو جاتا ہے وہ خدا کا نافرمان شمار کیا جاتا ہے اور جو ایسا ہو جاتا ہے خدا اسے ذلیل و رسوا کر دیتا ہے اور منھ کو بھل جہنم میں ڈال دیتا ہے والحمد للہ رب العالمین۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 8 ص 4۔

زندگی کے دو روپ

یہ زندگی دو دن کی ہے۔ ایک دن تمہارے حق میں ہوتا ہے اس دن غرور مت کرنا، اور ایک دن تمہارے مخالف، اس دن صبر کرنا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

زہد

زہد فی الدنیا قلب انسان میں حکمت برقرار رکھتا ہے۔ اور اس کی زبان کو گویا کرتا ہے۔ اور عیوب دنیا اس کو نظر آجاتے ہیں، اس کی بیماری بھی اور علاج بھی۔ زہد اس کو دنیا سے صحیح سلامت دار السلام کی طرف لے جاتا ہے۔ زہد خیر کی کنجی ہے۔ کوئی شخص ایمان کی حلاوت اپنے قلب میں نہ پائے گا جب تک غذائے دنیا سے بے پرواہ نہ ہو۔ زہد و اخلاق، دین میں سب سے زیادہ مددگار ہیں۔ امیر المومنین، امام علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا زہد کی مثال یوں ہے، جو نقصان ہو جائے اس پر افسوس نہ کرو، جو مل

جائے اس پر خوش نہ ہو۔ زاہد تقسیم الٰہی کی رو سے نقصان میں نہیں رہتا۔ کیونکہ دنیا کے فائدے سے زیادہ آخرت کا ثواب مل جاتا ہے۔ لذات دنیا کے حریص کو حرص سے زیادہ کچھ حاصل نہیں اور آخرت کے ثواب سے بھی محرومی ہے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ بات بہت پسند تھی کہ وہ بھوکے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

زہد

ایک مرتبہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اپنے ساتھ اس زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں لایا اور بعد سلام و درود عرض کی، اے آقا، یہ خزائین ارض کی کنجیاں ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ قفل کھولو اور جتنا چاہے لے لو۔ آپ کا ثواب آخرت میں بھی ذرا کم نہ ہوگا۔ پیغمبر اکرم ص نے جواب دیا، یہ دنیا گھر ہے اس کے لئے جس کے لئے کوئی دوسرا گھر نہ ہو۔ یہاں وہ جمع کرے گا جس کی عقل نہ ہو۔ فرشتہ نے حیرانگی سے کہا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبیؐ برحق بنایا کہ یہی کلام میں نے آسمان چہارم میں اس فرشتہ سے سنا تھا جس نے مجھے یہ کنجیاں دی تھیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

زیارت

اگر کوئی شخص ہزار بار حج کے لئے جائے لیکن قبر حُسینؑ کی زیارت نہ کرے، اس نے اللہ کے حقوق میں سے ایک حق ادا نہیں کیا۔

امام جعفر الصادق علیہ السلام

زیارت

جو کوئی اپنی زندگی میں میری زیارت کرے، میں اُس کی موت کے بعد اُس کی زیارت کے لئے آوں گا۔ اگر وہ آگ میں ہوگا تو اُسے نجات دِلاوں گا۔

امام حُسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام

زیارت امام حسین

جب بھی ہمارے جد امام حُسینؑ کی زیارت کے لئے جاو، تو غمگیں، مضطرب، غبار آلود اور بھوکے پیاسے ہو کر زیارت کرو۔

امام جعفر الصادق علیہ السلام

زیارت امام حسین

قبر امام حُسین علیہ الصلوۃ والسلام پر چار ہزار فرشتے معمور ہیں جن کے سروں پر خاک ہے اور وہ حالت گریہ میں ہیں۔ جو معرفت کے ساتھ زیارت کو جاتا ہے اُس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائے تو صبح و شام اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور اگر وہ مر جائے تو اُس کے جنازے میں شرکت کرتے ہیں۔ اور قیاُمت تک اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

زیارت امامؑ کیسے کرنی ہے

علی بن حسان ! امام رضاؑ سے امام موسیٰؑ کاظم کی زیارت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا اطراف قبر میں جس مسجد میں چاہو نماز ادا کرو اور زیارت کے لئے ہر مقام پر اسی قدر کافی ہے" سلام ہو اولیاء و اصفیاء پروردگار پر۔ سلام ہو امناء و احباء الٰہی پر۔ سلام ہو انصار و خلفاء اللہ پر۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

الفقیہ 2 ص 608 ، عیون اخبار الرضاؑ ص 2 ص 271 ،کامل الزیارات ص 315 ،کافی 4 ص 579۔۔ واضح رہے کہ کافی کی روایت میں زیارت قبر امام حسینؑ کا ذکر کیا گیا ہے۔

زیدؓ بن امام زین العابدینؑ کی شہادت

حمزہ بن حمران ! میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے عرض کی کوفہ سے ! آپ نے گریہ شروع کر دیا یہاں تک کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی ، میں نے عرض کی فرزند رسولؐ ! اس قدر گریہ کا سبب کیا ہے؟

فرمایا مجھے میرے چچا زید ااور ان کے ساتھ ہونے والے مظالم یاد آگئے۔

میں نے عرض کی کہ وہ کیا مظالم یاد آگئے ؟

فرمایا کہ ان کی شہادت کا وہ منظر یاد آگیا جب ان کی پیشانی میں تیر پیوست ہو گیا اور بیٹا آکر باپ سے لپٹ گیا کہ بابا مبارک ہو،آپ اس شان سے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ، حضرت علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ فرمایا بیشک۔ اس کے بعد یحیٰ نے لوہار کو بلا کر پیشانی سے تیر نکلوایا اور جناب زید کی روح جسم سے پرواز کر گئی اور یحیٰ نے لاش کو ایک نہر کے کنارہ سپرد لحد کرکے اس پر نہر کا پانی جاری کر دیا تاکہ کسی کو اطلاع نہ ہونے پائے لیکن ایک سندی غلام نے یہ منظر دیکھ لیا اور یوسف بن عمر کو اطلاع کر دی اور اس نے لاش کو قبر سے نکلوا کر سولی پر لٹکا دیا اور اس کے بعد نذر آتش کرکے خاکستر کو ہوا میں اڑا دیا ،خدا ان کے قاتل اور انھیں تنہا چھوڑ دینے والوں پر لعنت کرے۔

ہم تو ان مصائب کی فریاد خدا کی بارگاہ میں کرتے ہیں جہاں اولاد رسول کو مرنے کے بعد بھی نشانہ ستم بنایا گیا اور پھر پروردگار ہی سے دشمنوں کے مقابلہ میں طالب امداد ہیں کہ وہی بہترین مدد کرنے والا ہے ۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

امالی صدوق 3321 / ،امالی طوسی 434 / 973۔

سادات کی عظمت

میری اُمت کی ہر نسل میں میرے اہلبیتؑ کے عادل افراد رہیں گے جو اس دین سے غالیوں کی تحریف ،اہل باطل کی تزویر اور جاہلوں کی تاویل کو رفع کرتے رہیں گے ، دیکھو تمھارے ائمہ خدا کی بارگاہ کی طرف تمھارے قائد ہیں لہٰذا اس پر نگاہ رکھنا کہ تم اپنے دین اور نماز میں کس کی اقتدار کر رہے ہو۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کمال الدین ص 221 ،

ستار العیوب

ہر بندہ کے لئے خدا کی طرف سے چالیس پردہ داری کے انتظامات ہیں یہاں تک کہ چالیس گناہ کبیرہ کرلے تو سارے پردہ اٹھ جاتے ہیں اور پروردگار ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ اپنے پروں کے ذریعہ میرے بندہ کی پردہ پوشی کرو اور بندہ اس کے بعد بھی ہر طرح کا گناہ کرتا ہے اور اسی کو قابل تعریف قرار دیتا ہے تو ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ خدایا یہ تیرا بندہ ہر طرح کا گناہ کر رہا ہے اور ہمیں اس سے اعمال کے حیا آرہی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا اپنے پروں کو اٹھالو، اس کے بعد وہ ہم اہلبیتؑ کی عداوت میں پکڑا جاتا ہے اور زمین و آسمان کے سارے پردے چاک ہو جاتے ہیں اور ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ خدایا اس بندہ کا اب کوئی پردہ نہیں رہ گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ کو اس دشمن اہلبیتؑ کی کوئی بھی پرواہ ہوتی تو تم سے پروں کو ہٹانے کے بارے میں نہ کہتا۔۔۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 2 ص 279 / 9، علل الشرائع ص 532 1 / روایت عبداللہ بن مسکان عن الصادقؑ

ستارہ ہدایت

وہ ستارے اور علامات جن سے لوگ ہدایت لیتے ہیں وہ ہم ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نجم ہیں اور ہم علامات الہیٰہ ہیں۔،

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

سجدہ شکر

سجدہ شکر کا ذکر کرتے ہوئے۔ خدایا میں واسطہ دیتا ہوں اس وعدہ کا جو تو نے اپنے اولیاء سے کیا ہے کہ انھیں اپنے اور ان کے دشمنوں پر فتح عنایت فرمائے گا کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور آل محمدؐ کے محافظین دین پر رحمت نازل فرما۔ خدایا میں ہر تنگی کے بعد سہولت کا طلب گار ہوں۔

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 3 ص 225 / 17 روایت عبداللہ بن جندب۔

سخی و بخیل

سخی انسان لوگوں کے گھر کھانا کھاتا ہے تاکہ لوگ اس کے گھر کھانا کھائیں لیکن بخیل لوگوں کے گھر کھانا نہیں کھاتا کہ مبادا وہ اس کے گھر کھانا کھانے آجائیں۔،

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار رضاؑ جلد دوم

سعد بن معاذ کی نماز جنازہ

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب سعد بن معاذ رضی اللہ کے جنازہ کی نماز پڑھی تو فرمایا کہ ستر ہزار ملائکہ جن میں جبرئیل بھی شامل تھے اس نماز میں شریک ہوئے۔ کیونکہ سعد بن معاذ اٹھتے بیٹھتے، سواری پر، پیدل چلتے ہوئے، آتے جاتے، سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب فضل والقران

سفر کے لئے نصیحت

تمہارے طاقتور کا فرض ہے کہ کمزور کو قوی بنائے اور غنی، فقیر کا خیال رکھے، خبردار ہمارے اسرار کو نشر نہ کرنا اور ہمارے خاص معاملات کا اعلان نہ کرنا! اگر تمھارے پاس ہماری طرف سے کوئی خبر آئے اور اس پر کتاب خدا میں ایک یا دو شاہد مل جائیں تو فوراً لے لینا ورنہ ٹھہر جانا اور ہماری طرف واپس کر دینا تاکہ ہم تمھارے واسطے اس کی وضاحت کریں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 2 ص 222/4 ۔

سفینہ نجات

جو شخص سفینہ نجات پر سوار ہونا چاہتا ہے اور عروۃالوثقیٰ سے متمسک ہونا چاہتا ہے اور خدا کی مضبوط رسی کو پکڑنا چاہتا ہے، اس کا فرض ہے کہ میرے بعد علیؑ سے محبت کرے اور ان کے دشمن سے دشمنی رکھے اور ان کی اولاد کے ائمہ کی اقتدا کرے کہ یہ سب میرے خلفاء اوصیاء اور میرے بعد مخلوقات پر اللہ کی حجت ہیں، یہی میری اُمت کے سردار اور جنت کی طرف اتقیاء کے قائد ہیں، ان کا گروہ میرا گروہ ہے اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

امالی صدوق ص 26 /5، عیون اخبار الرضاؑ۔

سلام

تین لوگوں پر سلام کرنا واجب نہیں۔ ایک تو وہ جو جنازے کے ساتھ جا رہا ہو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ کثرت غم واندوہ کے باعث جواب نہ دے سکے۔ دوسرا وہ جو نماز جمعہ کے لئے تیزی سے جا رہا ہو اور تیسرا وہ جو حمام میں ہو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب العشرہ

سلام کا طریقہ

جس نے السلام و علیکم کہا تو یہ دس نیکیاں ہوئیں۔ جس نے السلام و علیکم و رحمتہ اللہ کہا تو یہ بیس نیکیاں ہو گئیں اور جس نے السلام و علیکم و رحمتہ اللہ و برکتہ کہا تو یہ تیس نیکیاں ہوئیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب العشرہ

سلمانؓ فارسی

حسن بن صہیب امام باقرؑ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت کے سامنے سلمانؓ فارسی کا ذکر آیا تو فرمایا خبردار انھیں سلمانؓ فارسی مت کہو، سلمانؓ محمدؐی کہو کہ وہ ہم اہلبیتؑ میں سے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

رجال کشی 1 ص 54 / 71،26 / 42

سلمان فارسیؓ

ابوذرؓ، سلمانؓ کے پاس آئے اور وہ پتیلی میں کچھ پکا رہے تھے، دونوں محو گفتگو تھے کہ اچانک پتیلی الٹ گئی اور ایک قطرہ سالن نہیں گرا، سلمان نے اسے سیدھا کر دیا، ابوذر کو بے حد تعجب ہوا، دوبارہ پھر ایسا ہی ہوا تو ابوذر دہشت زدہ ہو کر سلمان کے پاس سے نکلے اور اسی سوچ میں تھے کہ اچانک امیر المومنینؑ سے ملاقات ہو گئی ۔ فرمایا ابوذر ! سلمان کے پاس سے کیوں چلے آئے اور یہ چہرہ پر دہشت کیسی ہے !

ابوذر نے سارا واقعہ بیان کیا۔ فرمایا ابوذر ! اگر سلمان اپنے تمام معلم کا اظہار کر دیں تو تم ان کے قاتل کے لئے دعائے رحمت کرو گے اور ان کی کرامت کو برداشت نہ کر سکو گے۔ دیکھو! سلمان اس زمین پر خدا کا دروازہ ہیں، جو انھیں پہچان لے وہ مومن ہے اور جو انکار کردے وہ کافر ہے۔ سلمان ہم اہلبیتؑ میں سے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

رجال کشی 1 ص 59 / 33 روایت جابر۔

سلمانؓ فارسی

سلمانؓ نے اوّل وآخر کا سارا علم حاصل کر لیا ہے اور وہ سمندر ہے جس کی گہرائی کا اندازہ نہیں ہو سکتا ہے اور وہ ہم اہلبیتؑ سے ہیں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

امالی صدوق ص 209 /8

سلمانؓ فارسی

ابن الکواء ! یا امیر المومنینؑ ! ذرا سلمانؓ فارسی کے بارے میں فرمایئے؟ فرمایا کیا کہنا، مبارک ہو، سلمانؓ ہم اہلبیتؑ سے ہیں، اور تم میں لقمان حکیم جیسا اور کون ہے، سلمانؓ کو اول وآخر سب کا علم ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

احتجاج 1 ص 616 / 139

سورہ الفلق

سورہ الفلق میں فلق کے معنی ہیں یہ جہنم میں ایک درہ ہے جس میں ستر ہزار دروازے ہیں۔ اور ہر گھر میں ستر ہزار سانپ ہیں۔ اور ہر سانپ کے اندر ستر ہزار زہر کی تھیلیاں ہیں۔ اور جہنمیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس درے سے گزریں۔

امام جعفر الصادق علیہ السلام

سورہ القیامت

"اُس دن چہرے تر و تازہ ہونگے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ سورۃ القیامت آیت ۲۲، ۲۳ " اس آیت مبارکہ کی تفسیر : اللہ نے پیغمبر اکرم ص کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا۔ اسی طرح قیامت کے روز لوگ پیغمبر اکرم ص کی زیارت کریں گے۔ اس کو اللہ نے اپنی زیارت قرار دیا۔ صلوات۔۔۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضا صفحہ ۱۹۶

سورہ حاقہ

سورہ حاقہ آیت ۱۲ میں ، "اور اسے یاد رکھنے والا کان یاد رکھے گا۔" پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے وہ کان علیؑ ابن ابی طالبؑ کو قرار دیا۔ جو میرے علم کا وارث ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضا

سورہ عبس میں مخاطب پیغمبر اکرم کی ذات نہیں

سورہ عبس 1-4

1. عَبَسَ وَتَوَلّٰی 2. اِنۡ جَآءَہُ الۡاَعۡمٰی۔ 3. وَمَا یُدۡرِیۡکَ لَعَلَّہٗ یَزَّکّٰی۔ 4. اَوۡ یَذَّکَّرُ فَتَنۡفَعَہُ الذِّکۡرٰی۔

1. اس کے چہرہ پر ناگواری آئی اور رخ موڑ لیا۔ 2. اس وجہ سے کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا۔ 3. اور اس کو کیا خبر شاید وہ پاک ہو جاتا۔ 4. یا نصیحت قبول کرتا تو نصیحت اس کو فائدہ دیتی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "سورہ عبس بنی امیہ کے ایک شخص کے سلسلے میں نازل ہوا جو آنحضرت کے ساتھ ساتھ رہا اور اس نے جب ابن ام مکتوم نابینا کو دیکھا تو اس پر ناراض ہوا اور اس سے دور بھاگنے لگا اور اس نے اپنا منہ موڑ لیا۔"

سورہ نور

اللہ نور السمٰوات والارض۔ مثل نورہ مشکٰوۃ میں مشکٰوۃ (چراغدان) سے مراد جناب فاطمہؑ ہیں۔ مصباع سے مرُاد جناب حسنؑ ہیں۔ قندیل شیشہ سے مراد جناب حُسینؑ ہیں۔ اور فاطمہؑ زنان عالم کے درمیان روشن ستارہ ہیں۔ اور وہ چراغ روشن ہے شجر مبارکہ ابراھیمؑ سے۔ زیتون اس چراغ کا تیل ہے۔ جو نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی نہ یہودی ہے نہ عیسائی۔ (یعنی حضرت ابراھیمؑ کی وہ نسل جو حضرت اسماعیلؑ سے ہے جن میں نہ یہودی آئے نہ عیسائی۔ اس کا روغن روشن ہے یعنی قریب ہے کہ اس میں سے علم پھوٹ کر نکلے۔ نور علیٰ نور ہے۔ یعنی امام کے بعد امام ائے گا۔ اور ظلمات سے مُراد معاویہ اور اس کے دور کے فتنے ہیں۔ جس کو اس اولاد فاطمہؑ کے نور سے ہدایت نہ ملی اس کے لئے روز قیامت نور نہ ہوگا۔ اماموں کا نور مومنین کے سامنے اور داہنے دوڑے گا اور ان کو منازل جنت کی طرف لے جائے گا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام ، امام موسیٰ الکاظم علیہ الصلوۃ والسلام ،

اصول کافی ، کتاب الحجت

سورہ ھل اتی (سورہ دھر)

سورۂ دہر کی شان نزول بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ " علی حبہ " سے مراد یہ ہے کہ انھیں خود بھی ضرورت تھی لیکن اس کے باوجود مسکین و یتیم و اسیر کو مقدم کر دیا اور خدا نے ان آیات کو نازل کر دیا اور یاد رکھو کہ " انما نطعمکم لوجہ اللہ ۔ ہم صرف رضائے الٰہی کے لئے کھلاتے ہیں اور نہ اس کی کوئی جزا چاہتے ہیں اور نہ شکریہ ۔ یہ قول اہلبیتؑ نہیں ہے اور نہ ان کی زبان پر ایسے الفاظ آئے ہیں، یہ ان کے دل کی بات ہے جسے پروردگار نے اپنی طرف سے واضح کر دیا ہے اور ان کے ارادوں کی ترجمانی کر دی ہے کہ یہ نہ جزا کی زحمت دینا چاہتے ہیں اور نہ شکریہ کی تعریف کے خواستگار ہیں، یہ اپنے عمل کے معاوضہ میں صرف رضائے الٰہی اور ثواب آخرت کے طلب گار ہیں اور بس ! ۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

امالی صدوق روایت سلمہ بن خالد ص 215 ۔

سونے سے پہلے

اے علیؑ رات سونے سے پہلے ، چار مرتبہ سورہ الحمد پڑھا کرو کہ یہ پانچ ہزار درہم اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے برابر ہے ۔ دس مرتبہ استغفر اللہ ربی و توبی علیہ پڑھنا ، دو مومنین میں صلح کروانے کے برابر ہے ۔ تین مرتبہ سورہ اخلاص ، پورا قران ختم کرنے کے برابر ہے ۔ دس مرتبہ مجھ پر درود بھیجنا ، حج کرنے کے برابر ہے ۔ دس دس مرتبہ سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا ، جنت کی قیمت ادا کرنے کے برابر ہے ۔

حدیث پیغمبر اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

سیرت پیغمبر اکرمؐ

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابتدائے بعثت سے آخر عمر تک کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا اور نہ کسی شخص کے سامنے پیر پھیلا کر بیٹھے ، مصافحہ کرتے تھے تو اس وقت تک ہاتھ نہیں کھینچتے تھے جب تک وہ خود نہ کھینچ لے ، کسی کی برائی پر اسے برائی سے بدلہ نہیں دیا کہ پروردگار نے فرمادیا تھا کہ برائی کا دفاع اچھائی سے کرو ، کسی سائل کو رد نہیں فرمایا ، کچھ تھا تو دیدیا ورنہ کہا انتظار کرو اللہ دے گا ، اللہ کے نام پر جو کہہ یا خدا نے اسے پورا کر دیا یہاں تک کہ جنت کا بھی وعدہ کر لیتے تو خدا پورا کر دیتا ۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 8 ص 164 / 175 ۔

سیرت پیغمبر اکرمؐ

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیشہ رنجیدہ رہتے تھے ، فکر میں غرق رہتے تھے ، کبھی آپ کے لئے راحت نہ تھی لیکن بلاضرورت بات نہیں کرتے تھے اور دیر تک ساکت رہا کرتے تھے ، کلام اس طرح کرتے تھے کہ پورا منھ نہیں کھولتے تھے ، نہایت جامع کلمات استعمال کرتے تھے جس میں ہر کلمہ حرف آخر ہوتا تھا کہ نہ فضول اور نہ کوتاہ ، اخلاق انتہائی متوازن کہ نہ بالکل خشک اور نہ بالکل جبروت نعمتیں معولی بھی ہوں تو ان کا احترام کرتے تھے اور کسی شے کی مذمت نہیں کرتے تھے ، کسی ذائقہ کی نہ مذمت کرتے تھے اور نہ تعریف ، دنیا اور امور دنیا کے لئے غصہ نہیں کرتے تے لیکن حق پر آنچ آجاتی تھی تو پھر کوئی آپ کو نہیں پہنچانتا تھا اور جب کسی غضب کیلئے اٹھ جاتے تھے تو بغیر کامیابی کے بیٹھتے بھی نہیں تھے ،

لیکن اپنے معاملہ میں نہ غصّہ کرتے تھے اور نہ بدلہ لیتے تھے ، جب کسی کی طرح اشارہ کرتے تھے تو پوری ہتھیلی سے ، تعجب کا اظہار کرتے تھے تو اسے الٹ دیتے اور بات کرتے تھے تو اسے ملا لیتے تھے اور داہنی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے دباتے تھے ، ناراض ہوتے تھے تو بالکل قطع تعلق کر لیتے تھے اور خوش ہوتے تھے تو نظریں نیچی کر لیتے تھے ، خوشی میں اکثر اوقات صرف تبسم فرماتے تھے اور دندان مبارک موتیوں کی طرح نظر آتے تھے ۔ ،

امام حُسن ابن علیؑ علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ 1 ص 317 /1، معانی الاخبار 81 / 1 روایت اسماعیل بن محمدؒ بن اسحاق

شان امام

پس کون ہے جو ہماری معرفت حاصل کر سکے یا ہمارے درجے پر پہنچ سکے یا ہماری کرامات کا مشاہدہ کر سکے یا ہماری منزلت کا ادراک کر سکے۔ اس امر میں عقلیں حیران اور افہام سر گزشتہ ہیں۔ یہ وہ مرتبہ ہے جس کے سامنے بڑے بڑے لوگ حقیر ہیں۔ اس کے ادراک سے علما قاصر، شعرا ماندے، خطیب گونگے، اور بہرے، فصحا عاجز اور زمین اور آسمان شان اولیا میں ایک وصف بھی بیان کرنے سے عاجز ہیں۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

شان سیدۃ النسا العالمین علیہ الصلوۃ والسلام

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنی جدہ خاتون جنت، سیدۃ النسا العالمین بی بی فاطمہ الزہرا کی شان فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے میرے والد گرامی حضرت امام زین العبدین علی بن حسین علیہ السلام نے حدیث پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بیان کی کہ قیامت کا روز ہوگا۔ انبیا اور رسولوں کے لئے نور کے بنے ہوئے منبر نصب ہوں گے۔ میرا منبر سب سے اونچا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اے محمدؐ! خطبہ پڑھو۔ میں خطبہ پڑھوں گا۔ انبیا اور رسولوں نے ایسا خطبہ نہیں سنا ہوگا۔

پھر اوصیا کی خاطر نور کے منبر نصب ہوں گے میرے وصی امیر المومنین حضرت علیؑ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا نور کا منبر ان سب کے وسط میں نصب ہوگا اور اوصیا کے منبروں میں سب سے بلند ہوگا۔ پھر ارشاد الٰہی ہوگا کہ علیؑ خطبہ دو۔ آپ خطبہ دیں گے اوصیا نے ایسا بہترین خطبہ نہیں سنا ہوگا۔ پھر اولاد انبیا اور رسولوں کے نور کے منبر نصب ہونگے میرے دونوں فرزندوں اور دنیا میں میری زندگی میں میری خوشبوؤں (حسنؑ و حسینؑ) کے نور کے دو منبر نصب ہونگے ان سے بھی کہا جائے گا کہ خطبہ دیں۔ ایسا خطبہ اولاد انبیا اور مرسلین نے نہیں سنا ہوگا۔

پھر روح الامین حضرت جبرئیل علیہ السلام ندا دیں گے کہ فاطمہ بنت خاتم النبین، حبیب خُدا، محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)، خدیجہ بنت خویلد، مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم اور یحیٰی بن ذکریاؑ کی والدہ ام کلثوم کہاں ہیں۔ یہ سب مخدرات کھڑی ہو جائیں گی۔ خداوند عالم ارشاد کریں گے کہ آج عزت و بزرگی والا کون ہے؟ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)، علیؑ مرتضیٰ، فاطمہ الزھرا، اور حسنینؑ کہیں گے کہ صرف اللہ واحد قہار ہے۔ اللہ مجھے (محمدؐ) سے کہے گا کہ میں نے عزت و بزرگی تمہیں اور تمہارے خاندان کو دی ہے۔ اے گروہ حاضرین اپنے سر نیچے کر لو اور آنکھیں بند کر لو۔ فاطمہ علیہ السلام جنت کی طرف تشریف لے جا رہی ہیں۔ روح الامین حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت کی اونٹنی سواری کے لئے پیش کریں گے۔ جس کی مہار موتیوں کی اور رحل مرجان کا ہوگا۔ جناب سیدہ اس شان سے روانہ ہونگی کہ ایک لاکھ فرشتے دائیں طرف اور ایک لاکھ بائیں طرف چلتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ایک لاکھ فرشتے اور بھیجے گا کہ جو ان کی سواری کو اپنے پروں پر اٹھالیں گے۔ اور اسی حالت میں جنت کے دروازے تک پہنچیں گے۔

خاتون جنت، سیدۃ النسا العالمین بی بی فاطمہ الزہرا جب جنت کے دروازے پر تشریف لائیں گی تو اِدھر اُدھر دیکھیں گی۔ خداوند عالم فرمائے گا میرے حبیبؐ کی بیٹی کیا دیکھتی ہیں؟ حالانکہ میں نے آپ کو جنت میں جانے کا اذن دے دیا ہے۔ عرض کریں گی کہ پالنے والے آج لوگوں کو میری منزلت معلوم ہونی چاہیے۔ حکم ہوگا کہ آپ پلٹ کر واپس جائیں اور جس کے دل میں تیری یا تیری اولاد میں سے کسی کی محبت ہو اس کو جنت میں لے جائیں۔ بخدا جناب سیدہ اُس روز مومنین کو اس طرح چن لیں گی جس طرح ایک پرندہ بہت سارے دانوں میں سے خراب دانے ایک طرف کر دیتا ہے اور اچھے دانے چُگ لیتا ہے۔

جب یہ مومنین جنت کے دروازے پر پہنچے گے تو وہ بھی ادھر اُدھر دیکھیں گے۔ رب العالمین فرمائے گا جاو تمھیں جنت میں داخل ہونے کا اذن ہے کہ بنت رسول کی سفارش قبول ہوئی۔ وہ عرض کریں گے پرودگار لوگوں کو ہماری منزلت بھی معلوم ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا واپس لوگوں میں چلے جاو اور ان لوگوں کو تلاش کرو جنھوں نے تمھیں خدا کی خوشنودی میں کھانا کھلایا یا فاطمہ کی عقیدت میں پانی پلایا اور کپڑا پہنایا۔ ان کے ہاتھ پکڑ لو اور اپنے ساتھ جنت میں لے جاو۔ "

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم صرف مشرک، کافر، اور منافقین کے علاوہ سب لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ باقی لوگ دوزغ کے طبقات سے آواز دیں گے جیسا کہ قران مجید میں ارشاد خداوندی ہے کہ کاش ہمارا کوئی سفارش کرنے والا ہوتا۔ اگر اللہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دے تو ہم مومن ہو جائیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ارشار کریں گے کہ نہیں تم جھوٹے ہو اور جھوٹوں پر میری لعنت !!!

امام مُحمدؐ باقر علیہ الصلوۃ والسلام

بحار الانوار

شب جمعہ

ہمارے لئے جمعہ کی راتوں میں ایک عظیم شان ہوتی ہے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور انبیا کی ارواح، اوصیا کی ارواح اور زندہ اوصیا کی ارواح آسمان کی طرف جاتی ہیں۔ اور عرش الہیٰ کے بالمقابل پہنچتی ہیں۔ اور ہفتوں اس کا طواف کرتی ہیں۔ اور عرش کے ہر پایہ کے پاس دو رکعت نماز پڑھتی ہیں۔ پھر اپنے ابدان کی طرف لوٹائی جاتی ہیں۔ پس انبیا و اوصیا خوشی سے بھر جاتے ہیں۔ اور زندہ اوصیا کے علم میں اظافہ کر دیا جاتا ہے۔،

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

شب قدر

اللہ تعالیٰ نے شب قدر کو پیدا کیا۔ اور اس میں سب سے پہلے نبی اور سب سے پہلے وصی کو پیدا کیا۔ اور اس کی مشیت نے چاہا کہ ہر سال یہ رات ہو۔ اور اس میں آنے والے سال کے جملہ امور تفصیل سے بتا دیے جائیں۔ جو اس سے انکار کرے گا اس نے علم الہیٰ کی تردید کی۔ کیونکہ انبیا و مرسلین و محدثین قائم کرتے ہیں لوگوں پر حجت اس چیز سے جو ان تک پہنچتی ہے اس رات میں۔ یہ امور جبرئیل ان کے پاس لاتے ہیں۔ اللہ کو یہ بات ناپسند ہے کہ اس کے حکم میں اختلاف ہو۔ یا اس کے حکم میں تناقص ہو۔ جو شخص اس سورہ کی تفسیر پر ایمان رکھتا ہے اس کی فضیلت ایمان نہ رکھنے والے شخص کے برابر نہیں۔ جو سورہ انا انزلنا کی تفسیر پر ایمان نہیں رکھتے اللہ ان کو مومنین کے ذریعے دفعہ کرتا ہے۔ اس کے لئے آخرت میں بھی عذاب ہے اور دنیا میں بھی۔ اس زمانے میں حج و عمرہ اور مجاورت امام جہاد ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب الحجت

شب قدر

شب قدر میں ولی امر کی طرف تفصیل تمام سالانہ امور کی ہر سال، اس ولی امر کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے لئے ایسا کرو، ایسا کرو لوگوں کے مطعلق ایسا کرو۔ ولی امر کو اس کے ساتھ ہر روز اللہ کی طرف سے علم ہوتا رہتا ہے۔ خاص خاص امور اور پوشیدہ اسرار کے متعلق۔ پھر امام نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی اگر روئے زمین کے تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام سمندر روشنائی تب بھی اللہ کے

ترتیب وتدوین: سید قمر علیؓ عباس بخاری

کلمات تمام نہ ہوں گے۔ بے شک اللہ عزیز و حکیم ہے۔ منافقین جب تک سورہ قدر کے مطابق امر الٰہی کا نزول مانتے رہیں گے ان کو نہ چاہتے ہوئے بھی صاحب امر کو بھی ماننا پڑے گا۔،

امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام
اصول کافی، کتاب الحجت

شب قدر

مخالفوں سے مناظرہ کرو سورہ انا انزلنا سے، تو تم کامیاب ہو جاوگے۔ اللہ کی قسم یہ سورہ خدا کی حجت ہے اس کی مخلوق پر۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد یہ تمہارے دین کی سردار ہے۔ اور ہمارے علم کی انتہا ہے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قران پاک کی تفسیر صرف ایک فرد واحد سے کی وہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ السلام تھے۔ اور اس فرد کو حکم ہوا کہ اُمت کو تفسیر بیان کرے جو بھی لینا چاہے۔ تم لوگوں کی مثال ایسی ہی ہے جیسے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پوشیدہ طور پر عبادت کرتے تھے جناب خدیجہ کے ہمراہ اور لوگوں سے چھپ کر جب تک اعلان رسالت نہیں کیا۔ تم بھی پوشیدہ طور پر صحیح امر کی معرفت سے عبادت کرو جب تک کتاب اپنی مدت تک پہنچے۔ یعنی قائم آل مُحمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ظہور تک۔،

امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام
اصول کافی، کتاب الحجت

شب قدر کب ہے

شب قدر ہر سال ہوتی ہے۔ جب ماہ رمضان آئے تو تم سورۃ دخان ہر رات کو سو مرتبہ پڑھو۔ جب ۲۳ شب آئے گی تو تم کو اس چیز کی تصدیق ہو جائے گی کہ ہر سال شب قدر ہوتی ہے یا نہیں۔،

امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام
اصول کافی، کتاب الحجت

شریف و کمینہ

بھوکے شریف اور پیٹ بھرے کمینے کے حملہ سے ڈرتے رہو۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام
نہج البلاغہ

شریف و کمینہ کی پہچان

شریف کو جب زیادہ عزت دی جاتی ہے تو وہ بھی عزت و احترام سے جواب دیتا ہے اور جب اس سے سختی کی جاتی ہے تو وہ بھی سختی سے جواب دیتا ہے، جبکہ کمینہ کو جب عزت دی جاتی ہے تو وہ سختی سے جواب دیتا ہے اور جب اس سے سختی کی جائے تو فوراً نرم پڑ جاتا ہے۔

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام
نہج البلاغہ

شک

ایک خارجی کے متعلق آپ علیہ السّلام نے سنا کہ وہ نماز شب پڑھتا ہے اور قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو آپ نے فرمایا یقین کی حالت میں سونا شک کی حالت میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام
نہج البلاغہ

شکر

جس کو شُکر دیا گیا اس کو نعمت میں زیادتی عطا کی گئی۔ اللہ فرماتا ہے اگر تُم شُکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کردوں گا۔ ہر نعمت کا شکر یہ ہے کہ محرمات (گناہوں) سے بچا جائے۔ اور پورا شُکر، یہ کہنا ہے کہ الحمد اللہ رب العالمین۔ ہر نعمت کا شکر خواہ کتنی بڑی سعادت ہو اللہ کی حمد کرنا ہے۔ جس کو اللہ نے کوئی نعمت دی اور اس نے دل سے اس کی معرفت حاصل کی تو اس نعمت کا شکریہ ادا کیا۔ جب کوئی خوشی کسی امر سے حاصل ہو تو کہو اس نعمت پر اللہ کی حمد اور جب کسی امر سے رنج پہنچے تو کہو ہر حال میں اللہ کی حمد۔ اللہ کی نعمت ملنے پر اللہ کی خاطر اپنا رخسار مٹی پر رکھے۔ اور اگر سوار ہو تو اتر کر اپنا رخسار مٹی پر رکھے اور اللہ کا شکر بجالائے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

شہادت امام

خدا کی قسم ہم میں کا ہر شخص شہید کیا جانے والا ہے... تو کسی نے دریافت کرلیا کہ آپ کو کون قتل کرے گا ؟ فرمایا کہ میرے زمانہ کا بدترین انسان، جو مجھ کو زہر دے گا اور پھر بلاد غربت میں دفن کیا جاؤں گا۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

الفقیہ 2 ص 585 / 3192، امالی صدوق 61 / 8، عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 256 / 9

شیطانی وسوسے

لاالہٰ الا اللہ کہا کرو اس سے شیطانی وسوسے دور ہو جاتے ہیں۔ جب ایسے خیالات کو اپنے دل میں پایا کرو تو کہا کرو ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لائے ہیں۔ اور اللہ کے سوا اور کسی مدد و قوت درکار نہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

شیعہ

جب قیٔامت کا دن ہوگا تو ہمارے اور ہمارے شیعوں کے علاوہ باقی لوگوں کو ان کی والدہ کے نام سے پکارا جائے گا۔ اور ہم اس لئے مستثنیٰ ہیں کیونکہ ہمارے نسب میں کوئی خلل نہیں۔

امام محمد جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

شیعہ تعارف

ہمارے جد علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام کے شیعہ وہ ہیں جو ہماری راہ ولایت میں ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ اور ہماری مودت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ ہمارے امر کو زندہ کرنے کے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ غصے میں آکر ظلم نہیں کرتے۔ خوش ہو کر حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ اپنے ہمسایوں کے لئے باعث برکت ہوتے ہیں۔ اور اپنے ملنے والوں کے لئے صلح کے نقیب ہوتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

شیعہ کی خوبیاں

صرف زبان سے ہمارا شیعہ کہلانا کافی نہیں۔ اُس میں یہ خوبیاں ہوں، اطاعت و تقویٰ پر ہو، فروتنی، خشوع اور امانت داری، کثرت خُدا کا ذکر، روزہ و نماز، والدین سے نیکی، پڑوسیوں کی فکر و فاقہ میں دیکھ بھال، فقیروں، مسکینوں، قرض داروں اور یتیموں کی دیکھ بھال سچ بولنا، قران کریم کی تلاوت، لوگوں کے بارے میں صرف خیر بولنا۔ امانت دار۔ ،

امام مُحمدؐ باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی جلد ۳، ص ۴۷،

صبر

صبر دو طرح کے ہیں، جو ناپسند ہو اسے برداشت کرنا۔ اور جو پسند ہو اس کا انتظار کرنا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

صبر و سخاوت

صبر ایمان کی بنیاد، سخاوت انسان کی زینت، سچائی حق کی زبان، نرمی کامیابی کی کنجی اور موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام،

نہج البلاغہ

صبح اٹھتے وقت سوچو

صبح اٹھتے وقت سوچا کرو کہ، اللہ اپنے واجبات کا، رسولؐ اللہ اپنی سنت کا، بال بچے اپنے رزق کا، نفس شہوت کا، شیطان گناہوں کا فرشتے (کراماً کاتبین) درست اعمال کا، عزرائیل موت کا، قبر جسم کا، مطالبہ کر رہے ہیں،

امام حُسینؑ ابن علیؑ علیہ الصلوۃ والسلام

بحار الانوار

صبح و شام کی دعائیں

جب صبح کرو تو کہو کہ میں نے امن و امان سے صبح کی دین محمدؐ پر اور ان کی سنت پر، دین علیؑ اور ان کی سنت پر، اور دین اوصیا اور ان کی سنت پر۔ میں ایمان لایا ان کی خفیہ باتوں پر اور اعلانیہ باتوں پر اور انکے حاضر پر اور ان کے غائب پر۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے ان امور کے لئے جن سے پناہ مانگی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اور امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام نے اور ان کے اوصیا نے اور اللہ کی طرف راغب ہوں میں بھی اسی طرح جس طرح وہ راغب ہوئے۔ اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد نہیں ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الدعا

صدق اور ادائے امانت

اللہ نے ہر نبیؑ کو بات کی سچائی اور ہر نیک و بد کی امانت کو ادا کرنے کے حکم کے ساتھ بھیجا۔ لوگوں کو اگر آزمانا ہو تو ان کے نماز و روزہ سے دھوکہ نہ کھا جانا۔ کیونکہ انسان بعض اوقات نماز و روزہ کا ایسا حریص ہو جاتا ہے کہ اس کے ترک کرنے سے اسے وحشت ہوتی ہے۔ بلکہ اس کو آزماو گفتگو کی صداقت اور ادائے امانت سے۔ جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل صاف ہے۔ آداب گفتار میں سب سے پہلے سچ بولنا ہے۔ امیر المومنین، امام علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام نے سید الانبیا، حبیب خُدا، جناب مُحمد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے تقرب حاصل کیا وہ اپنی گفتگو میں صداقت اور امانت کے ادا کرنے سے۔ صدق کی تصدیق سب سے پہلے خدا کرتا ہے کیونکہ وہ صادق کے صدق کو جانتا ہے اور اسی لیئے تصدیق کرتا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نام صادق الوعدہ تھا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

صدقہ

"صدقہ سے اپنے ایمان کی نگہداشت کرو، اور دعا سے مصیبت و ابتلائی کی لہروں کو دور کرو۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

صدقہ

اپنے دن کاآغاز صدقے دینے سے شروع کرو۔اُس دن تمہاری کوئی دعارد نہیں جائے گی۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

صدقہ

صدقات دیا کروتاکہ آسمانوں سے تمہارارزق نیچے اترے۔

حدیث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

صراط

صراط کے معنی وہ اللہ عزوجل کی معرفت کی جانب راستہ ہے۔دنیاوی صراط سے مراد امام کی معرفت حاصل کرنااور آخرت کا صرط جہنم کے اور پل کی صورت ہے۔جس نے امام کی معرفت حاصل نہ کی وہ وہاں گر جائے گا۔

امام جعفر الصادق علیہ الصلوۃ والسلام

صراط المستقیم

صراط المستقیم سے مراد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوہ والسلام ہیں۔

امام جعفر الصادق علیہ السلام

صفاومروہ

صفاو مروہ صفااس لئے کہتے ہیں کہ اس پر حضرت آدم علیہ السلام اترے چونکہ قران میں ان کیلئے اصطفیٰ کا لفظ آیا ہے اور مروہ عورت کو کہتے ہیں اس پہاڑی پر حضرت حوااتری تھیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

صفات شیعہ

ہمارے شیعہ وہ ہیں جو راہ محبت میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے،ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور ہمارے دین کو زندہ رکھنے کیلئے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے ہوتے ہیں،ان کی شان یہ ہے کہ غصہ آجائے تو کسی پر ظلم نہیں کرتے ہیں اور خوش حال ہوتے ہیں تواسراف نہیں کرتے ہیں،اپنے ہمسایہ کے لئے برکت اور اپنے ساتھیوں کے لئے مجسمہ سلُامتی ہوتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 2 ص 236 / 24 روایت ابوالمقدام عن الباقرؑ، خصال ص 397 /154، صفات الشیعہ 91 / 23،

صفات شیعہ

یاد رکھو کہ جعفرؑ بن محمدؐ کے شیعہ بس وہ ہیں جن کا شکم اور جنسی جذبہ عفیف ہو، محنت زیادہ کرتے ہوں،پروردگار کے لئے عمل کرتے ہوں اور اس کے ثواب کے امیدوار ہوں اور اس کے عذاب سے خوفزدہ ہوں،اگر ایسے افراد نظر آجائیں تو سمجھ لینا کہ یہی ہمارے شیعہ ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

صفات الشیعہ 21/89،کافی 2 ص 233 /9،خصال 296 /63 روایت مفضل بن عمر۔

صلوات

میرے والد بزرگوار نے ایک شخص کو خانہ کعبہ سے لپٹ کر یہ کہتے ہوئے سنا کہ خدایا محمدؐ پر رحمت نازل فرما... تو فرمایا کہ ناقص صلوات مت پڑھ اور ہم پر ظلم نہ کر،پڑھنا ہے تو اس طرح پڑھ " خدایا محمدؐ اور ان کے اہلبیتؑ پر رحمت نازل فرما۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
کافی 2 ص 495 / 21

صلہ رحمی

کبھی کبھی وہ شخص جو صلہ رحم کرے اگر اس کی عمر تین سال باقی ہے تو خدا اس کی عمر تیس سال کر دیتا ہے، اور خدا جو چاھتا ہے انجام دیتا ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام
(اصول کافی ج/ 3 ص/ 221)

صلہ رحمی

جو صلہ رحمی کرے گا چار انعام اللہ سے پائے گا، اللہ کی محبت، وسعت رزق، عمر میں اضافہ ،جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم.

طلب دنیا

طلب دنیا میں نقصان آخرت ہے، اور طلب آخرت میں نقصان دنیا ہے۔ اور دنیا کا نقصان آخرت کے نقصان سے بہتر ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم،
اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

طلب معاش

خبردار طلب معاش میں سستی اور کاہلی سے کام مت لینا کہ ہمارے آباء واجداد اس راہ میں تگ و دو کیا کرتے تھے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
الفقیہ 3 ص 157 / 3576 روایت حماد لحام۔

طلب معاش

خدا کی قسم حضرت علیؑ نے راہ خدا میں ہزار غلام آزاد کئے ہیں اور سب اپنے ہاتھ کی کمائی سے کیا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
کافی 8 ص 165 / 175

طلب معاش

ابو عمرو الشیبانی ! میں نے امام صادقؑ کو موٹا کپڑا پہنے بیچہ لئے اپنے باغ میں یوں کام کرتے دیکھا کہ پسینہ پیروں سے بہہ رہا تھا، میں نے عرض کی میری جان قربان، یہ بیلچہ مجھے دیدیجئے، میں یہ کام کروں گا، فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ انسان طلب معاش میں حرارت آفتاب کی اذیت برداشت کرے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
کافی 5 ص 76 / 13۔

طلب معاش

عبدالاعلیٰ غلام آل سام ! میں نے شدید گرمی کے زمانہ میں مدینہ کے ایک راستہ پر امام صادقؑ کو دیکھ کر عرض کی، حضور میری جان قربان ایک تو خدا کی بارگاہ میں آپ کا مرتبہ پھر رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے آپ کی قرابت، اس کے بعد بھی آپ اس گرمی میں مشقت برداشت کر رہے ہیں۔ فرمایا عبدالاعلیٰ میں طلب رزق میں نکلا ہوں تا کہ تم جیسے افراد سے بے نیاز ہو جاؤں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 5 ص 74 / 3۔

طلب معاش

علی بن ابی حمزہ ! میں نے حضرت ابوالحسن ۔ رضاؑ۔ کو اپنی ایک زمین میں اس طرح کام کرتے دیکھا کہ پسینہ پیروں سے بہہ رہا تھا تو میں نے عرض کی میری جان قربان، کام کرنے والے سب کیا ہو گئے ؟ فرمایا کہ دیکھو اپنے ہاتے سے ان لوگوں نے بھی کام کیا ہے جو مجھ سے اور میرے والد سے بھی بہتر تھے۔ میں نے عرض کی یہ کون حضرات ہیں ؟ فرمایا رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ، امیر المومنینؑ اور میرے تمام آباء واجداد اور یہ کام تو جملہ انبیاء، مرسلین، اوصیاء اور صالحین نے کیا ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 5 ص 75 / 10، الفقیہ 3 ص 163 / 3593

ظالم پڑوسی

امامؑ سے کسی نے ظالم پڑوسی کی شکایت کی۔ فرمایا اس کے لئے بد دعا کر۔ اس نے بد دعا کی کچھ عرصے بعد پھر آیا اور کہا مولاً کچھ اثر نہیں ہوا۔ فرمایا کیسے بد دعا کی ؟ سائل نے کہا جب وہ سامنے آیا تو میں نے نفرین کی۔ فرمایا جب وہ پیٹھ پھیرنے لگے تب نفرین کر اور جب پیٹھ پھیر لے تب نفرین کر۔ سائل نے کچھ عرصے بعد آکر عرض کی کہ اس کو اس ظالم پڑوسی سے نجات مل گئی۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

ظالم حکومت

ظالم حکام کے کاموں میں داخل ہونا، ان کی مدد کرنا، ان کی حاجتوں کے لئے کوشش کرنا کفر کے برابر ہے، ان کی طرف جان بوجھ کر نظر رکھنا ان گناہان کبیرہ میں داخل ہے جس پر آدمی مستحق جہنم ہوتا ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

(بحارالانوار ج 75 ص 374)۔

ظہور

میرے جلد ظہور کی دعا کیا کرو، کیونکہ میرا ظہور ہی تمہاری نجات کا ذریعہ ہے۔

امام زمانہ علیہ الصلوۃ والسلام

عاشور

روز عاشور کے دن رزق معاش اور دنیاوی تگ ودو ترک کردو۔ اس دن کو مصیبت زدہ اور مغموم انسان کی طرح بسر کرو۔

حضرت امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عالم

جب عالم کو دنیا سے مُحبت کرتا دیکھو، تو اُس سے اپنے دین کو بچاو، کیونکہ کسی بھی چیز سے محبت کرنے والا، اُس میں غرق ہوتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

عالم سے وعدہ لیا

اللہ نے جاہلوں سے وعدہ نہیں لیا کہ وہ اہل علم سے علم کے بیان کو طلب کریں۔ بلکہ اللہ نے اہل علم سے وعدہ و عہد لیا ہے کہ وہ علم کو جاہلوں کے لئے بیان کریں۔ کیونکہ علم جہالت سے پہلے خلق ہوا تھا۔

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

عالم کیسا ہو

عالم ودانا وہ ہے جو لوگوں کو رحمت خدا سے مایوس اور اس کی طرف سے حاصل ہونے والی آسائش وراحت سے ناامید نہ کرے ,اور نہ انہیں اللہ کے عذاب سے بالکل مطمئن کردے .

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

عبادت

عبادت گذاروں کی تین قسمیں ہیں،ایک قوم نے خوف کی بنیاد پر عبادت کی ہے تو یہ غلاموں کی عبادت ہے اور ایک قوم نے ثواب کی خواہش میں عبادت کی ہے تو یہ مزدوروں کی عبادت ہے۔البتہ ایک قوم نے اس کی محبت میں عبادت کی ہے اور یہی آزاد مردوں کی عبادت ہے اور یہی بہترین عبادت ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 2 ص 84 /5 روایت ہارون بن خارجہ۔

عبادت

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) مستحب نمازیں فرض نمازوں سے دوگنی ادا کیا کرتے تھے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 3 ص 3/443

عبادت

حضرت علیؑ بن الحسینؑ جب حضرت علیؑ کی کتاب کا مطالعہ فرماتے تھے اور ان کی عبادتوں کا ذکر دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ اس قدر عمل کون کر سکتا ہے، یہ کس کے بس کی بات ہے،اس کے بعد پھر عمل شروع کر دیتے تھے، مصلٰی پر نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور واضح طور پر اثرات ظاہر ہونے لگتے تھے اور امیر المومنینؑ جیسی عبادت ان کے گھرانہ میں بھی حضرت علیؑ بن الحسینؑ کے علاوہ کوئی نہیں کر سکا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 8 ص 163 / 172 روایت سلمہ بیّاع السابری۔

عبادت

میں پدر بزرگوار کے لئے بستر بچھا کر انتظار کیا کرتا تھا اور جب وہ آرام فرما لیتے تھے تو میں اپنے بستر پر جاتا تھا،ایک شب میں انتظار کرتا رہا اور جب دیر ہو گئی تو آپ کی تلاش میں مسجد کی طرف گیا، دیکھا کہ آپ تنہا مسجد میں سجدۂ پروردگار میں پڑے ہیں اور نہایت کرب کے عالم میں مناجات کر رہے ہیں" خدایا تو مالک بے نیاز ہے اور یقیناً میرا پروردگار ہے، میں نے یہ سجدہ تیری بندگی اور عبدیت کے اقرار کے لئے کیا ہے، خدایا میرا عمل بہت کمزور ہے اب تو ہی اسے مضاعف کر دے، خدایا اس دن کے عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن تمام بندوں کو قبروں سے نکالا جائیگا اور میری توبہ کو قبول کر لینا کہ توبہ کا قبول کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 3 ص 9/333 از اسحاق بن عمار۔

عبادت

میرے والد بزرگوار بہت زیادہ ذکر خدا کیا کرتے تھے اور میں جب بھی ان کے ساتھ چلتا تھا یا کھانا کھاتا تھا تو انھیں ذکر خدا کرتے ہی دیکھتا تھا، حد یہ ہے کہ لوگوں سے گفتگو بھی آپ کو ذکر خدا سے غافل نہیں بنا سکتی تھی، میں اکثر اوقات دیکھتا تھا کہ زبان تالو سے چپک جاتی تھی اور لا الہ الا اللہ کہتے رہتے تھے، ہم سب کو جمع کر کے طلوع آفتاب تک ذکر خدا کا حکم دیا کرتے تھے اور جو قرآن پڑھ سکتا تھا اسے تلاوت کا حکم دیتے تھے ورنہ ذکر خدا کا امر فرمایا کرتے تھے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام

کافی 2 ص 499 / 1 از ابن القداح۔

عبادت

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) عائشہ کے حجرہ میں تھے تو انھوں نے کہا کہ آپ اس قدر زحمت عبادت کیوں برداشت کرتے ہیں جبکہ خدانے آپ کے تمام گناہوں کو بخش دیا ہے؟ فرمایا کیا میں خدا کا بندۂ شکر گذار نہ بنوں! ۔آپ پنجوں کے بل کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ پروردگار نے سورۂ طٰہٰ نازل فرمایا کہ " ہم نے قرآن اس لئے نہیں نازل کیا ہے کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام

کافی 2 ص 95 / 2 روایت ابو بصیر، احتجاج 1 ص 520۔

عبادت

ایک قوم نے اللہ کی عبادت رغبت کی بناپر کی ہے اور یہ تاجروں کی عبادت ہے، دوسری قوم نے خوف کی بناپر کی ہے تو یہ غلاموں کی عبادت ہے اور ایک قوم نے اس کی عبادت شکر نعمت کی بنیاد پر کی ہے، یہی آزاد اور شریف لوگوں کی عبادت ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام

نہج البلاغہ حکمت 237،

عبادت

حضرت موسیٰؑ ابن جعفرؑ چند سال تک اسی انداز سے عبادت کرتے رہے کہ طلوع آفتاب سے زوال تک سجدہ ہی میں رہا کرتے تھے یہاں تک کہ کبھی کبھی... بلندی پر جاکر قید خانہ میں روشندان سے دیکھتا تھا تو آپ کو سجدہ میں پاتا تھا اور پوچھتا تھا کہ اے ربیع ۔داروغہ زندان۔ یہ کپڑا کیسا پڑا ہے؟ تو وہ کہتا تھا کہ امیر المومنین! یہ کپڑا نہیں ہے، یہ موسیٰؑ بن جعفرؑ ہیں جو روزانہ طلوع آفتاب سے زوال تک سجدہ معبود میں پڑے رہتے ہیں۔ ہارون کہتا کہ بیشک یہ بنیٔ ہاشم کے راہبوں میں سے ہیں تو میں کہتا کہ پھر آپ نے انھیں اس تنگی زندان میں کیوں رکھا ہے؟ تو کہتا کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

ثوبانی

عیون اخبار الرضاؑ 1 ص 95، مناقب ابن شہر آشوب 4 ص 318 از یونانی۔

عبادت

! میں نے حضرت موسیٰؑ بن جعفرؑ سے زیادہ نہ خدا کا خوف رکھنے والا دیکھا ہے اور نہ اس کی رحمت کا امیدوار دیکھا ہے، آپ کی تلاوت کا انداز بھی حزنیہ ہوتا تھا اور اس طرح پڑھتے تھے جیسے کسی انسان سے باتیں کر رہے ہو۔

حفص

کافی 2 ص 606 /10۔

عبادت اہلبیتؑ

میں مقام سرخس میں اس گھر تک پہنچا جہاں امام رضاؑ کو قید رکھا گیا تھا اور میں نے نگرانِ زنداں سے اجازت چاہی تو اس نے کہا کہ اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔ میں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا کہ یہ دن رات میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور صرف ایک ساعت ابتدائے روز میں اور وقت زوال اور نزدیک غروب نماز روک دیتے ہیں لیکن مصلیٰ پر بیٹھ کر ذکر خدا کرتے رہتے ہیں۔

عبدالسلام بن صالح الہروی

عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 183 / 6۔

عبادت سیدہؑ

امام حسنؑ ! میں نے اپنی مادر گرامی کو دیکھا ہے کہ شب جمعہ محراب عبادت میں مصروف رکوع و سجود رہیں یہاں تک کہ فجر طالع ہو گئی اور یہ سنا کہ آپ مسلسل مومنین اور مومنات کے حق میں نام بنام دعا کرتی رہیں اور ایک حرف دعا بھی اپنے حق میں نہیں کہا۔ میں نے عرض کی کہ مادر گرامی ! آپ دوسروں کے حق میں دعا کرتی ہیں، اپنے واسطے کیوں دعا نہیں کرتی ہیں ؟ فرمایا بیٹا، پہلے ہمسایہ اس کے بعد اپنا گھر۔

امام حُسن ابن علیؑ علیہ الصلوۃ والسلام

علل الشرائع 181/ 1

عبرت

ہر دن تمھیں عبرت حاصل کرنے کا فائدہ پہنچا سکتا ہے، اگر اس کے ساتھ غور و فکر بھی ہو۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

عزادار

جو ھمارے مصائب پر آہ و نالہ کرتے ھیں اور ھماری خوشی میں خوش ہوتے ھیں اور ھمارے غم میں غمگیں ہوتے ہو، بے شک کہ تم مرتے وقت ھمارے آباء واجداد (علیہم السلام) کو اپنے پاس حاضر دیکھوگے اور وہ تمھارے بارے میں ملک الموت سے سفارش کریں گے اور تمھیں ایسی بشارت دیں گے کہ مرنے سے پھلے تمھارے آنکھیں منور ہو جائیں گی اور ملک الموت تم پر بچہ کی نسبت ماں سے بھی زیادہ مھربان ہو جائے گا۔

امام جعفر الصادق علیہ الصلوۃ والسلام،

بحار الانوار

عزادار

سلام ان گریبانوں پر جو امام حسین علیہ السلاکے غم میں چاک ہوئے ہوں۔

امام زمانہ علیہ الصلوہ والسلام

عزادار

پالنے والے میرے بیٹے حسین پر گریہ کرنے والوں کے لئے میری شفاعت قبول کر"۔

سیدہ النساالعالمین جناب سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ص

عزت بڑھانا

تین کام عزت بڑھانے کا سبب ہوتے ہیں۔ سلام کرنا، مجلس میں کسی کو جگہ دینا اور لوگوں کو ان کے اصل نام سے پکارنا۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

عطا و بخشش

امام محمدؑ تقی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اپنی مروت کے برابر عنایت فرمایئے، فرمایا یہ میرے امکان سے باہر ہے، اس نے کہا پھر میری اوقات کے برابر عنایت فرمایئے؟ فرمایا یہ ممکن ہے اور یہ کہہ کر غلام کو آواز دی کہ اسے سو دینار دیدو۔

امام محمدؑ تقی علیہ الصلوۃ والسلام

کشف الغمہ 3 ص158۔

عظمت قران

قرآن خدا کی مضبوط رسی ہے اور اٹوٹ و محکم رسن ہے اور خدا کا وہ مثال راستہ ہے جو جنت تک پہونچانے والا اور دوزخ سے بچانے والا ہے، اُمتداد زمانہ سے پرانا نہیں ہوتا، کثرت تلاوت سے اس کی قیمت کم نہیں ہوتی کیونکہ وہ کسی مخصوص زمانہ کے لئے نازل نہیں کیا گیا ہے بلکہ بہ عنوان دلیل و برہان ہر انسان کے لئے قرار دیا گیا ہے، باطل کا گزر نہ اس کے آگے سے ہے نہ پیچھے سے ہے "اس کو" خدائے حکیم و حمید کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

بحار الانوار ج 92 ص 14

عقل

وہ فلاح نہیں پائے گا جسے عقل نہیں۔ اور جس کے پاس علم نہیں اس کے پاس عقل نہیں۔ جو فہم رکھتا ہے وہ شرافت حاصل کرلے گا۔ اور جو حلیم ہے وہ فتح پائے گا۔ علم ڈھال ہے۔ راستی عزت ہے۔ جہل ذلت ہے۔ اور فہم اور مال سے سخاوت کرنا باعث نجات ہے۔ اور حسن خلق جالب مودت ہے۔ عالم زمانہ پر وسواس شیطان کا غلبہ نہیں ہوتا اور پختہ کاری یہ ہے کہ لوگوں کی ظاہری حالت سے دھوکہ نہ کھایا جائے۔ کیونکہ اکثر لوگوں کا باطن خراب ہوتا ہے۔ عالم دانا، نعمت ہے۔ اور جاہل شقی ہے۔ خدا اس کا دوست ہے جس نے اس کی معرفت حاصل کی اور پیروی ظن نہ کی۔ اور اللہ اس کا دشمن ہے جس نے اسے رب العالمین نہ سمجھا۔ خردمند بے ادبی کو بخشنے والا ہے اور جاہل فریب دینے والا ہے۔ اگر تو گرامی قدر ہونا چاہتا ہے تو نرمی کر۔ اور اگر تو چاہتا ہے کہ لوگ تجھے ذلیل سمجھیں تو سختی کر۔ جس کی نسل بزرگ ہوتی ہے اس کا دل نرم ہوتا ہے۔ جس کی ذات بد ہوتی ہے اس کا دل سخت ہوتا ہے۔ جو بولنے میں جلدی کرتا ہے وہ نجات سے دور رہتا ہے۔ جو عافیت اندیش ہے وہ جس چیز کو نہیں جانتا اس سے دور رہنے میں خودداری کرتا ہے۔ جو بغیر علم کسی چیز میں دخل دیتا ہے ذلیل ہوتا ہے۔ جو نہیں جانتا کہ امام حق کون ہے اور جو نہیں سمجھتا وہ شبہات سے محفوظ نہیں رہتا۔ ایسے لوگ لوگوں کے درمیان سرزنش کیے ہوئے ہیں، مُلامت شدہ ہیں اور اس کا نتیجہ ندامت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب العقل والجہل

عقل

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے، عقل سے حکمت حاصل ہوتی ہے اور حکمت سے عقل۔ اور اچھی نگہبانی سے ادب صالح حاصل ہوتا ہے۔ تفکر، عقل مند کے قلب کی حیات ہے۔ جیسا کہ چلنے والا تاریکیوں میں نور کے ساتھ خوبی نجات اور کمی ورنگ کو لے کر چلتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب العقل والجہل

عقل

عقل بخشش الہیٰ ہے جو کسی کو کم ملی ہے اور کسی کو زیادہ۔ اور جہالت اختیاری ہے جو بڑھانا چاہے بڑھالے گا۔ اور جہالت تو اس طرح بڑھائی جاتی ہے کہ دعوت عقل و فہم تو دے اور علم اپنے سے بلند پایہ انسان سے حاصل نہ کیا ہوا ہو وہ شخص جہالت کو بڑھائے گا۔،

حضرت امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب العقل والجہل

ترتیب وتدوین: سید قمر علیؑ عباس بخاری

عقل۔امیر المومنین کے شیعہ کون

میں نیک خصلتوں میں سے ایک بھی کسی میں پاوں گا تو اپنے شیعوں میں شمار کر لوں گا۔ اور اس کی ایک خصلت کی وجہ سے معاف کر دوں گا لیکن میں ہر گز معاف نہیں کروں گا فقدان عقل کو اور فقدان دین کو۔ کیونکہ دین سے مفارقت خوف ہے اور اس خوف کے ساتھ زندگی خوش گوار نہیں۔ اور عقل کا نہ ہونا زندگی کا نہ ہونا ہے اور جس کی مثال مُردوں جیسی ہے۔ ،

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب العقل والجہل

عقل حجت ہے

نبیؐ، اللہ تعالیٰ کے طرف سے اس کے بندوں پر حجت ہوتا ہے۔ اور اللہ اور بندوں کے درمیان "عقل" حجت ہے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم کسی کے روزہ و نماز پر فخرمت کرو جب تک تم یہ نہ دیکھ لو کہ اس کی عقل کیسی ہے؟ ،

حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب العقل والجہل

عقل عطیہ الٰہی

عقل، عطیہ الٰھی ہے اور باادب ہونے کے لئے مشقت چاھیئے، جو بھی زحمتیں برداشت کرکے باادب ہو جائے عقل حاصل کر سکتا ہے، لیکن جو بھی صرف زحمتوں سے عقل حاصل کرنا چاھتا ہے اس کی صرف جھالت میں اضافہ ہوتا ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

(بحار ج/ 78 ص/ 342 (

عقل کیسے حاصل ہو

ستون انسانیت عقل ہے۔ اور خردمندی چار چیزوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ اول، محکمات قرانی سے باطل اماموں کے عیب بتانا، دوسرے، حق کے اماموں کے مرتبہ کو سمجھنا۔ تیسرے اپنی حد کو نگاہ میں رکھنا۔ یعنی تشابہات قران وغیرہ پر نظر اور چوتھے مسائل دین کا امامین حق سے جواب حاصل کرنا۔ عقل سے آدمی کامل ہوتا ہے۔ عقل رہنمائے انسان ہوتی ہے۔ چراغ چشم ہے اور کلید کار بستہ۔ پس عقل کی مدد سے انسان دلائل ربوبیت اور محکمات قران کا عالم ہوتا ہے۔ اور مسائل دین کی حفاظت کرتا ہے۔ اور حق کے اماموں کی ثنا کرتا ہے۔ اور ان کے مرتبہ کا سمجھنے والا ہوتا ہے۔ پس وہ جان لیتا ہے کہ پیغمبر کے بعد اس کی اُمت کا کیا حال ہوا۔ اور کیوں ہوا۔ کہاں ہوا اور وہ جانتا ہے کہ کس سے ملے اور کس سے الگ رہے۔ تو اس نے حق کو پہچان لیا۔ پھر اس نے توحید رب کو خلوص سے لیا اور اس کی اطاعت کا اقرار کیا۔ جب اس نے ایسا کیا تو اس نے فوت شدہ چیز کو پا لیا۔ اور آنے والی حالت کو سمجھ لیا۔ اور یہ بھی جان لیا کہ وہ کن حالات میں ہے اور کس وجہ سے ہے کہاں سے آیا ہے اور کہاں جانا ہے۔ یہ سب تائید عقل سے حاصل ہوتا ہے۔ جہالت سے بڑھ کر کوئی محتاجی نہیں اور عقل سے زیادہ کوئی چیز مفید تر نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام ،

اصول کافی، کتاب العقل والجہل

عقل مند تین طرح کے

عقل مند تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کو مختصر کلام سے مکمل معنی سمجھ آجاتے ہیں ان کے نطفہ میں عقل خمیر ہوتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو مکمل بات بتائی جائے تو پھر بات سمجھ میں آتی ہے، اس کو عقل بطن مادر میں عطا ہوئی ہے۔ اور تیسرا وہ جو مکمل بات سن کر بھی وضاحت مانگتا ہے اور پھر سمجھتا ہے۔ یہ وہ ہے کہ جس کو بڑا ہونے پر عقل عطا کی گئی۔ ،

حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب العقل والجہل

عقل و جہل کے لشکر

جناب امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام کا شہرہ آفاق خطبہ عقل و جہل پر۔ ہمارے ماں باپ قربان ہوں آپ پر اے آلِ رسولؐ، فرزند رسولؐ اور اللہ آپ کے دشمنوں پر لعنت کرے جنھوں نے آپ کے حق کو نہ پہچانا۔ عقل اور جہالت کو اس کے لشکر کو پہچانو، ہدایت پا جاوگے۔ جب اللہ نے عقل کو پیدا کیا اور روحانین میں سب سے پہلے مخلوق ہے جس کو اپنے نور سے یمین عرش سے پیدا کیا، اس کو حکم دیا پیچھے ہٹو وہ پیچھے ہٹی، پھر اللہ نے حکم دیا آگے آو تو وہ آگے آئی (یعنی اطاعت خدا میں تامل نہیں کیا) تو اللہ نے فرمایا، میں نے تجھ کو خلقت عظیم کے ساتھ پیدا کیا اور اپنی تمام پر فضیلت دی۔ پھر جہل کو پیدا کیا، کھاری دریا سے جو ظلماتی تھا۔ پھر جہل کو حکم دیا پیچھے ہٹ وہ ہٹ گیا پھر اسے حکم دیا آگے آ لیکن وہ ضد پر اڑا۔ تو اللہ نے کہا تو نے تکبر کیا اور اس پر لعن کی۔ پھر اللہ نے عقل کو پچھتّر خوبیوں کا لشکر عطا کیا۔ جب جہل نے عقل کا یہ عزت و اکرام دیکھا تو عقل سے عداوت اس کے دل میں سما گئی۔ اس نے کہا اے معبود تو اس کو صاحب کرامت و قوت بنا دیا۔ میں اس کی ضد ہوں میرے لئے کوئی طاقت نہیں؟ پس جیسا لشکر تو نے اس کو دیا ویسا مجھے بھی دے۔ اللہ نے کہا اگر تو نے عقل کے لشکر کی نافرمانی کی تو میں تجھے اور تیرے لشکر کو اپنی رحمت سے دور کر دوں گا، جہل اس پر راضی ہوئی پس اللہ نے اس کو بھی پچھتّر لشکر دیے جو کہ عقل کے لشکر کی ضد ہیں۔ خیر جو زیر عقل ہے اس کی ضد شر ہے جو وزیر جہل ہے۔ ایمان جس کی ضد کفر ہے۔ تصدیق جس کی ضد انکار ہے۔ امید جس کی ضد مایوسی ہے۔ عدل جس کی ضد ظلم ہے۔ رضا جس کی ضد غصہ ہے۔ شکر جس کی ضد کفران ہے۔ امور خیر میں زیادتی کی خواہش جس کی ضد یاس ہے۔ توکل جس کی ضد حرص ہے۔ نرم دلی جس کی ضد سخت دلی ہے۔ رحمت جس کی ضد غضب ہے۔ علم جس کی ضد جہل ہے۔ فہم جس کی ضد حماقت ہے۔ تفقہ جس کی ضد تہتک ہے۔ زہد جس کی ضد رغبت ہے۔ خوش خوئی جس کی ضد بد خوئی ہے۔ ڈرنا جس کی ضد جرات ہے۔ فروتنی جس کی ضد دعویٰ بزرگی ہے۔ فکر و سخن میں آہستگی جس کی ضد جلد بازی ہے۔ حلم جس کی ضد دشنام دہی ہے۔ خاموشی جس کی ضد ہرزہ گوئی ہے۔ قبولیت جس کی ضد سرکشی ہے۔ تسلیم جس کی ضد شک ہے۔ صبر جس کی ضد بے قراری ہے۔ درگزر جس کی ضد انتقام ہے۔ استغنا جس کی ضد فقر ہے۔ تنزکر جس کی ضد سہو ہے۔ حفظ جس کی ضد نسیان ہے۔ مہربانی جس کی ضد قطع تعلق ہے۔ قناعت جس کی ضد حرص ہے۔ محتاجوں سے ہمدردی جس کی ضد ہمدردی کو روک دینا ہے۔ محبت جس کی ضد عداوت ہے۔ اور وفا جس کی ضد عذر ہے۔ اطاعت جس کی ضد معصیت ہے۔ گریہ وزاری جس کی ضد سرکشی ہے۔ سلامتی جس کی ضد بلا ہے۔ محبت جس کی ضد بغض ہے۔ سچ جس کی ضد جھوٹ ہے۔ حق کی ضد باطل ہے۔ امانت جس کی ضد خیانت ہے۔ بے غرض کہنا جس کی ضد غرض آلود ہے۔ قوت تصور جس کی ضد کودن بننا ہے۔ فہم جس کی ضد غبی ہونا ہے۔ معرفت کی ضد انکار ہے۔ عیب پوشی جس کی ضد عیبوں کا ظاہر کرنا ہے۔ حاضر و غائب میں کسی کی روش پر رہنا جس کی ضد دوزخی ہونا ہے۔ راز کو چھپانا جس کی ضد راز کو ظاہر کرنا ہے۔ نماز کی حق کے ساتھ ادائیگی جس کی ضد غفلت سے پیروی آئمہ کو ضائع کرنا ہے۔ روزہ جس کی ضد شکم پرستی ہے۔ دشمن دین سے جنگ جس کی ضد حق سے روگردانی ہے۔ حج جس کی ضد پیمان الہیٰ کو پس پشت ڈالنا ہے۔ لوگوں کی باتوں پر نظر رکھنا جس کی ضد چغل خوری ہے۔ والدین کے ساتھ احسان جس کی ضد ان کی نافرمانی ہے۔ حقیقت کی ضد ریاکاری ہے۔ معروف کی ضد منکر ہے اور ستر کی ضد اظہار ہے۔ اور تقیہ جس کی ضد اظہار حق بے باکی سے وہاں کرنا جہاں حق کو نقصان پہنچے ہے۔ انصاف جس کی ضد لوگوں کے درمیان بے وجہ تفاوت قائم کرنا ہے۔ دشمن سے رضا جوئی اگر دونوں کی بہتری ہو جس کی ضد زیادہ روی ہے۔ پاکیزگی جس کی ضد چرک ہے۔ شرم جس کی ضد بے شرمی ہے۔ عافیت جس کی ضد بلا ہے۔ والقوام کی ضد مکاثرہ ہے۔ وقار کی ضد سبکی ہے، سعادت جس کی ضد شقاوت ہے۔ توبہ جس کی ضد افرار ہے۔ استغفار جس کی ضد باوجود نعمت الہیٰ کے کھانے کے پھر بھی گناہ کرنا ہے۔ نگہداری امر و نہی جس کی ضد سہل انکاری ہے۔ دعا جس کی ضد دعا سے روگردانی ہے۔ نشاط جس کی ضد کاہلی ہے۔ خوشی جس کی ضد حزن ہے۔
الفت جس کی ضد فرقت اور سخاوت جس کی ضد بخل ہے۔ عقل کی یہ تمام خصوصیات نبیؐ یا وصیؑ کے علاوہ کسی انسان میں مکمل طور پر موجود نہیں ہوتیں۔ یا اُس مومن میں جس کے ایمان قلبی کا اُمتحان اللہ نے لے لیا ہو۔ باقی رہے ہمارے موالی (شیعہ) تو ان سب

میں عقل کے اس لشکر میں سے کوئی نہ کوئی عادت نہ پائی جاتی ہے۔ مگر جہل کی کچھ اجناس بھی اس میں ہو نگی۔ اپنی اطاعت و مرضی کی توفیق اللہ تم کو دے تاکہ تمہارے درجات بلند ہوں۔ اور اطاعت گزار، انبیا اور اوصیا کے ساتھ ہو گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب العقل والجہل

عقیق

عقیق کی انگوٹھی پہنا کرو، کیونکہ یہ پہلا پتھر ہے جس نے، اللہ کی توحید، میری نبوت، علیؑ کی ولایت، شیعوں کے لئے جنت کا اقرار کیا تھا۔

حدیث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

عیون اخبار الرضاؑ

علم

اس دنیا میں مشرق ہو یا مغرب، جہاں کہیں بھی صحیح علم پایا جائے گا وہ لوگوں کو ہم اہلبیت سے ہی ملا ہو گا۔ اللہ کی قسم علم نہیں حاصل ہو گا مگر ہم اہلبیت نبوتؐ سے جن کے اوپر جبرئیل نازل ہوئے۔ اور ہم اس علم کے وارث ہوئے۔ م،

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلا

اصول کافی، کتاب الحجت

علم

تمام انبیا علیہ السلام کا علم جناب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں جمع کیا گیا تھا۔ جو انہوں نے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام کو تعلیم کیا۔ پھر ہم اس کے وارث ہوئے۔ کوئی امام اس دنیا سے نہیں جاتا جب تک اُس جیسا یا جیسا اللہ چاہے اس کی جگہ پر قائم نہ ہو جائے۔،

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

علم

کوئی ایسا علم نہیں مگر یہ کہ میں نے اس کا آغاز کیا ہے اور کوئی بھی ایسا راز نہیں ہے مگر یہ کہ القائمؑ کے ذریعے اُس کا اختتام ہو گا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

علم

علم اس کے لئے بھی بہترین شرف ہے جس کا کوئی ماضی نہ ہو۔

قول امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

علم الہیٰ کے ظروف

ہم امر الہی کے والی، علم الہی کے خزانہ دار اور وحی خدا کے ظروف ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 192 / 1، بصائر الدرجات 61 / 3، 8/105 روایت عبدالرحمان بن کثیر۔

علم الہیٰ کے ظروف

پروردگار نے ہمیں اپنے لئے منتخب کیا ہے اور تمام مخلوقات میں منتخب قرار دیا ہے، ہمیں وحی کا امین اور زمین میں اپنا خزانہ بنایا ہے، ہمیں اس کے اسرار کے محل اور اس کے علم کے ظرف ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

بصائر الدرجات 62 /7، روایت عباد بن سلیمان۔

علم الٰہیٰ کے ظروف

ہم خدا کے ابواب ہیں اور ہمیں صراط مستقیم ہیں، ہمیں اس کے علم کے ظرف ہیں اور ہمیں اس کی وحی کے ترجمان، ہمیں توحید کے ارکان ہیں اور ہمیں اس کے اسرار کے مرکز۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

معانی الاخبار 35 / 5، ینابیع المودۃ 3 ص 359 /1 روایت ثابت ثمالی۔

علم امامؑ

خدا کی بارگاہ سے جو چیز بھی نکلتی ہے پہلے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پاس آتی ہے، اس کے بعد امیر المومنینؑ کے پاس، اس کے بعد یکے بعد دیگرے ائمہ کے پاس تا کہ ہمارا آخر اول سے اعلم نہ ہونے پائے،۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 255 /4

علم امامؑ

اگر پروردگار ہمارے علم میں مسلسل اضافہ نہ کرتا رہتا تو وہ علم بھی ختم ہو جاتا۔ میں نے عرض کی تو کیا آپ حضرات کو رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے بھی زیادہ دیدیا جاتا ہے؟ فرمایا خدا جب بھی دینا چاہتا ہے تو پہلے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر پیش کرتا ہے اس کے بعد ائمہ کو ملتا ہے اور اسی طرح ہم تک پہنچا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 255 /3، اختصاص ص 312، بصائر الدرجات 394/8 ۔

علم امام

کتاب کا علم اور اس کا بیان ہمارے پاس ہے اور جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ اس کی مخلوق میں سے کسی کے پاس نہیں ہے۔ کیونکہ ہم سِرِ الٰہی بھی رکھنے والے ہیں۔

شاہِ کربلا امام حُسین علیہ الصلوۃ والسلام

علم امیر المومنینؑ

اگر قرآن مجید میں یہ آیت نہ ہوتی کہ " اللہ جس چیز کو چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے، تو میں تمھیں تمام گذشتہ اور آئندہ قیُامت تک ہونے والے حالات سے باخبر کر دیتا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

التوحید 305 /1، امالی صدوق ص 280 /1

علم پر امیر المومنینؑ کا خطبہ

علم ایک نقطہ ہے جس میں جہلا نے زیادتی کر دی۔ اطلاع کی کیفیت دو طرح سے ہوتی ہے۔ ایک وحدت کی کثرت کی طرف۔ یعنی مبدا سے منتھا کی طرف ہو تو یہ نزول اور ظہور کا طریقہ ہے۔ دوسرے یہ کہ کثرت سے وحدت کی طرف یعنی منتھا سے مبدا کی طرف تو یہ صعود و بطون کا طریقہ ہے۔ پس اگر اول طریقہ ہے تو وہ بہت ہی عظمت والا ہے۔ پس نقطہ اول پر پھر اس سے نفس و ہیولیٰ، طبیعت، جسم کلی، افلاک و عناصر اور موالید سے متعلق جو صادر ہوا اس پر اطلاع کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اگر طریقہ دوئم ہے، تو وہ بہت ہی سہل اور بہت ہی مشہور ہے۔ پس اس کے برعکس ان موجودات سے اطلاع میں کوشش کی جاتی ہے۔ اور یہ اس وجہ سے ہے کہ ہر وہ شخص جو نقطہ وجودیہ مطلع ہوا اور وہ شخص جو اس کے تحت ہے اس کے مثل ہے جس نے کل وجود پر اطلاع پائی اور اس چیز

پر جو اس کے ضمن میں حقائق واسرار سے متعلق ہے۔ اور آسمانی کتب پر اور جو کچھ اس کے ضمن میں حقائق واسرار سے ہے۔ اور شب معراج ہمارے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نقطہ وجود یہ سے اطلاع پانے سے متعلق ہے۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام ،

نہج الاسرار

علم جو امیر المومنینؑ کو عطا ہوا

اولین وآخرین کا علم مجھے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے دیا گیا ہے۔ مجھے وہ تمام چیزیں دکھائی گئیں جس طرح سے کہ وہ ہیں۔ اور ان سے مطلع ہونے کی وجہ فرمائی۔ وہ وجہ یہ ہے کہ بسم اللہ کی با کا نقطہ میں علیؑ ہوں۔ پس اگر تم سوال کرنا چاہو تو سوال کر لو مجھ سے ان تمام چیزوں کا جو تحت عرش ہیں۔ ،

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

نہج الاسرار

علم غیب

امامؑ غیب کا علم نہیں جانتا۔ یہ علم صرف اللہ کی ذات کے پاس ہے۔ امامؑ کبھی کسی امر کے بارے میں جاننے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ رب العزت اُس تک معلومات پہنچا دیتا ہے۔ ،

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی

علم غیب

یہ وہ علم غیب ہے جسے پروردگار کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے، اس کے علاوہ جس قدر بھی علم ہے اسے مالک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تعلیم کیا ہے اور انھوں نے میرے حوالہ کر دیا ہے اور میرے حق میں دعا کی ہے کہ میرے سینہ میں محفوظ ہو جائے۔ اور میرے پہلو سے نکل کر باہر نہ جانے پائے۔ ،

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

(نہج البلاغہ خطبہ ص128)

علم غیب

جب بعض اصحاب نے کہا کہ کیا آپ کے پاس علم غیب بھی ہے؟ تو مسکرا کر اس مرد کلبی سے فرمایا کہ یہ علم غیب نہیں ہے بلکہ صاحب علم سے استفادہ ہے، علم غیب سے مراد قیامت کا علم ہے اور ان کا علم ہے جن کا ذکر سورۂ لقمان کی آیت 14 میں ہے۔

"بیشک خدا کے پاس قیامت کا علم ہے، اور وہی بارش کے قطرے برساتا ہے اور وہی پیٹ کے اندر بچہ کے حالات جانتا ہے اور کسی نفس کو نہیں معلوم کہ کل کیا حاصل کرے گا اور نہ یہ معلوم ہے کہ کس سرزمین پر موت آئے گی"۔

پروردگار ان تفصیلات کو جانتا ہے کہ پیٹ کے اندر لڑکا ہے یا لڑکی، پھر وہ حسین ہے یا بدصورت، پھر سخی ہے یا بخیل، پھر شقی ہے یا نیک بخت، پھر جہنم کا کندہ بنے گا یا جنت میں انبیاء کا رفیق، یہ وہ علم غیب ہے جسے پروردگار کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے، اس کے علاوہ جس قدر بھی علم ہے اسے مالک نے اپنے نبی کو تعلیم کیا ہے اور انھوں نے میرے حوالہ کر دیا ہے اور میرے حق میں دعا کی ہے کہ میرے سینہ میں محفوظ ہو جائے۔ اور میرے پہلو سے نکل کر باہر نہ جانے پائے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ ص128۔

علم و دولت

ہم اللہ کی تقسیم پر راضی ہیں کہ اُس نے ہمیں علم عطا کیا اور جاہلوں کو دولت دی، کیونکہ دولت تو فنا ہو جائی گی اور علم کو کبھی زوال نہیں۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام
نہج البلاغہ

علم و مال

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے، لوگو سمجھ لو، کمال دین، علم کے طلب کرنے میں اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ علم کا طلب کرنا تمہارے لئے مال کے طلب کرنے سے زیادہ واجب ہے۔ کیونکہ تمہارا مال تقسیم شدہ ہے اور خدا تمہارے رزق کا ضامن ہے۔ وہ تم تک ضرور پہنچے گا۔ لیکن علم محفوظ ہے اس کے اہل کے پاس۔ اس کی طلب کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ پس جو علم کے اہل آئمہ الطاہرین ہیں ان سے طلب کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام،
اصول کافی، کتاب العقل والجہل

علما انبیا کے وارث

علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں کہ انبیاء و درہم و دینار جمع کرکے اس کا وارث نہیں بناتے ہیں بلکہ اپنی احادیث کا وارث بناتے ہیں لہٰذا جو شخص بھی اس میراث کا کوئی حصّہ لے لے گو یا اس نے بڑا حصّہ حاصل کر لیا لہٰذا اپنے علم کے بارے میں دیکھتے رہو کہ کس سے حاصل کر رہے ہو، ہمارے اہلبیت میں سے ہر نسل میں ایسے عادل افراد رہیں گے جو دین سے غالیوں کی تحریف، باطل پرستوں کی جعل سازی اور جاہلوں کی تاویل کو دفع کرتے رہیں گے۔،

امام جعفر الصادق علیہ الصلوہ والسلام
کافی 1 ص 32

علی امام مبین

علی امام مبین ہیں، اللہ کا طویل ترین نیزا، اللہ کا بہت بڑا دروازہ ہیں۔ جسے اللہ کی ضرورت ہو وہ دروازے سے آئے۔ علی عدل خداوندی کے منصف ہیں۔ اللہ کے دین کے ناصر ہیں اور بندوں پر اللہ کی حجت ہیں۔ اللہ نے جس جس اُمت پر نبی بھیجا تو اس اُمت پر علی کے ذریعے حجت قائم کی۔

حدیث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

علی فضائل

تمام مُسلمانوں کا معلوم ہو کہ میں کشتی نجات، کلم کبریٰ، اور وہ نبا عظیم ہوں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اور میں ہی وہ صراط مستقیم ہوں۔ جو مجھ سے انحراف کرتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

علی قسیم جنت و نار

میں دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں اور بہشت کا خازن ہوں۔ حوض و اعراف کا مالک ہوں۔ میں مومنین کا سردار ہوں، میں اپنے رب کی دلیل اور بصیرت کے ذریعے دین پر قائم ہوں۔ مجھے میرے امر کا یقین ہے اور میں حق کے راستے پر گامزن ہوں۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام،
ینبوالمودۃ ص ۴۹

علی کی طرف دیکھنا

علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ ان کا ذکر عبادت ہے، کسی بھی شخص کا ایمان اُس وقت تک قبول نہ ہو گا جب تک وہ علیؑ سے محبت نہ رکھے۔ اور ان کے دشمنوں سے نفرت نہ کرے۔

حدیث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

علی کی مثال سورہ اخلاص

یا علی تمھاری مثال میری اُمت میں سورہ اخلاص جیسی ہے۔ اس سورہ کو جس نے ایک دفعہ پڑھا اتہائی قران کا ثواب ملتا ہے دو دفعہ پڑھے تو دو تہائی کا ثواب اور اگر تین دفعہ پڑھے تو پورے قران پڑھنے کا ثواب ملتا ہے تم سے جو صرف زبان سے محبت رکھے اس ایک تہائی ایمان مکمل جو زبان اور ہاتھ سے ساتھ دے اس کا دو تہائی ایمان مکمل اور اگر زبان سے ہاتھ سے اور دل سے محبت رکھے تو پورا ایمان مکمل ہو جائے گا۔

حدیث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

علی مثل عیسیٰ

یا علیؑ، تمہاری مثال عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی طرح ہے، جس سے عیسایوں نے حد سے زیادہ پیار کیا تو کافر ہو گئے اور یہودیوں نے بغض کیا تو کافر ہو گئے۔

حدیث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم،

عیون اخبار رضا

عمل

لوگوں کو نیکی کی طرف صرف زبان سے نہ بلاو، بلکہ اپنے عمل سے تاکہ وہ تمہاری کوشش، سچائی اور پرھیزگاری کو دیکھیں۔ جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاک صاف ہے اور جس کی نیت اچھی ہے اس کا رزق زیادہ ہو گا اور جس کی نیکی صحیح ہو گی اپنے خاندان والوں کے ساتھ، اس کی عُمر زیادہ ہو جائے گی۔،

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

عمل

جو عمل میں کوتاہی کرتا ہے, وہ رنج واندوہ میں مبتلا رہتا ہے اور جس کے مال و جان میں اللہ کا کچھ حصہ نہ ہو اللہ کو ایسے کی کوئی ضرورت نہیں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

عندہ علم الکتاب

کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابونواس نے امامؑ رضا کو مامون کے یہاں سے سواری پر نکلتے دیکھا تو قریب جا کر سلام عرض کیا اور کہا کہ فرزند رسول میں نے آپ حضرات کے بارے میں کچھ شعر لکھے ہیں اور چاہتا ہوں کہ آپ سماعت فرمالیں، فرمایا سناؤ۔ ابونواس نے اشعار پیش کئے۔ یہ سنکر حضرت نے فرمایا کہ ایسے شعر تم سے پہلے کسی نے نہیں کہے ہیں۔

ابوالحسن محمدؑ بن یحیٰ الفارسی

عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 143 / 10،

عندہ علم الکتاب

میں نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے ارشاد احدیت " قال الذین عندہ علم من الکتاب " کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ میرے بھائی سلیمان بن داود کا وصی تھا، پھر دریافت کیا کہ " قل کفی باللہ شھیدا بینیٔ و بینکم و من عندہ علم الکتاب " سے مراد کون ہے تو فرمایا کہ یہ میرا بھائی علیؑ بن ابی طالب ہے۔

ابو سعید خدری

امالی صدوق 453 / 3۔

عندہ علم الکتاب

عبدالرحمان بن کثیر نے امام صادقؑ سے آیت شریفہ " قال الدی عندہ علم من الکتاب " کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن کے پاس ساری کتاب کا علم ہے۔۔ک

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

افی 1 ص 229 / 5 ص 257 / 3 از سدیر،

عندہ علم الکتاب

امام محمدؐ باقرؑ! آیت شریفہ قل کفی کے ذیل میں فرمایا کہ اس سے مراد ہم اہلبیتؑ ہیں اور علیؑ ہمارے اول و افضل اور رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے بعد سب سے بہتر ہیں۔

امام مُحمدؐ باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 229 /6، تفسیر عیاشی 2 ص 220 / 76، روایت برید بن معاویہ،

عورت عقل

عورتوں کی عقلیں ان کے جمال میں ہیں۔ اور مردوں کا جمال ان کی عقلوں میں ہے۔

قول امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

عید

اے عبداللہ، مسلمانوں کی عید الاضحیٰ ہو یا عید الفطر، اس میں ہم آل محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا غم تازہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہم اپنا حق غیروں کے ہاتھوں میں دیکھتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

وسائل شیعہ، من لایحضر فقیہ

عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ زمین پر سیاح تھے۔ اور ہمیشہ روزے کی حالت میں رہتے تھے۔ اور نصاریٰ کے معنی وہ لوگ ہیں جو ناصرہ بستی (شام) کے رہنے والے تھے۔

امام جعفر الصادق علیہ السلام

معنی الاخبار

عین اللہ

میں زمین پر اللہ کی نگہبانی کرنے والی آنکھ ہوں، میں مخلوق میں اس کی ترجمانی کرنے والی زُبان ہوں۔ میں اللہ کا وہ نُور ہوں جسے بجھایا نہیں جاسکتا۔ اور میں اللہ تک پہنچنے کا دروازہ ہوں اور بندوں پر اس کی حجت ہوں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

غالی

خبر دار غالی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہے وہ تمھاری جیسی بات کرتا ہو اور مجہول الحال کے پیچھے اور کھلم کھلا فاسق کے پیچھے چاہے میانہ روہی کیوں نہ ہو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

تہذیب 3 ص 31 / 109 روایت خلف بن حماد، الفقیہ 1 ص 379 / 1110۔

غالی

کم سے کم وہ بات جو انسان کو ایمان سے باہر نکال دیتی ہے یہ ہے کہ کسی غالی کے پاس بیٹھ کر اس کی بات سنے اور پھر تصدیق کردے۔ میرے پدر بزرگوار نے اپنے والد ماجد کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ میری اُمت کے دو گروہوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے غالی اور قدریہ۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

خصال 72 / 109 روایت سالم۔

غالی

ہم آل محمدؐ وہ نقطۂ اعتدال ہیں جسے غالی پا نہیں سکتا ہے اور پیچھے رہنے والا اس سے آگے جا نہیں سکتا ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 101 / 3 روایت ابراہیم بن محمدؐ النخزار و محمدؐ بن الحسین ۔

غالی

الہروی ! میں نے امامؑ رضا سے عرض کیا کہ فرزند رسول ! یہ آخر لوگ آپ کی طرف سے کیا نقل کر رہے ہیں؟
فرمایا کیا کہہ رہے ہیں؟ عرض کی کہ لوگ کہہ رہے ہیں آپ حضرات لوگوں کو اپنا بندہ تصور کر رہے ہیں ! آپ نے فرمایا کہ خدایا، اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے اور حاضر و غائب کے جاننے والے ! تو گواہ ہے کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی اور نہ میرے آباء و اجداد نے کہی ہے، تجھے معلوم ہے کہ اس اُمت کے مظالم ہم پر کس قدر زیادہ ہیں یہ ظلم بھی انھیں میں سے ایک ہے۔ اس کے بعد میری طرف رخ کرکے فرمایا، عبدلاسلام ! اگر سارے بندے ہمارے ہی بندے اور غلام ہیں تو ہم انھیں کس کے ہاتھ فروخت کریں گے ؟ میں نے عرض کیا کہ آپ نے سچ فرمایا۔
اس کے بعد فرمایا کہ خدا نے جو ہمیں حق ولایت دیا ہے کیا تم اس کے منکر ہو؟ میں نے عرض کیا کہ معاذاللہ۔ میں یقیناً آپ کی ولایت کا اقرار کرنے والا ہوں۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 184 / 6۔

غالی

الحسن بن الجہم ! میں ایک دن مامون کے دربار میں حاضر ہوا تو حضرت علی بن موسیٰ الرضاؑ بھی موجود تھے اور بہت سے فقہاء ور علماء علم کلام بھی موجود تھے، ان میں سے بعض افراد نے مختلف سوالات کئے اور مامون نے کہا کہ یا ابا الحسن ! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ ایک قوم آپ کے بارے میں غلو کرتی ہے اور حد سے آگے نکل جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار حضرت موسیٰؑ بن جعفرؑ نے اپنے والد جعفرؑ بن محمدؑ سے اور انھوں نے اپنے والد محمدؑ بن علیؑ سے اور انھوں نے اپنے والد علیؑ بن الحسینؑ سے اور انھوں نے اپنے والد حسین بن علیؑ سے اور انھوں نے اپنے والد علیؑ بن ابی طالبؑ سے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ خبر دار مجھے میرے حق سے اونچا نہ کرنا کہ پروردگار نے مجھے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے اور اس کا ارشاد ہے " کسی بشر کی یہ مجال نہیں ہے کہ خدا اسے کتاب و حکمت و نبوت عطا کرے اور وہ بندوں سے یہ کہہ دے کہ خدا کو چھوڑ کر میری

بندگی کرو، ان سب کا پیغام یہ ہوتا ہے کہ اللہ والے نبو کہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اسے پڑھتے ہو اور وہ یہ حکم بھی نہیں دے سکتا ہے کہ ملائکہ یا انبیاء کو ارباب قرار دیدو، کیا وہ مسلمانوں کو کفر کا حکم دے سکتا ہے۔ آل عمران آیت 79، 80۔
اور حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور اس میں میرا کوئی قصور نہ ہوگا، حد سے آگے نکل جانے والا دوست اور حد سے گرا دینے والا دشمن اور میں خدا کی بارگاہ میں غلو کرنے والوں سے ویسے ہی برائت کرتا ہوں جس طرح عیسیٰ نے نصاریٰ سے برائت کی تھی۔
جب پروردگار نے فرمایا کہ " عیسیٰؑ ! کیا تم نے لوگوں سے یہ کہہ دیا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو خدا مان لو اور انھوں نے عرض کی کہ خدایا تو خدائے بے نیاز ہے اور میرے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں کوئی خلاف حق بات کہوں، اگر میں نے ایسا کہا ہے تو تجھے خود ہی معلوم ہے کہ تو میرے دل کے راز بھی جانتا ہے اور میں تیرے علم کو نہیں جانتا ہوں، تو تمام غیب کا جاننے والا ہے، میں نے ان سے وہی کہا ہے جس کا تو نے حکم دیا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمھارا بھی رب ہے اور میں ان کا نگراں تھا جب تک ان کے درمیان رہا، اس کے بعد جب تو نے میری مدت عمل پوری کر دی تو اب تو ان کا نگراں ہے اور ہر شے کا شاہد اور نگراں ہے"۔۔مائدہ نمبر 116، 117۔
اور پھر مالک نے خود اعلان کیا ہے کہ مسیح بن مریم صرف ایک رسول ہیں جن سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں اور ان کی ماں صدیقہ ہیں اور یہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ مائدہ نمبر 75۔ " مسیح بندہ خدا ہونے سے انکار نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ملائکہ مقربین اس بات کا انکار کر سکتے ہیں۔ نساء 172۔
لہٰذا جو بھی انبیاء کے بارے میں ربوبیت کا ادعا کرے گا یا ائمہ کو رب یا نبی قرار دے گا یا غیر امام کو امام قرار دے گا ہم اس سے بری اور بیزار رہیں گے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام
عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 1 / 200 ۔

غالی

خبردار ہمارے بارے میں بندگی کی حد سے تجاوز نہ کرنا، اس کے بعد ہمارے بارے میں جو چاہو کہہ سکتے ہو کہ تم ہماری حد تک نہیں پہنچ سکتے ہو اور ہوشیار رہو کہ ہمارے بارے میں اس طرح غلو نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے غلو کیا کہ میں غلو کرنے والوں سے بری اور بیزار ہوں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام
احتجاج 2 ص 453 / 314، تفسیر عسکری 50 / 24۔

غالی

عنقریب میرے بارے میں دو گروہ ہلاک ہو جائیں گے، افراط کرنے والا دوست جسے محبت غیر حق تک کھینچ لے جائے گی اور گھٹانے والا دشمن جسے بغض ناحق خیالات تک لے جائے گا، میرے بارے میں بہترین افراد اعتدال والے ہیں لہٰذا تم سب اسی راستہ کو اختیار کرو۔ ۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام
نہج البلاغہ خطبہ نمبر 127۔

غالی

مجھ سے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا کہ تم میں ایک عیسیٰؑ کی مثال بھی پائی جاتی ہے کہ یہودیوں نے ان سے دشمنی کی تو ان کی ماں کے بارے میں بکواس شروع کر دی اور نصاریٰ نے محبت کی تو انھیں وہاں پہنچا دیا جو ان کی جگہ نہیں تھی۔

دیکھو میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہوں گے، حد سے زیادہ محبت کرنے والا جو میری وہ تعریف کرے گا جو مجھ میں نہیں ہے اور مجھ سے دشمنی کرنے والا جسے عداوت الزام تراشی پر آمادہ کردے گی،

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 63 / 263

غالی

میری اُمت کے دو گروہ ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، ہمارے اہلبیتؑ سے جنگ کرنے والے اور دین میں غلو کرکے حد سے باہر نکل جانے والے۔

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

الفقیہ 3 ص 408 / 2425۔

غالی کافر ہیں

غالی کافر ہیں اور تفویض کرنے والے مشرک ہیں جو ان کے ساتھ بیٹھتا ہے یا کھاتا پیتا ہے یا تعلقات رکھتا ہے یا شادی بیاہ کا رشتہ کرتا ہے یا انھیں پناہ دیتا ہے یا ان کے پاس امانت رکھتا ہے یا ان کی بات کی تصدیق کرتا ہے یا ایک لفظ سے ان کی مدد کرتا ہے وہ ولایت خدا ولایت رسول اور ولایت اہلبیتؑ سے خارج ہے۔۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضا 2 ص 203 / 4۔

غالی کافر ہیں

جو شخص تشبیہ اور جبر کا عقیدہ رکھتا ہے وہ کافر ومشرک ہے اور ہم دنیا وآخرت میں اس سے بیزار ہیں ابن خالد! ہماری طرف سے تشبیہ اور جبر کے بارے میں غالیوں نے بہت سی روایتیں تیار کی ہیں اور ان کے ذریعہ عظمت پروردگار کو گھٹایا ہے لہٰذا جو ان سے محبت کرے وہ ہمارا دشمن ہے اور جو ان سے دشمنی رکھے وہی ہمارا دوست ہے، جو ان کا موالی ہے وہ ہمارا عدو ہے اور جو ان کا عدو ہے وہی ہمارا موالی ہے جس نے ان سے تعلق رکھا اس نے ہم سے قطع تعلق کیا اور جس نے ان سے قطع تعلق کیا اس نے ہم سے تعلق پیدا کیا۔ جس نے ان سے بدسلوکی کی اس نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا اور جس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس نے ہمارے ساتھ برا سلوک کیا، جس نے ان کا احترام کیا اس نے ہماری توہین کی اور جس نے ان کی توہین کی اس نے ہمارا احترام کیا، جس نے انھیں قبول کرلیا اس نے ہمیں رد کردیا اور جس نے انھیں رد کردیا اس نے ہمیں قبول کرلیا، جس نے ان کے ساتھ احسان کیا اس نے ہمارے ساتھ برائی کی اور جس نے ان کے ساتھ برائی کی اس نے ہمارے ساتھا احسان کیا، جس نے ان کی تصدیق کی اس نے ہماری تکذیب کی اور جس نے ان کی تکذیب کی اس نے ہماری تصدیق کی، جس نے انھیں عطا کیا اس نے ہمیں محروم کیا اور جس نے انھیں محروم کیا اس نے ہمیں عطا کیا۔ فرزند خالد! جو ہمارا شیعہ ہوگا وہ ہرگز انھیں اپنا دوست اور مددگار نہ بنائے گا۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ 1 ص 143 / 45، التوحید ص 364، الاحتجاج 2 ص 400۔

غالی کتنی قسم کے

ابراہیم بن ابی محمود! میں نے امام رضاؑ سے عرض کیا کہ فرزند رسول! ہمارے پاس امیر المومنینؑ کے فضائل اور آپ کے فضائل میں بہت سے روایات میں جنھیں مخالفین نے بیان کیا ہے اور آپ حضرات نے نہیں بیان کیا ہے کیا ہم ان پر اعتماد کرلیں؟

فرمایا ابن ابی محمود، مجھے میرے پدر بزرگوار نے اپنے والد اور اپنے جد کے حوالہ سے بتایا ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا ارشاد ہے کہ جس نے کسی کی بات پر اعتماد کیا گویا اس کا بندہ ہوگیا، اب اگر متکلم اللہ کی طرف سے بول رہا ہے تو یہ اللہ کا

بندہ ہوگا اور اگر ابلیس کی بات کہہ رہا ہے تو یہ ابلیس کا بندہ ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا، ابن ابی محمود! ہمارے مخالفین نے ہمارے فضائل میں بہت روایات وضع کی ہیں اور انھیں تین قسموں پر تقسیم کیا ہے ایک حصہ غلو کا ہے، دوسرے میں ہمارے امر کی توہین ہے اور تیسرے میں ہمارے دشمنوں کی برائیوں کی صراحت ہے۔ لوگ جب غلو کی روایات سنتے ہیں تو ہمارے شیعوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہماری ربوبیت کے قائل ہیں اور جب تقصیر کی روایات سنتے ہیں تو ہمارے بارے میں یہی عقیدہ قائم کر لیتے ہیں اور جب ہمارے دشمنوں کی نام بنام برائی سنتے ہیں تو ہمیں نام بنام گالیاں دیتے ہیں جبکہ پروردگار نے خود فرمایا ہے کہ غیر خدا کی عبادت کرنے والوں کے معبودوں کو برا نہ کہو ورنہ وہ عداوت میں بلا کسی علم کے خدا کو بھی برا کہیں گے۔

ابن ابی محمود! جب لوگ داہنے بائیں جا رہے ہوں تو جو ہمارے راستہ پر رہے گا ہم اس کے ساتھ رہیں گے اور جو ہم سے الگ ہو جائیگا ہم اس سے الگ ہو جائیں گے، کم سے کم وہ بات جس سے انسان ایمان سے خارج ہو جاتا ہے یہ ہے کہ ذرہ کو گٹھلی کہہ دے اور اسی کو دین بنالے اور اس کے مخالف سے برات کا اعلان کردے۔

ابن ابی محمود! جو کچھ میں نے کہا ہے اسے یاد رکھنا کہ اسی میں نے دنیا و آخرت کا سارا خیر جمع کر دیا ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ 1 ص 304 / 63،

غدیر

روز غدیر روزہ رکھیں۔ بعد نماز و درود وسلام یہ تسبیح پڑھیں سو مرتبہ الحمد للہ الذی جعل کمال دینہ و تمام نعمتہ بولایۃ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام حمد ہے اللہ کے لیے جس نے اپنے دین کے کمال اور نعمت کے اتمام کو امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ مشروط قرار دیا

غدیر

روزہ رکھا کرو یوم غدیر (18 ذوالحج) اور 27 رجب کو کیونکہ غدیر کے روز علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام کل کائنات کے امام اور 27 رجب کو رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نبوت کا تاج پہنایا گیا تھا۔ اس دن کا روزہ 60 مہینوں کے روزوں سے افضل ہے۔ صلوات

امام مُحمد باقر الصلوۃ والسلام

غدیر خطبہ

حذیفہ بن اسید الغفاری! جب رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) حجتہ الوداع سے فارغ ہو کر چلے تو آپ نے اصحاب کو منع کیا کہ درختوں کے نیچے پناہ نہ لیں اور اس جگہ کو صاف کرا کے آپ نے نماز ادا فرمائی اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ ایہا الناس! مجھے خدائے لطیف و خبیر نے خبر دی ہے کہ ہر نبی کی زندگی اس سے پہلے والے سے نصف رہی ہے لہٰذا قریب ہے کہ میں بلا لیا جاؤں اور چلا جاؤں اور مجھ سے بھی سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی سوال کیا جائے گا تو بتاؤ کہ تم کیا کہنے والے ہو؟ لوگوں نے عرض کی کہ ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے تبلیغ فرمائی اور اس راہ میں زحمت گوارا فرمائی اور ہمیں نصیحت فرمائی۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ فرمایا کیا اس بات کی گواہی نہ دوگے کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے بندہ اور رسول ہیں؟ اور جنت و جہنم برحق ہیں اور موت بھی برحق ہے اور موت کے بعد کی زندگی بھی برحق ہے اور بلاشبہ قیامت آنے والی ہے اور خدا لوگوں کو قبروں سے نکالنے

والا ہے؟سب نے عرض کی بیشک ہم گواہی دیتے ہیں ! فرمایاخدایا تو بھی گواہ رہنا۔ اس کے بعد فرمایاکہ لوگو ! خدا میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور ان کے نفوس سے اولیٰ ہوں اور جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ بھی مولا ہے۔خدایا جو اس سے محبت کرے اس سے محبت کرنا اور جو اس سے دشمنی رکھے اس سے دشمنی کرنا۔ پھر فرمایاایہاالناس ! میں آگے آگے جارہاہوں اور تم سب میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے والے ہو۔وہ حوض جس کی وسعت بصرہ اور صنعاء کی مسافت سے زیادہ ہے اور وہاں ستاروں کے عدد کے برابر چاندی کے پیالے رکھے ہوئے ہیں اور میں تمھارے والد ہونے کے بعد تم سے ثقلین کے بارے میں سوال کروں گاکہ تم نے میرے بعد ان کے ساتھ کیابرتاؤ کیا۔ان میں ثقل اکبر کتاب خدا ہے جس کاایک سرا خدا کے ہاتھوں میں ہے اور دوسرا تمھارے ہاتھوں میں ہے۔اس سے وابستہ رہناکہ گمراہ نہ ہو اور اس میں تبدیلی نہ کرنا ۔دوسرا ثقل میری عترت اور میری اہلبیتؑ ہیں۔خدائے لطیف وخبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ ان کا سلسلہ ہر گز ختم نہ ہوگا جب تک میرے پاس حوض کوثر پر نہ وارد ہو جائیں۔

المعجم الکبیر 3 ص180/ 352۔

غریب صدقہ وخیرات کیسے دیں؟

کچھ فقرا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے تو کہا، مالدار لوگ غلام آزاد کرتے ہیں۔ ہم اس سے محروم ہیں۔ وہ حج کرتے ہیں ہم اس سے محروم ہیں۔ وہ صدقہ و خیرات کرتے ہیں ہم اس سے محروم ہیں۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جواب ارشاد کیا، "جس نے سو مرتبہ اللہ اکبر کہا، تو یہ بہتر ہے سو غلام آزاد کرنے سے، جس نے سو مرتبہ سبحان اللہ کہا یہ بہتر ہے سو قربانی کے جانور قربان کرنے سے، جس نے سو مرتبہ الحمد اللہ کہا تو یہ بہتر ہے مجاہدین خدا کو سو عمدہ گھوڑے فراہم کرنے کے۔ جس نے لا الہ الا اللہ سو بار کہا تو شخص عملاً اس شخص سے افضل الناس ہوگا قیامت کے روز سوائے اس کے جس نے اس سے زیادہ بار کہا ہو۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ فرمایا یہ اللہ کا وہ فضل ہے کہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

غصہ

میں یہ دوست نہیں رکھتا کہ نفس کی ذلت کے ساتھ نعمتیں حاصل کروں اور غصہ پی جانا مجھے بے حد محبوب ہے۔ غصہ کا پینا سب سے بہتر ہے اس شخص کے لئے جو اس پر صبر کرے۔ جتنی مصیبت سخت ہوتی ہے اتنا ہی اس کا اجر زیادہ ہوتا ہے۔ خدا جس قوم کو دوست رکھتا ہے اسے مبتلائے بلا کرتا ہے۔ دشمنوں کے ظلم پر صبر کرو کیونکہ جس ظالم نے تمہارے معاملے میں اللہ کی نافرمانی کی ہے اس کا بہترین بدلہ اللہ کی اطاعت کرنے میں ہے۔ اللہ خود اس کو عذاب جہنم میں گرفتار کرے گا۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

غصہ

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے جو راہ خدا کو دوست رکھتا ہے اس کو دو گھونٹ پینے ہیں۔ ایک غصے کا، جس میں وہ حلم سے کام لے اور دوسرا مصیبت کا جس میں وہ صبر سے کام لے۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

غلو

خبردار ہمارے بارے میں غلو نہ کرنا، یہ کہو کہ ہم بندہ ہیں اور خدا ہمارا رب ہے، اس کے بعد جو چاہو ہماری فضیلت بیان کرو، ۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

خصال 614/ 10 روایت ابوبصیر و محمدؒ بن مسلم عن الصادقؑ، غرر الحکم نمبر 2740، تحف العقول 104، نوادر الاخبار ص 137۔

غلو

خبر دار ہمارے بارے میں غلو نہ کرنا، یہ کہو کہ ہم بندہ ہیں اور خدا ہمارا رب ہے، اس کے بعد جو چاہو ہماری فضیلت بیان کرو۔

قول امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

خصال 614/10

غلو، آئمہؑ کو رب (نعوذ باللہ) سمجھنا

مفضل بن عمر! میں اور قاسم شریکی اور نجم بن حطیم اور صالح بن سہل مدینہ میں تھے اور ہم نے ربوبیت کے مسئلہ میں بحث کی تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس بحث کا فائدہ کیا ہے، ہم سب امام سے قریب ہیں اور زمانہ بھی تقیہ کا نہیں ہے، چلو، چل کر انھیں سے فیصلہ کرالیں۔ چنانچہ جیسے ہی وہاں پہنچے حضرت بغیر رداء اور نعلین کے باہر نکل آئے اور عالم یہ تھا کہ غصہ سے سر کے سارے بال کھڑے تھے۔ فرمایا، ہر گز نہیں۔ ہر گز نہیں، اے مفضل، اے قاسم، اے نجم، ہم خدا کے محترم بندے ہیں جو کسی بات میں اس پر سبقت نہیں کرتے ہیں اور ہمیشہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 8 ص 231 / 303۔

فدک

ہمارا ایک حق ہے جو دیدیا گیا تو خیر ورنہ ہم پشت ناقہ پر سوار ہی رہیں گے چاہے سفر کتنا ہی طویل کیوں نہ ہو جائے۔۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ حکم نمبر 22۔

فرشتہ ہر رات نازل ہوتا ہے

اللہ سبحانہ ہر رات کی آخری تہائی میں اور شب جمعہ کے ابتدائی حصہ میں ایک فرشتہ دنیا پر نازل کرتا ہے۔ جو ندا کرتا ہے کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی اللہ توبہ قبول کرے۔ طلوع فجر کے وقت وہ واپس چلا جاتا ہے۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

فریاد سننا

" کسی مضطرب کی داد فریاد سننا, اور مصیبت زدہ کو مصیبت سے چھٹکارا دلانا بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ ہے .

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

فضائل آل محمد

آل محمدؐ ہی کے ذریعہ حق اپنے مرکز پر واپس آنے والا ہے اور باطل اپنی جگہ سے زائل ہونے والا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ 239۔

فضائل امام

ہم ہر خیر کی اصل ہیں اور ساری نیکیاں ہماری فروع ہیں، نیکیوں میں عقیدہ توحید، نماز، روزہ، غصہ کو ضبط کرنا، خطاکار کو معاف کردینا، فقیروں پر رحم کرنا، ہمسایہ کا خیال رکھنا، صاحبان فضل کے فضل کا اقرار کرنا سب شامل ہیں، ہمارے دشمن برائیوں کی جڑ ہیں اور ان کے فروع میں ہر برائی اور بدکاری شامل ہے جس میں سے جھوٹ، بخل، چغلخوری، قطع رحم، سود خواری، مال یتیم کا کھا جانا، حدود الٰہی سے تجاوز کرنا، فواحش کا ارتکاب، چوری اور اسکے جملہ امثال ہیں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جس کا خیال یہ ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے اور پھر ہمارے اغیار کے فروع سے وابستہ ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 8 ص 242، تاویل الآیات الظاہرہ ص 22 ۔

فضائل امیر المومنینؑ

امیر المؤمنینؑ نے اصحاب سے خطاب کرکے فرمایا خدا کی قسم میں نے کسی امر کی طرف اقدام نہیں کیا مگر یہ کہ میرے پاس رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی ہدایت موجود تھی خوشا بہ حال ان کا جن کے دلوں میں ہماری محبت راسخ ہوجائے اور اس کے وسیلہ سے ایمان کو احد سے زیادہ مستحکم اور پائیدار ہوجائے اور یاد رکھو جس کے دل میں ہماری محبت ثابت نہ ہوگی اس کا ایمان اس طرح پگھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ خدا کی قسم۔ عالمین میں رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے نزدیک میرے ذکر سے زیادہ محبوب کوئی شے نہیں تھی اور نہ کسی نے میری طرح دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی ہے۔ میں نے بلوغ سے پہلے سے نماز ادا کی ہے اور یہ فاطمہ بنت رسول جو پارہ جگر پیغمبر ہے یہ میری شریک حیات ہے اور اپنے دور میں مریم بنت عمران کی مثال ہے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ حسنؑ و حسینؑ جو اس اُمت میں سبط رسول ہیں اور پیغمبر کے لئے دونوں آنکھوں کی حیثیت رکھتے ہیں جس طرح میں آپ کے لئے دونوں ہاتھوں کی جگہ پر تھا اور فاطمہؑ آپ کے وجود میں قلب کی حیثیت رکھتی تھیں، ہماری مثال سفینہ نوح کی ہے کہ جو اس پر سوار ہوگیا وہ نجات پاگیا اور جو الگ رہ گیا وہ ڈوب مرا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

کتاب سلیم بن قیس 2 / 830۔

فضائل امیر المومنینؑ

یا علیؑ ! تم اور تمھاری اولاد کے ائمہ سب دنیا کے سردار اور آخرت کے شہنشاہ ہیں جس نے ہمیں پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا اور جس نے ہمارا انکار کردیا اس نے خدا (کے امر) کا انکار کردیا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

امالی صدوقؒ ص 523 /6 از سلیمان بن مہران ص 448 از حسن بن علیؑ بن فضال، عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 57 / 210 ملوک فی الارض۔

فضائل امیر المومنینؑ

ہم سب مسجد پیغمبر میں بیٹھے ہوئے اصحاب بدر و بیعت رضوان کے بارے میں گفتگو کررہے تھے تو ابن درداء نے کہا کہ کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں بتاؤں جو ساری قوم میں مال کے اعتبار سے سب سے کمزور، تقویٰ میں سب سے طاقتور اور عبادت میں سب سے زیادہ رحمت کرنے والا تھا، لوگوں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ کہا علیؑ بن ابی طالب۔

عروۃ بن الزبیر

امالی الصدوق 9/72، روضۃ الواعظین ص 125 مناقب ابن شہر آشوب 2 ص 124۔

قائم آل محمدؑ

جو ہمارے امر کا منتظر ہے اور اس راہ میں اذیت و خوف کو برداشت کررہا ہے وہ کل ہمارے زمرہ میں ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 8 ص 37 / 7 روایت حمران۔

قائم آل محمدؑ

ہمارے بارھویں کا انتظار کرنے والا رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے سامنے تلوار لے کر جہاد کرنے والے کے جیسا ہے جبکہ وہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے دفاع بھی کررہا ہو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کمال الدین 335/ 5، الغیبتہ النعمانی 91 / 21، اعلام الوریٰ ص 404 روایت ابراہیم کوفی۔

قائم آل محمدؑ

جو اس امر کے انتظار میں مر جائے وہ ویسا ہی ہے جیسے قائم کے ساتھ ان کے خیمہ میں رہا ہو بلکہ ایسا ہے جیسے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے سامنے تلوار لے کر جہاد کیا ہو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کمال الدین 338 / 11 روایت مفضل بن عمر۔

قائم آل محمدؑ

کتاب خدا اور سنت پیغمبر کا علم ہمارے مہدی کے دل میں اسی طرح ظاہر ہوگا، جس طرح بہترین زمین پر زراعت کا ظہور ہوتا ہے لہٰذا شخص بھی اس وقت تک باقی رہ جائے اور ان سے ملاقات کرے وہ سلام کرے، سلام ہو تو پر اے اہلبیتؑ رحمت و نبوت و معدن علم و مرکز رسالت ! ۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کمال الدین ص 603 /18 روایت جابر، بحار الانوار 52 16 / 307 / نقل از العدد القویہ۔

قائم آل محمدؑ

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ کی شہادت اور تمام احکام الٰہیہ اور ہم اہلبیتؑ کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے برائت اور ہمارے احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دینا اور احتیاط و تواضع اور ہمارے قائم کا انتظار یہی وہ دین ہے جس کے ذریعہ سے اعمال قبول ہوتے ہیں اور یہ انتظار اس لئے ضروری ہے کہ ہماری بھی ایک حکومت ہے اور پروردگار جب چاہے گا اسے منظر عام پر لے آئے گا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 2 ص 22 / 13،

قائم آل محمدؑ

تمھارے مضبوط کو چاہئے کہ کمزور کو طاقتور بنائے اور تمھارے غنی کا فرض ہے کہ فقیر پر توجہ دے اور خبردار ہمارے راز کو فاش نہ کرنا اور ہمارے امر کا اظہار نہ کرنا اور جب ہماری طرف سے کوئی حدیث آئے تو اگر کتاب خدا میں ایک یا دو شاہد مل جائیں تو اسے قبول کر لینا ورنہ توقف کرنا اور اسے ہماری طرف پلٹا دینا تاکہ ہم اس کی وضاحت کر سکیں اور یاد رکھو کہ اس امر (القائمؑ آل محمدؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا انتظار کرنے والا نماز گذار اور روزہ دار کا ثواب رکھتا ہے اور جو ہمارے قائم کا ادراک کر لے اور ان کے ساتھ خروج کرکے ہمارے دشمن کو قتل کر دے اسے بیس شہیدوں کا اجر ملے گا اور جو ہمارے قائم کے ساتھ قتل ہو جائے گا اسے 25 شہیدوں کے اجر سے نوازا جائے گا۔۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 2 ص 222/ 4 روایت عبداللہ بن بکیر،

قائم آل محمدؑ

اگر کوئی شخص ہمارے امر کے انتظار میں مر جائے تو اس کا کوئی نقصان نہیں ہے جبکہ اس نے امام مہدیؑ کے خیمہ اور آپ کے لشکر کے ساتھ موت نہیں پائی ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 372 / 6 روایت ہاشم۔

قائم آل محمدؑ

(بارھویں امامؑ) القائمؑ آل محمدؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ وہ حکم کی زرہ سے آراستہ ہوگا اور اس کے تمام آداب پر عامل ہوگا کہ اس کی طرف متوجہ بھی ہوگا اور اس کی معرفت بھی رکھتا ہوگا اور اس کے لئے اپنے کو فارغ رکھے گا، گویا اس کا گمشدہ ہے جس کی تلاش جاری ہے اور ایک ضرورت ہے جس کے بارے میں جستجو کر رہا ہے۔ وہ اس وقت غریب و مسافر ہو جائے گا جب اسلام غربت کا شکار ہوگا اور تھکے ماندہ اونٹ کی طرح سینہ زمین پر ٹیک دیا ہوگا اور دم مار رہا ہوگا۔ وہ اللہ کی باقیماندہ حجتوں کا بقیہ ہے اور اس کے انبیاء کے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ 182۔

قائم آل محمدؑ

ہمارے امر کا انتظار کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کوئی راہ خدا میں اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

خصال 625 / 10، کمال الدین 645 / 6 روایت محمدؐ بن مسلم عن الصادق، تحف العقول ص 115۔

قائم آل محمدؑ

زید بن صوحان نے امیر المومنینؑ سے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ محبوب پروردگار کونسا عمل ہے؟ فرمایا انتظار کشائش حال۔۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

الفقیہ 4 / 383 / 5833 روایت عبداللہ بن بکر المرادی۔

قائمؑ آل محمد

قیٔامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک ہمارا قائم حق کے ساتھ قیام نہ کرے اور یہ اس وقت ہوگا جب خدا اسے اجازت دے دے گا اس کے بعد جو اس کا اتباع کرے گا نجات پائے گا اور جو اس سے الگ ہو جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا، بندگان خدا، اللہ کو یاد رکھنا اور اس کی بارگاہ میں پہنچ جانا، چاہے برف پر چلنا پڑے کہ وہ خدائے عزوجل کا اور میرا جانشین ہوگا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

عیون اخبار الرضاؑ ص 59 / 230

قائم آل محمدؑ کا انتظار

امام جوادؑ ! خدایا اپنے اولیاء کو اقتدار دلوادے ان ظالموں کے ہاتھ سے جنھوں نے میرے مال کو اپنا مال بنالیا ہے اور تیرے بندوں کو اپنا غلام بنالیا ہے تیری زمین کے عالم کو گونگے، اندھے، تاریک، اندھیرے میں چھوڑ دیا ہے جہاں آنکھ کھلی ہوئی ہے لیکن دل اندھے ہوگئے ہیں اور ان کے لئے تیرے سامنے کوئی حجت نہیں ہے، خدایا تو نے انھیں اپنے عذاب سے ڈرایا، اپنی سزا سے آگاہ کیا، اطاعت گذاروں سے نیکی کا وعدہ کیا، برائیوں پر ڈرایا دھمکایا تو ایک گروہ ایمان لے آیا، خدایا اب اپنے صاحبان ایمان کو دشمنوں پر غلبہ عنایت فرما کہ وہ سب ظاہل ہوگئے ہیں اور حق کی دعوت دے رہے ہیں اور امام منتظر قائم بالقسط کا اتباع کر رہے ہیں۔

امام محمدؐ تقی علیہ الصلوۃ والسلام

کمال الدین

قاتل

قاتل ملعون ہے۔ اور قاتل کو پناہ دینے والا بھی ملعون ہے۔

امام رضا علیہ السلام

قائمؑ آل محمدؐ

تاریک اور سخت فتنہ ضرور ہوگا۔ جس میں تمام قسم کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔ اور یہ فتنہ اس وقت ہوگا۔ جب شیعہ میرے تیسرے فرزند (جناب امام حسن عسکری علیہ الصلوۃ والسلام) کو کھو دیں گے۔ اس پر آسمان اور اہل زمین روئیں گے۔ اور تمام غمزدہ مرد اور عورتیں روئیں گی۔ میرے ماں باپ قربان ہوں اس پر جو میرے نانا کا ہم نام ہے۔ جو میری شبیہ اور موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی شبیہ ہے۔ ان سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہونگی اور ان سے تقدس کی روشنی پھوٹ رہی ہوگی۔ اور میٹھے پانی کے گم ہونے پر بہت سے مومن مرد اور عورتیں غمگیں ہو کر غم کریں گی۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ سخت مایوس ہیں۔ اور انہیں اس وقت ایک ندا سنائی دے گی جو کہ قریب و دور سے یکساں ہوگی۔ وہ ندا مومنوں کے لئے رحمت اور کافروں کے لئے عذاب ہوگی۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام،

عیون اخبار رضاؑ جلد دوم

قائمؑ آل محمدؐ، وقت کا تعین مقرر نہیں

القائم آل مُحمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ظہور کا وقت ہم اہلبیت نے کبھی مقرر نہیں کیا۔ جو یہ وقت بتاتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ القائمؑ کا ظہور اس وقت ہوگا جب تمہارے ایمانوں کو اچھی طریقہ سے چھلنی سے چھان لیا جائے گا اور کھرا اور کھوٹا الگ الگ کر دیا جائے گا۔ جب تک شقی اور سعید الگ الگ نہ ہو جائیں گے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

قحط

حماد بن عثمان! ایک مرتبہ مدینہ میں قحط پڑا اور صورت حال یہ ہو گئی کہ بڑے بڑے دولت مند بھی مجبور ہوگئے کہ گندم میں جو ملا کر کھائین یا اسے بیچ کر طعام فراہم کریں، تو امام صادقؑ نے اپنے غلاموں سے فرمایا کہ جو گندم ابتدائے فصل میں خرید لیا ہے اس میں جو ملا دو یا اسے بیچ ڈالو کہ ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ عوام الناس جو ملا ہوا گیہوں کھائیں اور ہم خالص گیہوں استعمال کریں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 5 ص 1166/۔

قران

یاد رکھو! قرآن ایسا نصیحت کرنے والا ہے جو فریب نہیں دیتا، اور ایسا بیان کرنے والا ہے جو جھوٹ نہیں بولتا۔ جو بھی اس قرآن کا ہم نشین ہوا وہ ہدایت کو بڑھا کر اور گمراہی و ضلالت کو گھٹا کر اس سے الگ ہوا۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

قران پڑھنا

جس مومن نے اپنی زندگی میں قران اچھی طرح نہ پڑھا ہو یعنی پورا نہ پڑھا ہو تو اس کی تعلیم اس کو قبر میں دی جاتی ہے۔ کہ پڑھو اور ترقی کرو تاکہ تمہارے درجات بلند کئے جائیں۔ وہ پڑھ کر بلند مرتبہ پائے گا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران پڑھنا

قران کریم اللہ کا ایک عہد ہے اس کی مخلوق کے لئے۔ ہر مسلم کو چاہیے کہ اس عہد کو یاد رکھے اور کم از کم ہر روز پچاس آیات پڑھا کرے۔ آیات قرانی خزانے ہیں۔ جب ایک خزانہ کھولو تو یہ بھی تو دیکھو کہ اس میں ہے کیا۔ (یعنی پڑھنے کے ساتھ اس کا علم بھی حاصل کرو)۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران پڑھنے والے تین قسم کے لوگ

قران کریم کے پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ ہے جس نے قران کو دولت کمانے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ اور بادشاہوں (حاکموں) سے نفع چاہا ہے۔ اور لوگوں میں عزت کا خواستگار ہوا ہے۔ دوسرا وہ جس نے قران کو حفظ تو کیا ہے لیکن اس کے حدود و احترام کو ضائع کیا ہے۔ اور اس کے تیر جہاد شیطان میں کام نہیں آتے۔ اللہ ان حاملان قران کو زیادہ نہ بنائے گا۔ تیسرے وہ جس نے قران کو اپنے امراض قلب کا علاج قرار دیا ہے۔ وہ راتوں کو تلاوت کے لئے جاگا ہے۔ اور دن کو بھوکا پیاسا رہا ہے۔ مسجدوں میں نماز ادا کی ہے اور فرش پر یاد خدا سے پہلو بدلے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے صدقے اللہ بلاوں سے لوگوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور دشمنان دین سے بدلہ لیتا ہے۔ اور انہی کی وجہ سے بارش برساتا ہے۔ واللہ یہ قاریان قران بہت کمیاب ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران تعویز

ایک مٹکا میں پانی بھر کر تیس مرتبہ سورۃ القدر پڑھ کر دم کرو۔ پھر اسے چاہے چھڑکاو کرو، پیو یا وضو کرو۔ انشااللہ پانی میں برکت ہو گی۔ ظالم حاکم کے سامنے جانے سے پہلے سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھ کے اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے اور تحت و فوق پڑھے۔ اور تین مرتبہ اس وقت پڑھے جب اس کا سامنا ہو۔ اور بائیں ہاتھ کی مٹھی بند رکھے اور جب تک اس کے پاس سے نہ ہٹے مٹھی نہ کھولے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران تفسیر

امام محمدؑ باقر! رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ جو کچھ میں بول رہا ہوں تم لکھتے جاؤ... عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کو میرے بھول جانے کا خطرہ ہے؟ فرمایا تمھارے بارے میں نسیان کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ تمھیں حافظہ عطا کرے اور نسیان سے محفوظ رکھے لیکن پھر بھی تم لکھو تا کہ تمھارے ساتھیوں کے کام آئے۔ میں نے عرض کی حضور یہ میرے شرکاء اور ساتھی کون ہیں؟ فرمایا تمھاری اولاد کے ائمہ " جن کے ذریعہ سے میری اُمت پر بارش رحمت ہو گی اور ان کی دعا قبول کی جائے گی اور بلاؤں کو دفع کیا جائے گا اور آسمان سے رحمت کا نزول ہو گا، ان میں اول یہ حسنؑ ہیں، اس کے بعد حسینؑ اور پھر ان کی اولاد کے ائمہؑ۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام
امالی صدق 327 / 1، کمال الدین 206 / 21، بصائر الدرجات 167 / 22، روایات ابوالطفیل۔

قران تفسیر کتاب علیؑ

ہمارے پاس وہ علمی ذخیرہ ہے کہ ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں اور تمام لوگ ہمارے محتاج ہیں، ہمارے پاس ایک کتاب ہے جسے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے املاء کیا ہے اور حضرت علیؑ نے لکھا ہے۔ یہ وہ صحیفہ ہے جس میں سارے حلال و حرام کا

ذکر ہے اور تم ہمارے سامنے کوئی امر بھی لے آوٴ، اگر تم نے لے لیا ہے تو ہمیں وہ بھی معلوم ہے اور اگر چھوڑ دیا ہے تو اس کا بھی علم ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 241 /6 روایت بکر بن کرب الصیرفی۔

قران تفسیر کتاب علیؑ

معلّی بن خنیس ! میں امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ محمدؐ بن عبداللہ بن الحسن بن الحسن بن علیؑ آگئے اور حضرت کو سلام کرکے چلے گئے تو حضرت کی آنکھوں میں آنسو آگئے، میں نے عرض کی حضور آج تو بالکل نئی بات دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا مجھے اس لئے رونا آگیا کہ انکھوں ایسے امر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جو ان کا حق نہیں ہے، میں نے کتاب علیؑ میں ان کا ذکر نہ خلفاء میں دیکھا ہے اور نہ بادشاہوں میں۔ کافی 8 ص 395، 594، بصائر الدرجات 168 / 1۔ واضح رہے کہ بصائر میں ان کا نام محمدؐ بن عبداللہ بن حسن درج کیا گیا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 8 ص 395، 594، بصائر الدرجات 168 / 1۔ واضح رہے کہ بصائر میں ان کا نام محمدؐ بن عبداللہ بن حسن درج کیا گیا ہے۔

قران تفسیر کتاب علیؑ

عبدالرحمان بن ابی عبداللہ ! میں نے امام صادقؑ سے سوال کیا کہ اگر مرد و عورت دونوں کے جنازے جمع ہو جائیں تو کیا کرنا ہوگا؟ فرمایا کہ کتاب علیؑ میں یہ ہے کہ مرد کا جنازہ مقدم کیا جائے گا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 3 ص ص 175 /6، استبصار 1 ص 472 /1826۔

قران تفسیر کتاب علیؑ

امام صادق ! کتاب علیؑ میں اس امر کا ذکر ہے کہ کتے کی دیت 40 درہم ہوتی ہے،۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

خصال 9/539 روایت عبدالاعلی بن الحسین۔

قران تفسیر، کتاب علیؑ

ابوالجارود نے امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب امام حسینؑ کا آخری وقت آیا تو آپ نے اپنی دختر فاطمہ بنت الحسینؑ کو بلا کر ایک ملفوف کتاب اور ایک ظاہری وصیت عنایت کی اور اس وقت حضرت علی بن الحسینؑ شدید بیماری کے عالم میں تھے، اس لئے جناب فاطمہؑ نے بعد میں ان کے حوالہ کر دیا اور وہ بعد میں ہمارے پاس آ گئی۔ میں نے عرض کی میں آپ پر قربان، آخر اس کتاب میں ہے کیا؟ فرمایا ہر وہ شے جس کی اولاد آدم کو ابتدائے خلقت سے فناء دنیا تک ضرورت ہو سکتی ہے، خدا کی قسم اس میں تمام حدود کا ذکر ہے یہاںتک کہ خراش لگانے کا تاوان لکھ دیا گیا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 303 / 1

قران حروف تہجی

قران کریم مندرجہ ذیل حروف تہجی میں نازل ہوا۔ جو کہ عربوں میں متداول تھے۔ اس کے باوجود اعجاز قران ہے کہ اس کا جواب دین جن وانس کے بس سے باہر ہے۔

الف : الآاللہ : اللہ کی نعمات مراد ہیں

ب : بہجتہ اللہ : اللہ کی شان مراد ہے

ت : تمام الامر القائم آل مُحمد : قائم آل مُحمد کے لئے امر مکمل ہو گا۔

ث : ثواب المومنین علیٰ اعمالھم الصالحۃ : مومنین کو نیک اعمال کا بدلہ (ثواب) دیا جائے گا۔

ج : جمال الہیٰ مراد ہے

ح : حلم اللہ عن المذنبین : گناہ گاروں سے اللہ کا حلم مراد ہے

خ : خمول ذکر اھل المعاصی : گناہ کا تذکرہ گمنام ہو جائے، مراد ہے

د : دین خداوندی مراد ہے

ذ : اللہ کے ذوالجلال ہونا

ر : اللہ روف ورحیم ہے

ز : قیامت کا زلزلہ مراد ہے

س : سنا اللہ (خدا کی شان و چمک) مراد ہے۔

ش : شا اللہ ماشا : اللہ جو بھی چاہتا ہے اپنے ارادہ سے چاہتا ہے

ص : صادق الوعد

ض : ضل من خالف محمداً و آل محمد : جس نے محمدؐ و آل محمدؐ کی مخالفت کی وہ گمراہ ہوا

ط : طوبیٰ للمومنین : مومنین کے لئے خوشخبری ہو

ظ : ظن المومنین باللہ خیرا : مومنوں کا اللہ سے نیک گمان ہے

ع : علم الہیٰ سے طرف اشارہ ہے

غ : اللہ کے غنی ہونے کی جانب اشارہ ہے

ف : فوج من افواج النار مقصود ہے

ق : قران علی اللہ جمعہ : قران کا جمع کرنا (حفاظت) اللہ کے ذمے ہے

ک : اللہ کافی ہے

ل : لغو الکافرین فی افترائھم علی اللہ الکذب : کافر اللہ پر جھوٹ تراشتے ہیں وہ سب لغو کر دیا جائے گا۔

م : ملک اللہ یوم لا مالک غیرہ : اللہ اس دن مالک ہو گا جس دن کوئی دوسرا مالک نہیں ہو گا۔ اس دن اللہ فرمائے گا "آج حکومت کس کی ہے؟"

ن : نوال اللہ للمومنین و نکال اللہ للکافرین : مومنین پر اللہ کا انعام اور کافروں پر اللہ کا عذاب مراد ہے

و : ویل لمن عصیٰ اللہ : اللہ کی نافرمانی کرنے والے کے لئے ہلاکت ہو۔

ہ : ھان علی اللہ من عصادہ : نافرمانی کرنے والا اللہ کے ہاں رسوا ہو گا

لا ی : لا سے کلمہ توحید مراد ہے۔ لا الہ الا اللہ جو بھی اخلاص سے ادا کرے گا جنت واجب ہو جائے گی۔

امیر المومنین جناب علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار رضا

قران ختم کرنا

مجھے یہ پسند نہیں کہ قران کو ایک رات میں مکمل پڑھا جائے یا ایک ہفتے میں۔ قران کریم کو ایک ماہ میں ختم کرنا چاہیے۔ قران کریم میں جب جنت کا ذکر پڑھو تو رک جاو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کرو۔ اور جب جہنم کا ذکر پڑھو تو رک جاو اور اللہ سے اس کی پناہ مانگو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران زبان

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، "میری اُمت کا غیر عربی، اگر قران کو اپنی زبان میں پڑھے گا تو فرشتے اس کو عربی لہجے میں بارگاہ الہیٰ میں پہنچائیں گے۔" امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ جس طرح قران تم کو سکھایا گیا ہے اسی طرح پڑھتے جاو۔ عنقریب وہ آنے والا ہے (قائم آل محؐمد علیہ السلام) جو تم کو اس کی تعلیم دے گا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران سورۃ انعام کی فضیلت

سورۃ انعام جب مکمل نازل ہوئی تو ستر ہزار ملائکہ نے پیغمبر اکرمؐ پر نازل ہوتے وقت اس سورہ کی مشایعت کی۔ پس اس کی تعظیم کرو اور اس کی عظمت کا ذکر کرو۔ اس سورہ میں بکثرت جگہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اس کے پڑھنے میں کتنا ثواب ہے تو اسے ترک نہ کرتے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران شب قدر کی دعا

شب قدر میں قران کو کھولو اور اپنے چہرے کے سامنے رکھ کر کہو، "یا اللہ میں سوال کرتا ہوں واسطہ دے کر تیری نازل کی ہوئی کتاب کا اور جو اس میں ہے اور اس میں تیرا اسم اعظم ہے اور تیرے اسمائے حسنیٰ ہیں اور جس سے خوف کیا جاتا ہے اور جس کی امید کی جاتی ہے کہ مجھ کو آتش جہنم سے آزاد کر۔" پھر امامؑ نے فرمایا کہ جو چاہے دعا مانگو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران طبیب ہے

جو سوتے وقت آیتہ الکرسی پڑھے گا اسے انشااللہ فالج نہ ہوگا۔ جو ہر نماز فریضہ کے بعد پڑھے تو کوئی زہریلا جانور اس ستا نہ سکے گا۔ اور سورۃ اخلاص کو کسی ظالم کی ملاقات کے وقت پڑھے تو اللہ اس ظالم کا ہاتھ روک لے گا۔ اور جو اپنے چاروں طرف یہ سورہ پڑھ کر دم کرے گا اللہ اس کو نیکی کا رزق دے گا۔ اور شر کاموں سے بچالے گا۔ کسی بھی قسم کی بلا سے بچنے کے لئے قران کریم کی کوئی سی بھی سو آیات پڑھ لے اور پھر اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ یہ کہے خداوندا میری یہ بلا دور کردے۔ سورۃ التکاثر وقت خواب پڑھے گا تو وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔ سورہ حمد کو درد کی جگہ پڑھی جائے تو درد ضرور دور ہوگا۔ سورۃ حمد کو ستر بار پڑھنے سے مردہ اٹھ بیٹھے تو تعجب نہیں۔ جس کو سورہ حمد س شفا نہیں ملے گی اس کو کسی بھی چیز سے شفا نہ ہوگی۔ کوئی قران کی ایک آیت بھی یقین اور صدق نیت کے ساتھ پڑھے تو مشرق سے مغرب تک دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔ جو گھر سے بھاگ گیا ہو اس کے لئے سورہ نور پڑھو۔ چوری سے حفاظت کے لئے سورۃ بنی اسرائیل کی آیات (110 اور 111) کو پڑھو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل ادعوااللہ اوادعواالرحم۔ن ایاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا و قل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا۔ خطرناک علاقوں میں حفاظت کے لئے سورہ اعراف کی آیت (53) کی تلاوت کرے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ان ربکم اللہ الذی خلق السماوات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النہار یطلبہ حثیثا والشّمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین۔ تو ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے۔ اور شیاطین اس سے دور رہیں گے۔ جو کوئی مقررہ وقت پر نیند سے اٹھنا چاہے وہ سورہ کہف کی آیت پڑھ کر سویا کرے۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران غنی

جس نے قران پڑھا وہ غنی ہے اس کے بعد فقیری نہیں اور اگر اس کے بعد بھی فقیری رہے تو پھر اس کے لئے غنا نہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران فضیلت

قران کریم شروع کرو اور اسے ختم کرو۔ جس نے سفر شروع کیا وہ آخر منزل پر پہنچ گیا۔ اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قران اللہ کی عطا ہے، جسے وہ مل گیا تو سب سے افضل چیز مل گئی۔ اس نے امر عظیم کو حقیر سمجھا اور امر صغیر کو عظیم جانا۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران قرات

امیر المومنین امام علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے، "الفاظ کو واضع طریق سے ادا کرو۔ اور شاعروں کی طرح برعایت وزن اور لفظی آرائش کے لئے جلدی سے نہ پڑھو۔ اور نہ الفاظ کو پراگندہ کرو۔ بلکہ اس طرح پڑھو کہ تمہارے سخت دل نرم ہو جائیں اور اس طرح نہ پڑھو کہ سننے والے یہ چاہنے لگیں کہ کب تمہارا پڑھنا ختم ہو۔ قران غم کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ یعنی اس کو پڑھ کر انسان کو فکر آخرت لاحق ہوتی ہے۔ پس قران کریم کو دل گداز لہجے میں پڑھو۔ قران کو عرب لے لہجہ اور ان کی آواز میں پڑھو اور بچاو اپنے کو بدکاروں اور گنہگاروں کے لہجوں سے۔ یعنی گویوں، غزل سراوں وغیرہ کے لہجوں سے۔ میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ قران کریم کو راگ کی طرح آواز کے الٹ پھیر کے ساتھ پڑھیں گے۔ یا نوحہ خوانوں کی طرح، یا ترک دنیا والوں کے غمگیں لہجے کی طرح پڑھیں گے۔ ان کا یہ پڑھنا بارگاہ الہی میں مقبول نہیں۔ ان کے دل الٹ چکے ہیں اور ان کے دل بھی جن کو ان کی یہ ممنوع قرات پسند ہے۔ امام علی نقی علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام جب قران پڑھتے تھے تو کبھی ایسا ہوتا تھا کہ ادھر سے گزرنے والا آپ کی خوش الحانی سے مبہوت ہو جاتا تھا۔ اور اگر امامؑ اس کے متعلق کوئی چیز ظاہر کرتے تو لوگ اس کی خوبی کی تاب نہ لا سکتے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تو قران کریم کی تلاوت میں اپنی آواز بلند کرتے وقت اپنے سے پیچھے والوں کی قوت برداشت کا اندازہ کرتے ہوئے پڑھتے تھے۔ و گرنہ وہ ان کی خوش الحانی کی تاب نہ لا سکتے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران قرات

اللہ تعالٰی نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو کہا کہ میرے سامنے اس طرح کھڑے ہوا کرو جیسے ایک ذلیل فقیر کھڑا ہوتا ہے۔ اور جب توریت کی تلاوت کرو تو مجھے دردناک آواز سے سناو۔ ارشاد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ میری اُمت کو کم از کم تین چیزیں دی گئیں ہیں۔ ایک جمال، دوسری اچھی آواز اور تیسرے حافظہ۔ جمال میں سب سے بہتر اچھا شعر ہے اور اچھی آواز کا ترانہ ہے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر شے کا ایک زیور ہے اور قران کا زیور اچھی آواز ہے۔ اور اللہ تعالٰی نے جو بھی پیغمبر بھیجا ہے وہ خوش آواز ہی بھیجا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران قرات

سورہ اخلاص کو ایک ہی سانس میں پڑھنا مکروہ ہے۔ ان آیات کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران قرات سے غش مت کھاو

کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے سامنے قران کا یا ثواب قران کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کو غش آجاتا ہے۔ حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ ان کے ہاتھ پاوں کاٹ لئے جائیں تو ان کو خبر نہ ہو۔ امامؑ نے فرمایا یہ غشی ایک شیطانی عمل ہے۔ حالانکہ قران کا وصف نرمی طبیعت، رقت قلب، اشک باری اور خوف خدا ہونا چاہیے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران کا نزول

پورا قران تو ماہ رمضان میں بیت المعمور میں نازل ہوا تھا۔ پھر بیس برس کے عرصہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل ہوتا رہا۔ ارشاد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ جناب ابراھیم علیہ السلام پر صحیفے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ میں نازل ہوئے۔ اور توریت 6 رمضان کو نازل ہوئی۔ انجیل 13 ماہ رمضان کو، زبور 18 ماہ رمضان کو اور قران کریم 13 ماہ رمضان کو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران کریم

جو اللہ کی کتاب کے ایک حرف کو کان لگا کر سنے۔ بغیر قرات تو اللہ اس کے نام ایک حسنہ لکھتا ہے۔ اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ اور درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو بغیر پڑھے نظر کرے تو اللہ ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے۔ اور ایک گناہ محو کرتا ہے۔ اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو کوئی قران کریم کا ایک حرف پڑھائے تو اللہ اس کے نام دس نیکیاں لکھتا ہے۔ اور دس درجات بلند کرتا ہے۔ جو کوئی قران کریم کا ایک حرف نماز میں پڑھے تو اللہ اس کے لئے پچاس حسنہ (نیکیاں) لکھتا ہے اور پچاس گناہ محو کرتا ہے اور پچاس گناہ محو کرتا ہے۔ اور جو ایک حرف کھڑے ہو کر نماز میں پڑھے تو اللہ ہر حرف کے بدلے سو حسنہ لکھتا ہے، سو گناہ معاف کرتا ہے اور سو درجات بلند کرتا ہے۔ اور جو قران کریم کو پورا پڑھ کر ختم کرلے جلد یا بدیر تو اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ جو کوئی قران کو دیکھ کر پڑھتا ہے اس کی آنکھوں کو فائدہ پہنچتا ہے اور اس کے والدین پر عذاب میں تخفیف ہو گی چاہے وہ کافر ہی ہوں۔ قران کریم پر نظر کرنا عبادت ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران کریم

قران میں ہدایت کے منارے ہیں۔ تاریکی کے لئے چراغ ہیں۔ چاہیے کہ اس سے آنکھوں میں روشنی حاصل کرے اور اس کی ضیا حاصل کرنے کے لئے اپنی نظر کو کھولے۔ کیونکہ تفکر قلب، دیکھنے والے کے لئے زندگی ہے۔ اس کی روشنی میں اسی طرح چلتا ہے۔ جیسے تاریکی میں روشنی لے کر چلنے والا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران کریم اور اہلبیتؑ رسولؐ سے کیا سلوک کیا تھا؟

ارشاد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ، روز قیأمت سب سے پہلے اللہ عزیز و جبار کے سامنے میں حاضر ہوں گا۔ اور اللہ کی کتاب آئے گی اور میرے اہلبیتؑ آئیں گے اور پھر میری اُمت حاضر ہو گی۔ میں اپنی اُمت سے پوچھوں گا کہ اللہ کی کتاب اور میرے اہلبیتؑ کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران کریم قرات کا ثواب

جو ایک رات میں دس آیات پڑھے گا اس کو غافلین میں نہیں شمار کیا جائے گا۔ اور جو پچاس آیات پڑھے گا اس کو ذاکرین میں شمار کیا جائے گا۔ اور جو سو آیات کی تلاوت کرے گا اسے قانطین میں محسوب کیا جائے گا۔ دو سو آیات پڑھنے والا خاشعین میں، تین سو آیات پڑھنے والا فائزین میں، پانچ سو آیات پڑھنے والا مجتہدین میں ہوگا۔ ایک ہزار آیات پڑھنے والا نیکوں کا قنطار ہوگا اور قنطار پندرہ ہزار مثقال کا ہوگا۔ سونے کا۔ اور وہ چھوٹے سے چھوٹا کوہ احد کے برابر ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران کریم کی تفسیر

ہر شے کے لئے فصل بہار ہے اور قران کی فصل بہار ماہ رمضان ہے۔ پوری کتاب کو قران کہتے ہیں اور آیات محکم کو فرقان کہتے ہیں۔ آیات محکم وہ ہیں جن پر عمل کرنا واجب ہے۔ قران میں کوئی اختلاف نہیں یہ واحد ہے اور ذات واحد کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اور اختلافات تو راویوں کا پیدا کردہ ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ قران سات حروف پر نازل ہوا ہے وہ دشمن خدا جھوٹے ہیں۔ یہ ایک ہی حرف پر ایک ہی ذات کی جانب سے نازل ہوا ہے۔ قران کریم میں مخاطب کوئی ہے اور سنایا کسی اور کو گیا ہے۔ یہ اس کی زبان ہے۔ مثلاً قران میں جہاں کہیں بھی اللہ نے اپنے نبیؐ پر عتاب کیا ہے اس سے مراد اور دوسرے لوگ ہیں نہ کہ نبیؐ خود۔ قران میں جو آیات متشابہات ہیں ان کی تفسیر خود سے کرنا کفر کرنے کے برابر ہے۔ قران کی مثال ایسے ہے جیسا کہ یہ دریا میں گر گیا ہو اور لوگوں نے اسے پکڑ لیا مگر اس حال میں کہ ان کو ایک ہی آیت نظر آئی کہ آگاہ رہو کہ اللہ کی امور کی بازگشت ہے۔ یعنی لوگوں سے اپنے دل سے تاویلیں نکال نکال کر اصل مفہوم کو ضائع کر دیا۔ اس کا اصل مفہوم اب قائم آل محمدؐ کے زمانے میں ہی لوگوں کو پتہ چلے گا اور تمام اختلاف مٹ جائیں گے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران کریم کی روز قیأمت آمد

قران کے معانی و مطالب حاصل کرو۔ قیأمت کے دن قران نہایت اچھی صورت میں آئے گا۔ لوگ اسے دیکھیں گے۔ لوگوں کی ایک لاکھ بیس ہزار صفیں ہوں گی۔ جن میں اسی ہزار صفیں تو اُمت محمد کی ہوں گی۔ اور چالیس ہزار صفیں تمام اُمتوں کی۔ قران مسلمانوں کی ایک صف کے سامنے ایک مرد کی صورت میں آئے گا۔ اور سلام کرے گا۔ لوگ اس کی طرف دیکھ کر کہیں گے لاالہ الااللہ الحلیم الکریم۔ ضرور یہ شخص مسلمانوں میں سے ہے۔ ہم اس کی تعریف اور صفت کو جانتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اس نے ہم سے زیادہ علم قران حاصل کرنے میں جد و جہد کی۔ اسی لئے اسے حسن و جمال اور نور دیا گیا۔ جو ہم کو نہیں دیا گیا۔ پھر وہ وہاں سے پڑھ کر صف شہدا کی طرف آئے گا۔ اور شہدا اس کو دیکھ کر کہیں گے۔ لاالہ الااللہ الرب الرحیم۔ یہ شخص ضرور شہدا میں سے ہے۔ ہم شہیدوں کی علامت اور صفت کو جانتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ یہ شہدائے بحر میں سے ہے جس کی وجہ سے یہ حسن و فضیلت اس کو ملی ہے جو ہمیں نہیں ملی۔ پھر وہ شہدائے بحر کے پاس آئے گا بصورت شہید۔ وہ تعجب سے کہیں گے کہ ضرور یہ جوان شہدائے بحر سے ہے

کیونکہ ہم شہدائے بحر کی علامت و خصوصیت کو جانتے ہیں۔ مگر شائد یہ جزیرہ میں شہید کیا گیا ہوگا۔ جو اس جزیرہ سے بہت بڑا ہوگا جس میں ہم شہید ہوئے تھے۔ اسی وجہ سے اس کا حسن و جمال و نور ہم سے زیادہ ہے۔ پھر وہ انبیا و ل مرسلین علیہ السلام کی صف کی طرف آئے گا۔ انبیا علیہ السلام اس جوان کو دیکھ کر نہایت متعجب ہوں گے۔ اور کہیں گے لاالہ الا اللہ الحلیم والکریم۔ یہ ضرور نبی مرسل ہے کیونکہ انبیا کی نشانیوں سے ہم واقف ہیں۔ مگر شائد اس کو بہت زیادہ فضیلت دی گئی ہے۔ پھر امامؑ نے فرمایا، پس لوگ جمع ہو کر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئیں گے اور پوچھیں گے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ کون ہے؟ پیغمبر اکرمؐ پوچھیں گے کیا تم نہیں پہچانتے وہ کہیں گے ہم اسے نہیں جانتے۔ پیغمبر اکرمؐ ارشاد کریں گے یہ مخلوق خدا کی حجت ہے۔ پھر وہ جوان سلام کرکے آگے بڑھ جائے گا۔ اور ایک مقرب فرشتے کی شکل میں صف ملائکہ کی طرف آئے گا۔ ملائکہ اس کو دیکھ کر حیران ہوں گے۔ اور اس کی فضیلت کو دیکھ کر اس کی بڑائی کا اقرار کریں گے۔ اور کہیں گے ہمارا رب بلند مرتبہ اور پاک ہے۔ یہ بندہ ضرور ملائکہ میں سے ہے۔ ہم اس کی علامتوں اور صفتوں سے پہچان گئے۔ لیکن یہ ضرور ہے کوئی اللہ کا سب سے زیادہ تقرب رکھنے والا فرشتہ اسی وجہ سے اس نے نور کا ایسا لباس پہن رکھا۔ جو ہمیں میسر نہیں۔ پھر آگے بڑھے گا اور بارگاہ رب العزت تک پہنچے گا پس عرش کے نیچے سجدہ میں گر پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے روئے زمین پر میری حجت، اے میرے کلام صادق و ناطق اپنا سر اٹھا اور سوال کر، تیرا سوال پورا ہوگا۔ تو سفارش کر وہ قبول ہوگی۔ وہ اپنا سر اٹھائے گا۔ اللہ پوچھے گا تو نے میرے بندوں کو کیسا پایا۔ وہ کہے گا پروردگار! کچھ تو ان میں ایسے تھے جنھوں نے میری حفاظت کی۔ اور مجھے حفظ رکھا اور کوئی شے ضائع ہونے نہیں دی۔ اور کچھ ایسے ہیں جنھوں نے مجھے ضائع کیا اور میرے حق کو ہلکا سمجھا اور مجھے جھٹلایا۔ حالانکہ میں تمام مخلوق پر تیری حجت تھا۔ اللہ رب العزت فرمائے گا۔ اپنی عزت و جلال اور بلند مکانی کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ آج تیری حفاظت کرنے والوں کو بہت زیادہ دوں گا۔ اور نہ ماننے والوں اور ناقدری کرنے والوں کو سخت سزا دوں گا۔ پھر قران اس کے بعد ایک دوسری صورت اختیار کرے گا۔ ایک مسافر کی صورت جس کا رنگ تکان سفر سے متغیر ہوگیا ہو۔ اہل محشر اس کو دیکھیں گے۔ اس وقت ہمارے شیعوں میں سے ایک شخص آئے گا جو اس کو پہچانتا ہوگا۔ اور وہ محافظ قران سے اس کے بارے میں بحث کیا کرتا تھا۔ اس سامنے کھڑے ہو کر کہے گا تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ وہ شخص کہے گا اے بندہ خدا میں نے تجھے نہیں پہچانا۔ تب قران اپنی اصل شکل میں تو نے اب بھی نہیں پہچانا۔ وہ کہے گا ہاں پہچان لیا۔ قران کہے گا میں وہی ہوں جس کی وجہ سے توراتوں کو جاگا تھا۔ اور اپنے عیش و آرام کو ترک کیا تھا۔ اور میرے بارے میں لوگوں ی طعن آمیز باتیں سنی تھیں۔ سب تاجروں نے اپنی تجارت کا نفع پالیا آج میں تجھے نفع پہنچاوں گا۔ پھر قران اسے ساتھ لئے اللہ کے حضور کہے گا اے پروردگار یہ تیرا بندہ ہے۔ اور تو اس کا حال بہتر جاننے والا ہے۔ اس نے میری خاطر ہمیشہ تکلیف اٹھائی اور میرے سبب لوگوں کا اپنا دشمن بنایا۔ میرے لئے اس نے لوگوں سے دوستی یا دشمنی کی۔ اللہ فرمائے گا میرے اس بندے کو میری جنت میں داخل کرو اور جنت کا لباس پہناو۔ اور اس کے سر پر تاج رکھو۔ جب یہ ہو چکے گا۔ تو اللہ پوچھے گا قران سے کیا تو راضی ہے؟ وہ کہے گا پروردگار یہ انعام کم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور بلند مکانی کی میں اس کے علاوہ پانچ اور انعام اور اس کے درجات میں اضافہ کرتا ہوں۔ یہ ہمیشہ جوان رہے گا بوڑھا نہ ہوگا، ہمیشہ تندرست رہے گا۔ مالدار رہیں گے محتاج نہ ہوں گے۔ خوش رہیں گے رنجیدہ نہ ہوں گے۔ زندہ رہیں گے مریں گے نہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران کی آیات سے صرف اولی الامر ہی استنباط کر سکتے ہیں

سورہ النسا آیت ۸۳

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا

اور جب ان کے پاس کوئی خبر امن یا خوف کی آتی ہے تو وہ اسے پھیلا دیتے ہیں اور اگر وہ (بجائے شہرت دینے کے) اسے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور تم میں جو صاحبانِ امر موجود ہیں کی طرف لوٹا دیتے تو ضرور ان میں سے وہ لوگ جو (کسی) بات کا نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں اس (خبر کی حقیقت) کو جان لیتے، اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً چند ایک کے سوا تم (سب) شیطان کی پیروی کرنے لگتے

قران کے احکام کو معطل کرنے والے

اللہ کی قسم، امر امامت و خلافت رجوع نہیں ہوگا اولاد ابو بکر و عمر کی طرف، کسی وقت بھی اور نہ بنی امیہ کی طرف کبھی بھی۔ اور نہ اولاد طلحہ وزبیر کی طرف کبھی بھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا۔ اور سنتوں کو باطل قرار دیا اور احکام کو معطل بنا دیا۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قران ضلالت سے بچانے والا ہے۔ اندھے پن کو امور شرع میں بیان کرنے والا ہے۔ غلط کاریوں سے نجات ہے۔ ظلمت کفر میں نور ہے۔ اور احداث و بدعات میں حق کی روشنی ہے۔ اور ہلاکت سے بچانے والا ہے۔ اور گمراہی میں رشد و ہدایت ہے۔ فتنوں میں حق کا بیان ہے۔ اور دنیا سے آخرت کی طرف پہنچانے والا ہے۔ اس میں تمہارے دین کا کمال ہے۔ جس نے حدود خدا سے تجاوز کیا وہ دوزخی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران کے تین حصے

قران چار حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ ہمارے بارے میں اور ایک حصہ ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے، ایک حصہ سنن و امثال میں ہے اور ایک حصہ احکامات و فرائض کے بارے میں ہے۔

امیر المومنین امام علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب فضل والقران

قران، ید اللہ

مامنعک ان تسجد لما خلقت بیدی۔ سورۃ ص ۷۵، کس چیز نے تجھے روکا کہ تو اس (آدمؑ) کو سجدہ کرے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔ یہاں ہاتھوں سے مُراد اللہ کی قوت و قدرت ہے۔ اس آیت کا ترجمہ تفسیر کے ساتھ یوں ہوگا۔ میری نعمت واحسان سے تو نے جو قوت حاصل کی پھر تو نے تکبر کیا ہے یا یہ کہ تو بلند پایہ افراد میں سے ہے؟ یعنی اللہ کی ہی دی ہوئی نعمت و طاقت کو ابلیس بھلا بیٹھا اور اسی کی خلقت پر اعتراض کر بیٹھا۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار رضا

قران، ثم اور ثنا الکتاب

ثم اور ثنا الکتاب" کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ ظالم وہ ہے جو حق امام سے ناآشنا ہو، مقتصد حق امام کا جاننے والا ہے اور سابق بالخیرات خود امام ہے۔" جنات عدن یدخلونھا" یہ انعام صرف سابق اور میانہ روکے لئے ہے، ظالم کے لئے نہیں ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

معانی الاخبار ص 104، کافی 1 ص 214۔

قران، راسخون فی العلم

فضیل بن یسار! میں نے امام باقرؑ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا کہ قرآن کی ہدایت میں ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، آخر ظاہر و باطن سے مراد کیا ہے؟ فرمایا اس سے مراد تاویل قرآن ہے جس کا ایک حصہ گذر چکا ہے اور ایک حصہ مستقبل میں پیش

آنے والا ہے، قرآن کا سلسلہ شمس و قمر کی طرح چلتا رہے گا اور جب کوئی واقعہ پیش آجائے گا قرآن منطبق ہو جائے گا، پروردگار نے فرمایا ہے کہ اس کی تاویل کا علم صرف خدا اور راسخوں فی العلم کو ہے اور راسخون سے مراد ہم لوگ ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

تفسیر عیاشی 1 ص 11/ 5، بصائر الدرجات 203/ 2۔

قرض

کوئی مومن اگر اس حال میں مر گیا کہ اس پر قرضہ ہو یا تلف شدہ مال کی ذمہ داری ہوئی تو میں اور علی اس قرضہ کو ادا کریں گے۔

حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم

معنی الاخبار

قلب

انسان کے سینہ کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جو انسان میں ایک عجیب ترین شے ہے۔ جس کو قلب کہتے ہیں۔ اس میں حکمت و دانش سے چند مادے اور اس کے خلاف اس کی ضدیں واقع ہیں۔ اگر دل پر امیدیں چھا جائیں تو طمع اس کو ذلیل و خوار کر دیتی ہے۔ اور اگر طمع اس مین جوش میں آئے تو حرص اس کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اگر مایوسی مالک ہو جائے تو حسرت و اندوہ اس کو مار دیتے ہیں۔ اگر غضب اس پر عارض ہو تو اس کا خشم (غصہ) و تندی شدید ہو جاتے ہیں اور اگر وہ اس کی رضا کو پالے تو خودداری کو بھول جاتا ہے۔ اگر خوف اس قلب کو گھیر لے تو کاموں میں مشغولیت کم ہو جاتی ہے۔ اگر امن اس پر چھا جائے تو غرور اس پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اس کو رنج و بیتابی پہنچے تو بیتابی رسوا کر دیتی ہے۔ اگر مال ہاتھ آئے تو وارائی اس کو سرکش کر دیتی ہے۔ اگر ناداری و فاقہ کشی آگھیرے تو بلاوں میں گھر جاتا ہے۔ اگر بھوک میں مبتلا ہو تو ناتواں ہو جاتا ہے۔ اگر سیری زیادہ ہو جائے تو پر شکمی تکلیف پہنچاتی ہے۔ پس ہر کمی نقصان پہنچاتی ہے اور ہر زیادتی (افراط) باعث فساد و تباہی ہوتا ہے۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام،

نہج الاسرار

قمیض یوسفؑ

حضرت ابراھیمؑ علیہ السلام کے لئے جو آگ روشن کی گئی تھی تو جبرئیل جنت کا کپڑا لائے۔ اور ابراھیم علیہ السلام کو پہنایا۔ جس کی وجہ سے آگ نے ان پر اثر نہیں کیا۔ جب ابراھیمؑ علیہ السلام رحلت فرمانے لگے تو انہوں نے اس کا تعویز بنا کر حضرت اسحاقؑ علیہ السلام کے گلے میں ڈالا۔ انہوں نے یعقوب علیہ السلام کو دیا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کے بازو پر باندھا گیا۔ جب بھی یوسف علیہ السلام مصر میں اس تعویز کو نکالتے تھے تو حضرت یعقوب علیہ السلام اس کی خوشبو محسوس کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ میں یوسف علیہ السلام کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ یہ قمیض انبیا سے ہوتی ہوئی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس پہنچی اور اب ہم وارث ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

قناعت

جو زیادہ روزی کے بغیر قناعت نہ کرے، اعمال بھی زیادہ انجام دے اور جو کم روزی پر کفایت کرے اس کا کم عمل بھی کافی ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

(اصول کافی ج/ 3 ص/ 207)

قیاس

جو شخص اپنے آپ کو قیاس کے ساتھ مختص کر لے تو وہ ساری عمر شکوک و شبہات میں پڑا رہے گا۔ اور جو دین خداوندی کو اپنی رائے کے مطابق اپنائے وہ ساری زندگی میں مضطرب رہے گا۔

قول امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

قیامت کے روز پہلا سوال

قیامت کے دن سب سے پہلے ہم اہلبیتؑ کی محبت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 62

قیامت کے روز پہلا سوال

قیامت کے دن کسی بندہ کے قدم آگے نہیں بڑھیں گے جب تک چار باتوں کا سوال نہ کر لیا جائے، اپنی عمر کو کہاں صرف کیا ہے، اپنے جسم کو کہاں استعمال کیا ہے، اپنے مال کو کہاں خرچ کیا ہے اور کہاں سے حاصل کیا ہے اور پھر ہم اہلبیتؑ کی محبت! ۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

امالی صدوق 42 / 9، خصال 253 / 125،

قیامت کے روز شکایات

قیامت کے روز تین چیزیں اللہ سے شکایت کریں گی۔ وہ غیر آباد مسجدیں جس میں کوئی نماز نہیں پڑھتا۔ دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہو، اور کوئی اس سے مسئلہ نہ پوچھے۔ تیسرے وہ قران کریم جو گرد آلود ہو اور اس کی کوئی نہ پڑھے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب فضل والقران

کاغذ جلانے کی ممانعت

جن کاغذوں میں اللہ کا نام لکھا ہوا ہو تو اسے ہر گز نہیں جلانا۔ پہلے جہاں جہاں ذکر خدا ہو اسے مٹا دو پھر انہیں پھاڑ سکتے ہو۔ یا پانی سے دھو ڈالو۔ یا عرق گلاب سے دھو ڈالو۔ اللہ نے قلم سے کاٹنے یا جلانے سے منع فرمایا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب العشرہ

کام کی پہچان

جب کسی کام میں اچھے برے کی پہچان نہ رہے تو آغاز کو دیکھ کر انجام کو پہچان لینا چاہیے۔

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

کعبہ

کعبہ کو کعبہ اس لئے کہا جاتا کہ یہ زمین کے وسط میں نصب ہے۔ مشرق و مغرب کی طرف کے فاصلے برابر ہیں۔ یہ چوکور اس لئے ہے کہ اسلام کے چار کلمات پر مشتمل ہے۔ سبحان اللہ، الحمد اللہ، لا الہ اللہ اور اللہ واکبر۔ اسے مسجد الحرام اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس میں مشرک نہیں داخل ہو سکتے، ان کے لئے یہ حرام ہے۔ کعبہ کے بالکل اوپر چوتھے آسمان پر بیت المعمور ہے، وہ بھی چوکور ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کعبہ

اللہ کو کسی گھر کی حاجت نہیں۔ کعبہ حج کے لئے بنا تھا تم لوگوں کے لئے۔ اس لئے کہ پوری دنیا سے لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوں اور حج کریں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کفن

امام کاظمؑ ! جب سندی بن شاہک نے آپ سے کفن دینے کی بات کی تو آپ نے فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ اپنے ذاتی حج، اپنی عورتوں کا مہر اور اپنا کفن اپنے خالص پاکیزہ مال سے فراہم کرتے ہیں۔

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوۃ والسلام

الفقیہ 1 ص 189 / 577،ا

کمال دین

میرے اہلبیتؑ اور میری ذریت کی محبت کمال دین کا سبب بنتی ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

امالی صدوق ص 161 / 1 روایت حسن بن عبداللہ۔

کھانا

گوشت کھانوں کا سردار ہے پھر چاول ہے پانی مشروبات کا سردار ہے اپنے کھانوں میں کدو کا استعمال کیا کرو۔ اس سے دماغ میں اضافہ ہوتا ہے اور غم دور ہوتا ہے۔

حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم,

گدھا

انسانوں میں گدھے کی مثال اس شخص کی ہے جو اپنی عزت افزائی کو قبول نہ کرے۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

گناہ

سب سے بڑا گُناہ وہ ہے جو کرنے والی کی نظر میں چھوٹا ہو۔

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

گناہ تین قسم کے

ایک گناہ وہ ہے جو بخشا جائے گا، یہ وہ گناہ ہے جس کی سزا اسی دنیا میں مل گئی ہو۔ خدائے علم وکبیر کے لئے زیبا نہیں کہ وہ ایک گناہ کی سزا دو بار دے۔ دوسرا وہ ہے جو بخشا نہیں جائے گا، یہ بندوں پر بندوں کا ظلم ہے۔ روز قیامت اللہ نے قسم کھائی ہے اپنی عزت وجلال کی کہ کسی ظالم سے در گزر نہیں کرے گا۔ پس اس کا بدلہ اللہ لے گا۔ تیسرا وہ جس کے بخشے جانے کی امید بھی ہے اور سزا کا خوف بھی ہے۔ یہ وہ گناہ ہے جس پر اللہ نے دنیا میں پردہ ڈالا ہوا ہو۔ اور گناہگار کو توبہ کی توفیق دی ہوئی ہو۔ کہ وہ اپنے گناہ سے خائف اور رحمت خداوندی کا امیدوار ہے۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

گناہ کی بلا

جب لوگ نئے نئے گناہ کرتے ھیں تو نئی نئی بلاؤں میں مبتلا ہوتے ھیں۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

((اصول کافی ج/ 3 ص/ 377)

گناہ نعمتیں

جب گناہوں کے باوجود اللہ کی نعمتیں مسلسل تجھے ملتی رہیں تو ہوشیار ہو جانا کہ تیرا حساب قریب اور سخت ترین ہے۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

گناہ نیکی

وہ گناہ جو تمہارے دل میں رنج پیدا کرے، اس نیکی سے بہتر ہے جو تمہارے دل میں غرور و تکبر پیدا کرے۔

قول امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

گناہ و ثواب

عملوں میں کتنا فرق ہے ایک وہ عمل جس کی لذت مٹ جائے لیکن اس کا وبال رہ جائے اور ایک وہ جس کی سختی ختم ہو جائے لیکن اس کا اجر و ثواب باقی رہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

گناہ و نیکی (مومن کے)

مومن کا نیکی کا ارادہ کرنے سے ایک نیک نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہے۔ اور جب انجام دی جائے تو دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ لیکن گناہ کا ارادہ کرنے سے حساب میں کچھ نہیں لکھا جاتا جب تک گناہ سرانجام نہ دیا جائے۔ نیکی کا ارادہ کرنے سے انسان سے ایک خوشبو نکلتی ہے تو فرشتہ ایک نیکی اس کے اعمال میں لکھ لیتا ہے۔ اور جب بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے بدبو نکلتی ہے۔ اور جب وہ گناہ کر گزرتا ہے تو وہ فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ پھر بھی اس کو سات گھنٹے کی مہلت ہوتی ہے کہ شائد توبہ کرے اور اللہ سے استغفار طلب کرے۔ اور کوئی نیکی کرے۔ لیکن اگر یہ سات گھنٹے گزر جائیں تو یہ مہر ثبت ہو جاتی ہے۔ مومن اپنے گناہ کو بیس دن بعد بھی یاد کرکے توبہ کرے تو قبول ہوتی ہے جبکہ منافق گناہ کرکے بھول جاتا ہے۔ اللہ اپنے بندوں کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص جس نے اپنا قیمتی سامان اور سواری گم کر دیا ہو اور وہ اس کو پالے۔ یہ بخشیش اللہ کی طرف سے اس لئے ہے کہ اس نے شیطان کو انسان پر مسلط ہونے کی اجازت دی ہے اور اس کو خون کی طرح رگوں میں دوڑایا ہے۔ پس شیطان کے مقابلے میں توبہ کا در کھولا گیا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

گناہان

وہ گناہ جو اللہ کی نعمتوں کو زائل کر دیتا ہے وہ حرام کمانا ہے۔ قتل پر انسان کو پچھتانا پڑتا ہے۔ ظلم اللہ کے غضب کا سبب بنتا ہے۔ شراب نوشی سے گناہوں سے پردہ اٹھ جاتا ہے۔ زناکاری رزق کی کمی کا باعث بنتی ہے۔ قطع رحمی زندگی کو کم کر دیتی ہے۔ والدین کی نافرمانی دعاوں کی قبولیت میں رکاوٹ ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

گناہان کبیرہ

گناہان کبیرہ یہ ہیں، شرک، سورہ مائدہ آیت 72، اللہ کی رحمت سے مایوسی، سورہ یوسف آیت 87، اللہ کی گرفت سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھنا، سورہ اعراف آیت 99، والدین کی نافرمانی، سورہ مریم، آیت 32، ناحق قتل کرنا، سورہ نسا آیت 93، پاک دامن عورت پر تہمت لگانا، سورہ نور آیت 23، یتیم کا مال کھانا، سورہ نسا آیت 10، جہاد سے فرار، سورہ انفال آیت 16، سُود کھانا، سورہ بقرہ آیت 275، جادو کرنا، سورہ بقرہ آیت 102، زنا کرنا، سورہ فرقان آیت 69،68، جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا، سورہ آل عمران آیت 77، خیانت کرنا، سورہ آل عمران آیت 161، زکوۃ دینے سے انکار، سورہ توبہ آیت 35، جھوٹی گواہی دینا، سورہ بقرہ آیت 283، نماز کو ترک کر دینا، قطع رحم کرنا، سورہ رعد آیت 25،

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

گناہان کبیرہ

گناہان کبیرہ شرک اللہ سے مایوسی والدین کی نافرمانی مومن کو قتل کرنا شریف عورتوں پر تہمت دھرنا یتیم کا مال کھانا جنگ کے دن پیٹھ دیکھانا سود کھانا جادوٹونہ کرنا جھوٹی قسم کھانا خیانت کرنا زکوۃ نہ دینا جھوٹی گواہی دینا سچی گواہی چھپانا شراب نوشی نماز ترک کرنا رشتہ داروں سے برا سلوک

حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ

گناہوں کا کفارہ

جو کوئی دس بار قبل طلوع آفتاب اور قبل غروب کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ ملک اسی کا ہے۔ اسی کے لئے حمد ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ مارتا ہے اور وہ زندہ کرتا ہے۔ وہ ایسا زندہ ہے کہ اس کے لئے موت نہیں۔ اور اس کی یہ قدرت میں نیکی ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔ تو یہ کہنا اس کا اس دن کا کفارہ ہو جائے گا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

گواہی کس کی جائز نہیں

ابو بصیر! میں نے امام باقرؑ سے سوال کیا کہ ولدالزنا کی گواہی جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا نہیں... میں نے عرض کی کہ حکم بن عتبہ تو اسے جائز جانتا ہے؟ فرمایا، خدایا اس کے گناہ کو معاف نہ کرنا، پروردگار نے قرآن کو اس کے اور اس کی قوم کے لئے ذکر نہیں قرار دیا ہے، اس سے کہہ دو کہ مشرق و مغرب سب دیکھ لے، علم صرف اس گھر میں ملے گا جس میں جبریل کا نزول ہوتا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 400 / 5۔

گھر سے باہر نکلتے وقت دعا

رحمٰن و رحیم اللہ کے نام کا سہارا لے کر میں اللہ کی قوت و طاقت کے بل بوتے پر نکل رہا ہے۔ نہ کہ اپنی قوت و طاقت کے سہارے پر۔ پروردگار میں تیرے رزق کی جستجو چاہتا ہوں۔ مجھے خیر و عافیت سے رزق عطا کر۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام،

عیون اخبار رضاؑ جلد دوم

لاحول ولا

لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے معنی ہیں کسی طاقت کے ہم مالک نہیں سوائے اللہ کی نافرمانی سے بچنے کے بارے میں سوائے اللہ کی مدد کے اور کسی قوت کے ہم مالک نہیں ہیں سوائے اللہ کی اطاعت کرنے پر مگر یہ اللہ عزوجل کی توفیق کے سبب۔

امام محمد باقر علیہ السلام

معنی الاخبار 61,

لاالہ اللہ کی شرط

نیشاپور سے گزرتے ہوئے، فرمایا، مجھ سے میرے والد بزرگوار موسیٰ بن جعفرؑ نے فرمایا کہ انھوں نے اپنے والد بزرگوار حضرت جعفر بن محمدؑ سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت محمدؑ بن علیؑ سے اور انھوں نے اپنے والد علیؑ بن الحسینؑ سے اور انھوں نے اپنے والد امام حسینؑ سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ سے اور انھوں نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے اور انھوں نے جبریل کی زبان سے یہ ارشاد الٰہی سنا ہے کہ لاالہ الا اللہ میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا وہ

میرے عذاب سے محفوظ ہو جائیگا۔
یہ کہہ کرآگے بڑھ گئے اور پھر ایک مرتبہ پکار کرفرمایا لیکن اس کی شرائط ہیں اور انھیں میں سے ایک میں بھی ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

التوحید 23/25، امالی صدوق ص 195 /8 عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 135 / 4، معانی الاخبار ص 371 /1، ثواب الاعمال ص 21 / 1

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

جب کوئی دعا کرے اور بعد دعا کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے اقرار کیا اور میرے امر کو اپنا معاملہ سپرد کر دیا۔ پس اے ملائکہ اس کی حاجت کو بر لاو۔ اور جو کوئی ستر بار ماشا اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے اس س ستر مختلف قسم کی بلائیں رد کی جاتی ہیں۔ جن میں سب سے کم درجہ جنوں کا عارضہ ہونا ہے۔ جو کوئی نماز کے بعد اپنا زانوں بدلنے سے پہلے لاالہ الا ھو الحہ القیوم ذوالجلال والا کرام استغفر اللہ واتوب الیہ، تین بار کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ وہ کف دریا کی مثل ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

لسان اللہ

ہم حجت خدا، باب اللہ، لسان اللہ، وجہ اللہ، عین اللہ اور بندوں میں والی امر الہی ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 145،

لوگ چار طرح کے

لوگ چار طرح کے ہیں۔ ایک وہ جنہیں ایمان تو دیا گیا لیکن قران نہیں دیا گیا، ان کی مثال اس پھل جیسی ہے جس کا پھل میٹھا ہو لیکن اس میں خوشبو نہ ہو، دوسرے وہ جنہیں قران تو دیا گیا لیکن ایمان نہیں دیا گیا، ان کی مثال اس پھل کی طرح ہے جو خوشبودار تو ہو لیکن ذائقے میں کڑوہ ہو۔ تیسرے وہ جنہیں نہ قران دیا گیا اور نہ ایمان، ان کی مثال اس پھل جیسی ہے جو کہ انتہائی کڑوا اور بدبودار ہے۔ اور آخری وہ جنہیں قران بھی دیا گیا اور ایمان بھی دیا گیا، ان کی مثال ترنج پھل کی سی ہے جو کہ خوش ذائقہ بھی ہے اور خوشبودار بھی۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب فضل والقران

لوگوں کو امر امامتؑ کی طرف دعوت دینے والا

امام صادقؑ ! اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمیں لوگوں میں محبوب بنائے اور مبغوض نہ بنائے۔ اللہ اس بندہ پر رحمت کرے جو لوگوں کی محبت کو ہماری طرف کھینچ کرلے آئے اور ان سے وہ بات کرے جو انھیں پسندیدہ ہو اور وہ بات نہ کرے جو ناپسند ہو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 8 ص 229 / 293، امالی صدوق 88/ 8 روایت مدرک بن زہبیر،

لوگوں کی تین قسمیں

لوگ تین قسم کے ھوتے ھیں، ایک تو عالم، دوسرے طالب علم، اور تیسرے کوڑا کرکٹ، یعنی وہ لوگ جو نہ عالم ھیں نہ طالب علم، وہ کوڑے کچرے کی طرح بے مقصد اور بے کار لوگ ھیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

لوگوں کی ظاہری و باطنی حالت

تم ایسے آدمی کو بھی دیکھوگے جس کا کلام بڑا بلیغ ہوگا۔ لیکن اس کے دل میں تاریک رات سے زیادہ گہری سیاہی ہوگی۔ اس کے برخلاف تم ایسے شخص کو پاوگے جو اپنے مانی الضمیر کو بھی ادا نہیں کر سکتا ہوگا مگر اس کا دل ایسا نورانی ہوگا جیسے چراغ۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

اللہ پر جھوٹ

"تم لوگ دیکھوگے ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا" القران .اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو امام سمجھے حالانکہ وہ امام نہیں ہے۔ چاہے وہ جھوٹا شخص علوی ہو یا فاطمی۔ اللہ قیامت کے روز ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ یہ عذاب تین طرح کے لوگوں پر ہوگا۔ ایک وہ جس نے دعویٰ امامت کیا ہوگا حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے امام نہ ہوگا، دوسرا وہ جس نے اصل امام کو ماننے سے انکار کیا ہوگا اور تیسرے وہ جس نے پہلے دو کیلئے آخرت میں کوئی حصہ قرار دیا ہوگا۔ اللہ کی طرف سے معین شدہ تمام اماموں کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے۔ کسی ایک کو بھی نہ ماننے والے پر اللہ کی لعنت ہو، میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں اور اس کو نہیں پہچانتا۔ جس نے ایک بھی زندہ امام کا انکار کیا، اس نے تمام پچھلے اماموں کا انکار کیا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

اللہ تعالیٰ سے امید

خدا سے اچھی امیدیں رکھو، کیونکہ خداوند متعال فرماتا ہے: ھم اپنے مومن بندہ کے گمان و امید کو دیکھتے ھیں اگر اس کو ھم سے اچھی امیدیں ھیں تو ھم بھی اس کے ساتھ اچھائی کرتے ھیں، لیکن اگر اس کو ھم سے بری امیدیں ھیں تو ھم بھی اس کے ساتھ برائی کرتے ھیں۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

(اصول کافی ج/ 3 ص/ 116)

اللہ تعالیٰ کو تین حرمتیں عزیز ترین ہیں

پروردگار کے لئے تین حرمتیں بے مثل و بے نظیر ہیں، کتاب خدا جو سراپا حکمت و نور ہے، خانہ خدا جو قبلہ خاص و عام ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی طرف رخ کرنا قبول نہیں ہے اور عترت پیغمبر اسلام۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

امالی صدوق ص 339 / 13، معانی الاخبار 1 / 117 روایت عبداللہ بن سنان۔ خصال ص 146 / 174 روایت ابن عباس۔

اللہ تعالیٰ کی ارادہ امر

مخلوق کا ارادہ کسی امر کے سرانجام دینے کے متعلق، خیال کرنا ہوتا ہے۔ اور اسی خیال (ارادہ) کے نتیجے میں وہ کام واقع ہوتا ہے۔ جب کہ اللہ کسی کام کو سرانجام دیتے وقت سوچتا نہیں ہے۔ وہ سوچ سے پاک ہے۔ اللہ کے ارادے سے مُراد وہی فعل ہوتا ہے اور کچھ نہیں۔ وہ کُن کہتا ہے تو وہ چیز معرض وجود میں آجاتی ہے۔ اور واضح رہے کہ کن کا اطلاق بھی لفظ اور زبان اور سوچ و بچار اور کیفیت کا محتاج نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اللہ کسی کیفیت کا پابند نہی ہے اسی طرح سے لفظ کن بھی کسی کیفیت کا پابند نہیں ہے۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار رضا

اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور بخشش

ارشاد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قسم ہے اپنی عزت و جلال کی، جب میں کسی بندے پر رحم کا ارادہ کرتا ہوں تو میں اس وقت تک اپنے بندے کو دنیا سے نہیں جانے دوں گا، جب تک اس کے گناہوں کی تلافی نہ کر لوں گا چاہے اس کے جسم کو بیکار کرکے۔ چاہے رزق کی تنگی سے، چاہے دنیاوی خوف سے، اور پھر بھی اگر گناہ باقی رہیں تو موت میں سختی کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی اپنی عزت و جلال کی کہ جب میں کس بندے کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو نہیں جانے دیتا اس دنیا سے جب تک اس کی ہر نیکی کا بدلہ نہ دے دوں۔ چاہے تو وسعت رزق سے، یا بدن کی صحت سے یا دنیاوی امن سے۔ اور اگر پھر بھی نیکی رہے تو موت کی سختی اس پر آسان کر دیتا ہوں۔ اور پھر آخرت میں پکڑ لیتا ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

اللہ تعالیٰ کی رضا و غضب کا اثر

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں میں سے ایک پر وحی کی : جب ہماری اطاعت ہوتی ہے ھم راضی ہوتے ھیں، جب ھم راضی ہوتے ھیں برکت دیتے ھیں اور ہماری برکت بے حساب ہے۔اور جب ہماری نافرمانی ہوتی ہے تو ھم غضبناک ہوتے ھیں، جب غضبناک ہوتے ھیں تو لعنت کرتے ھیں اور ہماری لعنت سات پشتوں تک اثر انداز ہوتی ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

(اصول کافی ج/3 ص/ 377)

اللہ تعالیٰ کی محترم اشیا

پروردگار کے لئے اس کے شہروں میں پانچ محترم اشیاء ہیں، حرمت رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ، حرمت آل رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ، حرمت کتاب خدا، حرمت کعبہ اور حرمت مومن۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 8 ص 107 / 82 روایت علی بن شجرہ۔

اللہ تعالیٰ کے چار احسان اُمت محمدیؐ پر

فرمایا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ چار چیزوں کو میری اُمت سے اٹھا لیا گیا ہے۔ اول خطائے اُمت، دوسرے نسیان اُمت، تیسرے اگر کسی چیز پر مجبور کر دیا جائے اور چوتھے وہ امر جو طاقت سے بالاتر ہو۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے، اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو ہم سے مواخذہ نہ کر اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا کہ ہم سے پہلوں پر ڈالا تھا۔ اور نہ ایسا بار جس کی برداشت کی طاقت ہم میں نہ ہو۔ دوسری جگہ فرماتا ہے مگر وہ شخص (قابل مواخذہ نہیں) جو کلمہ کفر کہنے پر مجبور کر دیا گیا ہو مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

اللہ کا حق

اللہ کی قسم، کم سے کم حق جو تم پر لازم ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کی دی گئی نعمتوں سے گناہوں میں مدد نہ لو۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

اللہ کا خوف

اللہ کا خوف اس حد تک رکھو کہ اگر تم زمین کی نیکیاں لے کر جاو تو وہ منظور نہیں کرے گا، اور امید اس حد تک کہ اگر اہل زمین کے گناہ لے کر جاو تو وہ معاف کر دے گا۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

اللہ کا خوف

دل میں اللہ کا خوف رکھو کیونکہ خوف خدا ہی تمہارے دلوں کے روگ کا علاج فکر و شعور کی تاریکیوں کے لئے اجالا، جسموں کی بیماریوں کے لئے شفا، سینے کی تباہ کاریوں کے لئے اصلاح، نفس کی کثافتوں کے لئے پاکیزگی اور آنکھوں کی تیرگی کے لئے جلا ہے۔

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

اللہ کو تین خصلتیں پسند

اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ مجھے اپنے بندوں میں تین خصلتیں بہت پسند ہیں۔ اور یہ تینوں میرے قرب کا سبب بنتی ہیں۔ زہد فی الدنیا، گناہوں سے پرھیز اور میرے خوف سے رونا۔ اور ان کا اجر یہ ہے کہ زاہدوں کے لئے جنت، رونے والوں کے لئے وہ بلند مرتبہ جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا۔ اور گناہوں سے بچنے والوں کو بے حساب و کتاب داخل جنت کروں گا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

اللہ کی خاطر محبت و دشمنی

جو کوئی خوشنودی خدا کے لئے کسی انسان سے محبت رکھے یا بغض رکھے اور اللہ کی خوشنودی کی خاطر کسی کو عطا کرے تو اس کا ایمان کامل ہے۔ ایمان کی رسی کو پکڑنا ہو تو اس کو چاہیے کہ محبت و عداوت، عطا یا منع، جو بھی ہو محض اللہ کی خوشنودی کے لئے ہو۔ یہ ایمان کی بہت بڑی شاخ ہے۔ یہ قیامت کے روز نور کے منبروں پر ہوں گے۔ اور نور سے چمک رہے ہوں گے۔ اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ تم میں نیکی ہے یہ نہیں تو اپنے دل پر غور کرو۔ اگر وہ اللہ کے مطیع بندوں سے محبت کرتا ہے اور اہل معصیت سے بغض رکھتا ہے تو تم سمجھ لو کہ تم میں نیکی ہے اور اگر اس کا الٹ ہو تو پھر اللہ تم سے دشمنی رکھتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

اللہ کی طرف تشبیہ دینا

جو خدا کی تشبیہ اس کی مخلوق سے دے وہ مشرک ہے اور جو خدا کی طرف ان چیزوں کی نسبت دے جن کی ممانعت کی گئی ہے وہ کافر ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

وسائل الشیعہ، ج 18، ص 557

اللہ کی عظمت

اللہ کی عظمت کا احساس تمہاری نظروں میں کائنات کو حقیر و پست کر دے.

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

اللہ کی معرفت

عبادت خُدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے۔ اللہ کی معرفت یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کو اور دیگر آئمہ ہدیٰ کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برات کرنا۔ اسی طرح معرفت الہیٰ حاصل ہوتی ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب الحجت

اللہ کے حضور حاضری

قیامت کے روز، جو تم میں سے نیک ہیں وہ ایسے آئیں گے جیسے مسافر اپنے گھر کی طرف واپس آتا ہے، اور جو گنہگار ہیں ہیں وہ اس طرح آئیں گے جیسے بھاگا ہوا غلام اپنے آقا کے سامنے آتا ہے۔ اس دن احسان کرنے والوں کے ساتھ رحمت ہو گی۔ (ایک شخص سے یہ باتیں جناب ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کیں)۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

اللہ کے خاص بندے

اللہ کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو وہ مصیبت سے بچاتا ہے، ان کو عافیت کے ساتھ زندہ رکھتا ہے، عافیت کے ساتھ رزق دیتا ہے، عافیت کے ساتھ مارتا ہے اور عافیت کے ساتھ معبوث کرتا ہے اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھتا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

اللہ کے علوم کے خزانہ دار

ہم علم کے شجر ہیں اور نبی کے اہلبیتؑ ہمارے گھر میں جبریل کے نزول کی جگہ ہے اور ہم علم الٰہی کے خزانہ دار ہیں، ہم وحی خدا کے معدن ہیں اور جو ہمارا اتباع کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو ہم سے الگ ہو جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا، یہی پروردگار کا عہد ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
امالی صدوق 252 / 15

مامون (ملعون) کا رونا

عبداللہ بن محمدؑ الہاشمی ! میں مامون (ملعون) کے دربار میں ایک دن حاضر ہوا تو اس نے مجھے روک لیا اور سب کو باہر نکال دیا، پھر کھانا منگوایا اور ہم دونوں نے کھایا، اور خوشبو لگائی، پھر ایک پردہ ڈال دیا اور مجھے حکم دیا کہ صاحب طوس کا مرثیہ سناؤ۔ میں نے شعر پڑھا۔ "خدا سرزمین طوس پر اور اس کے ساکن پر رحمت نازل کرے جو عترت مصطفیٰ میں تھا اور ہمیں رنج و غم دے کر رخصت ہو گیا" مامون یہ سن کر رونے لگا اور مجھ سے کہا کہ عبداللہ ! میرے اور تمھارے گھرانے والے مجھے مُلامت کرتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن الرضاؑ کو ولی عہد کیوں بنا دیا، سنو میں تم سے ایک عجیب و غریب واقعہ بیان کر رہا ہوں، ایک دن میں نے حضرت رضاؑ سے کہا کہ میں آپ پر قربان، آپ کے آباء و اجداد موسیٰ بن جعفرؑ، جعفرؑ بن محمدؑ، محمدؑ بن علیؑ، علی بن الحسینؑ کے پاس تمام گزشتہ اور آئندہ قیامت تک کا علم تھا اور آپ انھیں کے وصی اور وارث ہیں اور آپ کے پاس انھیں کا علم ہے، اب مجھے ایک ضرورت ہے آپ اسے حل کریں۔

فرمایا بتاؤ! میں نے کہا کہ یہ زاہر یہ میرے لئے ایک مسئلہ بن گئی ہے، میں اس پر کسی کنیز کو مقدم نہیں کر سکتا، لیکن یہ متعدد بار حاملہ ہو چکی ہے اور اس کا اسقاط ہو چکا ہے، اب پھر حاملہ ہے، اب مجھے کوئی ایسا علاج بتائیں کہ اب اسقاط نہ ہونے پائے۔ آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں، اس مرتبہ اسقاط نہیں ہو گا اور ایسا بچہ پیدا ہو گا جو بالکل اپنی ماں کی شبیہ ہو گا اور اس کی ایک انگلی داہنے ہاتھ میں زیادہ ہو گی اور ایک بائیں پیر میں۔

میں نے اپنے دل میں کہا کہ بیشک خدا ہر شے پر قادر ہے۔ اس کے بعد زاہر یہ کے یہاں بالکل ویسا ہی بچہ پیدا ہوا جیسا حضرت رضاؑ نے فرمایا تھا تو بتاؤ اس علم و فضل کے بعد کس کو حق ہے کہ ان کو پرچم ہدایت قرار دینے پر میری مُلامت کر سکے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام
عیون اخبار الرضاؑ ج2 ص223 / 43

مبارک

مُبارک کے معنی ہیں، نفع میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے۔ دنیاوی اور روحانی دونوں اعتبار سے

امام جعفر الصادق علیہ السلام

مباہلہ

زمخشری کا بیان ہے کہ جب رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے انھیں مباہلہ کی دعوت دی تو انھوں نے اپنے دانشور عاقب سے مشورہ کیا کہ آپ کا خیال کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور انھوں نے حضرت مسیحؑ کے بارے میں قول فیصل سنادیا ہے اور خدا گواہ ہے کہ جب بھی کسی قوم نے کسی نبی بر حق سے مباہلہ کیا ہے تو نہ بوڑھے باقی رہ سکے ہیں اور نہ بچے نپپ سکے ہیں اور تمھارے لئے بھی ہلاکت کا خطرہ یقینی ہے، لہٰذا مناسب ہے کہ مصالحت کرلو اور اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ۔ دوسرے دن جب وہ لوگ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے پاس آئے تو آپ اس شان سے نکل چکے تھے کہ حسینؑ کو گود میں لئے تھے، حسنؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے فاطمہؑ آپ کے پیچھے چل رہی تھیں اور علیؑ ان کے پیچھے۔ اور آپ فرمار ہے تھے کہ دیکھو جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔

اسقف نجران نے یہ منظر دیکھ کر کہا کہ خدا کی قسم میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر خدا پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹانا چاہے تو ان کے کہنے سے ہٹا سکتا ہے، خبر دار مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور روئے زمین پر کوئی ایک عیسائی باقی نہ رہ جائے گا۔ چنانچہ ان لوگوں نے کہا یا اباالقاسم ! ہماری رائے یہ ہے کہ ہم مباہلہ نہ کریں اور آپ اپنے دین پر رہیں اور ہم اپنے دین پر رہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر مباہلہ نہیں چاہتے ہو تو اسلام قبول کرلو تاکہ مسلمانوں کے تمام حقوق و فرائض میں شریک ہو جاؤ! ان لوگوں نے کہا یہ تو نہیں ہو سکتا ہے! فرمایا پھر جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ، کہا اس کی بھی طاقت نہیں ہے، البتہ اس بات پر صلح کر سکتے ہیں کہ آپ نہ جنگ کریں نہ ہمیں خوفزدہ کریں، نہ دین سے الگ کریں، ہم ہر سال آپ کو دو ہزار حلّے دیتے رہیں گے، ایک ہزار صفر کے مہینہ میں اور ایک ہزار رجب کے مہینہ میں اور تیس عدد آہنی زرہیں! چنانچہ آپ نے اس شرط سے صلح کرلی اور فرمایا کہ ہلاکت اس قوم پر منڈ لارہی تھی، اگر انھوں نے لعنت میں حصہ لے لیا ہوتا تو سب کے سب بندر اور سور کی شکل میں مسخ ہو جاتے اور پوری وادی آگ سے بھر جاتی اور اللہ اہل نجرات کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیتا اور درختوں پر پرندہ تک نہ رہ جاتے اور ایک سال کے اندر سارے عیسائی تباہ ہو جاتے۔ اس کے بعد زمخشری نے یہ تبصرہ کیا ہے کہ آیت شریف میں ابناء و نساء کو نفس پر مقدم کیا گیا ہے تاکہ ان کی عظیم منزلت اور ان کے بلند ترین مرتبہ کی وضاحت کردی جائے اور یہ بتادیا جائے کہ یہ سب نفس پر بھی مقدم ہیں اور ان پر نفس بھی قربان کیا جاسکتا ہے اور اس سے بالاتر اصحاب کساء کی کوئی دوسری فضیلت نہیں ہو سکتی ہے۔

تفسیر کشاف 1 ص 193، تفسیر طبری 3 ص 299، تفسیر فخر الدین رازی ص 8 ص 88، ارشاد 1 ص 166، مجمع البیان 2 ص 762، تفسیر قمی 1 ص 104۔ واضح رہے کہ فخر رازی نے اس روایت کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کی صحت پر تقریباً تمام اہل تفسیر و حدیث کا اتفاق و اجماع ہے۔

متقی دلیر ہوتا ہے

جو شخص گناہ سے پاک اور بری ہو وہ نہایت دلیر ہوتا ہے۔ اور جس میں کچھ عیب ہو، وہ سخت بزدل ہو جاتا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

محرم

ہم محرّم کے منانے کی تاکید اس لئے کرتے ہیں کہ کہیں تم غدیر کی طرح، عاشورہ کو بھی نہ بھول جاو۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ

محرم کا روزہ

محرم کا روزہ نہ رکھو بلکہ فاقہ رکھو۔ اور عصر کے بعد پانی پی لو۔ کیونکہ اس وقت آل رسولؐ ص سے جنگ ختم ہوئی تھی۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

مصحف فاطمہؑ

حماد بن عثمان ! میں نے امام صادقؑ سے سنا ہے کہ 128 ھ میں زندیقوں کا دور دورہ ہوگا اور یہ بات میں نے مصحف فاطمہؑ میں دیکھی ہے۔ میں نے عرض کی حضور یہ مصحف فاطمہؑ کیا ہے؟ فرمایا کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے انتقال کے بعد جناب فاطمہؑ بے حد محزون و مغموم تھیں اور اس غم کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جان سکتا تھا تو پروردگار عالم نے ایک فرشتہ کو ان کی تسلّی اور تسکین کے لئے بھیج دیا جو ان سے باتیں کرتا تھا۔ انھوں نے اس امر کا ذکر امیر المومنینؑ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اب جب کوئی آئے اور اس کی آواز سنائی دے تو مجھے مطلع کرنا۔ تو میں نے حضرت کو اطلاع دی اور آپ نے تمام آوازوں کو محفوظ کر لیا اور اس طرح ایک صحیفہ تیار ہوگیا۔ پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کے مسائل نہیں ہیں بلکہ قیٗامت تک کے حالات کا ذکر ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 2/ 240

مصحفِ فاطمہؑ

ابو بصیر نے امام صادقؑ کی زبانی نقل کیا ہے کہ ہمارے پاس مصحف فاطمہؑ ہے اور تم کیا جانو کہ وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی حضور یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ ایک صحیفہ ہے جو حجم میں اس قرآن کا تین گنا ہے اور اس قرآن کا کوئی حرف اس میں شامل نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک صحیفہ ہے جس میں وہ الہامات الٰہیہ ہیں جو بعد وفات پیغمبر جناب فاطمہؑ کو عنایت کئے گئے تھے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 239 /1۔

مرتد

یہاں تک کہ جب پروردگار نے اپنے رسول کو بلا لیا تو ایک قوم الٹے پاؤں پلٹ گئی اور انھیں مختلف راستوں نے ہلاک کر دیا اور انھوں نے اندرونی جذبات پر اعتماد کیا اور غیر قرابتدار کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور جس سے مودت کا حکم دیا گیا تھا اسے نظر انداز کر دیا، عمارت کو جڑ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ تعمیر کر دیا، یہ لوگ ہر غلط بات کا معدن تھے اور ہر ہلاکت میں پڑ جانے والے کے دروازہ تھے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ 150۔

مرض

اللہ نے مرض کو تمہارے گناہوں کو دور کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے، کیونکہ خود مرض کا کوئی ثواب نہیں ھے مگر وہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور انہیں اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

قول امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

مزاح کرنا

صاف ستھرا مزاح کرنا مومن کا مزاج ہے۔ ایک مرتبہ ایک اعرابی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس کچھ تحائف بطور ہدیہ لایا اور پھر مزاح کے طور پر کہنے لگا کہ میرے ہدیے کی قیمت دیجیے۔ تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ سن کر ہنستے (مسکراتے) تھے۔ اور جب کبھی رنجیدہ ہوتے تو فرماتے کہ کاش اس وقت وہ اعرابی ہوتا اور اپنے ہدیوں کی قیمت مانگتا۔ " مزاح سے اپنے بھائیوں

کو خوش رکھا کرو۔ بس فواحش سے دور رہو۔ مومن کا ہنسنا اس کا مسکرانا ہے۔ زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے یہ دین کو بھی مار دیتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ قہقہہ لگانا شیطانی عمل ہے۔ قہقہہ کبھی لگ جائے تو فوراً اللہ سے معافی مانگو اور کہو یا اللہ مجھے دشمن نہ رکھنا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب العشرہ

مسجد میں سونا تکیہ

مسجد میں تکیہ لگا کر سونا ایک بدعت ہے۔ مومن کے لئے مسجد بیٹھنے کی جگہ ہے اور سونے کی جگہ اس کا گھر ہے نہ کہ مسجد۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام اصول کافی، کتاب العشرہ

مشیت الہی

ہم اہل بیتؑ کے دل مشیت الٰہی کے ظرف ہیں۔ جب وہ چاہتا ہے ہم بھی چاہتے ہیں۔ اور جب ہم چاہتے ہیں تو وہ بھی چاہتا ہے۔

امام القائم علیہ الصلوۃ والسلام

مصائب

اے اُمت محمد ص، جب تم مصائب وعلائم میں گرفتار ہو جاو تو مُحمدؐ وآل مُحمدؐ کو یاد کرو۔ تاکہ اللہ ان کی برکت سے ان فرشتوں کی، جو تم پر موکل ہیں، شیطانوں کے مقابلے میں مدد فرمائیں۔

حدیث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

مصیبت، گناہ کی وجہ سے آتی ہے

جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے۔ اور خدا بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ کہ کسی رگ کا پھڑکنا، کسی پتھر سے چوٹ یا کسی لکڑی سے خراش نہیں پہنچتی مگر کسی گناہ کے سبب۔ اور خدا اکثر گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اور جس کے گناہ کی سزا دنیا میں دے دیتا ہے تو اس کی ذات اس سے اجل واکرم ہے کہ پھر اس گناہ کی سزا آخرت میں بھی دے۔ مومن جب تک گناہ نہیں چھوڑتا وہ رنج والم میں مبتلا رہتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

معاویہ کے بارے میں پیشین گوئی

میں اللہ کی حمد و ثنائ کرتا ہوں اور ان چیزوں کیلئے اس سے مدد مانگتا ہوں کہ جو شیطان کو راندہ اور دور کرنے والی اور اس کے پھندوں اور ہتھکنڈوں سے اپنی پناہ میں رکھنے والی ہیں. میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد و رسول اور منتخب و برگزیدہ ہیں. نہ ان کے فضل و کمال کی برابری اور نہ ان کے اٹھ جانے کی تلافی ہو سکتی ہے. تاریک گمراہیوں اور بھرپور جہالتوں اور سخت ودرشت (خصلتوں) کے بعد شہروں (کے شہر) ان کی وجہ سے روشن و منور ہوگئے جبکہ لوگ حلال کو حرام اور مرد زیرک ودانا کو ذلیل سمجھتے تھے . نبیوں سے خالی زمانہ میں جیتے تھے اور گمراہی کیحالت میں مر جاتے تھے پھر یہ کہ اے گروہ عرب تم ایسی ابتلاؤں کا نشانہ بننے والے ہو کہ جو قریب پہنچ چکی ہیں عیش و تنعمّ کی بدمستیوں سے بچو اور عذاب کی تباہ کاریوں سے ڈرو. شبہات کے دھندلکوں اور فتنہ کی کجرویوں میں اپنے قدموں کو روک لو جبکہ اس کا چھپا ہوا خدشہ سر اٹھائے اور مخفی اندیشہ سامنے آجائے اور اس کا کھونٹا مضبوط ہو جائے. فتنے ہمیشہ چھپے ہوئے راستوں سے ظاہر ہوا کرتے ہیں اور انجام کار ان کی کھلم کھلا برائیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور ان کی اٹھان ایسی ہوتی ہے. جیسے نوخیز بچے کی اور ان کے نشانات ایسے ہوتے ہیں جیسے پتھر (کی چوٹوں) کے ظالم

آپس کے عہد و پیمان سے اس کے وارث ہوتے چلے آتے ہیں. اگلا پچھلے کا رہنما اور پچھلا اگلے کا پیرو ہوتا ہے. وہ اسی رذیل دنیا پر مر مٹتے ہیں اور اس سڑے ہوئے مردار پر ٹوٹ پڑے ہیں جلد ہی پیروکار اپنے پیشتر و رہنماؤں سے اظہار بیزاری کریں گے اور ایک دوسرے کی دشمنی کے ساتھ علیحدگی اختیار کرلیں گے اور سامنے ہونے پر ایک دوسرے کو لعنت کریں گے۔ اس دور کے بعد ایک فتنہ ایسا آئے گا جو امن و سلامتی کو تہ و بالا کرنے والا اور تباہی مچانے والا اور خلق خدا پر سختی کے ساتھ حملہ آور ہوگا تو بہت سے دل ٹھہراؤ کے بعد ڈانواڈول اور بہت سے لوگ (ایمان کی) سلامتی کے بعد گمراہ ہو جائے گے اس کے حملہ آور ہونے کے وقت خواہشیں بٹ جائیں گی اور اس کے ابھرنے کے وقت رائیں مشتبہہ ہو جائیں گی جو اس فتنہ کی طرف جھک کر دیکھے گا وہ اسے تباہ کردے گا. اور جو اس میں سعی و کوشش کرے گا اسے جڑبنیاد سے اکھیڑ دے گا اور آپس میں ایک دوسرے کو اس طرح کاٹنے لگیں گے جس طرح وحشی گدھے اپنی بھیڑ میں ایکدوسرے کو دانتوں سے کاٹتے ہیں. اسلام کی بٹی ہوئی رسی کے بل کھل جائیں گے. صحیح طریق کار چھپ جائے گا. حکمت کا پانی خشک ہو جائے گا اور ظالموں کی زبان کھل جائے گی وہ فتنہ بادیہ نشینوں کو اپنے ہتھوڑوں سے کچل دے گا اور اپنے سینہ سے ریزہ ریزہ کردے گا. اس کے گرد و غبار میں اکیلے دوکیلے تباہ و برباد ہو جائیں گے اور سوار اس کی راہوں میں ہلاک ہو جائیں گے. وہ حکم الٰہی کی تلخیاں لے کر آئے گا اور (دودھ کے بجائے) خالص خون دوہے گا. دین کے میناروں کو ڈھادے گا اور یقین کے اصولوں کو توڑ دے گا. عقلمند اس سے بھاگیں گے اور شرپسند اس کے کرتا دھرتا ہونگے وہ گرجنے اور چمکنے والا ہوگا اور پورے زوروں کے ساتھ سامنے آئے گا. سب رشتے ناطے اس میں توڑ دیئے جائیں گے اور اسلام سے علیحدگی اختیار کرلیجائے گی. اس سے الگ تھلگ رہنے والا بھی اس میں مبتلا ہو جائے گا اور اس سے نکل بھاگنے والا بھی اپنے قدم اس سے باہر نہ نکال سکے گا. اسی خطبہ کا ایک جزیہ ہے: (جس میں ایمان والوں کی حالت کا ذکر ہے) کچھ تو ان میں سے شہید ہوں گے کہ جن کا بدلہ نہ لیا جاسکے گا اور کچھ خوف زدہ ہوں گے جو اپنے لیے پناہ ڈھونڈتے پھریں گے انہیں قسموں اور) ظاہری) زبان کی فریب کاریوں سے دھوکا دیا جائے گا. تم فتنوں کی طرف راہ دکھانے والے نشان اور بدعتوں کے سربراہ نہ بنو تم (ایمان والی) جماعت کے اصولوں اور ان کی عبادت واطاعت کے طور طریقوں پر جمے رہو. اللہ کے پاس مظلوم بن کر جاؤ ظالم بن کر نہ جاؤ. شیطان کی راہوں اور تمرد و سرکشی کے مقاموں سے بچو. اپنے پیٹ میں حرام کے لقمے نہ ڈالو. اس لیے کہ تم اس کی نظروں کے سامنے ہو جس نے معصیت اور خطا کو تمہارے لیے حرام کیا ہے اور اطاعت کی راہیں آسان کردی ہیں .

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

معدن رسالتؐ

امام حسینؑ نے عتبہ بن ابی سفیان سے فرمایا، ہم اہلبیتؑ کرامت، معدن رسالت اواعلام حق ہیں جن کے دلوں میں حق کو امانت رکھا گیا ہے اور وہ ہماری زبان سے بولتا ہے۔

امام حُسین ابن علیؑ علیہ الصلوۃ والسلام

امالی صدوق 130 /

معدن رسالتؐ

ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے کتاب میں خود اپنی تعریف کی ہے اور رحمت خدا حضرت محمدؐ پر ہے جو خاتم الانبیاء اور بہترین خلائق ہیں اور پھر ان کی آل پر جو آل رحمت، شجرۂ نبوت، معدن رسالت اور مرکز رفت وآمد ملائکہ ہیں۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 5 ص 373 /7،

معدن علم

لوگ ہم سے کس بات پر بیزار ہیں، ہم تو خدا کی قسم پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شجرہ میں ہیں، رحمت کے گھر، حلم کے معدن اور ملائکہ کی آمد و رفت کے مرکز ہیں۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 221/1

معدن علم

وہ درخت جس کی اصل رسول اللہ ہیں اور فرع امیر المومنینؑ ڈالی جناب فاطمہؑ ہیں اور پھل حسنؑ و حسینؑ... یہ نبوت کا شجر اور رحمت کی پیداوار ہے، یہ سب حکمت کی کلید، علم کا معدن، رسالت کا محل، ملائکہ کی منزل، اسرار الٰہیہ کے امانتدار، امانت پروردگار کے حامل، خدا کے حرم اکبر اور اس کے بیت العتیق اور حرم ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

الیقین ص318، تفسیر فرات 395 / 527

معدن علم

مدینہ میں ایک خطبہ کے دوران فرمایا، آگاہ ہو جاؤ! قسم اس پروردگار کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا ہے اور ذی روح کو پیدا کیا ہے اگر تم لوگ علم کو اس کے معدن سے حاصل کرتے اور پانی کو اس کی شیرنی کے ساتھ پیتے اور خیر کا ذخیرہ اس کے مرکز سے حاصل کرتے اور واضح راستہ کو اختیار کرتے اور حق کے منہاج پر گامزن ہوتے تو تمھیں صحیح راستہ مل جاتا اور نشانیاں واضح ہو جاتیں اور اسلام روشن ہو جاتا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 8 ص 32 5 / ۔

معرفت امام

امام رضاؑ ائمہ معصومین کی قبروں کی زیارت کے ذیل میں فرمایا کرتے تھے کہ سلام ہو ان پر جو معرفت خدا کا مرکز تھے... جس نے ان کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا اور جو ان کی معرفت سے جاہل رہ گیا وہ خدا سے بے خبر رہ گیا۔

کافی 4 ص 578 / 2،

معرفت امام

لوگوں کو ہماری معرفت کا حکم دیا گیا، اور ہماری طرف رجوع کرنے کا۔ ہماری بات ماننے کا، اگر وہ لوگ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں، اور لا الہ کی گواہی دیں، مگر اپنے دل میں یہ ارادہ رکھیں کہ ہم سے رجوع نہ کریں گے تو وہ مشرک بن جائیں گے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب حجت ۱۶۹

معرفت امام

ہم وہ ہیں کہ اللہ نے ہماری اطاعت کو فرض کیا ہے۔ ہمارے لئے مال غنیمت اور ہر قسم کا پاک و صاف مال حلال کیا ہے۔ ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسود ہیں جن کے متعلق قران کریم میں ارشاد ہے کہ کیا وہ (لوگ) حسد کرتے ہیں (اماموں سے) اس پر جو اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے دے رکھی ہے

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

,اصول کافی، کتاب الحجت

معرفت امام

امامؑ صادق کا بیان ہے کہ امام حسینؑ اپنے اصحاب کے مجمع میں آئے اور فرمایا کہ پرودرگار نے بندوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ اسے پہچانیں اس کے بعد جب پہچان لیں گے تو عبادت بھی کریں گے اور جب اس کی عبادت کریں گے تو اغیار کی عبادت سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ معرفت خدا کا مفہوم اور وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا ہر زمانہ کا انسان اس دور کے اس امام کی معرفت حاصل کرے جس کی اطاعت واجب کی گئی ہے۔ اور اس کے ذریعہ پرودگار کی معرفت حاصل کرے۔۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

علل الشرائع 9/ 1از سلمہ بن عطاء، کنزالفوائد 1ص 328 ،احقاق الحق 594/11۔

معرفت امام

زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا کہ ذرا معرفت امام کے بارے میں فرمائیں کہ کیا یہ تمام مخلوقات پر واجب ہے ؟فرمایا کہ پرودگار نے حضرت محمدؐ کو تمام عالم انسانیت کے لئے رسول اور تمام مخلوقات کے لئے اپنی حجت بنا کر بھیجا ہے لہٰذا جو شخص بھی اللہ اور رسول اللہ پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق اور ان کا اتباع کرے اس پر امام اہلبیتؑ کی معرفت بہر حال واجب ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1ص 180 / 3۔

معرفت امام

ہم وہ ہیں جن کی اطاعت پرودگار نے واجب قرار دی ہے اور کسی شخص کو ہماری معرفت سے آزاد نہیں رکھا گیا ہے اور نہ اس جہالت میں معذور قرار دیا گیا ہے۔۔۔ اگر کوئی شخص ہماری معرفت حاصل نہ کرے اور ہمارا انکار بھی نہ کرے تو بھی گمراہ رہے گا جب تک راہ راست پر واپس نہ آجائے اور ہماری اطاعت ہیں داخل نہ ہو جائے ورنہ اگر اسی ضلالت پر مر گیا تو پرودگار جو چاہے گا برتاؤ کرے گا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1ص 187 / 11۔

معرفت امام

103۔امام صادقؑ نے آیت کریمہ " جسے حکمت دیدی گئی اسے خیر کثیر دیدیا گیا" کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ حکمت سے مراد امام کی اطاعت اور اس کی معرفت ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1ص 185 /11۔از ابوبصیر۔

معرفت امام

امام صادقؑ نے زرارہ کو یہ دعا تعلیم کرائی، خدایا مجھے اپنے معرفت عطا فرما کہ اگر میں تجھے نہ پہچان سکا تو تیرے نبی کو بھی نہ پہچان سکوں گا اور پھر اپنے رسول کی معرفت عطا فرمای کہ اگر انھیں نہ پہچان سکا تو تیری حجت کو بھی نہ پہچان سکوں گا اور پھر اپنی حجت کی معرفت عطا فرما کہ اگر اس سے محروم رہ گیا تو دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1ص 337 / 5از زرارہ۔

معرفت امام

ہماری معرفت یہ ہے کہ اللہ نے ہمیں کلمہ تقویٰ اور آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں، ریت اور سمندروں کا خازن بنایا ہے۔ اور ہمیں اللہ کی تمام مخلوق کی خبر ہے۔ ہمیں علم ہے کہ آسمان پر کتنے فرشتے ہیں اور کتنے ستارے ہیں۔ ہمیں پہاڑوں کے وزن کی خبر ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ سمندروں، دریاوں اور چشموں کے پانے کا وزن کیا ہے اور ہم درختوں سے گرنے والے ہر پتے کو بھی جانتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

معرفت امامؑ

ابوالصلت ہروی! امام رضا تمام لوگوں سے ان کی زبان میں کلام فرماتے تھے اور سب سے زیادہ فصیح زبان بولتے تھے کہ سب سے زیادہ واقف لغات تھے، میں نے ایک دن عرض کیا یا بن رسول اللہ! مجھے آپ کے اس قدر زبانیں جاننے پر تعجب ہوتا ہے تو فرمایا کہ ابوالصلت! میں مخلوقات پر خدا کی حجت ہوں اور خدا کسی ایسے شخص کو حجت نہیں بناسکتا ہے جو قوم کی زبان سے باخبر نہ ہو کیا تم نے امیر المومنینؑ کا یہ کلام نہیں سنا ہے کہ ہمیں قول فیصل کا علم دیا گیا ہے اور قول فیصل معرفت لغات کے علاوہ اور کیا ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 3228 / ۔

معرفت امام

خُدا کی قسم، رسالتؐ کی قرارگاہ اور فرشتوں کی آمد ہمارے ہاں ہی ہے۔ ہمارے بارے میں ہی قرانی آیات نازل ہوئی ہیں۔ ہم نے ہی دنیا والوں کو راہ ہدایت دیکھائی۔ اگر ہم نہ ہوتے تو خُداوند عالم دنیا کو خلق نہ کرتا۔ ہمارے علاوہ کسی کو فخر زیبا نہیں۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

معرفت امامؑ

ابو بصیر! نے عرض کی کہ میں آپ پر قربان، امام کی معرفت کا ذریعہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بہت سے اوصاف ہیں جنمیں پہلا وصف یہ ہے کہ اس کے پدر بزرگوار کی طرف سے اس کے بارے میں اشارہ ہوتا ہے تاکہ لوگوں پر حجت تمام ہو جائے اور اس سے سوال کیا جائے اور وہ جواب دے گا اور اگر دریافت نہ کیا جائے تو خود ابتدا کرے اور مستقبل کے حالات سے بھی آگاہ کرے اور ہر زبان میں کلام کرسکے!

ابو محمدؑ! میں تمھارے اٹھنے سے پہلے تم کو ایک علُامت دیدینا چاہتا ہوں... چنانچہ ابھی میں اٹھنے بھی نہیں پایا تھا کہ ایک مرد خراسانی وارد ہو گیا اور اس نے عربی میں کلام شروع تو آپ نے اسے فارسی میں جواب دیا۔ مرد خراسانی نے کہا کہ میں نے فارسی میں اس لئے کلام نہیں کیا کہ شائد آپ اسے نہ جانتے ہوں تو آپ نے فرمایا۔ سبحان اللہ!

اگر میں تمھارا جواب نہ دے سکوں تو میری فضیلت ہی کیا ہے۔

دیکھو! ابو محمدؑ! امام پر کسی انسان، پرندہ، جانور اور ذیروح کا کلام مخفی نہیں ہوتا ہے اور اگر کسی میں یہ کمالات نہ ہوں تو وہ امام نہیں ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 285 / 7، ارشاد 2 ص 224، دلائل الامامۃ 294337/، قرب الاسناد 339 / 1224۔

معرفت امام

خدا کو وہی شخص پہچان سکتا ہے اور اس کی عبادت کر سکتا ہے جو ہم اہلبیتؑ میں سے زمانہ کے امام کی معرفت حاصل کرلے

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 181/1 از جابر۔

معرفت امام

سالم ! میں نے امام محمدؑ باقرؑ سے اس آیت کریمہ کے بارے میں سوال کیا" ہم نے اپنی کتاب کا وارث اپنے منتخب بندوں کو قرار دیا ہے جن میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں، بعض درمیانی راہ پر چلنے والے ہیں اور بعض نیکیوں کے ساتھ سبقت کرنے والے ہیں" کہ ان سب سے مراد کون لوگ ہیں"؟
فرمایا سبقت کرنے والا امام ہوتا ہے، درمیانی راہ پر چلنے والا اس کا عارف ہوتا ہے اور ظالم اس کی معرفت سے محروم شخص ہوتا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 1/214۔

معرفت امام

! مومن کا چراغ ہمارے حق کی معرفت ہے اور بدترین اندھا پن ہمارے فضل سے آنکھیں بند کر لینا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

تفسیر فرات ص 368 / 499

معرفت امام

جس شخص کو پروردگار نے میرے اہلبیتؑ کی معرفت اور محبت کی توفیق دید گویا اس کے لئے تمام خیر جمع کر دیا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

امالی صدوق 9/ 383 ، بشارۃ المصطفیٰ ص 186۔

معرفت امام

ابان بن عیاش نے سلیم بن قیس الہلالی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے سلمان، ابوذر اور مقداد سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور اس کا کوئی امام نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔
اس کے بعد اس حدیث کو جابر اور ابن عباس کے سامنے پیش کیا تو دونوں نے تصدیق کی اور کہا کہ ہم نے بھی سرکار دو عالم سے سنا ہے اور سلمان نے تو حضور سے یہ بھی سوال کیا تھا کہ یہ امام کون ہوں گے ؟ تو فرمایا کہ میرے اوصیاء میں ہوں گے اور جو بھی میری اُمت میں ان کی معرفت کے بغیر مر جائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ اب اگر ان سے بے خبر اور ان کا دشمن بھی ہو گا تو مشرکوں میں شمار ہو گا اور اگر صرف جاہل ہو گا نہ ان کا دشمن اور نہ ان کے دشمنوں کا دوست تو جاہل ہو گا لیکن مشرک نہ ہو گا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کمال الدین 413 / 15۔

معرفت امامؑ

جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ اس کے پاس میری اولاد میں سے کوئی امام نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور اس نے جاہلیت یا اسلام میں جو کچھ کیا ہے سب کا حساب لیا جائے گا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

عیون اخبار الرضا 2 ص 58 / 214

معرفت امام اطاعت میں ہے

ہر چیز کی بلندی، اس کا بڑا پن، اس کی چابی اور چیزوں کا دروازہ اور خدا رحمٰن کی رضا اور خوشنودی امام کی معرفت کے بعد ان کی اطاعت میں ہے۔

امام مُحمدؑ باقر علیہ الصلوۃ والسلام

معرفت خدا

ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی رشتے داری نہیں ہے۔ اللہ کا قرب صرف اور صرف اللہ کی اطاعت کرنے میں ہے۔ جو کوئی اللہ کی اطعت کرے اور ہمارے ساتھ محبت رکھے تو اس کے پاس ہماری ولایت ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

معرفت کے بعد عمل

معرفت کے بعد جو عمل چاہو کرو۔ کسی نے پوچھا چاہے میں چوری کروں، زنا کروں یا شراب پیوں؟ امام نے فرمایا اناللہ وانا الیہ راجعون۔ واللہ تم نے ہمارے معاملے میں انصاف نہیں کیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جن اعمال پر ہم سے مواخذہ کیا جائے گا، اس کا مواخذہ تم لوگوں سے نہ ہوگا؟؟ میں نے تو یہ کہا ہے کہ معرفت کے جو چاہو عمل خیر کرو چاہے کم ہو یا زیادہ وہ قبول کیا جائے گا۔ اسلام کے اندر رہتے ہوئے اگر غلطی سے گناہ ہو جائیں تو وہ بہتر ہیں بنسبت دوسرے دین میں کی ہوئی نیکیوں سے۔ کیونکہ اسلام میں گناہوں کی بخشش کی امید ہے لیکن غیر مسلم کی نیکی قبول نہ کی جائے گی۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

مقام اہلبیت

امام علیؑ ! آگاہ ہو جاؤ کہ آل محمدؐ کی مثال آسمان کے ستاروں جیسی ہے کہ جب کوئی ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا طالع ہو جاتا ہے ۔

نہج البلاغہ خطبہ 100۔

مقام اہلبیت

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے امام علیؑ سے فرمایا۔ یا علیؑ ! تمھاری اور تمھاری اولاد کے ائمہ کی مثال سفینہ نوح کی ہے کہ جو اس سفینہ پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے الگ رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا اور پھر تمھاری مثال آسمان کے ستاروں کی ہے کہ جب ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا طالع ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ یونہی قیأمت تک جاری رہے گا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

امالی صدوق ص 22 / 18، کمال الدین ص 241 / 65،

مقام اہلبیت

اہلبیتؑ کی مثال میری اُمت میں آسمان کے ستاروں جیسی ہے کہ جب ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا نکل آتا ہے یہ سب امام ہادی اور مہدی ہیں، انھیں نہ کسی کا مکر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ کسی کا انحراف بلکہ یہ کام انحراف کرنے والوں ہی کو نقصان پہنچائے گا۔ یہ سب زمین پر اللہ کی حجت ہیں اور اس کی مخلوقات پر اس کے گواہ ہیں۔ جو ان کی اطاعت کرے گا اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جو ان کی نافرمانی کرے گا اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ یہ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے۔نہ یہ اس سے الگ ہوں گے۔ اور نہ وہ ان سے الگ ہوگا یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہو جائیں۔ ان ائمہ میں سب سے پہلا میرا بھائی علیؑ ہے، اس کے بعد میرا فرزند حسنؑ، اس کے بعد میرا فرزند حسینؑ، اس کے بعد اولاد حسینؑ کے نو افراد۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کتاب سلیم بن قیس 686/2 / 14،

مکارم اخلاق

ابراہیم بن عباس ! میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ امام رضاؑ نے کسی شخص سے بھی ایک نامناسب لفظ کہا ہو یا کسی کی بات کاٹ دی ہو جبتک وہ اپنی بات تمام نہ کرے، یا کسی کی حاجت برآری کا امکان ہوتے ہوئے اس کی بات کو رد کر دیا ہو یا کسی کے سامنے پیر پھیلا کر بیٹھے ہوں، یا ٹیک لگا کر بیٹھے ہوں یا کسی نوکر اور غلام کو برا بھلا کہا ہو یا تھوک دیا ہو یا سننے میں قہقہہ لگایا ہو بلکہ ہمیشہ تبسم

سے کام لیتے تھے، جب گھر میں دستر خوان لگتا تھا تو تمام نوکروں اور غلاموں کو ساتھ بٹھا لیتے تھے، رات کو بہت کم سوتے تھے اور زیادہ حصہ بیدار رہتے تھے، اکثر راتوں میں تو شام سے فجر تک بیدار رہی رہتے تھے، روزے بہت رکھتے تھے، ہر مہینہ تین روزے تو بہر حال رکھتے تھے اور اسے سارے سال کا روزہ قرار دیتے تھے، نیکیاں بہت کرتے تھے اور چھپا کر صدقہ بہت دیتے تھے خصوصیت کے ساتھ تاریک راتوں میں اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایسا کوئی دوسرا شخص بھی دیکھا ہے تو خبردار اس کی تصدیق نہ کرنا۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 184 /7۔

مگن رہو

اگر حسب منشا تمہارا کام نہ بن سکے تو پھر جس حالت میں ہو مگن رہو۔

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

ملائکہ کا نزول

ملائکہ ہمارے گھروں میں آتے ہیں۔ اکثر ان کے پروں کے ریشے ہم تکیوں سے چنتے ہیں اور اطفال کے لئے تعویز بناتے ہیں۔ ہم اپنے تکیوں سے حرکت نہیں کر پاتے کہ وہ آجاتے ہیں۔ جب بھی کوئی فرشتہ زمین پر کسی امر کے لئے اترتا ہے وہ امام وقت کے پاس ضرور آتا ہے۔ اور اس امر کو اس کے سامنے پیش کرتا ہے اللہ کی طرف سے۔ ملائکہ امام وقت کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔ لیکن ہم ان کو آواز کو سنتے ہیں دیکھ نہیں پاتے۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

ملعون افراد

پانچ افراد ہیں جن پر میری بھی لعنت ہے اور ہر نبی کی لعنت ہے، کتاب خدا میں زیادتی کرنے والا، میری سنت کا ترک کرنے والا، قضائے الہی کا انکار کرنے والا میری عترت کی حرمت کو ضائع کرنے والا، مال غنیمت پر قبضہ کرکے اسے حلال کر لینے والا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اصول کافی 2 ص 293 / 14 روایت معتبر۔

مناظرہ امام جعفرؑ صادق

ایک ثنوی (دو خدا کا عقیدہ رکھنے والا) امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آ کر اپنے عقیدہ کے اثبات میں گفتگو کرنے لگا، اس کا عقیدہ یہ تھا کہ اس جہان ہستی کے دو خدا ہیں، ایک نیکیوں کا خدا ہے اور دوسرا برائیوں کا۔

اگر تو یہ کہتا ہے کہ خدا دو ہیں تو وہ ان تین تصورات سے خارج نہیں ہو سکتے: ا۔ یا دونوں طاقتور اور قدیم ہیں۔ ۲۔ یا دونوں ضعیف و ناتواں ہیں۔ ۳۔ یا ایک قوی و مضبوط اور دوسرا ضعیف و ناتواں ہے۔ پہلی صورت کے مطابق، کیوں پہلا خدا دوسرے کی خدائی کو ختم نہیں کر دیتا تاکہ وہ اکیلا ہی پوری دنیا پر حکومت کرے؟ (یہ نظام کائنات جو ایک ہے اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ اس کا حاکم بھی ایک ہے، جو قوی و مطلق ہے) تیسری صورت بھی اس بات کی دلیل بن رہی ہے کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور ہماری بات ثابت ہوتی ہے کیونکہ ہم اسی کو خدا کہتے ہیں جو قوی و مضبوط ہے اور دوسرا اس لئے خدا نہیں کیونکہ وہ ضعیف و ناتواں ہے، اور یہ اس کے خدا نہ ہونے کی دلیل ہے۔ دوسری صورت میں (اگر دونوں ضعیف و ناتواں ہوں) یا دونوں کسی ایک جہت سے متفق ہوں اور دوسری جہت سے مختلف تو اس صورت میں لازم آتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان ایک (مابہ الُامتیاز ہو) (یعنی ان دونوں خداؤں میں ایک خدا کے پاس کوئی ایک شئے ہے جو دوسرے کے پاس نہ ہو) اور اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ وہ (مابہ الُامتیاز) امر وجودی قدیم ہو (یعنی وہ شئے اس میں ہمیشہ پائی جاتی ہو) اور شروع سے ہی وہ ان دو خداؤں کے ساتھ موجود رہے تاکہ ان کی "دوئیت" صحیح ہو۔ اس

صورت میں " تین خدا وجود میں آ جائیں گے اور اسی طرح چار خدا پانچ خدا اور اس سے بھی زیادہ، بلکہ بے انتہا خداؤں کا معتقد ہونا پڑے گا۔

ہشام کہتے ہیں: اس ثنوی نے دوگانہ پرستی سے ہٹ کر اصل وجود خدا کی بحث شروع کر دی اس کے سوالات میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: "خدا کے وجود پر آپ کی کیا دلیل ہے؟" امام جعفر صادق علیہ السلام: "دنیا کی یہ تمام چیزیں اس بات کی حکایت کرتی ہیں کہ ان کا کوئی بنانے والا ہے جیسے تم جب کسی اونچی اور مضبوط عمارت کو دیکھتے ہو تو تمہیں یقین ہو جاتا ہے کہ اس کا کوئی بنانے والا ہے بھلے ہی تم نے اس کے معمار کو نہ دیکھا ہو"۔ ثنویہ: "خدا کیا ہے؟" امام علیہ السلام: "خدا، تمام چیزوں سے ہٹ کر ایک چیز ہے اور دوسرے الفاظ میں اس طرح کہ وہ تمام چیزوں کے معنی و مفہوم کو ثابت کرتا ہے اور وہ تمام کی حقیقت ہے لیکن جسم اور شکل نہیں رکھتا اور وہ کسی حس سے نہیں سمجھا جا سکتا، وہ خیالوں میں نہیں ہے اور زمانہ کے گزرنے سے اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اسے بدل سکتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضا

مناظرہ امام علی رضاؑ

ابو یوسف کے ساتھ

ابو یوسف: آپؑ یہ بتائیں کہ حالت احرام میں اپنے اوپر سایہ کرنا جائز ہے۔ امامؑ: جائز نہیں ہے، خلیفہ مہدی نے اپنے سرکاری قاضی ابو یوسف کے ذمے لگایا کہ میں امام موسیٰ کاظمؑ کو دربار میں بلا رہا ہوں۔ اپنے علم کے ذریعے ان کو لاجواب کر دو۔ ابو یوسف نے حامی بھر لی۔ ابو یوسف: اگر زمین پر خیمہ لگا دیا جائے اور حالت احرام والا شخص اس میں داخل ہو جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ امامؑ: اس میں کوئی عیب نہیں۔ ابو یوسف: ان دونوں صورتوں میں کیا فرق ہے؟ امامؑ: اچھا یہ بتاؤ کہ حائض عورت اپنے ایام کی نماز کی قضا بجالائے گی؟ ابو یوسف: نہیں، امامؑ: تو کیا حائض اپنے روزوں کی قضا بجالائے گی؟، ابو یوسف: جی ہاں، امامؑ: اس کی کیا وجہ ہے؟، ابو یوسف: شریعت کی یہی تعلیم ہے اور ہمیں اس کی پابندی کرنی چاہیے۔، امامؑ: احرام کے مسائل میں بھی شریعت کی یہی تعلیم ہے۔ وہاں بھی کسی قسم کا قیاس کو خاطر میں نہیں لانا چاہیے۔ خلیفہ مہدی جو کہ بڑی دلچسپی سے یہ بحث سُن رہا تھا۔ اس نے ابو یوسف سے کہا کہ تو انہیں لاجواب نہی کر سکا۔ قاضی ابو یوسف نے جواب دیا کہ انہوں نے مجھے ایسا پتھر مارا کہ میرے دماغ کے ٹکڑے اڑ گئے۔ خلیفہ اپنا سامنہ لے کر رہ گیا۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار رضا

مناظرے امام حسن علیہ الصلوۃ والسلام، منافقین اور دشمنان اہلبیت رسول سے

1۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا مناظرہ معاویہ کے پاس اپنے والد بزرگوار کی شان میں

معاویہ کے پاس عمرو بن عثمان بن عفان، عمرو بن عاص، عتبہ بن ابی سفیان، ولید بن عقبہ بن ابی معیط اور مغیرہ بن شعبہ جمع تھے اور سب کا ایک ہی مقصد تھا، (حضرت امام حسن (علیہ السلام) کو کمزور کرنا)۔ عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا کہ حسن بن علی کے پاس کسی کو کیوں نہیں بھیجتے تاکہ اُس کو بلاؤ کیونکہ اُس نے اپنے والد کی سنت کو زندہ کیا ہوا ہے اور بہت سے لوگ اُس کے ارد گرد جمع ہیں۔ وہ حکم دیتا ہے اور اُس کا حکم مانا جاتا ہے۔ وہ بات کرتا ہے اور اُس کی بات قبول کی جاتی ہے۔ یہ دو باتیں اُسے بلند مقام پر لے گئی ہیں۔ اگر تو کسی کو بھیج کر اُسے بلائے تو ہم اُسے اور اُس کے باپ کو کمزور کریں اور اُسے اور اُس کے باپ کو گالیاں دیں اور اُس کی اور اُس کے باپ کی بے عزتی اور توہین کریں تاکہ وہ ہماری بات مان لے۔

معاویہ نے کہا کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں تمہارے گلے میں ایسا ہار نہ پہنا دے جو قبر تک تمہارے لئے شرم کا باعث بنا رہے۔ خدا کی قسم! جب بھی اُسے دیکھتا ہوں تو ناپسند کرتا ہوں اور اُس سے مجھے ڈر لگتا ہے، اور اگر کسی کو اُس کے پاس بلانے کیلئے بھیجوں تو تمہارے درمیان انصاف سے پیش آؤں گا۔

پھر حضرت امام حسن (علیہ السلام) کی طرف کسی کو بھیجا۔ جب وہ آدمی حضرت کے پاس آیا تو اُس نے کہا کہ معاویہ نے آپ کو بلایا ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اُس کے پاس کون کون ہیں؟ آنے والے نے کہا کہ اُس کے نزدیک فلاں فلاں شخص ہیں اور اُن کے نام لئے۔ امام نے فرمایا کہ انہیں کیا ہو گیا؟ ان کے سروں پر دیوار کیوں نہیں گرتی اور ان کے سروں پر اُس جگہ سے عذابِ خدا کیوں نہیں آتا جہاں سے انہیں گمان تک نہ ہو۔

جب امام علیہ السلام معاویہ کے پاس پہنچے تو اس نے حضرت کا بڑا استقبال کیا، اور اُن کے ساتھ ہاتھ ملایا۔ معاویہ نے کہا: اس گروہ نے میری بات نہیں مانی اور آپ کو بلانے کیلئے آدمی کو بھیج دیا تاکہ آپ سے اقرار کروائیں کہ عثمان مظلوم قتل ہوا ہے اور اُسے آپ کے باپ نے قتل کیا ہے۔ ان کی گفتگو سن کو اُس کے مطابق جواب دیں۔ میں آپ کو بات کرنے سے نہیں روکوں گا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ گھر تیرا گھر ہے اور اس میں اجازت بھی تیری طرف سے ہو گی۔ خدا کی قسم! اگر میں انہیں جواب دوں گا تو تجھے بُرا کہنے سے حیا کروں گا اور اگر یہ لوگ تیرے ارادے پر غالب آگئے تو تیری کمزوری سے مجھے شرم آئے گی۔ کس بات کا اقرار اور کس چیز سے معذرت چاہتے ہو؟ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اتنے سارے لوگ جمع ہیں تو میں بھی بنی ہاشم سے اتنے جوان اپنے ساتھ لے آتا۔ اگرچہ یہ لوگ مجھ اکیلے سے زیادہ خوف رکھتے ہیں اس سے، جتنا میں ان سب سے رکھتا ہوں۔ خدا آج اور باقی دنوں میں میرا سرپرست ہو گا۔ ان سے کہو کہ جو کہنا چاہتے ہیں، کہیں، میں سنتا

ہوں اور عظمت و بلندی والے خدا کے علاوہ کسی کی طاقت و قوت نہیں ہے۔ پھر اُن سب نے گفتگو کی، اور سب کی گفتگو اور کلام علی علیہ السلام کی برائی بیان کرنے کے متعلق تھی۔ پھر وہ سب خاموش ہو گئے اور امام علیہ السلام نے اپنی گفتگو شروع کی اور فرمایا:

تمام تعریفیں اُس خدا کیلئے ہیں کہ جس نے ہمارے بزرگوں کے ذریعے سے تمہارے بزرگوں کی ہدایت کی اور ہمارے بعد میں آنے والوں کے سبب تمہارے بعد والوں کی ہدایت کی، اور خدا کا درود ہو محمد اور اُن کی اہل بیت پر۔ میری بات سنو اور اُس میں غور و فکر کرو، اور اے معاویہ! میں تجھ سے شروع کرتا ہوں۔ خدا کی قسم! اے معاویہ! ان لوگوں نے مجھے گالیاں نہیں دیں بلکہ تو نے مجھے گالیاں دی ہیں۔ ان لوگوں نے مجھے بُرا بھلا نہیں کہا بلکہ تو نے کہا ہے، اور یہ سب کام تیری طرف سے ہوا ہے، اور یہ اس لئے ہے کہ تو پہلے سے اور اب بھی ہمارے ساتھ اور محمد کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔ تیرے دل میں بغض و حسد، ظلم و زیادتی اور برائی ہمارے اور محمد کے متعلق موجود ہے۔

خدا کی قسم! اگر میں اور یہ لوگ مسجد نبوی میں ہوتے اور وہاں مہاجرین اور انصار بھی موجود ہوتے تو ان کی جرات نہ تھی کہ ایسی باتیں کرتے، اور ایسے مطالب کو بیان کرنے پر ان کی طاقت نہ تھی۔

اے اس جگہ میرے خلاف جمع ہونے والے گروہ کے افراد! سنو! اور جس حق کو تم جانتے ہو، اُسے چھپانے کی کوشش نہ کرنا۔ اگر میں غلط بات کروں تو اُس کی تصدیق نہ کرنا اور اے معاویہ! میں تجھ سے شروع کرتا ہوں اور میں کم ہی کہوں گا اُس سے جو تجھ میں ہے۔

تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ جس شخص کو تم نے گالیاں دی ہیں، اُس نے دو قبلوں (بیت المقدس، کعبہ) کی طرف نماز پڑھی ہے اور تو نے ان دونوں قبلوں کو اُس وقت دیکھا ہے جب تو کفر کی حالت میں تھا اور گمراہ تھا، اور لات و عزیٰ کی پوجا کرتا تھا، اور اُس نے دو دفعہ بیعت کی یعنی بیعتِ رضوان اور بیعتِ فتح مکہ، جبکہ تو اے معاویہ! پہلی بیعت کے وقت کافر تھا اور دوسری بیعت کو تو نے توڑ دیا۔ پھر فرمایا:

تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا جو میں کہہ رہا ہوں، وہ حق ہے؟ اُس نے تیرے ساتھ اُس وقت ملاقات کی جب وہ پیغمبر کے ساتھ جنگِ بدر میں تھا، اور وہ پیغمبر اور مومنون کے پرچم کو اٹھائے ہوئے تھا، اور اے معاویہ! تیرے ساتھ مشرکوں کا پرچم تھا اور تو لات و

عزیٰ کی پوجا کرتا تھا، اور تو پیغمبر کے ساتھ جنگ ایک واجب و ضروری کام شمار کرتا تھا، اور اُس نے جنگِ اُحد میں اُس وقت سامنا کیا جب اُس کے ساتھ رسولِ خدا کا پرچم تھا، اور اے معاویہ ! تیرے ہاتھ میں مشرکین کا پرچم تھا، اور جنگِ خندق میں اُس وقت تیرے سامنے آیا جب اُس کے ہاتھ میں رسولِ خدا کا پرچم تھا اور تیرے ہاتھ میں مشرکوں کا جھنڈا تھا۔

یہاں تک کہ خدا نے میرے والد کے دستِ مبارک سے مسلمانوں کو کامیاب کیا اور اپنی حجت کو واضح و روشن کیا، اور اپنے دین کی مدد کی، اور اُس کی بات کی تصدیق کی، اور ان سب موقعوں پر رسولِ خدا اُس سے راضی تھے، اور تجھ سے ناراض تھے۔

پھر تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسولِ خدا نے بنی قریظہ اور بنی نضیر کا محاصرہ کیا ہوا تھا، اور اُس وقت مہاجرین کا علم عمر بن خطاب کے ہاتھ میں تھا اور انصار کا پرچم سعد بن معاذ کے ہاتھ میں تھا۔ ان کو جنگ کیلئے بھیجا۔ سعد بن معاذ جنگ کیلئے گیا اور زخمی واپس آیا، اور عمر بھاگ کر واپس آگیا، اور حالت یہ تھی کہ اُس کے ساتھی اُسے ڈرا رہے تھے، اور وہ اپنے ساتھیوں کو ڈرا رہا تھا۔ رسولِ خدا نے فرمایا کہ کل میں اُس کو علم دوں گا جو خدا اور اُس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اُس کا رسول اُسے دوست رکھتے ہیں۔ جو بڑھ بڑھ کر حملے کرنے والا ہے اور بھاگنے والا نہیں ہے۔ وہ اُس وقت تک واپس نہ آئے گا جب تک خدا اُس کے ہاتھ پر فتح عطا نہ کردے۔

ابو بکر اور عمر اور دوسرے مہاجرین اور انصار اپنے آپ کو رسولِ خدا کے سامنے پیش کر رہے تھے تاکہ وہ اس فضیلت کیلئے منتخب ہو جائیں۔ علی علیہ السلام اُس دن بیمار تھے۔ اُن کی آنکھوں میں درد تھا۔ رسولِ خدا نے انہیں اپنے پاس بلایا اور اُن کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا۔ وہ ٹھیک ہو گئے۔ رسولِ خدا نے علَم دیا اور وہ اس وقت تک واپس نہ لوٹے جب تک خدا نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا نہ کردی، اور تو اے معاویہ ! اُس دن مکہ میں تھا۔

اور خدا اور رسول کا دشمن شمار ہوتا تھا۔ کیا وہ شخص جو خدا اور رسولِ خدا کی مدد کرے اور وہ جو خدا کا اور رسولِ خدا کا دشمن ہو، برابر ہیں۔ پھر میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ ابھی بھی تیرا دل ایمان نہیں لایا لیکن تیری زبان ڈرتی ہے۔ اس لئے جو دل میں نہیں ہے، وہ کہتا ہے۔

تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا تم نہیں جانتے کہ رسولِ خدا نے اُسے جنگِ تبوک میں اپنے جانشین اور خلیفہ کے طور پر بس ٹھہرایا تھا، اس حالت میں کہ نہ تو وہ اُسے دشمن رکھتا تھا، اور نہ ہی اُس سے ناراض تھا۔ منافقین نے اس بارے میں بڑی باتیں کیں، اور اس چیز کو علی کیلئے ایک عیب کے طور پر پیش کیا۔ علی علیہ السلام نے کہا: یا رسول اللہ ! مجھے شہر میں پیچھے نہ چھوڑیئے کیونکہ آج تک میں نے کسی جنگ میں بھی آپ کو اکیلا نہیں چھوڑا۔ رسولِ خدا نے فرمایا کہ تم میرے خاندان میں میرے خلیفہ اور میرے وصی ہو جیسے ہارون موسیٰ کیلئے تھے۔ اُس وقت علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے لوگو ! جو بھی مجھے دوست رکھے گا وہ خدا کو دوست رکھے گا، اور جو بھی علی کو دوست رکھے گا، وہ مجھے دوست رکھے گا، اور جس نے میری اطاعت کی، اُس نے خدا کی اطاعت کی، اور جس نے بھی علی کی اطاعت کی، اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے مجھے دوست رکھا، خدا کو دوست رکھا اور جس نے بھی علی کو دوست رکھا، اُس نے خدا کو دوست رکھا۔

پھر فرمایا: تمہیں خدا کی قسم، کیا تم جانتے ہو کہ رسولِ خدا نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: اے لوگو ! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اس کے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہونا، اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت۔ قرآن کے حلال کو حلال جانو اور قرآن کے حرام کو حرام سمجھو۔ اس کے واضح اور روشن احکام پر عمل کرو اور مشتبہ اور غیر واضح احکام پر ایمان لاؤ، اور کہو کہ جو کچھ خدا نے قرآن میں نازل فرمایا ہے، اس پر ایمان لائے، اور میرے اہل بیت سے محبت کرو۔ جو ان سے محبت کرے گا، وہ مجھ سے محبت کرے گا، اور دشمنوں کے مقابلے میں ان کی مدد کرو، اور یہ دو چیزیں تمہارے درمیان باقی رہیں گی، یہاں تک کہ قیامت کے دن حوضِ کوثر کے پاس مجھ پر وارد ہوں گی۔

پھر جبکہ رسولِ خدا منبر پر تھے، علی کو اپنے پاس بلایا، اور اُسے اپنے ہاتھوں کے ساتھ پکڑ کر فرمایا: اے اللہ! علی سے محبت کرنے والوں سے محبت رکھ، اور علی سے دشمنی رکھنے والے کو دشمن رکھ۔ اے اللہ! جو علی سے دشمنی رکھے، نہ زمین میں اُس کیلئے کوئی ٹھکانا ہو، اور نہ آسمان کی طرف بھاگنے کا کوئی راستہ، اور اُسے آگ کے بدترین درجات میں قرار دے۔

تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسولِ خدا نے اُسے فرمایا کہ اے علی! تو قیامت کے دن لوگوں کو حوضِ کوثر سے اس طرح دور کر رہے ہوگے جیسے ایک اجنبی

اونٹ کو دوسرے اونٹوں سے دور کرتے ہو۔ تمہیں خدا کی قسم، کیا تم جانتے ہو کہ وہ جب رسولِ خدا کے پاس اُس وقت آیا جب وہ مرض الموت میں تھے تو پیغمبر رونے لگے۔

علی نے عرض کیا، یا رسول اللہ روتے کیوں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میری اُمت کے ایک گروہ کے دلوں میں کینہ موجود ہے۔ جب میں اس دنیا سے چلا جاؤں گا تو یہ اُسے ظاہر کریں گے۔

تمہیں خدا کی قسم، کیا تم جانتے ہو کہ جب رسولِ خدا کی وفات کا وقت تھا اور تمام اہل بیت اُن کے پاس جمع تھے تو آپ نے فرمایا کہ: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان کے دوستوں کو دوست رکھ اور ان کے دشمنوں کو دشمن رکھ، اور فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال نوح کی کشتی کی مانند ہے، جو بھی اس میں سوار ہو گیا، وہ نجات پا گیا اور جو بھی اس سے پیچھے رہ گیا، وہ ہلاک ہو گیا۔

تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسولِ خدا کے اصحاب حضرت کے زمانے میں اور حضرت کی زندگی میں ولی اور رہبر کہہ کر سلام کرتے تھے۔

تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ علی اصحابِ پیغمبر میں سے سب سے پہلے شخص ہیں جس نے دنیا کی لذتوں کو اپنے اوپر حرام قرار دیا تھا، اور خدا نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا: (اے ایمان والو! پاک چیزیں جو تم پر حلال ہیں، انہیں اپنے اوپر حرام نہ کرو، اور تجاوز نہ کرو، بے شک خدا تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، اور وہ

چیزیں جو خدا نے تم پر نازل کی ہیں، اور حلال و پاک ہیں، انہیں کھاؤ، اور جس خدا کے ساتھ تم ایمان رکھتے ہو، اُس سے ڈرو)، اور علی علیہ السلام کے پاس موت کے اوقات کا علم، احکامِ خدا کا علم، کتابِ خدا کا علم اور قرآن کے راسخ کا علم اور نازل ہونے والے قرآن کا علم رہتا تھا، اور ایک گروہ تھا جس کی تعداد تقریباً دس تک تھی، خدا نے خبر دی تھی کہ یہ مؤمن ہیں، اور تم بھی ایک گروہ ہو جس کی تعداد تقریباً اتنی ہی ہے اور اُن پر زبانِ پیغمبر میں لعنت ہوئی ہے۔ تمہیں گواہ قرار دیتا ہوں اور میں بھی تم پر گواہ ہوں کہ تم سب پر رسولِ خدا کی طرف سے لعنت ہوئی ہے۔

تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جب رسولِ خدا نے تمہارے پاس ایک آدمی کو بھیجا تا کہ بنی خزیمہ کیلئے ایک خط لکھے، یہ اُس وقت کی بات ہے جب خالد بن ولید بنی خزیمہ کے پاس پہنچا تھا۔ آدمی پیغمبر اسلام کے پاس واپس آیا اور کہا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے۔ تین مرتبہ وہ آدمی تیرے پاس گیا، اور ہر دفعہ واپس آ کر کہا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے، تو اُس وقت رسولِ خدا نے فرمایا کہ اے اللہ! اس کا پیٹ کبھی پُر نہ ہو۔ خدا کی قسم! یہ بات قیامت تک تیری غذا اور کھانے میں ثابت ہے۔ پھر فرمایا:

تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جو میں کہہ رہا ہوں، حق ہے۔ اے معاویہ! جنگِ احزاب کے دن جب تیرا باپ سرخ بالوں والے اونٹ پر بیٹھا ہوا تھا، تو تُو اسے پیچھے سے اور تیرا بھائی اُسے آگے سے ہانک رہے تھے، اور رسولِ خدا نے اُس اونٹ پر بیٹھنے والے اور آگے اور پیچھے سے ہانکنے والے پر لعنت کی تھی، اور تیرا باپ اُس وقت اونٹ پر سوار تھا، اور تو اور تیرا بھائی اُس اونٹ کو آگے اور پیچھے سے ہانک رہے تھے۔

تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسولِ خدا نے سات مقامات پر ابو سفیان پر لعنت کی ہے۔

1۔ جب حضرت امام حسن (علیہ السلام) نے مکہ سے مدینہ کی طرف حرکت کی اور ابو سفیان شام سے آ گیا اور حضرت امام حسن (علیہ السلام) کو بُرا بھلا کہا، اور حضرت امام حسن (علیہ السلام) کو ڈرایا اور چاہتا تھا کہ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کو گرفتار کرلے۔ خدا نے رسولِ خدا کو اُس کے شر سے محفوظ رکھا۔

2۔ جس دن (قریش کے مشرکین کا قافلہ شام سے آیا اور رسولِ خدا اُسے روکنا چاہتے تھے) لیکن ابوسفیان کسی اجنبی راستے سے قافلہ کو مکہ لے گیا تاکہ پیغمبر کے ہاتھ نہ آئیں اور (جنگِ بدر واقع ہوئی)۔

3۔ جنگِ اُحد کے دن۔ رسولِ خدا نے فرمایا کہ خدا میرا مولا اور تمہارا کوئی مولا و سرپرست نہیں ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ ہمارے پاس عزیٰ ہے، تمہارے پاس عزیٰ نہیں ہے۔ پس اُس وقت خدا، فرشتے، رسولوں اور تمام مومنوں نے اُس پر لعنت کی۔

4۔ جنگِ حنین کے دن، جب ابوسفیان نے قریش، ہوازن و عیینہ غطفان اور یہودیوں کو جمع کرکے رسولِ خدا کے خلاف تیار کیا۔ پس یہ لوگ غصے کے ساتھ واپس چلے گئے اور یہ اچھائی اور خیر نہ پاسکے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو دو سورتوں میں نازل ہوا ہے، اور ابوسفیان اور اُس کے ساتھیوں کو کافر کہا ہے، اور اے معاویہ! تو اُس دن مکہ میں تھا، اور اپنے باپ کے دین یعنی شرک پر تھا اور مشرک تھا، اور اُس دن علی علیہ السلام رسولِ خدا کے ساتھ تھے اور اُن کے دینی عقیدہ پر تھے۔

5۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: (اور قربانی کو اُس کے مقام پر پہنچنے سے روکے ہوئے ہیں)، اور اے معاویہ! تو، تیرا باپ اور مشرکین قریش نے رسولِ خدا کو روکا تھا۔ پس خدا نے اُن پر لعنت کی۔ ایسی لعنت جو اُس کیلئے اور اُس کی اولاد کیلئے قیامت تک باقی رہے گی۔

6۔ جنگِ خندق کے دن، جس دن ابوسفیان قریش اور عیینہ بن حصین بن بدر غطفان میں جمع ہوئے، رسولِ خدا نے ان کے رہبر، ان کے تابعین اور قیامت تک پیچھے چلنے والوں پر لعنت کی تھی۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ! کیا اتباع کرنے والوں میں مومن نہیں ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ان کے بعد آنے والے جو مومن ہوں گے، ان پر لعنت شامل نہیں ہوگی۔

بہرحال رہی بات خود ان کی تو ان میں مومن اور جس کی دعا قبول ہوتی ہو اور نجات پانے والا کوئی نہیں ہے۔

7۔ اُس دن جب بارہ آدمیوں نے رسولِ خدا کے بارے میں برا ارادہ کیا ہوا تھا، اُن بارہ میں سے سات آدمی بنی اُمیہ سے اور پانچ دوسرے تھے۔ پس خدا اور اُس کے رسول نے گھاٹی سے گزرنے والوں پر لعنت کی، سوائے رسولِ خدا اور اُن کے جو حضرت کی سواری کو آگے اور پیچھے سے چلا رہے تھے۔

تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ جس دن مسجد نبوی میں عثمان کی بیعت ہو رہی تھی تو ابوسفیان آیا اور کہا: اے میرے بھائی کے بیٹے! کیا ہمیں کوئی اور دیکھ تو نہیں رہا؟ عثمان نے کہا کہ نہیں۔ ابوسفیان نے کہا کہ بنی اُمیہ کے نوجوانو! خلافت کو اپنے درمیان چکر دیتے رہو، اور خدا کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جنت اور دوزخ کا کوئی وجود نہیں ہے۔

تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جب عثمان کی بیعت کی جارہی تھی تو ابوسفیان نے حسین بن علی علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور کہا: اے بھتیجے! میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت البقیع (قبرستان) کی طرف لے چل۔ باہر نکلے اور قبروں کے درمیان پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر اپنا ہاتھ کھینچ کر اونچی آواز سے بولا: اے قبروں والو! جس حکومت کے متعلق کل تم ہمارے ساتھ جنگ کر رہے تھے، آج وہ ہمیں مل گئی ہے اور تم مٹی بن چکے ہو۔ امام حسین بن علی علیہما السلام نے فرمایا کہ خدا تیری داڑھی اور تیرے چہرے کو مسخ کردے اور پھر اپنا ہاتھ کھینچ کر اُسے چھوڑ دیا، اور اگر نعمان بن بشیر اُسے پکڑ کر مدینہ نہ لاتا تو وہ ہلاک ہو جاتا۔

اے معاویہ یہ تو تھا تیرے لئے۔ کیا ان لعنتوں میں سے کوئی ایک بھی ہماری طرف پلٹائی جاسکتی ہے، اور تیرا باپ ابوسفیان مسلمان ہونا چاہتا تھا، اور تو نے ایک مشہور و معروف شعر جو قریش اور دوسرے قبائل کے درمیان مشہور تھا، اُس کے پاس بھیجا تاکہ اُسے مسلمان ہونے سے روکے، اور ایک یہ کہ عمر بن الخطاب نے تجھے شام کا والی بنادیا اور تو نے اُس کے ساتھ بھی خیانت کی، اور عثمان نے تجھے شام کا حاکم بنادیا، اور تو اس کی موت کے انتظار میں تھا۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ تو نے خدا اور اس کے رسول کے متعلق جرات کی، اس طرح کہ علی علیہ السلام کے ساتھ جنگ کی، حالانکہ تو اُنہیں پہچانتا تھا، اور اُن کے فضل و علم اور سبقت کو بھی پہچانتا ہے، جو اُنہیں خدا کے نزدیک اور لوگوں کے نزدیک حاصل ہے، اور خاص طور پر ان اور (خلافت) میں بھی تجھ سے اور دوسروں سے زیادہ لائق ہیں، یہ بھی تو جانتا ہے اور تو لوگوں کا حاکم بن گیا، اور فریب و مکر اور دھوکے سے بہت سے لوگوں کا خون بہایا، اور یہ کام وہ کرتا ہے جو آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو اور خدا کے عذاب سے نہ ڈرتا ہو۔ اور جب موت کا وقت آئے گا تو بدترین جگہ میں جائے گا، اور علی

علیہ السلام سب سے اچھے مکان میں ہوں گے، اور خدا تیری انتظار میں ہے۔ اے معاویہ ! یہ فقط تیرے لئے تھا اور جن برائیوں اور عیبوں کو میں نے بیان نہیں کیا، وہ اس لئے تاکہ بات لمبی نہ ہو جائے۔

بہر حال رہی بات تیری اے عمرو بن عاص، تو تو احمق ہونے کی وجہ سے جواب دینے کے لائق نہیں ہے۔ ان چیزوں میں غور و فکر کرنا تیرے لئے اُس مکھی کی طرح ہے جو درخت سے کہتی ہے کہ رُک جا، میں تیرے اوپر بیٹھنا چاہتی ہوں، تو درخت اُس سے کہتا ہے کہ میں نے تیرے بیٹھنے کو محسوس ہی نہیں کیا، کس طرح تیرا بیٹھنا میرے لئے دشوار ہوگا۔ خدا کی قسم ! میرے خیال میں تیری اتنی طاقت نہیں کہ مجھ سے دشمنی رکھے جو میرے لئے دشوار ہو۔ بہر حال میں تجھے جواب دیتا ہوں۔

تو نے جو علی علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں، کیا تیرا یہ کام اُس کے مقام و مرتبہ کو کم کر دے گا یا اُنہیں رسولِ خدا سے دور کر دیگا یا اُن کے اسلام میں کئے ہوئے اعمال کو ناپسندیدہ بنا دیگا یا وہ فیصلہ کرنے میں ظلم کے ساتھ متہم ہو جائے گا یا دنیا کی طرف مائل ہونے کیساتھ متہم ہو جائے گا۔ اگر ان چیزوں میں سے ایک بھی کہو تو جھوٹ کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

رہی تمہاری یہ بات کہ ہماری طرف سے تم پر اُنیس خون ہیں جو تم نے جنگِ بدر میں بنی اُمیہ کے مشرکوں کو قتل کیا تھا، حالانکہ حقیقت میں ان کو خدا اور اُس کے رسول نے قتل کیا تھا۔

مجھے میری جان کی قسم ! تم بنی ہاشم میں سے اُنیس آدمی اور اُنیس کے بعد تین آدمیوں کو قتل کروگے۔ پھر اُنیس آدمی اور اُنیس آدمی ایک مکان میں بنی اُمیہ سے قتل کئے جائیں گے۔ اُن کے علاوہ جو بنی اُمیہ سے قتل کئے جائیں گے، اور اُن کی تعداد صرف خدا ہی جانتا ہے۔

رسولِ خدا نے فرمایا کہ جب مینڈک کی اولاد تیس آدمیوں تک پہنچ جائے گی تو وہ خدا کے مال کو لوٹیں گے۔ لوگوں کو غلام بنائیں گے اور کتابِ خدا کو مکر و فریب کے راستے میں قرار دیں گے۔

جب رسولِ خدا یہ گفتگو ارشاد فرما رہے تھے تو اسی اثناء میں حکم بن ابی العاص آ گیا۔ رسولِ خدا نے فرمایا کہ بات آہستہ کرو کیونکہ مینڈک سن لے گا اور یہ وہ زمانہ تھا جب رسولِ خدا نے خواب میں دیکھا تھا کہ یہ لوگ اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کے بعد اس اُمت کی رہبری و رہنمائی کو اپنے ہاتھ میں لیں گے اور اس بات نے انہیں غمگیں کر دیا، اور یہ بات اُن پر بڑی سخت گزری۔

پس خدا نے یہ آیت نازل فرمائی (ہم نے تم کو جو خواب دکھلایا ہے، وہ صرف لوگوں کیلئے اُمتحان ہے، اور شجرہ ملعونہ ہے قرآن میں)۔ اور شجرہ ملعونہ سے مراد بنی اُمیہ ہے، اور اسی طرح نازل فرمائی (شب قدر ہزار رات سے بہتر ہے)، تمہیں گواہ قرار دیتا ہوں اور میں خود گواہ ہوں کہ علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد تمہاری حکومت ہزار مہینوں سے زیادہ نہ ہو گی جو قرآن میں معین و مقرر ہے۔

اور بہر حال تو اے عمر بن العاص ایک مذاق کرنے والا ملعون ہے جس کی نسل منقطع ہے، اور تو ابتداء ہی سے کتے کی طرح بھونکنے والا ہے، اور تیری ماں زانیہ تھی، اور تو اُس بستر پر پیدا ہوا ہے جس کے ساتھ چند آدمی تعلق رکھتے تھے، اور قریش کے آدمیوں نے تیرے متعلق اختلاف کیا۔ اختلاف کرنے والوں میں سے ایک ابوسفیان بن حرب، ولید بن مغیرہ، عثمان بن حارث، نضر بن حارث بن کلدہ اور عاص بن وائل تھے۔ یہ سب کے سب تجھے اپنا بچہ جانتے تھے۔ ان میں سے وہ کامیاب ہوا جو حسب کے لحاظ سے پست تر، مقام و مرتبہ کے اعتبار سے گرا ہوا اور زنا کرنے میں سب سے آگے تھا۔

پھر تو کھڑا ہوا اور کہا کہ میں محمد کا مذاق اڑاتا ہوں، اور عاص بن وائل نے کہا کہ محمد وہ آدمی ہے جس کا بیٹا نہیں ہے۔ اُس کی نسل منقطع ہے۔ اگر مر گیا تو اُس کا ذکر ختم ہو جائے گا۔ پس خدا نے یہ آیت نازل کی: (تیرا مذاق اڑانے والے کی نسل منقطع ہے)۔

تیری ماں عبد قیس کے قبیلے کے پاس جا کر زنا کرواتی تھی۔ اس قبیلے والوں کے گھروں میں ان کی مجلسوں اور محفلوں میں اور اُن کی وادیوں میں زنا کروانے کی خاطر اُن کے پیچھے جایا کرتی تھی۔ پھر تو اس مقام پر موجود ہوتا تھا، جہاں رسولِ خدا اپنے دشمنوں کے ساتھ آمنا سامنا کرتے، درآنحالیکہ تو اُن سب سے زیادہ دشمنی کرنے والا اور سب سے زیادہ جھٹلانے والا ہوا کرتا تھا۔

پھر تو اُن لوگوں میں موجود تھا جو کشتی میں تھے، اور نجاشی کے پاس جا رہے تھے تا کہ جعفر بن ابی طالب اور اُس کے دوستوں کا خون بہائیں۔ لیکن تیرا فریب تیری ہی طرف لوٹ گیا، اور تیری تمنا ہوا میں اڑ گئی، اور تیری اُمید نااُمیدی میں بدل گئی۔ تیری کوشش ختم ہوئی اور بے نتیجہ رہی، اور خدا کا قول بلند ہوا اور کافروں کی بات پست ہوئی۔

بہر حال تیری بات عثمان کے بارے میں، تو اے کم حیا والے اور بے دین اُس کے خلاف تو نے خود ہی آگ بھڑکائی اور پھر خود فلسطین کی طرف بھاگ گیا، اور وہاں اس انتظار میں تھا کہ عثمان پر کون سی بلائیں اور مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ جب اُس کے قتل ہونے کی خبر تجھ تک پہنچی تو تو نے اپنے آپ کو معاویہ کے اختیار میں دیدیا۔ پس اے خبیث! تو نے اپنے دین کو دوسروں کی دنیا کے بدلے بیچ دیا اور ہم تمہیں اپنی دشمنی پر مُلامت نہیں کرتے، اور نہ اپنی محبت پر تمہیں برا بھلا کہتے ہیں۔ تو تو جاہلیت اور اسلام کے زمانے میں بھی بنی ہاشم کا دشمن تھا، اور رسولِ خدا کے متعلق اُن کا مذاق اڑانے کیلئے تو نے ستر شعر کہے تو رسولِ خدا نے فرمایا: اے اللہ! میں شعر اچھی طرح نہیں جانتا، اور میں شعر کہنا نہیں چاہتا تو عمرو بن عاص پر ہر شعر کے بدلے میں ہزار مرتبہ لعنت کر۔

پھر تو نے اے عمرو! اپنے دین پر دنیا کو ترجیح دی اور دوبارہ نجاشی کے پاس جا کر اُسے تحفے اور ہدیے دیئے۔ تیرا پہلی بار والا جانا تجھے دوبارہ جانے سے روک نہ سکا۔ ہر دفعہ نا امید اور شکست کھا کر واپس لوٹے۔ تیرا مقصد جعفر اور اُس کے ساتھیوں کو قتل کرنا تھا، اور جب تیری امید اور آرزو پوری نہ ہوئی تو اپنے معاملہ کو اپنے دوست عمارہ بن ولید کے سپرد کر دیا۔

اور رہی بات تیری اے ولید بن عقبہ! خدا کی قسم! علی علیہ السلام کے متعلق تیرے بغض اور کینہ میں تجھے مُلامت نہیں کرتا کیونکہ اُنہوں نے تجھے شراب پینے کی وجہ سے اسی کوڑے مارے تھے، اور بدر کے دن تیرے باپ کو قتل کیا تھا اور کیونکر تو انہیں گالیاں نہ دے، جبکہ خدا نے اُنہیں قرآن کی دس آیات میں مومن اور تجھے فاسق کے نام سے یاد کیا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ فرماتا ہے: (کیا جو مومن ہے وہ اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو فاسق ہے)، اور فرمانِ خدا ہے: (اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اُس کی چھان بین کر لیا کرو تا کہ جہالت کی وجہ سے کسی گروہ کے مقابلے میں کھڑے نہ ہو جاؤ اور اپنے کام کے مقابلے میں شرمندگی نہ اٹھانا پڑے)۔

اور تجھے قریش کے نام سے کیا سروکار؟ تو ایک سیاہ رنگ والے شخص جس کا نام ذکوان اور صفوریہ کے رہنے والے کا بیٹا ہے۔ اور رہی یہ بات کہ تمہارا گمان ہے کہ ہم نے عثمان کو قتل کیا ہے، خدا کی قسم! یہ نسبت علی علیہ السلام کی طرف تو طلحہ، زبیر اور عائشہ بھی نہیں دے سکے تو کس طرح یہ نسبت اُس کی طرف دیتا ہے؟

اگر تو اپنی ماں سے سوال کرے کہ تیرا باپ کون ہے کیونکہ اُس نے ذکوان کو چھوڑ کر تجھے عقبہ بن ابی معیط کے ساتھ منسوب کیا اور اس وجہ سے اُسے اپنے نزدیک بہت بڑا مقام ملا، اور ساتھ اس کے کہ خدا نے تیرے باپ اور تیری ماں کیلئے دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی اور پستی تیار کی ہوئی ہے، اور خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اور اے ولید تو بھی، اللہ اکبر، اپنے باپ کے متعلق سوال کر اُس سے جس کی طرف تو منسوب ہے۔ تو کس طرح علی علیہ السلام کو گالیاں دیتا ہے؟ اگر تو اس بات میں مشغول رہے اور کوشش کرے کہ اپنے نسب کو اپنے اصلی باپ کی طرف ثابت کرے، نہ کہ اُس کی طرف جس کی طرف تیری نسبت ہے، اور تو نے اپنے آپ کو منسوب کر لیا ہے، اور تیری ماں نے تجھ سے کہا کہ اے بیٹے! خدا کی قسم! تیرا باپ عقبہ سے خبیث تر اور پست تر ہے۔ اور اے عتبہ بن ابی سفیان! رہی بات تیری تو خدا کی قسم! تو اتنا علم نہیں رکھتا کہ تیرا جواب دوں اور تو عقل نہیں رکھتا کہ تجھے سرزنش کروں، اور تجھ سے کسی اچھائی کی توقع نہیں کی جا سکتی، اور تو نے جو علی علیہ السلام کو بُرا بھلا کہا، میں اُس بارے تجھے مُلامت نہیں کرتا اور بُرا بھلا نہیں کہتا کیونکہ تو میرے نزدیک علی علیہ السلام کے غلام اور نوکر کے ہم پلہ بھی نہیں ہے تا کہ میں تیرا جواب دوں اور تجھے مُلامت کروں۔ لیکن خدا تیرے بھائی اور تیرے باپ کے انتظار میں ہے، اور تو اپنے اُن آباؤ اجداد کا بیٹا ہے جن کو خدا نے اس طرح یاد کیا ہے: (کام کرنے والی، تکلیف و دکھ دینے والی اور جلانے والی آگ کو چکھیں گے۔ ابلتے ہوئے پانی کے چشمے سے اُن کو پلایا جائے گا، یہاں تک کہ فرماتا ہے، بھوک سے)۔

اور تیری یہ دھمکیاں کہ تو مجھے قتل کر دیا گا تو تو نے اُسے کیوں قتل نہ کیا جس کو تو نے دیکھا کہ تیری بیوی کے ساتھ تیرے ہی بستر پر ہم بستری کر رہا تھا اور بچے میں تیرے ساتھ وہ شریک ہو گیا۔ یہاں تک کہ بچے کو تیری طرف منسوب کر دیا، حالانکہ وہ بچہ تیرا نہ تھا۔ ہلاکت ہے تیرے لئے۔ اگر تو مجھے ڈرانے اور قتل کی دھمکیاں دینے کی بجائے اُس سے اپنی رسوائی کا انتقام لیتا تو تیرے لئے زیادہ مناسب اور بہتر ہوتا۔

اور تو جو علی علیہ السلام کو گالیاں دیتا ہے تو میں تجھے مُلامت نہیں کرتا کیونکہ اُنہوں نے جنگ میں تیرے بھائی کو قتل کیا تھا اور تیرے باپ کو اُنہوں نے اور حمزہ نے مل کر قتل کیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ ان دونوں کے ہاتھوں جہنم واصل ہوئے اور دردناک عذاب کا مزہ چکھ رہے ہیں اور تیرا چچا رسولِ خدا کے حکم کے ساتھ شہر سے نکالا گیا۔

اور رہی بات یہ کہ میں خلافت کا آرزومند ہوں تو خدا کی قسم ! میں اس کے لائق بھی ہوں اور تیرے بھائی (معاویہ) جیسا نہیں ہوں اور نہ میں تیرے باپ کا جانشین و خلیفہ ہوں کیونکہ تیرا بھائی خدا کے بارے میں سرکشی میں اور مسلمانوں کا خون بہانے اور اُس چیز کے حاصل کرنے میں کہ جس کا حق نہیں رکھتا، بہت زیادہ لالچی ہے۔ وہ لوگوں کو فریب اور دھوکا دیتا ہے اور خدا بھی مکر کرتا ہے اور اللہ بہترین مکر کرنے والا ہے۔

اور تیری یہ بات کہ علی علیہ السلام قبیلہ ٔ قریش سے ایک بدترین قریشی تھا۔ خدا کی قسم ! اُس نے نہ تو کسی محترم شخص کی تحقیر و توہین کی اور نہ کسی مظلوم شخص کو قتل کیا۔

اور اے مغیرہ بن شعبہ تو خدا کا دشمن، کتابِ خدا کو ترک کرنے والا اور رسولِ خدا کو جھٹلانے والا ہے۔ تو ایک زانی شخص ہے اور تجھے سنگسار کرنا واجب ہے۔ عادل، پاک اور متقی لوگوں نے تیرے زنا کی گواہی دی ہے۔ لیکن تیری سنگساری کو تاخیر میں ڈال دیا اور حق کو باطل کے ساتھ اور سچ کو جھوٹ کے ذریعے رد کر دیا، اور یہ تو اُس کے علاوہ ہے جو دردناک عذاب اور دنیا کی پستی خدا نے تیرے لئے تیار کر رکھی ہے، اور آخرت کا عذاب زیادہ رسوا و ذلیل کرنے والا ہے۔

اور تو وہ شخص ہے جس نے رسولِ خدا کی بیٹی فاطمہ کو مارا، یہاں تک کہ اُن کے جسم سے خون بہنے لگا اور محسن ساقط ہو گیا۔ یہ اس لئے تھا کہ تو رسولِ خدا کو ذلیل و رسوا کرنا، اُن کے فرمان کی مخالفت کرنا اور اُن کے احترام کو زائل کرنا چاہتا تھا، حالانکہ رسولِ خدا نے فرمایا تھا کہ " اے فاطمہ ! تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو "۔ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا، اور جو کچھ تو نے کیا ہے، اُس کا وبال تجھ پر ڈالے گا۔

پس تو ان تین چیزوں میں سے کس چیز پر علی علیہ السلام کو گالیاں دیتا ہے۔ کیا اُن کا نسب ناقص ہے؟ یا وہ پیغمبر سے دور ہیں؟ یا اُنہوں نے اسلام میں کوئی برا کام انجام دیا ہے؟ یا اپنے فیصلے اور قضاوت میں ظلم و زیادتی کی ہے؟ یا دنیا کی طرف مائل اور رغبت رکھتے تھے ؟ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی کہو گے تو جھوٹ ہو گا اور لوگ تجھے جھوٹا کہیں گے۔

کیا تیرے خیال میں علی علیہ السلام نے عثمان کو مظلومانہ طور پر قتل کیا ہے؟ خدا کی قسم ! علی اُس شخص سے جو اس بارے میں انہیں سرزنش کرتا ہے، متقی تر اور پاک تر ہے، اور خدا کی قسم ! اگر علی نے عثمان کو مظلومانہ قتل کیا ہے تو تیرا اس سے کیا سروکار؟ تو نے تو اس کی زندگی میں اس کی مدد نہ کی، اور اُس کے مرنے کے بعد بھی اُس کی مدد نہ کی، اور ہمیشہ اپنے طائف والے گھر میں زناکاروں کو پالتے رہے۔ جاہلیت والے کام کو زندہ اور اسلام کو مارتے رہے ہو، یہاں تک کہ جو ثابت ہونا تھا، ثابت ہو گیا۔

اور رہا تیرا اعتراض بنی ہاشم اور بنی اُمیہ کے متعلق، تو یہ صرف تیرا دعویٰ ہے۔ معاویہ کے نزدیک اور تیری بات امارت و رہبری کی شان کے متعلق اور تیرے دوستوں کی بات خلافت کے بارے میں جس کو تو نے حاصل کر لیا ہے، تو یہ کوئی شان و فخر کی بات نہیں ہے۔ فرعون بھی چار سو سال تک مصر پر حکومت کرتا رہا، جبکہ موسیٰ اور ہارون جو دو پیغمبر تھے، نے بہت زیادہ مصائب اور تکالیف اٹھائیں۔ یہ خدا کا ملک ہے۔ وہ نیک اور بُرے کو عطا کرتا ہے، اور خدا فرماتا ہے: (تم نہیں جانتے تھے کہ یہ تمہارے لئے ایک اُمتحان و آزمائش اور اُن کیلئے تھوڑا سا فائدہ ہو)، (اور جب ہم چاہتے ہیں کسی شہر کو تباہ کریں تو ہم حکم دیتے ہیں کہ سرمایہ دار اور امیر لوگ گناہ کریں تاکہ عذاب کا نازل ہونا ان پر ثابت ہو جائے، پھر ہم ختم کر دیں)۔

پھر امام حسن علیہ السلام اٹھے، اپنی قمیص کو جھاڑ رہے تھے اور یہ فرمار ہے تھے : (بُری عورتیں بُرے مردوں کیلئے اور بُرے مرد بُری عورتوں کیلئے ہیں)، اور خدا کی قسم! وہ تو اور تیرے دوست ہیں، (اور نیک مرد نیک عورتوں کیلئے ہیں اور وہ اُس سے جو وہ کہتے ہیں، پاک و پاکیزہ ہیں، اور اُن کیلئے بخشش و معافی اور عزت والی روزی ہے)، اور وہ علی ابن ابی طالب علیہا السلام کے اصحاب اور اُس کے شیعہ ہیں۔

پھر امام علیہ السلام باہر چلے گئے جبکہ معاویہ سے یہ کہہ رہے تھے :

کہ جو کچھ تو نے کمایا ہے اور اپنے ہاتھ سے حاصل کیا ہے، اُس کے وبال کو چکھ، اور اُس کو جو خدا نے تیرے اور ان کیلئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

معاویہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ تم بھی اپنے اعمال کی سزا چکھو۔ ولید بن عقبہ نے کہا: خدا کی قسم! تو نے ہم سے پہلے چکھ لیا ہے، اور اُس نے صرف تیرے بارے یہ جرات کی ہے۔

معاویہ نے کہا کہ کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم اُس کے مقام و مرتبہ کو کم نہیں کر سکتے۔ شروع ہی سے میری بات کو کیوں نہ مانا؟ تم نے اُس سے مدد لینا چاہی حالانکہ وہ تمہارا مذاق اڑا گیا ہے۔ خدا کی قسم! وہ نہیں اٹھا مگر یہ کہ گھر میرے لئے اندھیر ہو گیا۔ میں اُسے گرفتار کرنا چاہتا تھا۔ آج اور کل تم اُس سے اچھائی اور نیکی کی اُمید اپنے متعلق نہ رکھنا۔

مروان بن حکم نے جب اس واقعہ کو سنا تو اُن کے پاس آیا اور کہا: مجھے کیوں نہیں بلایا؟ خدا کی قسم! اُس کو اور اُس کے خاندان کو میں ایسی گالیاں دیتا کہ کنیزیں اور غلام اپنے رقص میں پڑتے۔ معاویہ نے امام حسن علیہ السلام کے پاس کسی کو بھیجا۔ جب وہ آدمی حضرت کے پاس آیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

یہ ظالم مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ خدا کی قسم! اگر وہی باتیں دوبارہ کرے گا تو اُن کے کان ایسے مطالب سے پُر کروں گا کہ ذلت و عیب قیامت تک کیلئے اُن پر باقی رہ جائے گا۔

جب امام حسن علیہ السلام اُن کے پاس پہنچے تو مروان نے کہا: خدا کی قسم! میں تجھے تیرے باپ اور تیرے خاندان کو ایسی گالیاں دوں گا کہ غلام اور کنیزیں اپنے رقص میں پڑھیں گی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

بہر حال تو اے مروان! میں تجھے اور تیرے باپ کو گالی نہیں دوں گا۔ مگر خدا نے تیرے باپ، تیرے خاندان اور تیری اولاد پر اور جو بھی قیامت تک تیرے باپ کی صلب سے پیدا ہوگا، لعنت کی ہے۔ خدا کی قسم اے مروان! تو اور ان میں جو بھی رسولِ خدا کے لعنت کرنے کے وقت موجود تھا، تیرے اور تیرے باپ کے متعلق اس بارے میں انکار نہیں کریں گے۔ خدا کے ڈرانے کے مقابلے میں تیری زیادتی اور ظلم بڑھ گیا ہے۔ خدا اور اُس کے رسول نے سچ کہا ہے۔ خدا فرماتا ہے: (اور شجرہ ملعونہ قرآن میں اور ہم اُن کو ڈراتے ہیں لیکن صرف اُن کی زیادتی اور ظلم میں اضافہ ہوتا ہے)۔

اور تو اے مروان اور تیری اولاد قرآن میں شجرہ ملعونہ ہو اور یہ چیز خدا سے جبرائیل اور جبرائیل سے پیغمبر تک پہنچی ہے۔

معاویہ اٹھا اور امام حسن علیہ السلام کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا، اور کہا: اے ابو محمد! تو تو اس طرح برا بھلا کہنے والا اور اوچھا تو نہیں تھا۔

امام حسن علیہ السلام نے اپنا لباس جمع کیا، اٹھے اور باہر نکل گئے، اور باقی لوگ غم و غصہ اور دنیا و آخرت میں سیاہ چہرے کے ساتھ اِدھر اُدھر چلے گئے۔ (احتجاج طبرسی، ج ا، ص ۲۰۱)۔

2۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا مناظرہ اپنی تعریف اور مخالفوں کے عیوب کے متعلق

روایت ہے کہ امام حسن علیہ السلام معاویہ کے پاس آئے اور اُس کی مجلس میں تشریف لائے۔ اُس جگہ ایک گروہ معاویہ کے دوستوں میں سے موجود تھا۔ اُن میں سے ہر ایک بنی ہاشم پر فخر کر رہا تھا اور اُن کے مرتبہ کو کم کر رہا تھا، اور ایسے مطالب بیان کئے جو امام حسن علیہ السلام پر دشوار گزرے، آپ کو ناراحت کر دیا۔ اس وقت انہوں نے کلام شروع کیا اور فرمایا:

میں بہترین قبائل سے ہوں اور میرے آباء واجداد عرب کے بلند مرتبہ خاندان سے ہیں۔ محاسبہ کے وقت فخر ونسب وجوانمردی ہمارے لئے ہے، اور ہم اس بہترین درخت سے ہیں کہ جس کی شاخیں پھل دار اور جس نے پاکیزہ پھل اور قائم ودائم بدنوں کو اگایا ہے۔ اس درخت میں اسلام کی اصل وجڑ اور نبوت کا علم ہے۔ جب فخر کا مقام آیا تو بلند تر ہوا، اور جب ہماری برتری کو روکا گیا تو ہم بلند ہوئے، اور ہم ایسے گہرے سمندر ہیں جن کی تہہ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا، اور ہم ایسے مضبوط پہاڑ ہیں جن کو مغلوب نہیں کیا جاسکتا۔ اس موقع پر مروان بن حکم اور مغیرہ بن شعبہ نے کچھ باتیں کیں، جن کے ذریعے آپ کو اور آپ کے والد کو کم مرتبہ ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ امام حسن علیہ السلام نے گفتگو کی اور فرمایا:

اے مروان! بزدلی، رسوائی، کمزوری اور عاجزی کے ساتھ بات کرتا ہے۔ کیا تیرے خیال میں میں نے اپنی تعریف کی ہے، حالانکہ میں رسولِ خدا کا بیٹا ہوں اور تیرے خیال میں میں نے اپنے مقام و مرتبہ کو بلند کیا ہے؟ حالانکہ جوانانِ جنت کا سردار ہوں۔ ہلاکت ہو اس پر جو فخر و تکبر کے ذریعے سے اپنے آپ کو بلند ظاہر کرے، اور ہلاکت ہے اُس کیلئے جو اپنے آپ کو بڑا بنانے کی کوشش کرتا ہے، اور گردن لمبی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اور ہم رحمت کا خاندان، عزت و کرامت کی کان، اچھائی و نیکی کا مقام، ایمان کا خزانہ، اسلام کا نیزہ اور دین کی تلوار ہیں۔

تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے، خاموش کیوں نہیں ہوتے؟ قبل اس کے کہ میں ہولناک امور تیری طرف بھیجوں اور بیان کروں، اور تجھے ایسی علامتیں بتلاؤں کہ تو اپنے نام سے بے نیاز ہو جائے۔ بہر حال تیرا لوٹ مار کے ساتھ واپس آنا اُس دن تھا جب تو ناداری و غربت کی سرپرستی کرتا تھا، خوفنا کی تیری پناہ میں تھی، اور تیری غنیمت تیرا بھاگنا تھا، اور تیرا طلحہ کو دھوکا دینا اُس دن کہ تو نے اُس کے ساتھ مکر کیا اور اُسے قتل کر دیا ا، بُرا ہو تیرا چہرہ کس قدر مکروہ اور ناپسندیدہ ہے!

مروان نے اپنا سر نیچے کر لیا اور مغیرہ پریشان تھا۔ امام علیہ السلام نے مغیرہ کی طرف اپنا رخ کیا اور فرمایا:

اے قبیلہ ثقیف کے اندھے! تیرا کیا تعلق قریش کے ساتھ کہ میں تیری نسبت پر فخر کروں؟ تجھ پر ہلاکت ہو، کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ میں عورتوں میں سے بہترین عورت اور عورتوں کی سردار کا بیٹا ہوں۔ رسولِ خدا نے مجھے خدا کے علم کی غذا دی، قرآن کی تاویل اور احکام کی مشکل چیزوں کو میں نے سیکھا ہے۔ سب سے بڑی عزت اور سب سے بڑا فخر ہمارے لئے ہے، اور تو اُس قوم و گروہ سے ہے کہ جو زمانہ جاہلیت میں نسبت نہ رکھتے تھے، اور اسلام میں اُن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ بھاگ جانے والے آدمی کا کیا کام کہ شیروں کے ساتھ پھرے، بہادروں کا مقابلہ کرے اور فخر کی باتیں کرے؟ ہم سردار اور بلند ترین دفاع کرنے والے ہیں۔ ہم عہد و پیمان کی حمایت کرنے والے ہیں اور عیب و عار کو اپنے سے دور کرتے ہیں اور میں پاک عورتوں کا بیٹا ہوں۔ اور تو نے اپنے خیال کے مطابق خیر الانبیاء کے وصی کی طرف اشارہ کیا ہے اور وہ تیرے عجز و ناتوانی کو زیادہ جاننے والے اور تیری کمزوری سے زیادہ واقف و آگاہ تھے، اور تو اپنے باپ کو رد کرنے میں اُس سے زیادہ لائق ہے۔ اُس غصے کی وجہ

ا۔ ابن اثیر اسد الغابہ میں کہتے ہیں کہ طلحہ کے قتل کا سبب یہ تھا کہ مروان نے طلحہ کو، جو کہ میدانِ جنگ میں کھڑا تھا، تیر کا نشانہ بنایا۔ اگر اس زخم کو باندھا جاتا تو اس کے پاؤں سوج جاتے تھے۔ اگر اسے کھلا چھوڑا جاتا تو اس میں سے خون بہنے لگتا۔ مروان نے کہا کہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ یہ تیر اللہ تعالیٰ نے پھینکا تھا۔ طلحہ اسی سے ہلاک ہو گیا۔ اس نے امان بن عثمان کی طرف منہ کر کے کہا: میں نے تیرے باپ کے قاتلوں میں سے بعض کو قتل کر دیا۔ سے جو تیرے دل میں ہے، اور اُس مکر و فریب کی وجہ سے جو تیری آنکھوں سے ظاہر ہے، دور کی بات ہے، وہ گمراہ لوگوں کو اپنا دوست نہیں بناتے تھے ا۔

تیرا خیال ہے کہ اگر تو صفین میں ہوتا تو قیس کی طاقت اور ثقیف کی مہارت سے تو سب سے لائق ترین ہوتا۔ تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ جنگ کے میدانوں میں تیری کمزوری اور مشکل اوقات میں تیرا بھاگنا ثابت ہے۔ خدا کی قسم! اگر امیر المؤمنین بہادر لوگوں کا علم تیرے سپرد کر دیتے تو مشکلات اُس کو ہلا نہ سکتیں اور تیری دردناک آوازیں نکل رہی ہوتیں۔ رہی بات قیس کی دلیری کی، تو تیرا کیا کام قیس کی دلیری اور بہادری کے ساتھ؟ تو تو ایک فرار ہونے والا آدمی ہے، اور کچھ علوم سیکھ لئے جس وجہ سے ثقیف کہلانے لگا، اور اس سبب سے تو نے کوشش کر کے اپنے آپ کو قبیلہ ثقیف سے شمار کرنا شروع کر دیا،

حالانکہ تو اُس قبیلے کے آدمیوں میں سے نہیں ہے، تو جنگ کرنے سے زیادہ شکار کے آلات بنانے اور بھیڑوں کے باڑے میں داخل ہونے سے زیادہ واقف ہے۔

اور رہی بات مہارت کی تو غلام لوگوں کی مہارت کوئی مہارت نہیں ہوتی۔ پھر تیری خواہش تھی کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کے ساتھ آمنا سامنا ہو جائے، پس وہ جیسے کہ تو جانتا ہے کہ جنگل کے شیر اور زہر قاتل تھے، جنگ کے موقعہ پر، بڑے سورما اور بہادر اُن کا سامنا کرنے کی ہمت نہ رکھتے تھے، اور کہاں گیدڑ اُس کے سامنے آنے کا ارادہ کر سکتے ہیں، اور کہاں لال بیگ (سیاہ چہرے والا آدمی) اُسے پیچھے سے بلا سکتا ہے۔

ا۔ عثمان کے قتل کے بعد مغیرہ امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آیا اور بولا: میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے معاملات صحیح طور پر چلتے رہیں تو طلحہ کو کوفہ، زبیر کو بصرہ اور معاویہ کو شام کا گورنر مقرر کر دیں۔ جب آپ کی خلافت مستحکم ہو جائے تو جیسے چاہیں ان کے ساتھ سلوک کریں۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: میں گمراہوں میں سے کسی کو اپنے مددگار کے طور پر نہیں لوں گا۔ (استیعاب، ج ۳، ص ۳۷۱)، (حاشیہ اصابہ)

بہر حال تیری نسبت نامعلوم اور تیرے رشتہ داروں کا کوئی علم نہیں ہے، اور تیری اس قبیلے کے ساتھ رشتہ داری ایسے ہے جیسے پانی کے حیوانات کی صحرا کے پرندوں کے ساتھ ہے بلکہ تیری رشتہ داری اس سے بھی دور تر ہے۔

مغیرہ اٹھ گیا اور امام حسن علیہ السلام معاویہ سے فرمارہے تھے کہ:

غلاموں کی گفتگو کے بعد اور نوکروں کے فخر کرنے کے بعد ہمیں بنی اُمیہ سے معاف رکھ۔

معاویہ نے کہا: اے مغیرہ! رک جا۔ یہ عبد مناف کے بیٹے ہیں۔ بڑے بڑے بہادر ان کا مقابلہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اور بڑے بڑے لوگ ان کے مقابلے میں فخر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر امام حسن علیہ السلام کو قسم دی کہ چُپ ہو جائیں، امام چپ ہو گئے۔ (احتجاج طبرسی، ج ۱، ص ۴۱۶)۔

3۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا مناظرہ فضیلت اہل بیت کے متعلق اور اس بارے میں کہ خلافت کے صرف یہی لائق ہیں

سلیم بن قیس کہتا ہے کہ عبداللہ ابن جعفر بن ابی طالب علیہما السلام سے میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ معاویہ نے مجھ سے کہا کہ حسن اور حسین علیہما السلام کا اتنا زیادہ احترام کیوں کرتے ہو؟ وہ تجھ سے اور اُن کا باپ تیرے باپ سے بہتر نہ تھا؟ اگر اُن کی ماں فاطمہ رسولِ خدا کی بیٹی نہ ہوں تو میں کہتا کہ اسماء بنت عمیس اُس سے کمتر نہیں ہے۔

وہ کہتا ہے کہ میں اُس کی بات سے بڑا رنجیدہ ہوا اور مجھ میں اپنے اوپر قابو کرنے کی طاقت نہ تھی، یہاں تک کہ عبداللہ ابن جعفر اور عبداللہ بن عباس کی گفتگو جو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت میں تھی، اور وہ جو رسولِ خدا سے ان کی فضیلت کے متعلق سن چکے تھے، کو نقل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ کہتا ہے کہ:

معاویہ نے کہا: اے حسن! تو کیا کہتا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا:

اے معاویہ! تو نے میری اور ابن عباس کی بات کو سنا۔ اے معاویہ! تجھ سے، تیری بے حیائی سے اور تیری خدا پر جرات سے تعجب ہے۔ جب تو نے یہ کہا کہ خدا نے تمہارے طاغوت کو قتل کر دیا اور خلافت کو اُس کے مقام (معاویہ) تک پہنچا دیا۔ اے معاویہ! کیا تو خلافت کا ٹھکانا ہے، ہم نہیں؟

ہلاکت ہے تیرے لئے اے معاویہ! اور اُن تین کیلئے جنہوں نے تجھے اس مقام پر بٹھایا، اور یہ طریقہ کار تیرے لئے مہیا کیا۔ ایک بات کہتا ہوں کہ تو اس کے لائق تو نہیں ہے لیکن اپنے باپ کی اولاد کیلئے جو یہاں موجود ہیں، اُن کیلئے کہتا ہوں۔

بہت سے امور ایسے ہیں جن میں لوگ اتفاقِ نظر رکھتے ہیں، اور ان مسائل میں ان کے درمیان اختلاف، کشمکش اور جدائی نہیں ہے۔ خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت پر گواہی دیتے ہیں پانچ وقت کی نمازوں میں، واجب زکوٰۃ میں، رمضان کے مہینے کے روزوں میں، خدا کے گھر کے حج میں اور بہت سی دوسری چیزیں جو واجباتِ الٰہی سے ہیں، جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا، صرف خدا ہی اُن کو شمار

کر سکتا ہے۔اسی طرح دوسرے امور پر بھی لوگوں نے اجتماع کیا ہے جیسے زنا کی حرمت پر، چوری اور جھوٹ، قطع رحم، خیانت اور بہت سے دوسرے موارد، محرماتِ الٰہی سے جن کو گنا نہیں جا سکتا، اُن کی تعداد صرف خدا ہی جانتا ہے۔

لیکن سنتوں کے متعلق اختلاف کیا اور ان میں آپس میں جنگ کرتے ہیں، اور گروہوں میں تقسیم ہو گئے ہیں، یہاں تک کہ ایک گروہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے، اور وہ ولایت و سرپرستی ہے، اور خلافت ہے۔ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بیزاری چاہتا ہے، اور ایک گروہ دوسرے گروہ کو قتل کرتا ہے تاکہ یہ جتلائے کہ اس ولایت کے ساتھ کون زیادہ حق دار ہے۔ سوائے اُس ایک گروہ کے جو خدا کی کتاب اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہیں۔

پس جس شخص نے اُن چیزوں کو پکڑ لیا جن میں مسلمان اختلاف نہیں کرتے اور اختلافی چیزوں کو خدا پر چھوڑ دیا تو وہ نجات پا گیا اور محفوظ رہا، اور جنت میں داخل ہو گا۔

ہر وہ شخص جس کو خدا توفیق عطا فرمائے اور اُس پر احسان کرے اور اُس پر حجت قائم کرے، اس طرح کہ اُس کے دل کو آئمہ میں سے صاحبانِ امر کی معرفت کے ساتھ نورانی کرے، اور یہ معرفت کروائے کہ علم کا اصل ٹھکانا اور مقام کہاں ہے، تو وہ نیک ہے اور خدا کا دوست ہے۔ رسولِ خدا نے فرمایا: خدا رحمت کرے اُس شخص پر جس نے ہمارے حق کو جانا اور اُسے بیان کیا۔ پس نیک ہوا یا خاموش ہوا تو محفوظ رہا۔

ہم اہلبیت کہتے ہیں کہ آئمہ اور رہنما ہم میں سے ہیں اور خلافت کی لیاقت صرف ہم میں ہے۔ خدا نے اپنی کتاب میں اور اُس کے رسول کی سنت میں ہمیں اسکے لائق جانا ہے۔ علم ہم میں ہے اور ہم اہلِ علم ہیں، اور وہ علم ہمارے پاس تمام کا تمام اپنی کلیت کے ساتھ موجود ہے، اور قیامت کے دن تک کوئی بھی ایسا کام ہونے والا نہیں ہے، حتیٰ کہ کسی کے چہرے پر مارنا، مگر یہ کہ اُسے رسولِ خدا نے لکھوایا اور علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا اور ہمارے حوالے کر دیا۔

ایک گروہ خیال کرتا ہے کہ وہ ہم سے زیادہ خلافت کے لائق ہے، حتیٰ کہ تو بھی اے ہند کے بیٹے! یہ دعویٰ کرتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ (عمر) نے میرے باپ کے پاس کسی کو

بھیجا، اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ قرآن کو ایک جگہ جمع کروں۔ پس جو کچھ قرآن سے تیرے پاس لکھا ہوا ہے، میرے پاس بھیج دو۔ بھیجا ہوا شخص آیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! قبل اس کے کہ وہ تیرے پاس پہنچے، تو میری گردن مار۔ عمر نے کہا کیوں؟ امام نے فرمایا: کیونکہ خدا فرماتا ہے: (وہ جو علم میں راسخ ہیں) ۔امام نے فرمایا کہ آیت نے میرا ارادہ کیا ہے۔ تو اور تیرے ساتھی آیت کے مقصود نہیں ہیں۔ عمر کو غصہ آگیا اور کہا کہ ابو طالب کا بیٹا خیال کرتا ہے کہ جو علم اُس کے پاس ہے، کسی اور کے پاس نہیں ہے۔ جو کوئی بھی قرآن سے کوئی آیت پڑھے تو وہ اُسے میرے پاس لے آئے۔ جب بھی کوئی ایک آیت لاتا اور اُس پر گواہ بھی قائم کرتا تو اُس آیت کو لکھ لیتا، اور اگر گواہ نہ ہوتا تو اُسے نہیں لکھتا تھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ قرآن سے بہت سی آیات گم ہو گئی ہیں، حالانکہ یہ جھوٹ بولنے والے ہیں۔ خدا کی قسم! بلکہ قرآن اپنے اہل کے پاس جمع اور محفوظ ہے۔

پھر عمر نے قاضیوں اور شہروں کے گورنروں کو حکم دیا کہ فکر کرو اور اپنے عقائد کو بیان کرو کہ حق کیا ہے۔ عمر اور اُس کے بعض گورنر بہت بڑی مشکل میں پڑ گئے اور میرے والد بزرگوار نے انہیں اس مشکل سے نکالا تاکہ اُس کے خلاف اُن پر دلیل و حجت قائم کر سکے۔ کبھی کبھی تو قاضی اپنے خلیفہ کے پاس آتے اور ایک ہی معاملہ کے متعلق اُن سب کا فیصلہ مختلف ہوتا۔ اس کے باوجود عمر اُن سب کے فیصلوں پر دستخط کر دیتا کیونکہ خدا نے اُسے دانائی و حکمت و قضاوت کا طریقہ عطا نہیں کیا تھا۔

مسلمانوں میں سے ہمارے مخالفوں کا ہر گروہ یہ خیال کرتا ہے کہ خلافت اور علم ہمارے علاوہ دوسروں کیلئے ہے۔ ہم خدا سے ان لوگوں کے خلاف مدد طلب کرتے ہیں جنہوں نے ہم پر ظلم کیا، ہمارے حق سے انکار کیا۔ لوگوں کو ہم پر مسلط کیا اور لوگوں کیلئے ہمارے خلاف راہ کھولی تاکہ تیرے وسیلہ سے، اُس کے ذریعے دلیل و حجت لائی جائے۔

لوگ تین طرح کے ہیں، مومن جو ہمارے حق کو پہچانتے ہیں، ہمیں تسلیم کرتے ہیں اور ہماری پیروی کرتے ہیں۔ وہ نجات پانے والے ہیں، ہمارے دوست ہیں اور خدا کے حکم کی اتباع کرتے ہیں۔ ہمارے دشمن جو ہم سے بیزار ہیں، ہم پر لعنت کرتے ہیں اور

ہمارے خون بہانے کو حلال جانتے ہیں اور ہمارے حق کا انکار کرتے ہیں۔ ہم سے براۃ اور بیزاری کے ساتھ خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ ایسا شخص کافر، مشرک اور فاسق ہے، اور جس کا اس کو وہم وخیال بھی نہیں، وہاں سے کافر اور مشرک ہوا ہے۔ جیسے کہ جہالت کی وجہ سے خدا کو گالیاں دیتا ہے، اسی طرح لاعلمی کی وجہ سے خدا کے ساتھ شرک کرتا ہے۔

اور ایک وہ شخص جو اُمت کی اتفاقی چیزوں کو پکڑے ہوئے ہے، اور مشتبہ چیزوں کے علم کو خدا کی طرف پلٹا دیتا ہے۔ ساتھ ساتھ ہماری ولایت کو بھی خدا کی طرف پلٹا دیتا ہے۔ وہ ہماری پیروی نہیں کرتا اور ہمارے ساتھ دشمنی بھی نہیں کرتا، اور ہمارے حق کو نہیں پہچانتا۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ خدا اُسے بخش دے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔ یہ کمزور مسلمان ہے۔ (احتجاج طبرسی، ج ۲، ص ۳)۔

4۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا مناظرہ عمرو بن عاص، مروان اور ابن زیاد کے ساتھ

روایت ہے کہ ایک دن معاویہ اپنے رازداروں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور سب ایک دوسرے پر فخر کر رہے تھے۔ معاویہ نے ان سب کو ہنسانا چاہا، اس لئے کہا کہ تم نے ایک دوسرے پر بڑا فخر کیا ہے، اگر تمہارے پاس حسن بن علی علیہما السلام اور عبداللہ ابن عباس ہوتے تو تم کبھی بھی ایسا فخر نہ کرتے۔ معاویہ نے امام کے پاس کسی کو بھیجا، پھر اُن کی گفتگو کو راوی ذکر کرتا ہے۔ پھر امام علیہ السلام نے اُن کے جواب میں فرمایا:

اگر کوئی بحث و مباحثہ میں خاموش رہے تو یہ اُس کی کمزوری کی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ جو جھوٹ بات کرے اور باطل کو حق کا لباس پہنائے، وہ خیانت کار ہے۔

اے عمرو! تو نے جھوٹ کے ساتھ فخر کیا ہے اور گستاخی میں بے حد آگے نکل چکا ہے۔ میں تیری تباہ کاریوں اور بربادیوں سے ہمیشہ واقف ہوں، اُن میں سے کچھ کو تو میں نے ظاہر کیا اور کچھ سے صرفِ نظر کی۔ تو ہمارے متعلق گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ کیا میں تمہیں یاد دلاؤں کہ ہم کون ہیں؟ ہم تاریکی میں روشن چراغ، رہنمائی اور ہدایت کے علم، بہادر و دلاور سوار، دشمنوں پر حملہ کرنے والے اور میدانِ جنگ میں پرورش پانے والے ہیں۔ دوستوں کیلئے خوش وخرم بہار ہیں۔ ہم نبوت کی کمان اور علم کے اترنے کی جگہ ہیں۔

تیرے خیال میں تیری نسل ہم سے زیادہ طاقتور ہے لیکن جنگِ بدر میں ہماری طاقت سامنے آئی جس دن دلاور و بہادر زمین پر گر گئے۔ مدِ مقابل مصیبت میں پھنس گئے۔ شجاع مرد شکست کھا گئے۔ جس دن موت کا راج تھا اور وہ میدان کے ہر طرف گھومنے لگی، اور اپنے دانت نکالے ہوئے تھی۔ جنگ کی آگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔ ایسا وقت تھا جب ہم نے تمہارے مردوں کو قتل کیا اور رسولِ خدا نے تیری نسل پر احسان کیا۔ میری جان کی قسم! اُس دن تم اولادِ عبدالمطلب سے برتر اور طاقتور نہ تھے۔

اور تو اے مروان! تجھے کیا ہوتا ہے کہ تو قریش کی بڑی باتیں کرتا ہے اور اُن کے ساتھ فخر کرتا ہے۔ تو آزاد کیا ہوا ہے اور تیرا باپ شہر بدر کیا ہوا ہے، اور تو ہر روز پستی سے بدی کی طرف مائل ہے اور ان دو میں گرفتار ہے۔ کیا تو نے وہ دن بھلا دیا ہے جس دن تجھے بندھے ہاتھ امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں لایا گیا۔ پس تو نے اُس شیر کو دیکھا جو اپنے پنجوں سے خون چاٹ رہا تھا اور اپنے دانتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ دبا رہا تھا اور اس شعر کے معنی میں فکر کر رہے تھے۔ ایسا شیر کہ جب دوسرے شیر اُس کی آواز کو سنتے ہیں تو خاموشی سے بھاگ جاتے ہیں اور گوبر گراتے ہیں۔

لیکن امیر المؤمنین علیہ السلام نے تجھے معاف کر دیا اور موت کے گلا گھونٹنے سے تجھے نجات ملی۔ سانس بند ہونے کی وجہ سے تیرا لعابِ دہن اندر نہیں جا رہا تھا۔ اس سے تجھے رہائی ملی، اور تیری حالت ٹھیک ہوئی۔ لیکن بجائے ہمارا شکر گزار ہونے کے ہماری برائی کرنے لگ گیا ہے، اور جسارت کر رہا ہے جبکہ تو جانتا ہے کہ عیب و عار ہمارے دامن پر نہیں بیٹھی، اور ذلت و رسوائی ہماری طرف نہیں آئی۔ اور تو اے زیاد! تیرا قریش کے ساتھ کیا کام؟ تجھے کوئی بھی صحیح نسب کے ساتھ نئی اگنے والی شاخ کے طور پر بہت اچھے، بے شک نیک اور بلند مرتبہ نام کے ساتھ نہیں آواز دیتا۔ تیری ماں ایک زانیہ عورت تھی جس کے ساتھ قریش کے مرد اور عرب کے بڑے لوگ رابطہ رکھتے تھے، اور جب تو پیدا ہوا تو تیرے باپ کا علم نہ تھا۔ یہاں تک کہ اس شخص نے (معاویہ کی طرف اشارہ کیا) اپنے باپ کے مرنے کے بعد تجھے اپنا بھائی بنانے کا دعویٰ کر دیا۔ اس حالت میں کس چیز پر فخر کرتے ہو۔ تیرے لئے تو تیری ماں کی

ذلت و رسوائی کافی ہے، اور ہمارے فخر کیلئے اتنا کافی ہے کہ ہمارے نانا رسولِ خدا اور ہمارے والد علی ابن ابی طالب علیہا السلام مومنوں کے سردار ہیں۔ جو کبھی بھی جاہلیت کی طرف نہیں گئے، اور ہمارے چچا ایک حمزہ سید الشہداء اور جعفر طیار ہیں، اور میں اور میرا بھائی جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

پھر امام علیہ السلام نے ابن عباس کی طرف رخ کیا اور فرمایا: اے میرے چچا کے بیٹے! یہ کمزور پرندے ہیں۔ بحث و مباحثہ میں ان کے پروں کو توڑا جا سکتا ہے۔ (حیاۃ الحسن، قرشی، ص۳۲۱)۔

5۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا مناظرہ عبداللہ بن زبیر کے ساتھ

روایت ہے کہ چند دن کیلئے امام علیہ السلام دمشق سے چلے گئے۔ پھر دمشق واپس آئے اور معاویہ کے پاس آئے۔ معاویہ کی مجلس میں عبداللہ بن زبیر بھی موجود تھا۔ جب معاویہ نے امام کو دیکھا تو اُن کا استقبال کیا اور جب مجلس آمادہ ہو گئی تو امام سے کہنے لگا کہ اے ابو محمد! میرے خیال میں آپ تھکے ہوئے ہیں، گھر جائیں اور آرام فرمائیں۔

امام اُس کے پاس سے باہر چلے گئے۔ معاویہ نے عبداللہ بن زبیر کی طرف منہ کیا اور کہا: اچھا ہے کہ تو حسن پر فخر کرے کیونکہ تو رسولِ خدا کے قریبیوں میں سے ایک کا بیٹا ہے اور اُس کے چچا کا بیٹا ہے، اور تیرے باپ نے اسلام میں بڑے کام انجام دیئے ہیں۔ یہاں تک کہ راوی عبداللہ ابن زبیر کی گفتگو امام کی موجودگی میں ایک دوسری مجلس میں ذکر کرتا ہے۔ پھر امام نے فرمایا:

خدا کی قسم! اگر بنی اُمیہ مجھے گفتگو میں کمزور خیال نہ کرتے تو میں تجھے بات کرنے میں پست شمار کرنے سے اپنی زبان کو روکے رکھتا لیکن اب میں واضح کرتا ہوں کہ میں بے عقل اور بے زبان نہیں ہوں۔ کیا تو میرے عیب پکڑتا ہے اور مجھ پر فخر کرتا ہے؟ حالانکہ تیرے دادے کا جاہلیت میں کوئی مشہور خاندان نہ تھا، یہاں تک کہ میری دادی صفیہ عبدالمطلب کی بیٹی کے ساتھ شادی کی، اور عربوں کے درمیان بلند مرتبہ ہو گیا اور میری دادی کی وجہ سے تجھے شرف ملا اور فخر کرنے لگا۔ پس تو اُس پر کس طرح فخر کرتا ہے جو گلے میں گردن بند ہے۔ ہم ہیں بلند ترین اور گرامی ترین لوگ زمین پر اور ہم ہی کامل شرافت اور کامیاب و کامران بزرگی رکھتے ہیں۔

تیرے خیال میں میں نے معاویہ کو تسلیم کر لیا ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تجھ پر ہلاکت ہو۔ میں بہادر ترین عرب مردوں کا بیٹا ہوں اور میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی گود میں آنکھ کھولی ہے جو کائنات کی عورتوں کی سردار اور خدا کی کنیزوں میں سے بہترین کنیز ہے۔

ہلاکت ہے تیرے لئے، میں نے یہ کام خوف اور کمزوری کی وجہ سے انجام نہیں دیا۔ اصل وجہ یہ تھی کہ میرے اطراف میں تجھ جیسے لوگ تھے جو بیہودہ طور پر میرے طرف دار بن گئے تھے، اور جھوٹا دوستی کا دعویٰ کرتے تھے۔ مجھے اُن پر اعتماد نہ تھا کیونکہ تم دھوکا دینے والا خاندان ہو۔ اور اس طرح کیوں نہ ہو؟ تیرے باپ نے امیر المؤمنین علیہ السلام کے ساتھ بیعت کی۔ پھر اپنی بیعت کو توڑ دیا اور جاہلیت کی طرف لوٹ گیا، اور علی جو وجودِ پیغمبر کا حصہ تھے، کو دھوکا دیا، اور لوگوں کو گمراہ کیا، اور جب جنگ کے معرکہ میں لشکر کے آگے والے دستے کا سامنا ہوا اور جنگجوؤں نے اپنے تیز نیزوں کے ساتھ اُسے پیس کر رکھ دیا تو بلاوجہ جان دے بیٹھا، اور کسی ساتھی و دوست کے بغیر زمین پر گر گیا، اور تجھے گرفتار کر لیا گیا۔ جبکہ تو تھکا ہوا، زخمی، پسا ہوا، گھوڑوں کے سموں سے پامال اور سواروں کے حملے کو نہ روک سکنے والی حالت میں تھا، اور جب مالک اشتر نے تجھے امام کے سامنے پیش کیا تو تیرے منہ کا پانی خشک ہو چکا تھا، اور اپنی ایڑی پر گھوم رہا تھا، اس طرح جیسے کتا شیروں سے ڈر کر بھاگ رہا ہو۔

ہلاکت ہو تجھ پر، ہم کائنات کا نور ہیں اور اُمتِ سلمان ہم پر فخر کرتی ہے۔ ارادہ اور ایمان کی چابیاں ہمارے ہاتھ میں ہیں۔ اب تو ہم پر حملہ کرتا ہے۔ تو عورتوں کو فریب و دھوکا دینے والا ہے۔ اولادِ انبیاء پر تو فخر کرتا ہے۔ ہماری باتوں کو لوگ قبول کرتے ہیں، تو اور تیرا باپ رد کرتا ہے۔

لوگوں نے شوق اور مجبوراً میرے نانا کے دین کو قبول کیا اور بعد میں جب امیر المؤمنین علیہ السلام سے بیعت کی تو طلحہ اور زبیر نے درمیان سے بیعت کو توڑ دیا۔ رسولِ خدا کی بیوی کو دھوکا دے کر میرے باپ کے مقابلے میں جنگ کیلئے کھڑا کیا اور خود قتل ہو گئے،

اور تجھے قید کرکے علی علیہ السلام کے پاس لایا گیا۔ انہوں نے تیرے گناہوں کو معاف کر دیا۔ تیرے رشتہ داروں کی رعایت کی۔ تجھے قتل نہ کیا اور معاف کر دیا۔ اس لئے تو میرے باپ کا آزاد کیا ہوا ہے اور میں تیرا آقا و مولا اور باپ ہوں۔ اب اپنے گناہوں کی سنگینی کا احساس کر۔ عبداللہ بن زبیر شرمسار ہوا۔ امام علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور کہا: اے ابو محمد! معذرت چاہتا ہوں۔ اس شخص (معاویہ کی طرف اشارہ کیا) نے مجھے آپ کے خلاف بھڑکایا ہے۔ اب مجھے میری بیوقوفی پر معاف کر دو کیونکہ آپ کا خاندان وہ ہے جن کے وجود میں معافی اور مہربانی رچی بسی ہوئی ہے۔

امام علیہ السلام معاویہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

دیکھ رہے ہو کہ میں کسی کا بھی جواب دینے سے نہیں رکوں گا۔ تجھ پر ہلاکت ہو۔ کیا تو جانتا ہے کہ میں کس پھل دار درخت کی کونپل ہوں۔ ان حرکتوں سے باز آ جا، وگرنہ تیرے چہرے پر ایسا داغ لگاؤں گا کہ شہروں اور صحراؤں کے سوار اُس کے قصے سنائیں گے ۔(المحاسن والاضداد، جاحظ، ص ۹۲)۔

6۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا مناظرہ مروان بن حکم کے ساتھ

امام علیہ السلام معاویہ کے پاس تشریف لائے۔ جب اُس نے حضرت کو دیکھا تو کھڑا ہو گیا اور حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا بڑا احترام کیا۔ یہ چیز مروان کو بُری لگی اور حضرت کے متعلق بدکلامی کی۔ امام نے فرمایا: اے مروان! تجھ پر ہلاکت ہو۔ تو نے ہمیشہ جنگ

کے میدانوں میں اور دشمن کے ساتھ آمنا سامنا کرتے وقت اپنے گلے میں ذلت و رسوائی کا پٹہ پہنا ہے۔ تجھ پر عورتیں گریہ کریں۔ یہ ہم ہیں جو اپنے ساتھ روشن دلیلیں رکھتے ہیں اور اگر شکر گزار بنتے تو ہم تم پر ہدایت برساتے۔ ہم تمہیں نجات کی طرف بلاتے ہیں اور تو ہمیں آگ کی طرف بلاتا ہے، اور یہ دو مقام ایک دوسرے سے کتنے دور ہیں!

تو بنی اُمیہ پر فخر کرتا ہے اور تیرے خیال میں یہ لوگ میدانِ جنگ میں ثابت قدم ہیں اور بہادر شیروں کی طرح ہیں۔ تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے، مگر کیا تو ہمیں جانتا ہے کہ عبدالمطلب کا خاندان بڑا پہلوان خاندان ہے۔ دوستوں کے محافظ، مہربان و کریم اور بلند مرتبہ مرد ہیں۔

خدا کی قسم! تو اس خاندان کے ہر شخص کو جانتا ہے اور دیکھا ہے کہ مشکلات اور خطرات نے ان کو خوفزدہ نہیں کیا، اور بہادر میدان سے بھاگتے نہیں ہیں، اور یہ غضبناک شیر کی طرح حملہ آور ہوتے ہیں، اور یہ تو تھا جو میدان سے بھاگ کھڑا ہوا اور قیدی بنالیا گیا، اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اور اپنی قوم کے ساتھ ذلت و رسوائی میں پڑ گئے۔

تو خیال کرتا ہے کہ تو مجھے قتل کر دے گا، اگر بڑے بہادر ہو تو اُن کا خون کیوں نہ بہایا جنہوں نے عثمان پر حملہ کیا تھا، یہاں تک کہ اونٹ کی طرح عثمان کا سر کاٹ دیا اور تو اُس وقت بھیڑوں کی طرح چیخ رہے تھے اور کمینی عورتوں کی طرح آہ و بکا کر رہے تھے۔ تو نے عثمان کا دفاع کیوں نہ کیا اور اُس کے قاتل کی طرف ایک تیر کیوں نہ مارا بلکہ اُس وقت تیرے بدن کے جوڑ جوڑ کانپ رہے تھے، اور اپنی آنکھوں کو سخت خوف و وحشت کی وجہ سے بند کر رہے تھے، اور ڈر کی وجہ سے میری پناہ لے رہے تھے، جیسے غلام اپنے آقا کو چمٹتا ہے، اور میں نے تجھے موت سے بچایا اور اب معاویہ کو میرے قتل کیلئے بھڑکاتا ہے، اور اگر اُس دن معاویہ تیرے ساتھ ہوتا تو وہ بھی عثمان کی طرح قتل ہو جاتا۔ اس وقت بھی تو اور معاویہ یہ طاقت و قوت نہیں رکھتے کہ میرے ساتھ گستاخی کر سکو۔

اس وقت تمہارا خیال ہے کہ میں معاویہ کی مہربانی سے زندہ ہوں؟ خدا کی قسم! معاویہ اپنے کو باقی سب سے بہتر جانتا ہے اور ہم نے جو اُسے حکومت دیدی ہے تو وہ شکر گزار ہے اور اس وقت تیرا وجود اُس کی طرح ہے جس کی آنکھ میں کانٹا لگا ہوا اور اپنی آنکھ کو بند نہ کر سکتا ہو، اور اگر میں چاہوں تو شام والوں پر ایک ایسا لشکر حملہ کرنے کیلئے بھیجوں کہ دنیا اُن پر تنگ ہو جائے، اور سواروں کے رستے تنگ ہو جائیں، اور اُس وقت بھاگنا، دھوکا دینا اور تیری شاعری تجھے کوئی فائدہ نہ دے گی۔

ہم وہ نہیں ہیں جن کے بلند مرتبہ آباء واجداد اور نیک اولاد کی پہچان نہ ہو۔ اگر تو سچا ہے تو جا، تو آزاد ہے۔ معاویہ نے مروان کو آواز دی اور کہا: میں نے کہا ہے کہ اس شخص کے ساتھ گستاخی نہ کر لیکن تو نے میری بات نہ مانی اور اب اس ذلت و رسوائی میں گرفتار

ہو۔ آخر کار تو اُس کی طرح نہیں ہے۔ تیرا باپ اُس کے باپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ تو شہر بدر کئے ہوئے کا بیٹا ہے۔ لیکن اُس کے باپ رسولِ خدا ہیں جو کریم ہیں، اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو اپنے پاؤں سے قبرستان کی طرف جاتے ہیں، خود اپنی قبر کو کھودتے ہیں۔ (المحاسن والمساوی، بیہقی، ج ا، ص ۶۳)۔

7۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا مناظرہ عمرو بن عاص کے ساتھ

ایک دن عمرو بن عاص نے امام حسن علیہ السلام کو طواف کرتے ہوئے دیکھا، اور کہا کہ اے حسن! تیرے خیال میں دین صرف تیرے اور تیرے باپ کی وجہ سے باقی اور قائم ہے۔ تو نے دیکھا کہ خدا نے معاویہ کو اتنی بڑی کمزوری کے بعد قوی اور پوشیدہ ہونے کے بعد ظاہر کیا۔ کیا خدا عثمان کے قتل سے راضی ہے؟ کیا یہ مناسب ہے کہ خدا کے گھر کے ارد گرد ایسے طواف کر رہے ہو جیسے کوئی اونٹ چکی کے گرد گھومتا ہے؟ اور خوبصورت لباس پہنا ہوا ہے، حالانکہ تو عثمان کا قاتل ہے۔ خدا کی قسم! اُمت کو اختلاف سے بچانے کیلئے مناسب ہے کہ معاویہ تجھے بھی تیرے باپ کی طرح قتل کر دے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

جہنمیوں کی نشانیاں ہیں جو اُن نشانیوں کے ساتھ پہچانے جاتے ہیں۔ خدا کے اولیاء کا انکار اور خدا کے دشمنوں سے دوستی۔ خدا کی قسم! تو جانتا ہے کہ علی علیہ السلام نے ایک لحظہ اور آنکھ کے جھپکنے کے برابر بھی دین میں شک نہیں کیا، اور خدا کے متعلق متردد نہیں ہوئے، اور خدا کی قسم! اے عمرو کے بیٹے! تو خود دور ہوتا ہے یا تلوار سے تیز تر کلمات کے ذریعے سے تجھے دور کروں؟ مجھ پر حملہ کرنے سے بچ، کیونکہ تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟ میں کمزور و ناتواں، بے قیمت اور شکم پرست نہیں ہوں۔ میں قریش کے درمیان گلے کے ہار کا درمیان والا دھاگا ہوں۔ میرا خاندان جانا پہچانا ہے، اور میرے ماں باپ کے علاوہ کسی کی طرف بھی منسوب نہیں ہے، اور تو وہ ہے کہ تو خود بھی جانتا ہے، اور لوگ بھی اس سے واقف ہیں۔ قریش کے آدمی تیرے بیٹے ہونے کے بارے میں اختلاف رکھتے تھے (اس کی ماں کے چند آدمیوں کے ساتھ زنا کروانے کی وجہ سے)، اور وہ کامیاب ہوا جس کا نسب پست تر اور بدترین تھا باقیوں کی نسبت، اور تو اس کا بیٹا مشہور ہو گیا۔ پس مجھ سے دور رہو کیونکہ تو نجس اور ہم پاک و پاکیزہ خاندان ہیں۔ خدا نے رجس کو ہم سے دور رکھا ہے، اور پاک و پاکیزہ کر دیا ہے۔

عمرو نے جب اس جواب کو سنا تو اُس میں جواب دینے کی طاقت نہ رہی اور غصے کی حالت میں واپس لوٹ گیا۔ (شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج ۶، ص ۲۷)۔

8۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا مناظرہ عمرو بن عاص کے ساتھ

روایت ہے کہ جب امام حسن علیہ السلام معاویہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت کی ہیبت و وقار اور عزت کو دیکھ کر غصے میں آ گیا اور حسد و بغض سے بھر گیا، اور کہا کہ بیوقوف اور کمزور شخص تمہارے پاس آیا ہے جس کی عقل اُس کی داڑھی کے درمیان ہے۔ عبداللہ بن جعفر وہاں موجود تھے۔ وہ اس بات کو برداشت نہ کر سکے اور اُسے آواز دی۔ پھر راوی عبداللہ ابن جعفر کی بات کو نقل کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ امام نے اُن کی باتوں کو سنا اور فرمایا:

اے معاویہ! ہمیشہ تیرے پاس ایسے آدمی رہتے ہیں جو لوگوں کے گوشت میں اپنے دانت داخل کرتے رہتے ہیں۔ خدا کی قسم! اگر چاہوں تو ایسا کام کروں کہ تو مشکلات اور پریشانیوں میں گھر جائے اور تیرا سانس حلق میں تنگ ہو جائے۔

پھر امام علیہ السلام نے ان اشعار کو پڑھا:

اے معاویہ! کیا اس عبد سہم کو حکم دیتے ہو کہ لوگوں کے درمیان مجھے بُرا بھلا کہے، جب قریش مجالس برپا کرتے ہیں تو تو جانتا ہے کہ اُن کا کیا ارادہ ہوتا ہے؟ تو بیوقوفی کی وجہ سے مجھے برا بھلا کہتا ہے۔ اُس بغض و کینہ کی وجہ سے جو ہمیشہ سے ہمارے بارے میں دل میں رکھتا ہے۔

کیا تیرا بھی میرے باپ کی طرح باپ ہے کہ اس پر فخر کر سکے؟ یا مکر و فریب کر رہا ہے۔ اے حرب کے بیٹے! تیرا نانا میرے نانا کی طرح نہیں ہے جو خدا کے رسول ہیں۔ اگر چاہے تو اپنے اجداد کو یاد کر۔

میری والدہ کی طرح قریش میں کوئی ماں نہیں ہے کہ جس سے باکمال بچے پیدا ہوں۔

اے حرب کے بیٹے! کون ہے جو میری طرح اشعار پڑھے اور کوئی شخص بھی میری طرح کسی کو سرزنش کرنے کے لائق نہیں ہے۔ چپ رہو اور ایسا کام مت کرو جس کے خوف سے بچے بوڑھے ہو جائیں۔ (المحاسن والاضداد، جاحظ، ص۹۵)۔

9۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا مناظرہ عمرو بن عاص کے ساتھ

امام علیہ السلام معاویہ کے پاس آئے اور فرمایا:

تمام قریش والے جانتے ہیں کہ میں غالب اور مہربان ہوں اور میں نے کبھی بھی کمزوری کا مظاہرہ نہیں کیا، اور تاریکی میں نہیں پڑا کیونکہ میری پہچان واضح اور میرے والد بلند مرتبہ اور اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔

امام کی اس گفتگو نے عمرو بن عاص کو غمگیں کیا اور امام علیہ السلام کے متعلق نازیبا باتیں کرنے لگا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر تو اپنے نسب کو یاد کرے اور اپنے غلط عقیدے پر عمل کرے گا تو کبھی بھی کسی نیک مقصد تک نہیں پہنچ پائے گا، اور عزت و کامیابی تیرے ہاتھ نہیں آسکتی۔ خدا کی قسم! اگر معاویہ میری بات مان لے تو تجھے ایک فریب کار اور دھوکا باز دشمن قرار دے کیونکہ کنجوسی تیری پرانی عادت ہے۔ اپنے بغض و کینہ کو چھپاتی ہو، اور بلند و بالا مقام کی طمع و لالچ کرتے ہو، حالانکہ تو درخت کی ایسی شاخ ہے جو سرسبز ہونے اور پھل دینے سے قاصر ہے، اور تیرے وجود کی چراگاہ ایسے سبزہ کی لیاقت نہیں رکھتی۔

لیکن خدا کی قسم! یہ چیز قریب ہے کہ قریش کے شیروں کے تیز دانتوں کے درمیان نظر آؤ۔ ایسے شیر جو طاقتور، بہادر اور قوی سوار ہیں، اور تجھے چکی کے دانے کی طرح پیس کر رکھ دیں گے، اور جب وہ تیرے سامنے آئیں گے تو تیری فریب کاری تجھے فائدہ نہ دے گی۔ (المحاسن والمساوی، بیہقی، ج۱، ص۶۵)۔

10۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا مناظرہ معاویہ بن سفیان کے ساتھ

روایت ہے کہ ایک دن معاویہ نے امام علیہ السلام کے مقابلے میں فخر کیا اور کہا: میں بطحا اور مکہ کا بیٹا ہوں۔ میں اُس کا بیٹا ہوں جو زیادہ معاف کرنے والا اور بلند عزت والا ہے۔ میں اُس کا بیٹا ہوں جس نے قریش کو جوانی اور بڑھاپے میں بلند مقام بخشا۔ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا:

اے معاویہ! میرے مقابلے میں فخر کرتے ہو؟ میں اُس کا بیٹا ہوں جو زمین کی رگوں میں اور تہہ میں موجود ہے۔ میں تقویٰ کے ٹھکانے کا بیٹا ہوں۔ میں اُس کا بیٹا ہوں جو ہدایت کو ساتھ لایا۔ میں اُس کا بیٹا ہوں جس کی لازوال فضیلتوں اور بلند و بالا مقام اور رتبے نے لوگوں کو سرداری کے مقام تک پہنچادیا۔ میں اُس کا بیٹا ہوں جس کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے، اور جس کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ کیا تیرا باپ میرے والد کی طرح ہے کہ تو اُس پر فخر کرسکے؟ کیا تیرے نانا میرے نانا کی طرح ہے کہ تو میرے نانا سے اُس کا مقابلہ کرسکے؟ کہہ ہاں یا نہ! معاویہ نے کہا کہ میں کہتا ہوں "نہ"، اور آپ کی بات کی تصدیق ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: حق چمکنے والا ہے اور وہ بدلتا نہیں ہے، اور حق کو صرف عقل والے ہی پہچانتے ہیں۔ (مناقب آل ابی طالب، ج۴، ص۲۲)۔

11۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا مناظرہ معاویہ بن سفیان کے ساتھ

روایت ہے کہ ایک دن معاویہ نے امام علیہ السلام کے مقابلے میں فخر کیا اور کہا کہ اے حسن! میں تجھ سے بہتر ہوں۔ امام نے فرمایا: اے ہند کے بیٹے! یہ چیز کیسے ممکن ہے کیونکہ لوگ ہمارے ارد گرد جمع ہیں، نہ کہ تیرے ارد گرد۔

دور ہے، دور ہے اے جگر کھانے والی ہند کے بیٹے! غلط اور بُرے راستے سے اپنے لئے مقام و مرتبہ کو حاصل کیا ہے۔ جن لوگوں نے تیری حکومت کو قبول کیا ہے، وہ دو طرح کے گروہ ہیں، یا آزادی کے ساتھ قبول کیا ہے یا مجبوراً۔ جس نے تیری اطاعت کی ہے، اُس نے خدا کی نافرمانی کی ہے اور جو مجبور ہیں، وہ کتابِ خدا کے حکم کے مطابق عذر رکھتے ہیں۔

میں کبھی بھی یہ نہ کہتا کہ میں تجھ سے بہتر ہوں کیونکہ تیرے اندر کوئی اچھائی ہے ہی نہیں لیکن جس طرح خدا نے مجھے پستیوں سے دور رکھا تو اسی طرح تجھے بھی فضیلتوں سے دور رکھا۔ (بحار، ج ۴۴، ص ۱۰۴)۔

12۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا مناظرہ ولید بن عقبہ کے ساتھ

امام علیہ السلام نے اُس سے فرمایا: تجھے علی علیہ السلام کو گالیاں دینے میں برا بھلا نہیں کہتا کیونکہ انہوں نے شراب پینے کیوجہ سے تجھے اسی کوڑے لگائے تھے، اور تیرے باپ کو جنگِ بدر میں رسولِ خدا کے حکم سے قتل کیا تھا، اور خدا تعالیٰ نے ایک سے زیادہ آیات میں علی کو مومن اور تجھے فاسق کے نام سے یاد کیا ہے۔ شاعر نے تیرے اور علی علیہ السلام کے بارے میں کہا ہے:

خدا نے اپنی کتاب میں علی علیہ السلام اور ولید کے متعلق آیت نازل کی ہے۔

ولید کا مقام و ٹھکانا کفر ہے اور علی علیہ السلام خدا کے ساتھ ایمان رکھنے والے کے مقام پر ہیں۔ جو کوئی خدا کی عبادت کرتا ہے، وہ فاسق اور جھوٹے کی طرح نہیں ہو سکتا۔

بہت جلد ولید اور علی علیہ السلام قیامت کے دن بدلہ لینے کیلئے بلائے جائیں گے۔ علی اُس جگہ بہشت کو پائیں گے اور ولید ذلت و پستی کو حاصل کرے گا۔ (امالی، صدوق، ص ۳۹۶)۔

13۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا مناظرہ یزید بن معاویہ کے ساتھ

امام حسن علیہ السلام اور یزید بن معاویہ بیٹھے کھجوریں کھا رہے تھے۔ یزید نے کہا کہ اے حسن! میں تم سے دشمنی رکھتا ہوں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

اے یزید! تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ تیرے نطفہ کے ٹھہرنے کے وقت شیطان تیرے باپ کے ساتھ شریک تھا۔ اس وجہ سے تیرے اندر میرے متعلق دشمنی پائی جاتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: (اور مال و اولاد میں اُن کے ساتھ شریک ہوتا ہے)، اور شیطان صخر کے نطفہ کے ٹھہرنے کے وقت تیرے دادا کے ساتھ شریک تھا۔ اسی وجہ سے وہ میرے نانا رسولِ خدا کے ساتھ دشمنی رکھتا تھا۔ (مناقب آل ابی طالب، ج ۳، ص ۱۸۶)۔

14۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کا مناظرہ حبیب بن مسلمہ فھری کے ساتھ

امام علیہ السلام نے حبیب بن مسلمہ فھری سے فرمایا: بہت سی تیری حرکتیں راہِ خدا سے ہٹ کر ہیں۔ اُس نے کہا لیکن میری حرکت تیرے والد کی طرف اس طرح نہ تھی۔ امام نے فرمایا:

ہاں! لیکن معاویہ کی تو نے تھوڑی سی دنیا کے بدلے میں اطاعت کی ہے۔ اگر وہ تیرے دنیا کے کام انجام دیتا ہے تو آخرت میں تجھے اکیلا چھوڑ دے گا۔ اگر برا کام انجام دیتے ہو تو کہتے ہو کہ اچھا کام بھی انجام دیا ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (نیک اور برے کام کو آپس میں ملا دیتے ہیں)۔ لیکن تیرا کام اس آیت کے مطابق ہے کہ خدا فرماتا ہے: (اُن کے بُرے اعمال نے اُن کے دلوں کو زنگ آلود کر دیا ہے)۔ (مناقب آل ابی طالب، ج ۳، ص ۱۸۸)۔

15۔ حضرت امام حسن (علیہ السلام) کی گفتگو توحید کے متعلق حسن بصری کے ساتھ

حسن بصری نے امام علیہ السلام کو خط لکھا۔ اما بعد! آپ اہل بیت نبوت اور حکمت کی کان ہیں۔ خدا نے آپ کو ایسی کشتی قرار دیا ہیجو ڈرا دینے والی موجوں میں حرکت کرتی ہے۔ آپ کی طرف پناہ لینے والا پناہ پا گیا، اور غلو کرنے والا آپ کی رسی کو چونچیں مارتا ہے۔ جس نے بھی آپ کی پیروی کی، وہ ہدایت پا گیا اور نجات پا گیا، اور جو بھی پیچھے رہ گیا، وہ ہلاک ہو گیا اور گمراہ ہو گیا۔ قضا و قدر کے متعلق اُمت کی حیرت اور اختلاف کے زمانے میں آپ کی طرف خط لکھ رہا ہوں۔ جو کچھ خدا نے آپ اہل بیت کے پاس نازل فرمایا ہے، وہ ہماری طرف ارسال فرمایئے تاکہ ہم اُسے پکڑ سکیں۔ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا:

اما بعد! پس جیسے تو نے کہا ہے کہ ہم خدا اور اُس کے اولیاء کے نزدیک اہل بیت ہیں۔ لیکن تیرے اور تیرے ساتھیوں کے نزدیک ایسے ہی ہوتے جیسا تو نے کہا ہے تو ہم پر کسی اور کو مقدم نہ کرتے اور ہمارے علاوہ کسی اور کا دامن نہ پکڑتے۔

میری جان کی قسم! آپ جیسے لوگوں کے متعلق خدا مثال دیتا ہے اور فرماتا ہے: (کیا تم تبدیل کرتے ہو اُس کو جو پست تر ہے، اُس کے ساتھ جو نیکی میں برتر ہے؟)۔ یہ تمہارے ساتھیوں کے لئے ہے، اس چیز میں جس کا تو نے سوال کیا ہے اور تمہارے لئے ہے جو تم نے پیش کی ہے۔

اور اگر میرا ارادہ تجھ پر اور تیرے ساتھیوں پر حجت اور دلیل قائم کرنے کا نہ ہوتا تو میں تیرے خط کا جواب نہ دیتا، اور جو کچھ ہمارے پاس ہے، اُس سے آگاہ نہ کرتا۔ اگر میرا جوابی خط تیرے پاس پہنچ جائے تو سمجھ لینا کہ یہ تیرے اور تیرے دوستوں کے خلاف ایک تاکیدی دلیل کے طور پر ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے: (کیا وہ جو حق کی طرف دعوت دیتا ہے، وہ اس لائق ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود ہدایت یافتہ نہیں ہے، مگر یہ کہ اُس کو ہدایت دی جائے، تمہیں کیا ہو گیا ہے، تم کیسا حکم کرتے ہو)۔

وہ جو کچھ میں قضا و قدر کے لئے لکھوں، اُس کی پیروی کرو کیونکہ جو کوئی بھی خیر و شر کے متعلق قضا و قدر کے ساتھ ایمان نہ رکھتا ہو، وہ کافر ہو گیا، اور جو کوئی بھی گناہوں کی نسبت خدا کی طرف دے، وہ غلطی پر ہے۔

بے شک خدا کی اطاعت اجباراً نہیں کی جاتی، اور اگر کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ اُس پر غالب نہیں آگیا ہوتا، اور اُس نے اپنے بندوں کو بیکار اور ایسے ہی بیہودہ بھی نہیں چھوڑ رکھا بلکہ جو اُس نے اپنے بندوں کو دے رکھا ہے، اُس کا وہ مالک ہے، اور جس کی قدرت اُن کو دی ہوئی ہے، اُس پر وہ قدرت رکھتا ہے۔ اگر اُس کی اطاعت کریں تو وہ اُن کے لئے مانع اور سد راہ نہیں بنتا، اور اگر اُس کی نافرمانی کریں تو اگر وہ چاہے کہ گناہ کے انجام دینے میں کوئی رکاوٹ حائل ہو جائے تو ایسا کر دیتا ہے، اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اُس نے ان کو گناہ کرنے پر نہیں اکسایا، اور اُن کو اس گناہ کے انجام دینے پر مجبور نہیں کیا بلکہ اُس نے ان کو اس گناہ کے انجام دینے اور گناہ سے بچنے پر قدرت دی ہے اور ان کیلئے گناہ کرنے اور گناہ سے رکنے کا راستہ کھول دیا ہے۔

پس جس چیز کا حکم فرمایا ہے اُس کی پیروی کرنے کیلئے اور جس چیز سے منع فرمایا ہے، اُس کو ترک کرنے کیلئے اُس نے ان لوگوں کے لئے راستہ قرار دیا ہے، اور تکلیف کو (یعنی احکام پر عمل کرنا) اُن لوگوں سے جو کم عقل یا بیمار ہیں، اٹھالیا ہے۔ (کنزالفوائد، جراجکی، ص ۱۷۰)۔

موت

تمہاری عمریں قبضہ میں آچکی ہیں اور تمہاری زندگی کے دن شمار ہو چکے۔ موت اچانک آتی ہے جس نے نیکی بوئی ہے وہ اجر کاٹے گا اور جس نے بدی کا بیج بویا ہے وہ ندامت کاٹے گا۔ ہر بونے والا جو بوتا ہے وہ کاٹتا ہے۔ سست رفتار آدمی اپنے حصہ میں سبقت نہیں لے جاتا، جس کو دولت ملی ہے وہ اسے اللہ نے دی ہے۔ اور جو شر سے بچا تو اللہ نے اسے بچایا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

موودت

اسماعیل بن عبدالخالق! میں نے امام صادقؑ کو ابو جعفر احول سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے، کیا تم بصرہ گئے تھے؟ عرض کی جی ہاں! فرمایا وہاں لوگوں کی رفتار ہماری جماعت میں داخلہ کی کیا تھی؟ عرض کی بہت تھوڑی، لوگ آپ کی طرف آرہے ہیں مگر بہت کم۔ فرمایا نوجوانوں پر توجہ دو کہ یہ ہر نیکی کی طرف تیزی سے دوڑتے ہیں، اس کے بعد فرمایا کہ وہاں لوگ آیت موودت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ عرض کی کہ میں آپ پر قربان، ان کا خیال ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے تمام قرابتدار مراد ہیں! فرمایا جھوٹے ہیں، اس سے مراد صرف ہم اہلبیتؑ اصحاب کساء علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 8 ص 93 / 66، قرب الاسناد ص 128 / 450۔

مودت
حکیم بن جبیر ! میں نے امام سجادؑ سے اس آیت موت کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ پیغمبر کی قرابت ہے۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

تفسیر فرات کوفی ص 392 / 523۔

مودت
عبداللہ بن عجلان نے امام باقرؑ سے آیت مودت کی تفسیر میں یہ فقرہ نقل کیا ہے کہ قربٰی سے مراد ائمہ ہیں۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 413 / 17 محاسن 1 ص 241 / 2۔

مودت
فضیل نے امامؑ باقر سے نقل کیا ہے کہ آپ نے لوگوں کو خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھ کر فرمایا کہ یہ طواف تو جاہلیت میں بھی ہو رہا تھا، مسلمانوں کا فرض تھا کہ طواف کرنے کے بعد ہمارے پاس آکر اپنی ولایت و مودت کا ثبوت دیتے اور اپنی نصرت پیش کرتے جیسا کہ پروردگار نے کہا ہے " خدایا لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے، سورۂ ابراہیم ص 37۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 1392/ ۔

مودت
جب رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا انتقال ہوا تو آل محمدؑ نے انتہائی سخت رات گذاری اور اسی عالم میں ایک آنے والا آیا جس کی آواز سنی گئی لیکن اسے نہیں دیکھا گیا اور اس نے کہا کہ سلام ہو تم پر اے اہلبیتؑ اور رحمت و برکت الٰہی تم پر، تم وہ امانت ہو جسے اُمت کے حوالہ کیا گیا ہے اور تمھارے لئے واجب مودت اور فریضہ اطاعت ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 445 / 19 روایت یعقوب بن سالم۔

مودت
جو شخص چاہتا ہے کہ عروۃالوثقیٰ سے تمسک کرے اسے چاہئے کہ علیؑ... اور میرے تمام اہلبیتؑ، سے محبت کرے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

عیون اخبار الرضا 2 ص 58 / 216 روایت ابو محمدؑ التمیمی از امام رضاؑ۔

موسم سرم گرما
موسم سرما مومنین و مومنات کیلئے بہار ہے کیونکہ دن چھوٹے ہوتے ہیں روزے آسان ہوتے ہیں راتیں طویل ہوتی ہیں تو عبادات کا زیادہ وقت مہیا ہوتا ہے۔

امام جعفر الصادق علیہ السلام

موسم گرما و سرما
مجھے موسم سرما میں فجر کی نماز پڑھنا اور موسم گرما میں روزے رکھنا بہت عزیز ہیں۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ

مومن
جو شخص کسی مومن کو ذلیل تصور کرے اور اس کی غربت و اخلاص کی تحقیر کرے تو اسے اللہ سبحانہ قیامت کے روز رسوا کرے گا۔

حدیث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

مومن

جس مومن کا اُمتحان لیا گیا ہو، وہ ایسا ہے کہ جب بھی ہماری ولایت میں سے کوئی چیز اس تک پہنچے تو اسے فوراً قبول کر لیتا ہے، اور وہ کسی قسم کے شک وتردید میں گرفتار نہیں ہوتا۔

قول امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج الاسرار

مومن اور منافق کی پہچان

اے ابا ابورد اور اے جابر! تم دونوں قطعیت تک جب بھی کسی مومن کے نفس کی تفتیش کروگے تو علیؑ بن ابی طالبؑ کی محبت ہی پاؤگے اور اسی طرح قیأمت تک اگر منافق کے نفس کی جانچ کروگے تو امیر المومنینؑ کی دشمنی ہی پاؤگے، اس لئے کہ پروردگار نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی زبان سے یہ فیصلہ سنادیا ہے، کہ یا علیؑ! تم سے مومن دشمنی نہیں کرے گا اور کافر یا منافق محبت نہیں کرے گا اور ظلم کا حامل ہمیشہ خائب وخاسر ہی ہوتا ہے، دیکھو ہم سے سمجھ بوجھ کر محبت کرو تا کہ راستہ پا جاؤ اور کامیاب ہو جاؤ، ہم اسلامی انداز کی محبت کرو۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

تفسیر فرات کوفی ص260 / 355 روایت جابر بن یزید وابی الورد۔

مومن اور منافق کی پہچان

اگر میں مومن کی ناک بھی تلوار سے کاٹ دوں کہ مجھ سے عداوت کرے تو نہیں کرے گا اور اگر منافق پر ساری دنیا انڈیل دوں کہ مجھ سے محبت کر لے تو نہیں کرے گا اس لئے کہ یہ فیصلہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی زبان سے ہو چکا ہے کہ یا علیؑ! مومن تم سے دشمنی نہیں کر سکتا ہے اور منافق تم سے محبت نہیں کر سکتا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ حکمت ص45، کافی 8 ص268 / 396۔

مومن پہچان آسمان

آسمان میں مومن کو ایسا جانا پہچانا جاتا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنے اہل وعیال کو جانتا پہچانتا ہے۔ اور ایک مومن اللہ کو اپنے مقرب فرشتے سے زیادہ عزیز ہوتا ہے۔

حدیث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

مومن ترازو

مومن، ترازو کے دو پلڑوں کے مانند ھے، جب بھی اس کے ایمان مین اضافہ ہوتا ہے اس کی بلائیں اور مصیبتیں بھی زیادہ ہو جاتی ہیں۔-

حضرت امام موسی کاظم علیہ الصلوۃ والسلام

مومن سے چار چیزوں کا عہد

مومن سے اللہ نے چار چیزوں پر صبر کا عہد لیا ہے۔، دوسرا مومن اس سے حسد کرے گا، منافق اس سے بغض رکھے گا، ابلیس اُس کے پیچھے لگا ہوگا اور کافر اُس سے جنگ کرے گا۔

امام حُسینؑ علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی

مومن کا مومن پر حق

جب مریض ہو تو عیادت کو جائے۔ جب مر جائے تو اس کی نماز جنازہ میں جائے۔ جب بلائے تو اس کی دعوت کو قبول کرے۔ اور جب چھینکے تو یرحمکَ اللہ کہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب العشرہ

مومن کمیاب

مومنہ کم پائی جاتی ہے بنسبت مومن کے۔ اور مومن کم پایا جاتا ہے بنسبت یاقوت سرخ کے۔ پس تم میں سے کون ہے جس نے یاقوت سرخ دیکھا ہو۔

امام جعفر الصادق علیہ السلام

اصول کافی

مومن کی تین خصوصیات

مومن میں جب تک تین خصلتیں نہ ہوں وہ حقیقی مومن نہیں ہے اور وہ یہ ہیں 1 -خدا کی سنت (پر عامل ہو)- 2 -سنت رسول (پر عامل ہو)- 3 -سنت امام (پر عامل ہو)-سنت الہی تو یہ ہے کہ راز دار ہو چنانچہ ارشاد باری ہے : (خدا) عالم الغیب ہے اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس رسول کے جو اس کا پسندیدہ ہو (سورہ جن آیت 27 پ 29) -اور سنت رسول یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ خوش رفتاری سے پیش آئے کیونکہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے : عفو و بخشش کو اپنا پیشہ بنالو اور نیکی کا حکم دو، (آیت 99 سورہ اعراف) اور سنت امام یہ ہے کہ تنگدستی اور پریشانی میں صبر کرتا ہے-

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

(اصول کافی ج 2 ص 241) -

مومن کی مدد

جو بھی کسی مومن کی کوئی مشکل یا غم بر طرف کرے خداوند متعال روز قیامت اس کے دل سے غم بر طرف کرے گا-

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

(اصول کافی ج/ 3 ص/ 268 (

مومن نشانیاں

مومن وہ ہے جو، فتنہ و فساد کے وقت قابو میں رہے، مصیبت میں صبر، خوشی میں شاکر، رزق خُدا پر قانع ہو، دشمنوں پر ظلم نہ کرے، اُس کا بدن قابو میں رہے، لوگ اُس سے راحت میں رہیں، علم اس کا دوست اور حلم وزیر ہو، عقل کے لشکر کا امیر ہو، نرمی اُس کا اخی ہو، نیکی اس کا باپ ہو۔

امام جعفر الصادق علیہ السلام،

اصول کافی

مہمان کی عزت افزائی

حریز ! امام صادقؑ کی خدمت میں جہینہ کی ایک جماعت وارد ہوئی، آپ نے با قاعدہ ضیافت فرمائی اور چلتے وقت کافی سامان اور ہدایا بھی دیدیے لیکن غلاموں سے فرمادیا کہ خبر دار سامان باندھنے، سمیٹنے میں ان کی مدد نہ کرنا، ان لوگوں نے گذارش کی کہ فرزند رسول ! اس قدر ضیافت کے بعد غلاموں کو امداد سے کیوں روک دیا؟ فرمایا، ہم اپنے مہمانوں کی جانے میں امداد نہیں کرتے ہیں۔ ہمارا منشاء یہی ہوتا ہے کہ مہمان مقیم رہے تاکہ صاحب خانہ میزانی کی برکتوں سے مستفید ہوتا رہے۔ ۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

امالی صدوق 437 / 9، روضۃ الواعظین ص 233۔

مہمانداری

عبید بن ابی عبداللہ البغدادی ! امام رضاؑ کی خدمت میں ایک مہمان آیا اور رات گئے تک حضرت سے باتیں کرتا رہا، یہاں تک کہ چراغ ٹمٹانے لگا، اس نے چاہا کہ ٹھیک کر دے، آپ نے روک دیا اور خود ٹھیک کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم وہ قوم ہیں جو اپنے مہمانوں سے کام نہیں لیتے ہیں۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 6 ص 283 / 2۔

ناراضگی

بہتر وہ ہے جو دیر سے ناراض ہو اور جلدی مان جائے۔ بدتر وہ ہے جو جلدی غصے میں آئے اور دیر سے راضی ہو۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

ناشکری

جب تمہیں تھوڑی بہت نعمتیں حاصل ہوں، تو ناشکری سے انہیں اپنے تک آنے سے پہلے نہ بھگا دو۔

قول امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

ناصبی

ناصبی وہ نہیں جو ہم سے عداوت رکھے، کیونکہ دنیا میں تمہیں ایک فرد بھی ایسا نہیں ملے گا جو اعلانیہ کہے کہ میں مُحمدؐ و آل مُحمدؐ سے عداوت رکھتا ہوں۔ ناصبی وہ ہے جو یہ سمجھ کر تم سے عداوت رکھے کہ تم ہم سے محبت رکھتے ہو اور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہو۔

جس نے ہمارے دشمن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تو اُسے یوں سمجھنا چاہیے کہ اس نے ہمارے ایک محب کو قتل کیا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

ناکامی

جس کا رابطہ اللہ کے ساتھ ہو وہ ناکام نہیں ہوتا۔ ناکام وہ ہوتا ہے جس کی امیدیں دنیا سے وابستہ ہوں۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

نبوت و امامت

ایک مرتبہ جبرئیل پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس دو انار لائے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان میں ایک انار خود کھالیا۔ اور دوسرے کے دو ٹکڑے کیئے۔ آدھا خود کھایا اور آدھا علیؑ علیہ السلام کو دیا۔ پھر پوچھا، بھائی تم جانتے ہو کہ یہ دو انار کیا تھے۔ جناب علی علیہ السلام نے کہا نہیں۔ فرمایا پہلا انار نبوت کا تھا، اس میں تمہارا حصہ نہیں، دوسرا علم کا تھا اس میں تم میرے شریک ہو۔ جو بھی علم اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیا انہوں نے جناب علی علیہ السلام کو بھی تعلیم کیا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الحجت

نبیؐ اور محدث اور امام

نبیؐ وہ ہے جو فرشتہ کو خواب میں دیکھتا ہے، اس کی آواز سنتا ہے لیکن بظاہر بیداری کی حالت میں نہیں دیکھتا۔ رسولؐ وہ ہے جو خواب میں بھی اور بظاہر حقیقت میں بھی فرشتہ کو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے۔ اور امام فرشتہ کی آواز سنتا ہے مگر دیکھتا نہیں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب الحجت

نبی حق ولایت

کوئی نبیؑ نہیں آیا مگر یہ کہ اس نے ہمارے حق کی معرفت کرائی اور ہماری فضیلت ہمارے غیر پر ثابت کی۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

نصرانی و یہودی کے لئے دعا

اگر کوئی نصرانی یا یہودی تم پر احسان کردے اور تم اسے دعا دینا چاہو تو اسی دنیاوی رزق کے لئے دعا مانگ سکتے ہو۔ کہ اللہ اس کے دنیاوی رزق میں اضافہ کردے۔ اسکی آخرت کے لئے تمہاری دعا قبول نہیں ہو گی۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام اصول کافی،
کتاب العشرہ

نصرت امام

جو شخص ہمارے دشمن کے مقابے میں زُبان سے ہماری مدد کرے گا، قیاُمت کے دن اللہ اپنے سامنے اُس کو اپنی دلیل و حجت پیش کرنے کی اور بولنے کی اجازت عطا فرمائے گا۔

امام مُحمدؑ باقر علیہ الصلوۃ والسلام

نصرت امام حُسینؑ

اللہ نے امام حُسین ابن علی علیہ الصلوۃ والسلام پر اپنی نصرت نازل کی۔ یہاں تک کہ زمین و آسمان میں فرشتے بھر گئے۔ نصرت قبول کرنے اور خدا سے ملاقات کرنے کے درمیان امام نے ملاقات الہیٰ کو اختیار کیا۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام،
اصول کافی، کتاب الحجت

نعمت

کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہیں نعمتیں دے کر رفتہ رفتہ عذاب کا مستحق بنایا جاتا ہے اور کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اللہ کی پردہ پوشی سے دھوکا کھائے ہوئے ہیں اور اپنے بارے میں اچھے الفاظ سن کر فریب میں پڑ گئے ہیں اور مہلت دینے سے زیادہ اللہ کی جانب سے کوئی بڑی آزمائش نہیں ہے۔

قول امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نفس

جب آنکھیں نفس کی پسندیدہ چیزیں دیکھنے لگیں، تو دل انجام سے اندھا ہو جاتا ہے۔

قول امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نقصان پر افسوس

عیسیٰ بن مریم (ع) نے اپنے حواریوں سے کھا: اے بنی اسرائیل ! جو کچھ مال دنیا تمھارے ہاتھ سے چلا جائے اس پر افسوس نہ کرو ۔جس طرح اھل دنیا، دنیا کو حاصل کرکے دین کے ہاتھ سے چلے جانے پر افسوس نھیں کرتے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام
(اصول کافی ج 3 ص/ 205)

نماز

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب پر کسی کام کو مقدم نہیں فرماتے تھے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

علل الشرائع ص 350 /5 تنبیہ الخواطر 2 ص 78۔

نماز

میرے پدر بزرگوار کہا کرتے تھے کہ حضرت علیؑ بن الحسینؑ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو جیسے درخت کا تنہ کہ جب ہوا ہلا دیگی تبھی ہلے گا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 3 ص 200 /4، فلاح السائل ص 161 از جہم بن حمید۔

نماز

امام حسنؑ نماز پڑھ رہے تھے، ایک شخص آپ کے سامنے سے گذر گیا تو بعض لوگوں نے اسے ٹوک دیا، نماز تمام کرنے کے بعد آپ نے دریافت کیا کہ تم نے کیوں ٹوکا؟ اس نے کہا کہ یہ آپ کے اور محراب کے درمیان حائل ہوگیا تھا، فرمایا افسوس ہے تیرے حال پر بھلا میرے اور خدا کے درمیان کوئی حائل ہوسکتا ہے جو رگ گردن سے زیادہ قریب ہے۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

التوحید ص 184 / 22 از منیف عن الصادق۔

نماز

"لَیْسَ مِنّیْ مَنْ اِسْتَخَفَّ بِالصَّلٰوۃِ لَایَرِدُ عَلَیَّ الحَوْضَ لَاوَاللّٰہِ جو کوئی نماز کو حقیر شمار کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں۔ اللہ کی قسم وہ مجھ سے نہیں، اللہ کی قسم وہ حوضِ کوثر پر میرے نزدیک نہیں پہنچ سکتا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم،

(بحار الانوار)

نماز

اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور شدت خوف خدا سے اس طرح لرز ہے جیسے پتیلی میں پانی کھول رہا ہو۔

مطرّف بن عبداللہ

عیون اخبار الرضاؑ 2 ص 299، خصال ص 283، احتجاج 1 ص 519 / 127 فلاح السائل ص 161۔

نمازِ امام حسنؑ

امام حسنؑ بن علیؑ اپنے دور میں سب سے زیادہ عابد، زاہد اور افضل تھے، پیادہ حج فرماتے تھے بلکہ بعض اوقات ننگے پیر چلتے تھے، جب موت کو یاد کرتے تھے یا قبر کا ذکر کرتے تھے، یا میدان حشر کا ذکر کرتے تھے، یا صراط پر گذرنے کا ذکر کرتے تھے یا خدا کی بارگاہ میں حاضری کا ذکر کرتے تھے تو اس قدر روتے تھے کہ بیہوش ہو جاتے تھے اور جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو ایک ایک جوڑ کانپنے لگتا تھا اور جنت و جہنم کا ذکر کرتے تھے اور جہنم سے پناہ مانگتے تھے کتاب خدا میں کسی بھی" یا ایہا الذین امنوا" کی تلاوت کرتے تھے تو کہتے تھے" لبیک اللہم لبیک" اور ہر حال میں ہمیشہ ذکر خدا میں مصروف نظر آتے تھے۔

امام علی زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

امالی الصدوق 8/150،

نمازِ امام زین العابدینؑ

امام زین العابدینؑ نماز شب میں وتر میں تین سو مرتبہ العفو العفو کہا کرتے تھے۔

من لایحضرہ الفقیہ 1 ص 489 / 1408۔

نمازِ سیدہ

میری بیٹی فاطمہ جب محراب عبادت میں خدا کے سامنے کھڑی ہوتی ہے تو اس کا نور ملائکہ آسمان کے سامنے اسی طرح جلوہ گر ہوتا ہے جس طرح ستاروں کا نور اہل زمین کے لئے، اور پروردگار ملائکہ سے فرماتا ہے کہ دیکھو یہ میری کنیز فاطمہؑ میری تمام کنیزوں کی سردار میرے سامنے کھڑی ہے اور اس کا جوڑ جوڑ کانپ رہا ہے اور وہ دل و جان سے میری عبادت کی طرف متوجہ ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

امالی صدوق ص 100 / 2، الفضائل ابن شاذان ص 8 از ابن عباس۔

نماز شفاعت

"لَاتَنَالُ شَفَاعَتُنَا مَنِ اِسْتَخَفَّ بِصَلَاتِہٖ، ہماری شفاعت ان لوگوں کو نہیں ملتی جنہوں نے نماز کو حقیر سمجھا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام،

فروع کافی ج ۳ ص ۲۶۱

نماز شکر و احسان

اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو تین چیزوں سے مربوط کیا ہے کہ ان کے بغیر قبول نھیں کرے گا۔ نماز کو زکوۃ کے ساتھ ذکر کیا ہے، لھذا اگر کوئی نماز پڑہے اور زکوۃ نہ دے تو اس کی نماز قابل قبول نھیں ہے۔اپنے شکر کو والدین کے شکر کے ساتھ ذکر کیا ہے، لھذا اگر کوئی والدین کا احترام نہ کرے تو اس نے خدا کا احترام نھیں کیا۔اور قرآن میں تقوی کے ساتھ رحم کا حکم دیا ہے، لھذا اگر کوئی عزیز و اقارب کی احوال پرسی نہ کرے اور ان پر احسان نہ کرے تو وہ متقی شمار نھیں ہوگا۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

(عیون اخبار الرضا ج/ 1 ص/ 258)

نماز کے بعد دعا

جناب امیر المومنین علی مُرتضٰی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ جب وہ دنیا سے جائے تو گناہوں سے اس طرح پاک ہو جیسے خالص سونا جس میں کوئی میل نہ اور کسی کی حق تلفی کرنے کا جرم اس کی گردن پر نہ ہو کہ جس کا کوئی مطالبہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ پانچوں وقت کی نماز کے بعد 12 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے پھر دعا کے لئے ہاتھ پھیلائے اور کہے۔۔۔اے اللہ میں تیرے پوشیدہ و مخزون و پاک و مبارک نام کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے اسم عظیم اور تیری سلطنت قدیم کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو رحمتین نازل فرما محمدؐ اور ان کا آل پر۔اے عطیات کے بخشنے والے۔اے اسیروں کو آزاد کرانے والے اور اے لوگوں کی گردنوں کو جہنم سے چھڑانے والے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تُو محمدؐ وآل محمدؐ پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور میری گردن کو جہنم سے چھڑا دے اور مجھے دنیا سے امن کے ساتھ نکال اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل کر۔اور میری دعا کو اول میں فلاح، درمیان میں کامیابی اور آخر میں صلاح قرار دے۔ بیشک تُو غیب کا جاننے والا ہے۔امیر المومنین جناب علی مرتضٰی علیہ السلام نے مزید فرمایا کہ یہ دعا ان اسرار میں سے ہے جن کی تعلیم پیغمبر اکرم جناب مُحمد مصطفٰیؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے دی اور مجھے حکم دیا کہ میں حسنؑ و حُسینؑ کو بھی یہ دعا تعلیم دوں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

، کتب شیخ صدوق

نور امام

لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو پھونکوں سے بجھا دیں یعنی امامت کو ختم کر دیں۔اللہ نے فرمایا کہ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر اور اس نور پر ایمان لے آو جس کو ہم نے نازل کیا سے مراد نور امامت ہے۔

امام علی رضا علیہ الصلوۃ والسلام،

اصول کافی، کتاب الحجت

نہج البلاغہ سے اقوال امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

فتنہ و فساد میں اس طرح رہو جس طرح اونٹ کا وہ بچہ جس نے ابھی اپنی عمر کے دو سال ختم کیئے ہوں کہ نہ تو اس کی پیٹھ پر سواری کی جا سکتی ہے اور نہ اس کے تھنوں سے دودھ دوہا جا سکتا ہے۔

جس نے طمع کو اپنا شعار بنایا, اس نے اپنے کو سبک کیا اور جس نے اپنی پریشان حالی کا اظہار کیا وہ ذلت پر آمادہ ہو گیا, اور جس نے اپنی زبان کو قابو میں نہ رکھا, اس نے خود اپنی بے وقعتی کا سامان کر لیا.

بخل ننگ و عار ہے اور بزدلی نقص و عیب ہے اور غربت مرد زیرک و دانا کی زبان کو دلائل کی قوت دکھانے سے عاجز بنا دیتی ہے اور مفلس اپنے شہر میں رہ کر بھی غریب الوطن ہوتا ہے اور عجز و درماندگی مصیبت ہے اور صبر شکیبائی شجاعت ہے اور دنیا سے بے تعلّقی بڑی دولت ہے اور پرہیزگاری ایک بڑی سپر ہے.

تسلیم و رضا بہترین مصاحب اور علم شریف ترین میراث ہے اور علمی و عملی اوصاف خلعت ہیں اور فکر صاف شفاف آئینہ ہے.

عقلمند کا سینہ اس کے بھیدوں کا مخزن ہوتا ہے اور کشادہ روئی محبت و دوستی کا پھندا ہے اور تحمّل و بردباری عیبوں کا مدفن ہے. (یا اس فقرہ کے بجائے حضرت نے یہ فرمایا کہ) صلح صفائی عیبوں کو ڈھانپنے کا ذریعہ ہے.

جو شخص اپنے کو بہت پسند کرتا ہے وہ دوسروں کو ناپسند ہو جاتا ہے اور صدقہ کامیاب دوا ہے, اور دنیا میں بندوں کے جو اعمال ہیں وہ آخرت میں ان کی آنکھوں کے سامنے ہوں گے

یہ انسان تعجب کے قابل ہے کہ وہ چربی سے دیکھتا ہے اور گوشت کے لوتھڑے سے بولتا ہے اور ہڈی سے سنتا ہے اور ایک سوراخ سے سانس لیتا ہے.

جب دنیا (اپنی نعمتوں کو لے کر) کسی کی طرف بڑھتی ہے تو دوسروں کی خوبیاں بھی اسے عاریت دے دیتی ہے. اور جب اس سے رخ موڑ لیتی, تو خود اس کی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے.

لوگوں سے اس طریقہ سے ملو کہ اگر مر جاؤ تو تم پر روئیں اور زندہ رہو تو تمہارے مشتاق ہوں.

دشمن پر قابو پاؤ تو اس قابو پانے کا شکرانہ اس کو معاف کر دینا قرار دو.

لوگوں میں بہت درماندہ وہ ہے جو اپنی عمر میں کچھ بھلائی اپنے لیے نہ حاصل کر سکے, اور اس سے بھی زیادہ درماندہ وہ ہے جو پا کر اسے کھو دے.

جب تمہیں تھوڑی بہت نعمتیں حاصل ہوں تو ناشکری سے انہیں اپنے تک پہنچنے سے پہلے بھگا نہ دو.

جسے قریبی چھوڑ دیں اسے بیگانے مل جائیں گے.

ہر فتنہ میں پڑ جانے والا قابل عتاب نہیں ہوتا.

سب معاملے تقدیر کے آگے سرنگوں ہیں یہاں تک کہ کبھی تدبیر کے نتیجہ میں موت ہو جاتی ہے.

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے متعلق کہ بڑھاپے کو (خضاب کے ذریعہ) بدل دو. اور یہود سے مشابہت اختیار نہ کرو. آپ علیہ السّلام سے سوال کیا گیا, تو آپ علیہ السّلام نے فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اس موقع کے لیے فرمایا تھا. جب کہ دین (والے) کم تھے اور اب جب کہ اس کا دامن پھیل چکا ہے اور سینہ ٹیک کر جم چکا ہے تو ہر شخص کو اختیار ہے.

ان لوگوں کے بارے میں کہ جو آپ کے ہمراہ ہو کر لڑنے سے کنارہ کش رہے. فرمایا ان لوگوں نے حق کو چھوڑ دیا اور باطل کی بھی نصرت نہیں کی.

جو شخص امید کی راہ میں بگٹٹ دوڑتا ہے وہ موت سے ٹھوکر کھاتا ہے.

بامروت لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کرو. (کیونکہ) ان میں سے جو بھی لغزش کھا کر گرتا ہے تو اللہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اسے اوپر اٹھا لیتا ہے.

خوف کا نتیجہ ناکامی اور شرم کا نتیجہ محرومی ہے اور فرصت کی گھڑیاں (تیز رو) ابر کی طرح گزر جاتی ہیں. للذا بھلائی کے ملے ہوئے موقعوں کو غنیمت جانو.

ہمارا ایک حق ہے اگر وہ ہمیں دیا گیا تو ہم لے لیں گے. ورنہ ہم اونٹ کے پیچھے والے پٹھوں پر سوار ہوں گے. اگرچہ شب روی طویل ہو.

جسے اس کے اعمال پیچھے ہٹا دیں اسے حسب و نسب آگے نہیں بڑھا سکتا.

کسی مضطرب کی داد فریاد سننا, اور مصیبت زدہ کو مصیبت سے چھٹکارا دلانا بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ ہے.

اے آدم علیہ السّلام کے بیٹے جب تو دیکھے کہ اللہ تجھے پے در پے نعمتیں دے رہا ہے اور تو اس کی نافرمانی کر رہا ہے تو اس سے ڈرتے رہنا.

جس کسی نے بھی کوئی بات دل میں چھپا کہ رکھنا چاہی وہ اس کی زبان سے بے ساختہ نکلے ہوئے الفاظ اور چہرہ کے آثار سے نمایاں ضرور ہو جاتی ہے.

مرض میں جب تک ہمت ساتھ دے چلتے پھرتے رہو.

بہترین زہد، زہد کا مخفی رکھنا ہے.

جب تم (دنیا کو) پیٹھ دکھا رہے ہو. اور موت تمہاری طرف رخ کئے ہوئے بڑھ رہی ہے تو پھر ملاقات میں دیر کیسی؟

ڈرو! ڈرو! اس لیے کہ بخدا اس نے اس حد تک تمہاری پردہ پوشی کی ہے, کہ گویا تمہیں بخش دیا ہے.

حضرت علیہ السّلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا. ایمان چار ستونوں پر قائم ہے. صبر, یقین, عدل اور جہاد. پھر صبر کی چار شاخیں ہیں. اشتیاق, خوف, دنیا سے بے اعتنائی اور انتظار. اس لیے کہ جو جنت کا مشتاق ہو گا, وہ خواہشوں کو بھلا دے گا اور جو دوزخ سے خوف کھائے گا وہ محرمات سے کنارہ کشی کرے گا اور جو دنیا سے بے اعتنائی اختیار کرے گا, وہ مصیبتوں کو سہل سمجھے گا اور جسے موت کا انتظار ہو گا, وہ نیک کاموں میں جلدی کرے گا. اور یقین کی بھی چار شاخیں ہیں. روشن نگاہی, حقیقت رسی, عبرت اندوزی اور اگلوں کا طور طریقہ. چنانچہ جو دانش و آگہی حاصل کرے گا اس کے سامنے علم و عمل کی راہیں واضح ہو جائیں گی. اور جس کے لیے علم و عمل آشکار ہو جائے گا, وہ عبرت سے آشنا ہو گا وہ ایسا ہے جیسے وہ پہلے لوگوں میں موجود رہا ہو اور عدل کی بھی چار شاخیں ہیں, تہوں تک پہنچنے والی فکر اور علمی گہرائی اور فیصلہ کی خوبی اور عقل کی پائیداری. چنانچہ جس نے غور و فکر کیا, وہ علم کی گہرائیوں میں اترا, وہ فیصلہ کے سر چشموں سے سیراب ہو کر پلٹا اور جس نے حلم و بردباری اختیار کی. اس نے اپنے معاملات میں کوئی کمی نہیں کی اور لوگوں میں نیک نام رہ کر زندگی بسر کی اور جہاد کی بھی چار شاخیں ہیں. امر بالمعروف, نہی عن المنکر, تمام موقعوں پر راست گفتاری اور بد کرداروں سے نفرت. چنانچہ جس نے امر بالمعروف کیا, اس نے مومنین کی پشت مضبوط کی, اور جس نے نہی عن المنکر کیا اس نے کافروں کو ذلیل کیا اور جس نے تمام موقعوں پر سچ بولا, اس نے اپنا فرض ادا کر دیا اور جس نے فاسقوں کو برا سمجھا اور اللہ کے لیے غضبناک ہوا اللہ بھی اس کے لیے دوسروں پر غضبناک ہو گا اور قیامت کے دن اس کی خوشی کا سامان کرے گا. کفر بھی چار ستونوں پر قائم ہے. حد سے بڑھی ہوئی کاوش, جھگڑالو پن, کج روی اور اختلاف. تو جو بے جا تعمق و کاوش کرتا ہے, وہ حق کی طرف رجوع نہیں ہوتا اور جو جہالت کی وجہ سے آئے دن جھگڑے کرتا ہے, وہ حق سے ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور جو حق سے منہ موڑ لیتا ہے. وہ اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی سمجھنے لگتا ہے اور گمراہی کے نشہ میں مدہوش پڑا رہتا ہے اور جو حق کی خلاف ورزی کرتا ہے, اس کے راستے بہت دشوار اور اس کے معاملات سخت پیچیدہ ہو جاتے ہیں اور بچ نکلنے کی راہ اس کے لیے تنگ ہو جاتی ہے, شک کی بھی چار شاخیں ہیں, کٹ حجتی خوف سر گردانی اور باطل کے آگے جبیں سائی. چنانچہ جس نے لڑائی جھگڑے کو شیوہ بنا لیا, اس کی رات کبھی صبح سے ہمکنار نہیں ہو سکتی اور جس کو سامنے کی چیزوں نے ہول میں ڈال دیا, وہ الٹے پیر پلٹ جاتا ہے اور جو شک و شبہہ میں سر گرداں رہتا ہے. اسے شیاطین اپنے پنجوں سے روند ڈالتے ہیں اور جس نے دنیا و آخرت کی تباہی کے آگے سر تسلیم خم کر دیا. وہ دو جہاں میں تباہ و برباد ہوا.

نیک کام کرنے والا خود اس کام سے بہتر اور برائی کا مرتکب ہونے والا خود اس برائی سے بدتر ہے.

سخاوت کرو, لیکن فضول خرچی نہ کرو اور جزرسی کرو, مگر بخل نہیں.

بہترین دولت مندی یہ ہے کہ تمناؤں کو ترک کرے.

جو شخص لوگوں کے بارے میں جھٹ سے ایسی باتیں کہہ دیتا ہے جو انہیں ناگوار گزریں, تو پھر وہ اس کے لیے ایسی باتیں کہتے ہیں کہ جنہیں وہ جانتے نہیں.

جس نے طول طویل امیدیں باندھیں, اس نے اپنے اعمال بگاڑ لیے.

امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ السّلام سے شام کی جانب روانہ ہوتے وقت مقام انبار کے زمینداروں کا سامنا ہوا, تو وہ آپ کو دیکھ کر پیادہ ہو گئے اور آپ کے سامنے دوڑنے لگے. آپ نے فرمایا یہ تم نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ یہ ہمارا عام طریقہ ہے. جس سے ہم اپنے حکمرانوں کی تعظیم بجالاتے ہیں. آپ نے فرمایا. خدا کی قسم اس سے تمہارے حکمرانوں کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا البتہ تم اس دنیا میں اپنے کو زحمت و مشقت میں ڈالتے ہو, اور آخرت میں اس کی وجہ سے بدبختی مول لیتے ہو, وہ مشقت کتنی گھاٹے والی ہے جس کا نتیجہ سزائے اخروی ہو, اور وہ راحت کتنی فائدہ مند ہے جس کا نتیجہ دوزخ سے امان ہو.

اپنے فرزند حضرت حسن علیہ السلام سے فرمایا مجھ سے چار, اور پھر چار باتیں یاد رکھو. ان کے ہوتے ہوئے جو کچھ کروگے, وہ تمہیں ضرر نہ پہنچائے گا سب سے بڑی ثروت عقل و دانش ہے اور سب سے بڑی ناداری حماقت و بے عقلی ہے اور سب سے بڑی وحشت غرور خود بینی ہے اور سب سے بڑا جوہر ذاتی حسن اخلاق ہے.

اے فرزند! بیوقوف سے دوستی نہ کرنا کیونکہ وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا, تو نقصان پہنچائے گا. اور بخیل سے دوستی نہ کرنا کیونکہ جب تمہیں اس کی مدد کی انتہائی احتیاج ہوگی, وہ تم سے دور بھاگے گا. اور بدکردار سے دوستی نہ کرنا, وہ تمہیں کوڑیوں کے مول بیچ ڈالے گا اور جھوٹے سے دوستی نہ کرنا کیونکہ وہ سراب کے مانند تمہارے لیے دور کی چیزوں کو قریب اور قریب کی چیزوں کو دور کرکے دکھائے گا.

مستحبات سے قرب الٰہی نہیں حاصل ہوسکتا, جب کہ وہ واجبات میں سدراہ ہوں.

عقل مند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہے اور بے قوف کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہے.

اپنے ایک ساتھی سے اس کی بیماری کی حالت میں فرمایا. اللہ نے تمہارے مرض کو تمہارے گناہوں کو دور کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے. کیونکہ خود مرض کا کوئی ثواب نہیں ہے. مگر وہ گناہوں کو مٹاتا, اور انہیں اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں. ہاں! ثواب اس میں ہوتا ہے کہ کچھ زبان سے کہا جائے اور کچھ ہاتھ پیروں سے کیا جائے, اور خداوند عالم اپنے بندوں میں سے نیک نیتی اور پاکدامنی کی وجہ سے جسے چاہتا ہے جنت میں داخل کرتا ہے.

جناب ابن ارت کے بارے میں فرمایا. خدا خباب ابن ارت پر رحمت اپنی شامل حال فرمائے وہ اپنی رضامندی سے اسلام لائے اور بخوشی ہجرت کی اور ضرورت بھر قناعت کی اور اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی رہے اور مجاہدانہ شان سے زندگی بسر کی.

خوشا نصیب اس کے جس نے آخرت کو یاد رکھا, حساب وکتاب کے لیے عمل کیا. ضرورت بھر قناعت کی اور اللہ سے راضی و خوشنود رہا.

اگر میں مومن کی ناک پر تلواریں لگاؤں کہ وہ مجھے دشمن رکھے, تو جب بھی وہ مجھ سے دشمنی نہ کرے گا. اور اگر تمام متاعِ دنیا کافر کے آگے ڈھیر کردوں کہ وہ مجھے دوست رکھے تو بھی وہ مجھے دوست نہ رکھے گا اس لیے کہ یہ وہ فیصلہ ہے جو پیغمبر امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے ہو گیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اے علی علیہ السّلام! کوئی مومن تم سے دشمنی نہ رکھے گا اور کوئی منافق تم سے محبت نہ کرے گا.

وہ گناہ جس کا تمہیں رنج ہو اللہ کے نزدیک اس نیکی سے کہیں اچھا ہے جو تمہیں خود پسند بنا دے.

انسان کی جتنی ہمت ہو اتنی ہی اس کی قدر و قیمت ہے اور جتنی مروت اور جوانمردی ہو گی اتنی ہی راست گوئی ہو گی, اور جتنی حمیت و خودداری ہو گی اتنی ہی شجاعت ہو گی اور جتنی غیرت ہو گی اتنی ہی پاک دامنی ہو گی.

کامیابی دور اندیشی سے وابستہ ہے اور دور اندیشی فکر و تدبر کو کام میں لانے سے اور تدبر بھیدوں کو چھپا کر رکھنے سے.

بھوکے شریف اور پیٹ بھرے کمینے کے حملہ سے ڈرتے رہو.

لوگوں کے دل صحرائی جانور ہیں, جو کہ ان کو سدھائے گا, اس کی طرف جھکیں گے.

جب تک تمہارے نصیب یاور ہیں تمہارے عیب ڈھکے ہوئے ہیں.

معاف کرنا سب سے زیادہ اسے زیب دیتا ہے جو سزا دینے پر قادر ہو.

سخاوت وہ ہے جو بن مانگے ہو, اور مانگے سے دینا یا شرم ہے یا بدگوئی سے بچنا.

عقل سے بڑھ کر کوئی ثروت نہیں اور جہالت سے بڑھ کر کوئی بے مائیگی نہیں. ادب سے بڑھ کر کوئی میراث نہیں اور مشورہ سے زیادہ کوئی چیز معین و مددگار نہیں.

صبر دو طرح کا ہوتا ہے ایک ناگوار باتوں پر صبر اور دوسرے پسندیدہ چیزوں سے صبر.

دولت ہو تو پردیس میں بھی دیس ہے اور مفلسی ہو تو دیس میں بھی پردیس

قناعت وہ سرمایہ ہے جو ختم نہیں ہو سکتا.

مال نفسانی خواہشوں کا سرچشمہ ہے.

جو (برائیوں سے) خوف دلائے وہ تمہارے لیے مژدہ سنانے والے کے مانند ہے.

زبان ایک ایسا درندہ ہے کہ اگر اسے کھلا چھوڑ دیا جائے تو پھاڑ کھائے.

عورت ایک ایسا بچھو ہے جس کے لپٹنے میں بھی مزہ آتا ہے.

جب تم پر سلام کیا جائے تو اس سے اچھے طریقہ سے جواب دو. اور جب تم پر کوئی احسان کرے تو اس سے بڑھ چڑھ کر بدلہ دو, اگرچہ اس صورت میں بھی فضیلت پہل کرنے والے ہی کی ہو گی.

سفارش کرنے والا امیدوار کے لیے بمنزلہ پر و بال ہوتا ہے.

دنیا والے ایسے سواروں کے مانند ہیں جو سو رہے ہیں اور سفر جاری ہے.

دوستوں کو کھو دینا غریب الوطنی ہے.

مطلب کا ہاتھ سے چلا جانا اہل کے آگے ہاتھ پھیلانے سے آسان ہے.

نااہل کے سامنے حاجت پیش کرنے سے جو شرمندگی حاصل ہوتی ہے وہ محرومی کے اندوہ سے کہیں زیادہ روحانی اذیت کا باعث ہوتی ہے. اس لیے کے مقصد سے محرومی کو برداشت کیا جاسکتا ہے. مگر ایک دنی و فرومایہ کی زیر باری ناقابل برداشت ہوتی ہے. چنانچہ ہر باحمیت انسان نااہل کے ممنون احسان ہونے سے اپنی حرمان نصیبی کو ترجیح دے گا, اور کسی پست و دنی کے آگے دست سوال دراز کرنا گوارا نہ کرے گا.

تھوڑا دینے سے شرماؤ نہیں کیونکہ خالی ہاتھ پھیرنا تو اس سے بھی گری ہوئی بات ہے.

عفت فقر کا زیور ہے اور شکر دولت مندی کی زینت ہے.

اگر حسب منشا تمہارا کام نہ بن سکے تو پھر جس حالت میں ہو مگن رہو.

جاہل کو نہ پاؤ گے مگر یا حد سے آگے بڑھا ہو, اور یا اس سے بہت پیچھے.

جب عقل بڑھتی ہے, تو باتیں کم ہو جاتی ہیں.

زمانہ جسموں کو کہنہ و بوسیدہ اور آرزوؤں کو دور کرتا ہے. جو زمانہ سے کچھ پا لیتا ہے. وہ بھی رنج سہتا ہے اور جو کھو دیتا ہے وہ تو دکھ جھیلتا ہی ہے.

جو لوگوں کا پیشوا بنتا ہے تو اسے دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے اپنے کو تعلیم دینا چاہیے اور زبان سے درس اخلاق دینے سے پہلے اپنی سیرت و کردار سے تعلیم دینا چاہیے . اور جو اپنے نفس کی تعلیم و تادیب کر لے , وہ دوسروں کی تعلیم و تادیب کرنے والے سے زیادہ احترام کا مستحق ہے .

انسان کی ہر سانس ایک قدم ہے جو اسے موت کی طرف بڑھائے لیے جا رہا ہے .

جو چیز شمار میں آئے اسے ختم ہونا چاہیے اور جسے آنا چاہیے , وہ آ کر رہے گا .

جب کسی کام میں اچھے برے کی پہچان نہ رہے تو آغاز کو دیکھ کر انجام کو پہچان لینا چاہیے .

جب ضرار ابن ضمرۃ صنبائی معاویہ کے پاس گئے اور معاویہ نے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ السّلام کے متعلق ان سے سوال کیا , تو انہوں نے کہا کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے بعض موقعوں پر آپ کو دیکھا جب کہ رات اپنے دامن ظلمت کو پھیلا چکی تھی . تو آپ محراب عبادت میں استادہ ریش مبارک کو ہاتھوں میں پکڑے ہوئے مار گزیدہ کی طرح تڑپ رہے تھے اور غم رسیدہ کی طرح رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے . اے دنیا ! اے دنیا دور ہو مجھ سے . کیا میرے سامنے اپنے کو لاتی ہے ؟ یا میری دلدادہ و فریفتہ بن کر آئی ہے . تیرا وہ وقت نہ آئے (کہ تو مجھے فریب دے سکے) بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے , جا کسی اور کو جل دے مجھے تیری خواہش نہیں ہے . میں تو تین بار تجھے طلاق دے چکا ہوں کہ جس کے بعد رجوع کی گنجائش نہیں . تیری زندگی تھوڑی , تیری اہمیت بہت ہی کم اور تیری آرزو ذلیل و پست ہے افسوس زادِ راہ تھوڑا , راستہ طویل سفر دور دراز اور منزل سخت ہے .

ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا ہمارا اہل شام سے لڑنے کے لیے جانا قضا و قدر سے تھا ؟ تو آپ نے ایک طویل جواب دیا . جس کا ایک منتخب حصہ یہ ہے .

خدا تم پر رحم کرے شاید تم نے حتمی و لازمی قضاء و قدر سمجھ لیا ہے (کہ جس کے انجام دینے پر ہم مجبور ہیں) اگر ایسا ہوتا تو پھر نہ ثواب کا کوئی سوال پیدا ہوتا نہ عذاب کا نہ وعدے کے کچھ معنی رہتے نہ وعید کے . خداوند عالم نے تو بندوں کو خود مختار بنا کر مامور کیا ہے اور (عذاب سے) ڈراتے ہوئے نہی کی ہے ۔ اُس نے سہل و آسان تکلیف دی ہے اور دشواریوں سے بچائے رکھا ہے وہ تھوڑے کئے پر زیادہ اجر دیتا ہے . اس کی نافرمانی اس لیے نہیں ہوتی کہ وہ دب گیا ہے اور نہ اس کی اطاعت اس لیے کی جاتی ہے کہ اس نے مجبور کر رکھا ہے اس نے پیغمبروں کو بطور تفریح نہیں بھیجا اور بندوں کے لیے کتابیں بے فائدہ نہیں اتاری ہیں اور نہ آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کو بیکار پیدا کیا ہے . یہ تو ان لوگوں کا خیال ہے . جنہوں نے کفر اختیار کیا آتش جہنم کے عذاب سے

حکمت کی بات جہاں کہیں ہو , اسے حاصل کرو , کیونکہ حکمت منافق کے سینہ میں بھی ہوتی ہے . لیکن جب تک اس (کی زبان) سے نکل کر مومن کے سینہ میں پہنچ کر دوسری حکمتوں کے ساتھ بہل نہیں جاتی تڑپتی رہتی ہے .

حکمت مومن ہی کی گمشدہ چیز ہے اسے حاصل کرو , اگرچہ منافق سے لینا پڑے .

ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے , جو اس شخص میں ہے .

تمہیں ایسی پانچ باتوں کی ہدایت کی جاتی ہے . کہ اگر انہیں حاصل کرنے کے لیے اونٹوں کو ایڑ لگا کر تیز ہنگاؤ , تو وہ اسی قابل ہوں گی . تم میں سے کوئی شخص اللہ کے سوا کسی سے آس نہ لگائے اور اس کے گناہ کے علاوہ کسی شے سے خوف نہ کھائے اور اگر تم میں سے کسی سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے کہ جسے وہ نہ جانتا ہو تو یہ کہنے میں نہ شرمائے کہ میں نہیں جانتا اور اگر کوئی شخص کسی بات کو نہیں جانتا تو اس کے سیکھنے میں شرمائے نہیں , اور صبر و شکیبائی اختیار کرو کیونکہ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو بدن سے ہوتی ہے . اگر سر نہ ہو تو بدن بیکار ہے , یونہی ایمان کے ساتھ صبر نہ ہو تو ایمان میں کوئی خوبی نہیں .

ایک شخص نے آپ کی بہت زیادہ تعریف کی حالانکہ وہ آپ سے عقیدت وارادت نہ رکھتا تھا , تو آپ نے فرمایا جو تمہاری زبان پر ہے میں اس سے کم ہوں اور جو تمہارے دل میں ہے اس سے زیادہ ہوں .

تلوار سے بچے کھچے لوگ زیادہ باقی رہتے ہیں اور ان کی نسل زیادہ ہوتی ہے .

بوڑھے کی رائے مجھے جوان کی ہمت سے زیادہ پسند ہے (ایک روایت میں یوں ہے کہ بوڑھے کی رائے مجھے جوان کے خطرہ میں ڈٹے رہنے سے زیادہ پسند ہے(

اس شخص پر تعجب ہوتا ہے کہ جو توبہ کی گنجائش کے ہوتے ہوئے مایوس ہو جائے

ابو جعفر محمد ابن علی الباقر علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ السّلام نے فرمایا.

جس نے اپنے اور اللہ کے مابین معاملات کو ٹھیک رکھا, تو اللہ اس کے اور لوگوں کے معاملات سلجھائے رکھے گا اور جس نے اپنی آخرت کو سنوار لیا. تو خدا اس کی دنیا بھی سنوار دے گا اور جو خود اپنے کو وعظ و پند کرلے, تو اللہ کی طرف سے اس کی حفاظت ہوتی رہے گی.

پورا عالم و دانا وہ ہے جو لوگوں کو رحمت خدا سے مایوس اور اس کی طرف سے حاصل ہونے والی آسائش و راحت سے ناامید نہ کرے ,اور نہ انہیں اللہ کے عذاب سے بالکل مطمئن کر دے.

یہ دل بھی اسی طرح اکتا جاتے ہیں جس طرح بدن اکتا جاتے ہیں۔ لہٰذا (جب ایسا ہو تو) ان کے لیے لطیف حکیمانہ نکات تلاش کرو۔

وہ علم بہت بے قدر و قیمت ہے جو زبان تک رہ جائے، اور وہ علم بہت بلند مرتبہ ہے جو اعضا و جوارح سے نمودار ہو.

آپ سے دریافت کیا گیا کہ نیکی کیا چیز ہے تو آپ نے فرمایا کہ نیکی یہ نہیں کہ تمہارے مال و اولاد میں فراوانی ہو جائے۔ بلکہ خوبی یہ ہے کہ تمہارا علم زیادہ اور حلم بڑا ہو، اور تم اپنے پروردگار کی عبادت پر ناز کر سکو اب اگر اچھا کام کرو۔ تو اللہ کا شکر بجالاؤ، اور اگر کسی برائی کا ارتکاب کرو۔ تو توبہ و استغفار کرو، اور دنیا میں صرف دو شخصوں کے لیے بھلائی ہے۔ ایک وہ جو گناہ کرے تو توبہ سے اس کی تلافی کرے اور دوسرا وہ جو نیک کام میں تیز گام ہو.

جو عمل تقویٰ کے ساتھ انجام دیا جائے وہ تھوڑا نہیں سمجھا جا سکتا، اور مقبول ہونے والا عمل تھوڑا کیونکر ہو سکتا ہے؟

انبیاء سے زیادہ خصوصیت ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو ان کی لائی ہوئی چیزوں کا زیادہ علم رکھتے ہوں (پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی) ابراہیم سے زیادہ خصوصیت ان لوگوں کی تھی جو ان کے فرمانبردار تھے۔ اور اب اس نبی اور ایمان لانے والوں کو خصوصیت ہے۔ (پھر فرمایا) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوست وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کرے اگرچہ ان سے کوئی قرابت نہ رکھتا ہو، اور ان کا دشمن وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی کرے، اگرچہ نزدیکی قرابت رکھتا ہو۔

ایک خارجی کے متعلق آپ علیہ السّلام نے سنا کہ وہ نماز شب پڑھتا ہے اور قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو آپ نے فرمایا یقین کی حالت میں سونا شک کی حالت میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

جب کوئی حدیث سنو تو اسے عقل کے معیار پر پرکھ لو, صرف نقل الفاظ پر بس نہ کرو، کیونکہ علم کے نقل کرنے والے تو بہت ہیں اور اس میں غور کرنے والے کم ہیں۔

کچھ لوگوں نے آپ علیہ السّلام کے روبرو آپ علیہ السّلام کی مدح و ستائش کی، تو فرمایا۔ اے اللہ! تو مجھے مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے، اور ان لوگوں سے زیادہ اپنے نفس کو میں پہچانتا ہوں۔ اے خدا جو ان لوگوں کا خیال ہے ہمیں اس سے بہتر قرار دے اور ان (لغزشوں) کو بخش دے جن کا انہیں علم نہیں.

حاجت روائی تین چیزوں کے بغیر پائدار نہیں ہوتی۔ اسے چھوٹا سمجھا جائے تاکہ وہ بڑی قرار پائے اسے چھپایا جائے تاکہ وہ خود بخود ظاہر ہو، اور اس میں جلدی کی جائے تاکہ وہ خوش گوار ہوں۔

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں وہی بارگاہوں میں مقرب ہوگا جو لوگوں کے عیوب بیان کرنے والا ہو, اور وہی خوش مذاق سمجھا جائے گا, جو فاسق و فاجر ہو اور انصاف پسند کو کمزور و ناتواں سمجھا جائے گا صدقہ کو لوگ خسارہ اور صلہ رحمی کو احسان سمجھیں گے اور عبادت لوگوں پر تفوق جتلانے کے لیے ہو گی۔ ایسے زمانہ میں حکومت کا دارومدار عورتوں کے مشورے، نوخیز لڑکوں کی کار فرمائی اور خواجہ سراؤں کی تدبیر و رائے پر ہوگا.

آپ کے جسم پر ایک بوسیدہ اور پیوند دار جامہ دیکھا گیا تو آپ سے اس کے بارے میں کہا گیا، آپ نے فرمایا ! اس سے دل متواضع اور نفس رام ہوتا ہے اور مومن اس کی تاسی کرتے ہیں۔ دنیا اور آخرت آپس میں دو ناساز گار دشمن اور دو جدا جدا راستے ہیں۔ چنانچہ جو دنیا کو چاہے گا اور اس سے دل لگائے گا۔ وہ دونوں بمنزلہ مشرق و مغرب کے ہیں اور ان دونوں سمتوں کے درمیان چلنے والا جب بھی ایک سے قریب ہوگا تو دوسرے سے دور ہونا پڑے گا۔ پھر ان دونوں کا رشتہ ایسا ہی ہے جیسا دو سوتوں کا ہوتا ہے۔

نوف ابن فضالہ بکالی کہتے ہیں کہ میں نے ایک شب امیر المومنین علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ فرش خواب سے اٹھے ایک نظر ستاروں پر ڈالی اور پھر فرمایا اے نوف ! سوتے ہو یا جاگ رہے ہو ؟ میں نے کہا کہ یا امیر المومنین علیہ الصلوۃ السّلام جاگ رہا ہوں۔ فرمایا ! اے نوف !

خوشا نصیب ان کے کہ جنہوں نے دنیا میں زہد اختیار کیا، اور ہمہ تن آخرت کی طرف متوجہ رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے زمین کو فرش، مٹی کو بستر اور پانی کو شربت خوش گوار قرار دیا۔ قرآن کو سینے سے لگایا اور دعا کو سپر بنایا۔ پھر حضرت مسیح کی طرح دامن جھاڑ کر دنیا سے الگ ہوگئے. اے نوف ! داؤد علیہ السلام رات کے ایسے ہی حصہ میں اٹھے اور فرمایا کہ یہ وہ گھڑی ہے کہ جس میں بندہ جو بھی دعا مانگے مستجاب ہوگی سوا اس شخص کے جو سرکاری ٹیکس وصول کرنے والا، یا لوگوں کی برائیاں کرنے والا، یا (کسی ظالم حکومت کی) پولیس میں ہو یا سارنگی یا ڈھول تاشہ بجانے والا ہو.

اللہ نے چند فرائض تم پر عائد کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو۔ اور تمہارے حدود کار مقرر کر دیئے گئے ہیں ان سے تجاوز نہ کرو. اس نے چند چیزوں سے تمہیں منع کیا ہے اس کی خلاف ورزی نہ کرو، اور جن چند چیزوں کا اس نے حکم بیان نہیں کیا، انہیں بھولے سے نہیں چھوڑ دیا. لہٰذا خواہ مخواہ انہیں جاننے کی کوشش نہ کرو.

جو لوگ اپنی دنیا سنوارنے کے لیے دین سے ہاتھ اٹھالیتے ہیں تو خدا اس دنیاوی فائدہ سے کہیں زیادہ ان کے لیے نقصان کی صورتیں پیدا کر دیتا ہے۔

بہت سے پڑھے لکھوں کو (دین سے) بے خبری تباہ کر دیتی ہے اور جو علم ان کے پاس ہوتا ہے انہیں ذرا بھی فائدہ نہیں پہنچاتا۔

اس انسان سے بھی زیادہ عجیب وہ گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جو اس کی ایک رگ کے ساتھ آویزاں کر دیا گیا ہے اور وہ دل ہے جس میں حکمت و دانائی کے ذخیرے ہیں اور اس کے برخلاف بھی صفتیں پائی جاتی ہیں اگر اسے امید کی جھلک نظر آتی ہے تو طمع اسے ذلت میں مبتلا کرتی ہے اور اگر طمع ابھرتی ہے تو اسے حرص تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ اگر ناامیدی اس پر چھا جاتی ہے تو حسرت و اندوہ اس کے لیے جان لیوا بن جاتے ہیں اور اگر غضب اس پر طاری ہوتا ہے تو غم و غصہ شدت اختیار کرلیتا ہے اور اگر خوش و خوشنود ہوتا ہے تو حفظ ماتقدم کو بھول جاتا ہے اور اگر اچانک اس پر خوف طاری ہوتا ہے تو فکر و اندیشہ دوسری قسم کے تصورات سے اسے روک دیتا ہے۔ اگر امن امان کا دور دورہ ہوتا ہے تو غفلت اس پر قبضہ کرلیتی ہے اور اگر مال دولتمندی اسے سرکش بنا دیتی ہے اور اگر اس پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو بے تابی و بے قراری اسے رسوا کر دیتی ہے۔ اور اگر فقر و فاقہ کی تکلیف میں مبتلا ہو۔ تو مصیبت و ابتلاء اسے جکڑ لیتی ہے اور اگر بھوک اس پر غلبہ کرتی ہے۔ ناتوانی اسے اٹھنے نہیں دیتی اور اگر شکم پری بڑھ جاتی ہے تو یہ شکم پری اس کے لیے کرب و اذیت کا باعث ہوتی ہے کوتاہی اس کے لیے نقصان رساں اور حد سے زیادتی اس کے لیے تباہ کن ہوتی ہے۔

ہم (اہلبیت) ہی وہ نقطہ اعتدال ہیں کہ پیچھے رہ جانے والے کو اس سے آکر ملنا ہے اور آگے بڑھ جانے والے کو اس کی طرف پلٹ کر آنا ہے۔

حکم خدا کا نفاذ وہی کر سکتا ہے جو (حق معاملہ میں) نرمی نہ برتے عجز و کمزوری کا اظہار نہ کرے اور حرص و طمع کے پیچھے نہ لگ جائے۔

سہل ابن حنیف انصاری حضرت کو سب لوگوں میں زیادہ عزیز تھے یہ جب آپ کے ہمراہ صفین سے پلٹ کر کوفہ پہنچے تو انتقال فرماگئے جس پر حضرت نے فرمایا.

اگر پہاڑ بھی مجھے دوست رکھے گا تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔

جو ہم اہل بیت سے محبت کرے اسے جامہ فقر پہننے کے لیے آمادہ رہنا چاہیے۔

عقل سے بڑھ کر کوئی مال سود مند اور خود بینی سے بڑھ کر کوئی تنہائی وحشتناک نہیں اور تدبر سے بڑھ کر کوئی عقل کی بات نہیں اور کوئی بزرگی تقویٰ کے مثل نہیں اور خوش خلقی سے بہتر کوئی ساتھی اور ادب کے مانند کوئی میراث نہیں اور توفیق کے مانند کوئی پیشرو اور اعمال خیر سے بڑھ کر کوئی تجارت نہیں اور ثواب کا ایسا کوئی نفع نہیں اور کوئی پرہیزگاری شبہات میں توقف سے بڑھ کر نہیں اور حرام کی طرف بے رغبتی سے بڑھ کر کوئی زہد اور تفکر اور پیش بینی سے بڑھ کر کوئی علم نہیں اور ادائے فرائض کے مانند کوئی عبادت اور حیا و صبر سے بڑھ کر کوئی ایمان نہیں اور فروتنی سے بڑھ کر کوئی سرفرازی نہیں اور علم کے مانند کوئی بزرگی و شرافت نہیں حلم کے مانند کوئی عزت اور مشورہ سے مضبوط کوئی پشت پناہ نہیں

جب دنیا اور اہل دنیا میں نیکی کا چلن ہو، اور پھر کوئی شخص کسی ایسے شخص سے کہ جس سے رسوائی کی کوئی بات ظاہر نہیں ہوئی سوءِ ظن رکھے تو اس نے اس پر ظلم و زیادتی کی اور جب دنیا و اہل دنیا پر شر و فساد کا غلبہ ہو اور پھر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے حسن ظن رکھے تو اس نے (خود ہی اپنے کو) خطرے میں ڈالا.

امیر المومنین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ آپ علیہ السّلام کا حال کیسا ہے؟ تو آپ علیہ السّلام نے فرمایا کہ اس کا حال کیا ہوگا جسے زندگی موت کی طرف لیے جا رہی ہو، اور جس کی صحت بیماری کا پیش خیمہ ہو اور جسے اپنی پناہ گاہ سے گرفت میں لے لیا جائے۔

کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہیں نعمتیں دے کر رفتہ رفتہ عذاب کا مستحق بنایا جاتا ہے اور کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اللہ کی پردہ پوشی سے دھوکا کھائے ہوئے ہیں اور اپنے بارے میں اچھے الفاظ سن کر فریب میں پڑ گئے ہیں اور مہلت دینے سے زیادہ اللہ کی جانب سے کوئی بڑی آزمائش نہیں ہے۔

میرے بارے میں دو قسم کے لوگ تباہ و برباد ہوئے۔ ایک وہ چاہنے والا جو حد سے بڑھ جائے اور ایک وہ دشمنی رکھنے والا جو عداوت رکھے۔

موقع کو ہاتھ سے جانے دینا رنج و اندوہ کا باعث ہوتا ہے۔

دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے جو چھونے میں نرم معلوم ہوتا ہے مگر اس کے اندر زہر ہلاہل بھرا ہوتا ہے، فریب خوردہ جاہل اس کی طرف کھینچتا ہے اور ہوشمند و دانا اس سے بچ کر رہتا ہے۔

حضرت سے قریش کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ (قبیلہ) بنی مخزوم قریش کا مہکتا ہوا پھول ہیں، ان کے مردوں سے گفتگو اور ان کی عورتوں سے شادی پسندیدہ ہے اور بنی عبد شمس دور اندیش اور پیٹھ پیچھے کی او جھل چیزوں کی پوری روک تھام کرنے والے ہیں لیکن ہم (بنی ہاشم) تو جو ہمارے ہاتھ میں ہوتا ہے اسے صرف کر ڈالتے ہیں، اور موت آنے پر جان دیتے ہیں۔ بڑے جوانمرد ہوتے ہیں اور یہ بنی (عبد شمس) گنتی میں زیادہ حیلہ باز اور بد صورت ہوتے ہیں اور ہم خوش گفتار خیر خواہ اور خوب صورت ہوتے ہیں۔

ان دونوں قسم کے عملوں میں کتنا فرق ہے ایک وہ عمل جس کی لذت مٹ جائے لیکن اس کا وبال رہ جائے اور ایک وہ جس کی سختی ختم ہو جائے لیکن اس کا اجر و ثواب باقی رہے.

حضرت ایک جنازہ کے پیچھے جا رہے تھے کہ ایک شخص کے ہنسنے کی آواز سنی جس پر آپ نے فرمایا.

گویا اس دنیا میں موت ہمارے علاوہ دوسروں کے لیے لکھی گئی ہے اور گویا یہ حق (موت) دوسروں ہی پر لازم ہے اور گویا جن مرنے والوں کو ہم دیکھتے ہیں, وہ مسافر ہیں جو عنقریب ہماری طرف پلٹ آئیں گے. ادھر ہم انہیں قبروں میں اتارتے ہیں ادھر ان کا ترکہ کھانے لگتے ہیں گویا ان کے بعد ہم ہمیشہ رہنے والے ہیں. پھر یہ کہ ہم نے ہر پند و نصیحت کرنے والے کو وہ مرد ہو یا عورت بھلا دیا ہے اور ہر آفت کا نشانہ بن گئے ہیں.

خوشا نصیب اس کے کہ جس نے اپنے مقام پر فروتنی اختیار کی جس کی کمائی پاک و پاکیزہ نیت نیک اور خصلت و عادت پسندیدہ رہی جس نے اپنی ضرورت سے بچا ہوا مال خدا کی راہ میں صرف کیا بے کار باتوں سے اپنی زبان کو روک لیا, مردم آزادی سے کنارہ کش رہا, سنت اسے ناگوار نہ ہوئی اور بدعت کی طرف منسوب نہ ہوا.

سید رضی کہتے ہیں.

کہ کچھ لوگوں نے اس کلام کو اور اس سے پہلے کلام کو رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے.

عورت کا غیرت کرنا کفر ہے, اور مرد کا غیور ہونا ایمان ہے.

مطلب یہ ہے کہ جب مرد کو چار عورتیں تک کرنے کی اجازت ہے تو عورت کا سوت گوارانہ کرنا حلال خدا سے ناگواری کا اظہار اور ایک طرح سے حلال کو حرام سمجھنا ہے اور یہ کفر کے ہمپایہ ہے, اور چونکہ عورت کے لیے متعدد شوہر کرنا جائز نہیں ہے, اس لیے مرد کا اشتراک گوارانہ کرنا اس کی غیرت کا تقاضا اور حرام خدا کو حرام سمجھنا ہے اور یہ ایمان کے مترادف ہے.

مرد و عورت میں یہ تفریق اس لیے ہے تاکہ تولید وبقائے نسل انسانی میں کوئی روک پیدا نہ ہو, کیونکہ یہ مقصد اسی صورت میں بدرجہ اتم حاصل ہو سکتا ہے جب مرد کے لیے تعدد ازواج کی اجازت ہو, کیونکہ ایک مرد سے ایک ہی زمانہ میں متعدد اولادیں ہو سکتی ہیں اور عورت اس سے معذور و قاصر ہے کہ وہ متعدد مردوں کے عقد میں آنے سے متعدد اولادیں پیدا کر سکے. کیونکہ زمانہ حمل میں دوبارہ حمل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا. اس کے علاوہ اس پر ایسے حالات بھی طاری ہوتے رہتے ہیں کہ مرد کو اس سے کنارہ کشی اختیار کرنا پڑتی ہے. چنانچہ حیض اور رضاعت کا زمانہ ایسا ہوتا ہی ہے جس سے تولید کا سلسلہ رک جاتا ہے اور اگر متعدد ازواج ہونگی تو سلسلہ تولید جاری رہ سکتا ہے کیونکہ متعدد بیویوں میں سے کوئی نہ کوئی بیوی ان عوارض سے خالی ہوگی جس سے نسل انسانی کی ترقی کا مقصد حاصل ہوتا رہے گا. کیونکہ

مرد کے لیے ایسے مواقع پیدا نہیں ہوتے کہ جو سلسلہ تولید میں روک بن سکیں. اس لیے خداوند عالم نے مردوں کے لیے تعدد ازواج کو جائز قرار دیا ہے, اور عورتوں کے لیے یہ صورت رکھی کہ وہ بوقت واحد متعدد مردوں کے عقد میں آئیں. کیونکہ ایک عورت کا کئی شوہر کرنا غیرت و شرافت کے بھی منافی ہے اور اس کے علاوہ ایسی صورت میں نسب کی بھی تمیز نہ ہوسکے گی کہ کون کس کی صلب سے ہے چنانچہ امام رضا علیہ السلام سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ مرد ایک وقت میں چار بیویاں تک کر سکتا ہے اور عورت ایک وقت میں ایک مرد سے زیادہ شوہر نہیں کر سکتی. حضرت نے فرمایا کہ مرد جب متعدد عورتوں سے نکاح کرے گا تو اولاد بہر صورت اسی کی طرف منسوب ہوگی اور اگر عورت کے دو یا دو سے زیادہ شوہر ہوں گے تو یہ معلوم نہ ہوسکے گا کہ کو ن کس کی اولاد اور کس شوہر سے ہے لہٰذا ایسی صورت میں نسب مشتبہ ہو کر رہ جائے گا اور صحیح باپ کی تعیین نہ ہوسکے گی. اور امر اس مولود کے مفاد کے بھی خلاف ہوگا. کیونکہ کوئی بھی بحثیت باپ کے اس کی تربیتکی طرف متوجہ نہ ہوگا جس سے وہ اخلاق وآداب سے بے بہرہ اور تعلیم و تربیت سے محروم ہو کر رہ جائے گا.

میں اسلام کی ایسی صحیح تعریف بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نے بیان نہیں کی. اسلام سر تسلیم خم کرنا ہے اور سر تسلیم جھکانا یقین ہے اور یقین تصدیق ہے اور تصدیق اعتراف فرض کی بجاآوری ہے اور فرض کی بجاآوری عمل ہے.

مجھے تعجب ہوتا ہے بخیل پر کہ وہ جس فقر و ناداری سے بھاگنا چاہتا ہے, اس کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے اور جس ثروت و خوش حالی کا طالب ہوتا ہے وہی اس کے ہاتھ سے نکل جاتی ہے وہ دنیا میں فقیروں کی سی زندگی بسر کرتا ہے اور آخرت میں دولت مندوں کا سا اس سے محاسبہ ہوگا, اور مجھے تعجب ہوتا ہے. متکبر و مغرور پر کہ جس کل ایک نطفہ تھا, اور کل کو مردار ہوگا. اور مجھے تعجب ہے اس پر جو اللہ کی پیدا کی ہوئی کائنات کو دیکھتا ہے اور پھر اس کے وجود میں شک کرتا ہے اور تعجب ہے اس پر جو مرنے والوں کو دیکھتا ہے اور

پھر موت کو بھولے ہوئے ہے. اور تعجب ہے اس پر کہ جو پہلی پیدائش کو دیکھتا ہے اور پھر دوبارہ اٹھاۓ جانے سے انکار کرتا ہے اور تعجب ہے اس پر جو سرائے فانی کو آباد کرتا ہے اور منزل جاودانی کو چھوڑ دیتا ہے.

جو عمل میں کوتاہی کرتا ہے, وہ رنج واندوہ میں مبتلا رہتا ہے اور جس کے مال و جان میں اللہ کا کچھ حصہ نہ ہو اللہ کو ایسے کی کوئی ضرورت نہیں.

شروع سردی میں سردی سے احتیاط کرو اور آخر میں اس کا خیر مقدم کرو, کیونکہ سردی جسموں میں وہی کرتی ہے, جو وہ درختو ں میں کرتی ہے کہ ابتدائ میں درختوں کو جھلس دیتی ہے, اور انتہا میں سرسبز و شاداب کرتی ہے.

اللہ کی عظمت کا احساس تمہاری نظروں میں کائنات کو حقیر و پست کر دے.

صفین سے پلٹتے ہوئے کوفہ سے باہر قبرستان پر نظر پڑی تو فرمایا:
اے وحشت افزا گھروں, اجڑے مکانوں اور اندھیری قبروں کے رہنے والو! اے خاک نشینو! اے عالم غربت کے ساکنوں اے تنہائی اور الجھن میں بسر کرنے والو! تم تیز رو ہو جو ہم سے آگے بڑھ گئے ہو اور ہم تمہارے نقش قدم پر چل کر تم سے ملا چاہتے ہیں. اب صورت یہ ہے کہ گھروں میں دوسرے بس گئے ہیں بیویوں سے اوروں نے نکاح کر لیے ہیں اور تمہارا مال واسباب تقسیم ہو چکا ہے یہ تو ہمارے یہاں کی خبر ہے. اب تمہارے یہاں کی کیا خبر ہے.) پھر حضرت اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا) اگر انہیں بات کرنے کی اجازت دی جائے. تو یہ تمہیں بتائیں گے کہ بہترین زاد راہ تقویٰ ہے.

ایک شخص کو دنیا کی برائی کرتے ہوئے سنا تو فرمایا! اے دنیا کی برائی کرنے والے اس کے فریب میں مبتلا ہونے والے! اور غلط سلط باتوں کے دھوکے میں آنے والے! تم اس پر گرویدہ بھی ہوتے ہو, اور پھر اس کی مذمت بھی کرتے ہو. کیا تم دنیا کو مجرم ٹھہرنے کا حق رکھتے ہو؟ یا وہ تمہیں مجرم ٹھہرائے تو حق بجانب ہے؟ دنیا نے کب تمہارے ہوش و حواس سلب کئے اور کس بات سے فریب دیا؟ کیا ہلاکت و کہنگی سے تمہارے باپ دادا کے بے جان ہو کر گرنے سے یا مٹی کے نیچے تمہاری ماؤں کی خواب گاہوں سے؟ کتنی تم نے بیماروں کی دیکھ بھال کی, اور کتنی دفعہ تو خود تیمار داری کی اس صبح کو کہ جب نہ دوا کارگر ہوتی نظر آتی تھی, اور نہ تمہارا رونا دھونا ان کے لیے کچھ مفید تھا. تم ان کے لیے شفا کے خواہشمند تھے اور طبیبوں سے دوادارو پوچھتے پھرتے تھے ان میں سے کسی ایک کے لیے بھی تمہارا اندیشہ فائدہ مند ثابت نہ ہو سکا اور تمہارا اصل مقصد حاصل نہ ہوا اور اپنی چارہ سازی سے تم موت کو اس بیمار سے نہ ہٹا سکے تو دنیا نے تو اس کے پردے میں خود تمہارا انجام اور اس کے ہلاک ہونے سے خود تمہاری ہلاکت کا نقشہ تمہیں دکھایا دیا بلاشبہ دنیا اس شخص کے لیے جو باور کرے, سچائی کا گھر ہے اور جو اس کی ان باتوں کو سمجھے اس کے لیے امن و عافیت کی منزل ہے اور اس سے زادراہ حاصل کرلے, اس کے لیے دولتمندی کی منزل ہے اور جو اس سے نصیحت حاصل کرے, اس کے لیے وعظ و نصیحت کا محل ہے. وہ دوستان خدا کے لیے عبادت کی جگہ, اللہ کے فرشتوں کے لیے نماز پڑھنے کا مقام وحی الہی کی منزل اور اولیاء اللہ کی تجارت گاہ ہے انہوں نے اس میں فضل و رحمت کا سودا کیا اور اس میں رہتے ہوئے جنت کو فائدہ میں حاصل کیا تو اب کون ہے جو دنیا کی برائی کرے, جب کہ اس نے اپنے جدا ہونے کی اطلاع دے دی ہے چنانچہ اس نے اپنی ابتلاء سے ابتلائ کا پتہ دیا ہے اور اپنی مسرتوں سے آخرت کی مسرتوں کا شوق دلایا ہے, وہ رغبت دلانے اور ڈرانے خوفزدہ کرنے اور متنبہ کرنے کے لیے شام کو امن و عافیت کا اور صبح کو درد و اندوہ کا پیغام لے کر آتی ہے تو جن لوگوں نے شرمسار ہو کر صبح کی وہ اس کی برائی کرنے لگے. اور دوسرے لوگ قیامت کے

دن اس کی تعریف کریں گے کہ دنیا نے ان کو آخرت کی یاد دلائی تو انہوں نے یاد رکھا اور اس نے انہیں خبر دی تو انہوں نے تصدیق کی اور اس نے انہیں پند و نصیحت کی تو انہوں نے نصیحت حاصل کی۔
ہر متکلم و خطیب کی زبان منجھے ہوئے موضوع پر زور بیان دکھایا کرتی ہے اور اگر سے موضوع سخن بدلنا پڑے تو نہ ذہن کام کرے گا اور نہ زبان کی گویائی ساتھ دے گی، مگر جس کے ذہن میں صلاحیت تصرف اور دماغ میں قوت و فکر ہو، وہ جس طرح چاہے کلام کو گردش دے سکتا ہے اور جس موضوع پر چاہے قادر الکلامیکے جوہر دکھا سکتا ہے۔ چنانچہ وہ زبان جو ہمیشہ دنیا کی مذمت اور اس کی فریب کاریوں کو بے نقاب کرنے میں کھلتی تھی جب اس کی مدح میں کھلتی ہے تو وہی قدرت کلام و قوت استدلال نظر آتی ہے جو اس زبان کا طرہ اُمتیاز ہے اور پھر الفاظ کو توصیفیسانچہ میں ڈھالنے سے نظریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور راہوں کے الگ الگ ہونے کے با وجود منزلگہ مقصود ایک ہی رہتی ہے۔

اللہ کا ایک فرشتہ ہر روز یہ ندا کرتا ہے۔ کہ موت کے لیے اولاد پیدا کرو۔ برباد ہونے کے لیے جمع کرو اور تباہ ہونے کے لیے عمارتیں کھڑی کرو۔

دنیا اصل منزل قرار کے لیے ایک گزرگاہ ہے۔ اس میں دو قسم کے لوگ ہیں: ایک وہ جنہوں نے اس یہاں اپنے نفس کو بیچ کر ہلاک کر دیا اور ایک وہ جنہوں نے اپنے نفس کو خرید کر آزاد کر دیا۔

دوست اس وقت تک دوست نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی تین موقعوں پر نگہداشت نہ کرے، مصیبت کے موقع پر اس کے پس پشت اور اس کے مرنے کے بعد۔:

جس شخص کو چار چیزیں عطا ہوئی ہیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہتا، جو دعا کرے وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوتا۔ جسے توبہ کی توفیق ہو، وہ مقبولیت سے ناامید نہیں ہوتا جسے استغفار نصیب ہو وہ مغفرت سے محروم نہیں ہوتا۔ اور جو شکر کرے وہ اضافہ سے محروم نہیں ہوتا اور اس کی تصدیق قرآن مجید سے ہوتی ہے۔ چنانچہ دعا کے متعلق ارشاد الہی ہے: تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور استغفار کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ جو شخص کوئی برا عمل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت کی دعا مانگے تو وہ اللہ کو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔ اور شکر کے بارے میں فرمایا ہے اگر تم شکر کرو گے تو میں تم پر (نعمت میں) اضافہ کروں گا۔ اور توبہ کے لیے فرمایا ہے۔ اللہ ان ہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو جہالت کی بناء پر کوئی بری حرکت نہ کر بیٹھیں پھر جلدی سے توبہ کر لیں تو خدا ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

نماز ہر پرہیزگار کے لیے باعث تقرب ہے اور حج ہر ضعیف و ناتواں کا جہاد ہے۔ ہر چیز کی زکوۃ ہوتی ہے، اور بدن کی زکوۃ روزہ ہے اور دعوت کا جہاد شوہر سے حسن معاشرت ہے۔

صدقہ کے ذریعہ روزی طلب کرو۔

جسے عوض کے ملنے کا یقین ہو وہ عطیہ دینے میں دریا دلی دکھاتا ہے۔

جتنا خرچ ہو۔ اتنی ہی امداد ملتی ہے۔

جو میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا.

متعلقین کی کمی دو قسموں میں سے ایک قسم کی آسودگی ہے.

میل محبت پیدا کرنا عقل کا نصف حصہ ہے.

غم آدھا بڑھاپا ہے.

مصیبت کے اندازہ پر اللہ کی طرف صبر کی ہمت حاصل ہوتی ہے. جو شخص مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارے اس کا عمل اکارت ہو جاتا ہے.

بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزوں کا ثمرہ بھوک پیاس کے علاوہ کچھ نہیں ملتا اور بہت سے عابد شب زندہ دار ایسے ہیں جنہیں عبادت کے نتیجہ میں جاگنے اور زحمت اٹھانے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا. زیرک و دانا لوگوں کا سونا اور روزہ نہ رکھنا بھی قابل ستائش ہوتا ہے.

صدقہ سے اپنے ایمان کی نگہداشت کرو, اور دعا سے مصیبت و ابتلائ کی لہروں کو دور کرو.

کمیل ابن زیاد نخعی کہتے ہیں کہ: امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور قبرستان کی طرف لے چلے جب آبادی سے باہر نکلے تو ایک لمبی آہ کی. پھر فرمایا: اے کمیل! یہ دل اسرار و حکم کے ظروف ہیں ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو زیادہ نگہداشت کرنے والا ہو. لہٰذا تو جو میں تمہیں بتاؤں اسے یاد رکھنا. دیکھو! تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک عالم ربانی دوسرا متعلّم کہ جو نجات کی راہ پر برقرار رہے اور تیسرا عوام الناس کا وہ پست گروہ ہے کہ جو ہر پکارنے والے کے پیچھے ہولیتا ہے اور ہر ہوا کے رخ پر مڑ جاتا ہے. نہ انہوں نے نور علم سے کسب ضیا کیا, نہ کسی مضبوط سہارے کی پناہ لی. اے کمیل! یاد رکھو, کہ علم مال سے بہتر ہے (کیونکہ) علم تمہاری نگہداشت کرتا ہے اور مال کی تمہیں حفاظت کرنا پڑتی ہے اور مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے لیکن علم صرف کرنے سے بڑھتا ہے, اور مال و دولت کے نتائج و اثرات مال کے فنا ہونے سے فنا ہو جاتے ہیں. اے کمیل! علم کی شناسائی ایک دین ہے کہ جس کی اقتدا کی جاتی ہے اسی سے انسان اپنی زندگی میں دوسروں سے اپنی اطاعت منواتا ہے اور مرنے کے بعد نیک نامی حاصل کرتا ہے. یاد رکھو کہ علم حاکم ہوتا ہے اور مال محکوم. اے کمیل! مال اکٹھا کرنے والے زندہ ہونے کے باوجود مردہ ہوتے ہیں اور علم حاصل کرنے والے رہتی دنیا تک باقی رہتے ہیں, بے شک ان کے اجسام نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں. مگر ان کی صورتیں دلوں میں موجود رہتی ہیں (اس کے بعد حضرت نے اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا) دیکھو! یہاں علم کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے کاش اس کے اٹھانے والے مجھے مل جاتے, ہاں ملا, کوئی تو, یا ایسا جو ذہین تو ہے مگر ناقابل اطمینان ہے اور جو دنیا کے لیے دین کو آلہ کار بنانے والا ہے اور اللہ کی ان نعمتوں کی وجہ سے اس کے بندوں پر اور اس کی حجتوں کی وجہ سے اس کے دوستوں پر تفوق و برتری جتلانے والا ہے. یا جو ارباب حق و دانش کا مطیع تو ہے مگر اس کے دل کے گوشوں میں بصیرت کی روشنی نہیں ہے, بس ادھر ذرا سا شبہہ عارض ہوا کہ اس کے دل میں شکوک و شبہات کی چنگاریاں بھڑکنے لگیں تو معلوم ہونا چاہیے کہ نہ یہ اس قابل ہے اور نہ وہ اس قابل ہے یا ایسا شخص ملتا ہے کہ جو لذتوں پر مٹا ہوا ہے اور بآسانی خواہش نفسانی کی راہ پر کھنچ جانے والا ہے یا ایسا شخص جو جمع

آوری و ذخیرہ اندوزی پر جان دیئے ہوءے ہے یہ دونوں بھی دین کے کسی امر کی رعایت و پاسداری کرنے والے نہیں ہیں ان دونوں سے انتہائی قریبی شباہت چرنے والے چوپائے رکھتے ہیں۔ اسی طرح تو علم کے خزینہ داروں کے مرنے سے علم ختم ہو جاتا ہے۔ ہاں! مگر زمین ایسے فرد خالی نہیں رہتی کہ جو خدا کی حجت کو برقرار رکھتا ہے چاہے وہ ظاہر و مشہور ہو یا خائف و پنہاں تاکہ اللہ کی دلیلیں اور نشان مٹنے نہ پائیں اور وہ ہیں ہی کتنے اور کہاں پر ہیں۔؟ خدا کی قسم وہ تو گنتی میں بہت تھوڑے ہوتے ہیں، اور اللہ کے نزدیک قدر و منزلت کے لحاظ سے بہت بلند۔ خداوند عالم ان کے ذریعہ سے اپنی حجتوں اور نشانیوں کی حفاظت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ان کو اپنے ایسوں کے سپرد کر دیں اور اپنے ایسوں کے دلوں یں انہیں بو دیں۔ علم نے انہیں ایک دم حقیقت و بصیرت کے انکشافات تک پہنچا دیا ہے۔ وہ یقین واعتماد کی روح سے گھل مل گئے ہیں اور ان چیزوں کو جنہیں آرام پسند لوگوں نے دشوار قرار دے رکھا تھا اپنے لیے سہل و آسان سمجھ لیا ہے اور جن چیزوں سے جاہل بھڑک اٹھتے ہیں ان سے وہ جی لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ ایسے جسموں کے ساتھ دنیا میں رہتے سہتے ہیں کہ جن کی روحیں ملاءِ اعلیٰ سے وابستہ ہیں یہی لوگ تو زمین میں اللہ کے نائب اور اس کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ ہائے ان کی دید کے لیے میرے شوق کی فراوانی (پھر حضرت نے کمیل سے فرمایا) اے کمیل! (مجھے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا) اب جس وقت چاہو واپس جاؤ۔ کمیل ابن زیاد نخعی رحمتہ اللہ اسرار امامت کے خزینہ دار اور امیر المومنین کے خواص اصحاب میں سے تھے، علم و فضل میں بلند مرتبہ اور زہد و ورع میں اُمتیاز خاص کے حامل تھے۔ حضرت کی طرف سے کچھ عرصہ تک ہیت کے عامل رہے کھج میں برس کی عمر میں حجاج ابن یوسف ثقفی کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور بیرون کوفہ دفن ہوئے۔

انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے۔

جو شخص اپنی قدر و منزلت کو نہیں پہچانتا وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

ایک شخص نے آپ سے پند و موعظت کی درخواست کی، تو فرمایا! تم کوان لوگوں میں سے نہ ہونا چاہیے کہ جو عمل کے بغیر حسن انجام کی امید رکھتے ہیں اور امیدیں بڑھا کر توبہ کو تاخیر میں ڈال دیتے ہیں جو دنیا کے بارے میں زاہدوں کی سی باتیں کرتے ہیں مگر ان کے اعمال دنیا طلبوں کے سے ہوتے ہیں۔ اگر دنیا انہیں ملے تو وہ سیر نہیں ہوتے اور اگر نہ ملے تو قناعت نہیں کرتے جو انہیں ملا ہے اس پر شکر سے قاصر رہتے ہیں اور جو بچ رہا اس کے اضافہ کے خواہشمند رہتے ہیں دوسروں کو منع کرتے ہیں اور خود باز نہیں آتے اور دوسروں کو حکم دیتے ہیں ایسی باتوں کا جنہیں خود بجا نہیں لاتے نیکوں کو دوست رکھتے ہیں مگر ان کے سے اعمال نہیں کرتے اور گنہگاروں سے نفرت و عناد رکھتے ہیں حالانکہ وہ خود انہی میں داخل ہیں اپنے گناہوں کی کثرت کے باعث موت کو برا سمجھتے ہیں مگر جن گناہوں کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتے ہیں انہی پر قائم ہیں۔ اگر بیمار پڑتے ہیں تو پشیمان ہوتے ہیں۔ جب بیماری سے چھٹکارا پاتے ہیں تو اترانے لگتے ہیں۔ اور مبتلا ہوتے ہیں تو ان پر مایوسی چھا جاتی ہے۔ جب کسی سختی وابتلا میں پڑتے ہیں تو لاچار و بے بس ہو کر دعائیں مانگتے ہیں اور جب فراخ دستی نصیب ہوتی ہے تو فریب میں مبتلا ہو کر منہ پھیر لیتے ہیں۔ ان کا نفس خیالی باتوں پر انہیں قابو میں لے آتا ہے اور وہ یقینی باتوں پر اسے نہیں دبا لیتے۔ دوسروں کے لیے گناہ سے زیادہ خطرہ محسوس کرتے ہیں اور اپنے لیے اپنے اعمال سے زیادہ جزا کے متوقع رہتے ہیں۔ اگر مالدار ہو جاتے ہیں تو اترانے لگتے ہیں اور اگر فقیر ہو جاتے ہیں تو ناامید ہو جاتے ہیں اور سستی کرنے لگتے ہیں۔ جب عمل کرتے ہیں تو اس میں سستی کرتے ہیں اور جب مانگنے پر آتے ہیں تو اصرار میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ اگر ان پر خواہش نفسانی کا غلبہ ہوتا ہے تو گناہ جلد سے جلد کرتے ہیں، اور توبہ کو تعویق میں ڈالتے رہتے ہیں، اگر کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو جماعت اسلامی کے خصوصی اُمتیازات سے الگ ہو جاتے ہیں۔ عبرت کے واقعات بیان کرتے ہیں مگر خود عبرت حاصل نہیں کرتے اور وعظ و نصیحت میں زور باندھتے ہیں مگر خود اس نصیحت کا اثر نہیں لیتے چنانچہ وہ بات کرنے میں تو

اونچے رہتے ہیں. مگر عمل میں کم ہی کم رہتے ہیں. فانی چیزوں میں نفسی نفسی کرتے ہیں اور باقی رہنے والی چیزوں میں سہل انگاری سے کام لیتے ہیں وہ نفع کو نقصان اور نقصان کو نفع خیال کرتے ہیں. موت سے ڈرتے ہیں. مگر فرصت کا موقع نکل جانے سے پہلے اعمال میں جلدی نہیں کرتے. دوسرے کے ایسے گناہ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں جس سے بڑے گناہ کو خود اپنے لیے چھوٹا خیال کرتے ہیں. اور اپنی ایسی اطاعت کو زیادہ سمجھتے ہیں جسے دوسرے سے کم سمجھتے ہیں. للذاوہ لوگوں پر معترض ہوتے ہیں اور اپنے نفس کی چکنی چپڑی باتوں سے تعریف کرتے ہیں. دولتمندوں کے ساتھ طرب ونشاط میں مشغول رہنا انہیں غریبوں کے ساتھ محفل ذکر میں شرکت سے زیادہ پسند ہے اپنے حق میں دوسرے کے حق میں اپنے خلاف حکم لگاتے ہیں لیکن کبھی یہ نہیں کرتے کہ دوسرے کے حق میں اپنے خلاف حکم لگائیں. اوروں کو ہدایت کرتے ہیں اور اپنے کو گمراہی کی راہ پر لگاتے ہیں وہ اطاعت لیتے ہیں اور خود نافرمانی کرتے ہیں اور حق پورا پورا وصول کر لیتے ہیں مگر خود انہیں کرتے. وہ اپنے پروردگار کو نظرانداز کرکے مخلوق سے خوف کھاتے ہیں اور مخلوقات کے بارے میں اپنے پروردگار سے نہیں ڈرتے

ہر شخص کا ایک انجام ہے۔اب خواہ وہ شیریں ہو یا تلخ۔

ہر آنے والے کے لیے پلٹنا ہے اور جب پلٹ گیا تو جیسے کبھی تھا ہی نہیں۔

صبر کرنے والا ظفر و کامرانی سے محروم نہیں ہوتا، چاہے اس میں طویل زمانہ لگ جائے.

کسی جماعت کے فعل پر رضامند ہونے والا ایسا ہے جیسے اس کے کام میں شریک ہو۔اور غلط کام میں شریک ہونے والے پر دو گناہ ہیں۔ایک اس پر عمل کرنے کا اور ایک اس پر رضامند ہونے کا۔

عہد و پیمان کی ذمہ داریوں کو ان سے وابستہ کرو جو میخوں کے ایسے (مضبوط) ہوں۔

تم پر اطاعت بھی لازم ہے ان کی جن سے ناواقف رہنے کی بھی تمہیں معافی نہیں۔

اگر تم دیکھو، تو تمہیں دکھایا جاچکا ہے اور اگر تم ہدایت حاصل کرو تو تمہیں ہدایت کی جاچکی ہے اور اگر سننا چاہو تو تمہیں سنایا جاچکا ہے۔

اپنے بھائی کو شرمندہ احسان بنا کر سرزنش کرو اور لطف و کرم کے ذریعہ سے اس کے شر کو دور کرو۔

جو شخص بدنامی کی جگہوں پر اپنے کو لے جائے تو پھر اسے برا نہ کہے جو اس سے بدظن ہو.

جو اقتدار حاصل کر لیتا ہے جانبداری کرنے ہی لگتا ہے۔

جو خود رائی سے کام لے گا، وہ تباہ و برباد ہو گا اور جو دوسروں سے مشورہ لے گا وہ ان کی عقلوں میں شریک ہو جائے گا۔

جو اپنے راز کو چھپائے رہے گا اسے پورا قابو رہے گا۔

فقیری سب سے بڑی موت ہے۔

جو ایسے کا حق ادا کرے کہ جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو، تو وہ اس کی پرستش کرتا ہے۔

خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے حق میں دیر کرے تو اس پر عیب نہیں لگایا جاسکتا۔ بلکہ عیب کی بات یہ ہے کہ انسان دوسرے کے حق پر چھاپا مارے۔

خود پسندی ترقی سے مانع ہوتی ہے.

آخرت کا مرحلہ قریب اور (دنیا میں) باہمی رفاقت کی مدت کم ہے۔

آنکھ والے کے لیے صبح روشن ہو چکی ہے۔

ترک گناہ کی منزل بعد میں مدد مانگنے سے آسان ہے۔

بسا اوقات ایک دفعہ کا کھانا بہت دفعہ کے کھانوں سے مانع ہو جاتا ہے۔

لوگ اس چیز کے دشمن ہوتے ہیں جسے نہیں جانتے۔

جو شخص مختلف رایوں کا سامنا کرتا ہے وہ خطا و لغزش کے مقامات کو پہچان لیتا ہے۔

جو شخص اللہ کی خاطر سنان غضب تیز کرتا ہے، وہ باطل کے سورماؤں کے قتل پر توانا ہو جاتا ہے۔

جب کسی امر سے دہشت محسوس کرو تو اس میں پھاند پڑو، اس لیے کہ کھٹکا لگا رہنا اس ضرر سے کہ جس کا خوف ہے، زیادہ تکلیف دہ چیز ہے۔

سر برآوردہ ہونے کا ذریعہ سینہ کی وسعت ہے۔

بدکار کی سرزنش نیک کو اس کا بدلہ دے کر کرو۔

دوسرے کے سینہ سے کینہ و شر کی جڑ اس طرح کاٹو کہ خود اپنے سینہ سے اسے نکال پھینکو.

ضد اور ہٹ دھرمی صحیح رائے کو دور کر دیتی ہے۔

لالچ ہمیشہ کی غلامی ہے۔

کوتاہی کا نتیجہ شرمندگی اور احتیاط و دور اندیشی کا نتیجہ سلامتی ہے.

حکیمانہ بات سے خاموشی اختیار کرنے میں بھلائی نہیں جس طرح جہالت کی بات میں کوئی اچھائی نہیں۔

جب دو مختلف دعوتیں ہوں گی, تو ان میں سے ایک ضرور گمراہی کی دعوت ہو گی۔

جب سے مجھے حق دکھایا گیا ہے میں نے اس میں کبھی شک نہیں کیا۔

نہ میں نے جھوٹ کہا ہے نہ مجھے جھوٹی خبر دی گئی ہے نہ میں خود گمراہ ہوا، نہ مجھے گمراہ کیا گیا۔

ظلم میں پہل کرنے والا کل (مذامت سے) اپنا ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹتا ہو گا۔

چل چلاؤ قریب ہے۔

جو حق سے منہ موڑتا ہے، تباہ ہو جاتا ہے۔

جسے صبر رہائی نہیں دلاتا، اسے بے تابی و بے قراری ہلاک کر دیتی ہے۔

العجب کیا خلافت کا معیار بس صحابیت اور قرابت ہی ہے۔

دنیا میں انسان موت کی تیر اندازی کا ہدف اور مصیبت و ابتلاء کی غارت گری کی جولا نگاہ ہے جہاں ہر گھونٹ کے ساتھ اچھو اور ہر لقمہ میں گلو گیر پھندا ہے اور جہاں بندہ ایک نعمت اس وقت تک نہیں پاتا جب تک دوسری نعمت جدا نہ ہو جائے اور اس کی عمر کا ایک دن آتا نہیں جب تک کہ ایک دن اس کی عمر کا کم نہ ہو جائے ہم موت کے مددگار ہیں اور ہماری جانیں ہلاکت کی زد پر ہیں تو اس صورت میں ہم کہاں سے بقا کی امید کر سکتے ہیں جب کہ شب و روز کسی عمارت کو بلند نہیں کرتے مگر یہ کہ حملہ آور ہو کر جو بنایا ہے اسے گراتے اور جو یکجا کیا ہے اسے بکھیرتے ہوتے ہیں۔

اے فرزند آدم علیہ السّلام! تو نے اپنی غذا سے جو زیادہ کمایا ہے اس میں دوسرے کا خزانچی ہے۔

دلوں کے لیے رغبت و میلان، آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا ہوتا ہے۔ لہٰذا ان سے اس وقت کام لو جب ان میں خواہش و میلان ہو، کیونکہ دل کو مجبور کر کے کسی کام پر لگایا جائے تو اسے کچھ سجھائی نہیں دیتا۔

جب غصہ مجھے آئے تو کب اپنے غصہ کو اتاروں کیا اس وقت کہ جب انتقام نہ لے سکوں اور یہ کہا جائے کہ صبر کیجئے۔ یا اس وقت کہ جب انتقام پر قدرت ہو اور کہا جائے کہ بہتر ہے در گزر کیجئے۔

آپ کا گزر ہوا ایک گھورے کی طرف سے جس پر غلاظتیں تھیں۔ فرمایا۔ یہ وہ ہے جس کے ساتھ بخل کرنے والوں نے بخل کیا تھا. ایک اور روایت میں ہے کہ اس موقع پر آپ نے فرمایا: یہ وہ ہے جس پر تم لوگ کل ایک دوسرے پر رشک کرتے تھے۔

تمہارا وہ مال اکارت نہیں گیا جو تمہارے لیے عبرت و نصیحت کا باعث بن جائے۔

یہ دل بھی اسی طرح تھکتے ہیں جس طرح بدن تھکتے ہیں۔ لہٰذا (جب ایسا ہو تو) ان کے لیے لطیف حکیمانہ جملے تلاش کرو

بازاری آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ کے بارے میں فرمایا: یہ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ مجتمع ہوں تو چھا جاتے ہیں۔ جب منتشر ہوں تو پہچانے نہیں جاتے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ جب اکٹھا ہوتے ہیں تو باعث ضرر ہوتے ہیں اور جب منتشر ہو جاتے ہیں تو فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں لوگوں نے کہا کہ ہمیں ان کے مجتمع ہونے کا نقصان تو معلوم ہے مگر ان کے منتشر ہونے کا فائدہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ پیشہ ور اپنے اپنے کاروبار کی طرف پلٹ جاتے ہیں تو لوگ ان کے ذریعہ فائدہ اٹھاتے ہیں جیسے معمار اپنی (زیر تعمیر) عمارت کی طرف جولاہا اپنے کاروبار کی جگہ کی طرف اور نانبائی اپنے تنور کی طرف.

آپ کے سامنے ایک مجرم لایا گیا جس کے ساتھ تماشائیوں کا ہجوم تھا تو آپ نے فرمایا: ان چہروں پر پھٹکار کہ جو ہر رسوائی کے موقع پر ہی نظر آتے ہیں۔

ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جب موت کا وقت آتا ہے تو وہ اس کے اور موت کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں اور بے شک انسان کی مقررہ عمر اس کے لیے ایک مضبوط سپر ہے.

طلحہ وزبیر نے حضرت سے کہا کہ ہم اس شرط پر آپ کی بیعت کرتے ہیں کہ اس حکومت میں آپ کے ساتھ شریک رہیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم تقویت پہنچانے اور ہاتھ بٹانے میں شریک اور عاجزی اور سختی کے موقع پر مددگار ہوگے.

اے لوگو! اللہ سے ڈرو کہ اگر تم کچھ کہو تو وہ سنتا ہے اور دل میں چھپا کر رکھو تو وہ جان لیتا ہے اس موت کی طرف بڑھنے کا سرو سامان کرو کہ جس سے بھاگے تو وہ تمہیں پالے گی اور اگر ٹھہرے تو وہ تمہیں گرفت میں لے لے گی اور اگر تم اسے بھول بھی جاؤ تو وہ تمہیں یاد رکھے گی۔

کسی شخص کا تمہارے حسن سلوک پر شکر گزار نہ ہونا تمہیں نیکی اور بھلائی سے بددل نہ بنادے اس لیے کہ بسا اوقات تمہاری اس بھلائی کی وہ قدر کرے گا، جس نے اس سے کچھ فائدہ بھی نہیں اٹھایا اور اس ناشکرے نے جتنا تمہارا حق ضائع کیا ہے، اس سے کہیں زیادہ تم ایک قدردان کی قدردانی سے حاصل کرلوگے اور خدا نیک کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

ہر ظرف اس سے کہ جو اس میں رکھا جائے تنگ ہوتا جاتا ہے، مگر علم کا ظرف وسیع ہوتا جاتا ہے۔

بردبار کو اپنی بردباری کا پہلا عوض یہ ملتا ہے۔ کہ لوگ جہالت دکھانے والے کے خلاف اس کے طرفدار ہو جاتے ہیں۔

اگر تم بردبار نہیں ہو تو بظاہر بردبار بننے کی کوشش کرو، کیونکہ ایسا کم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی جماعت سے شباہت اختیار کرے اور ان میں سے نہ ہو جائے۔

جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے وہ فائدہ اٹھاتا ہے اور جو غفلت کرتا ہے وہ نقصان میں رہتا ہے جو ڈرتا ہے وہ (عذاب سے) محفوظ ہو جاتا ہے اور جو عبرت حاصل کرتا ہے وہ بینا ہو جاتا ہے اور جو بینا ہو جاتا ہے وہ بافہم ہو جاتا ہے اور جو بافہم ہوتا ہے اسے علم حاصل ہوتا ہے۔

یہ دنیا منہ زوری دکھانے کے بعد پھر ہماری طرف جھکے گی جس طرح کاٹنے والی اونٹنی اپنے بچے کی طرف جھکتی ہے۔ اس کے بعد حضرت نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ زمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں، ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہی کو اس زمین کا مالک بنائیں۔

اللہ سے ڈرو اس شخص کے ڈرنے کے مانند جس نے دنیا کی وابستگیوں کو چھوڑ کر دامن گردان لیا اور دامن گردان کر کوشش میں لگ گیا اور اچھائیوں کے لیے اس وقفہ حیات میں تیزگامی کے ساتھ چلا اور خطروں کے پیش نظر اس نے نیکیوں کی طرف قدم بڑھایا اور اپنی قرارگاہ اور اپنے اعمال کے نتیجہ اور انجام کار کی منزل پر نظر رکھی۔

سخاوت عزت آبرو کی پاسبان ہے، بُردباری احمق کے منہ کا تسمہ ہے، درگزر کرنا کامیابی کی زکوۃ ہے، جو غداری کرے اسے بھول جانا اس کا بدل ہے۔ مشورہ لینا خود صحیح راستہ پا جانا ہے جو شخص رائے پر اعتماد کرکے بے نیاز ہو جاتا ہے وہ اپنے کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ صبر مصائب و حوادث کا مقابلہ کرتا ہے۔ بیتابی و بیقراری زمانہ کے مددگاروں میں سے ہے۔ بہترین دولتمندی آرزوؤں سے ہاتھ اٹھالینا

ہے۔ بہت سی غلام عقلیں امیروں کی ہوا و ہوس کے بارے میں دبی ہوئی ہیں۔ تجربہ و آزمائش کی نگہداشت حسن توفیق کا نتیجہ ہے دوستی و محبت اکتسابی قرابت ہے جو تم سے رنجیدہ و دل تنگ ہو اس پر اطمینان و اعتماد نہ کرو۔

انسان کی خود پسندی اس کی عقل کے حریفوں میں سے ہے۔

تکلیف سے چشم پوشی کرو۔ ورنہ کبھی خوش نہیں رہ سکتے۔

جس (درخت) کی لکڑی نرم ہو اس کی شاخیں گھنی ہوتی ہیں۔

مخالفت صحیح رائے کو برباد کر دیتی ہے۔

جو منصب پالیتا ہے دست درازی کرنے لگتا ہے۔

حالات کے پلٹوں ہی میں مردوں کے جوہر کھلتے ہیں۔

دوست کا حسد کرنا دوستی کی خامی ہے۔

اکثر عقلوں کا ٹھوکر کھا کر گرنا طمع و حرص کی بجلیاں چمکنے پر ہوتا ہے۔

یہ انصاف نہیں ہے کہ صرف ظن و گمان پر اعتماد کرتے ہوئے فیصلہ کیا جائے۔

آخرت کے لیے بہت برا توشہ ہے بندگان خدا پر ظلم و تعدی کرنا۔

بلند انسان کے بہترین افعال میں سے یہ ہے کہ وہ ان چیزوں سے چشم پوشی کرے جنہیں وہ نہیں جانتا ہے۔

جس پر حیا نے اپنا لباس پہنا دیا ہے اس کے عیب لوگوں کی نظروں کے سامنے نہیں آ سکتے۔

زیادہ خاموشی رعب و ہیبت کا باعث ہوتی ہے۔ اور انصاف سے دوستوں میں اضافہ ہوتا ہے لطف و کرم سے قدر و منزلت بلند ہوتی ہے جھک کر ملنے سے نعمت تمام ہوتی ہے۔ دوسروں کا بوجھ بٹانے سے لازماً سرداری حاصل ہوتی ہے اور خوش رفتاری سے کینہ ور دشمن مغلوب ہوتا ہے اور سر پھرے آدمی کے مقابلہ میں بردباری کرنے سے اس کے مقابلہ میں اپنے طرفدار زیادہ ہو جاتے ہیں۔

تعجب ہے کہ حاسد جسمانی تندرستی پر حسد کرنے سے کیوں غافل ہو گئے.

طمع کرنے والا ذلت کی زنجیروں میں گرفتار رہتا ہے۔

آپ سے ایمان کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ ایمان دل سے پہچاننا، زبان سے اقرار کرنا اور اعضا سے عمل کرنا ہے.

جو دنیا کے لیے اندوہناک ہو وہ قضا و قدر الٰہی سے ناراض ہے اور جو اس مصیبت پر کہ جس میں مبتلا ہے شکوہ کرے تو وہ اپنے پروردگار کا شاکی ہے اور جو کسی دولت مند کے پاس پہنچ کر اس کی دولتمندی کی وجہ سے جھکے تو اس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے اور جو شخص قرآن کی تلاوت کرے پھر مر کر دوزخ میں داخل ہو تو ایسے ہی لوگوں میں سے ہوگا، جو اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے اور جس کا دل دنیا کی محبت میں وارفتہ ہو جائے تو اس کے دل میں دنیا کی یہ تین چیزیں پیوست ہو جاتی ہیں۔ ایسا غم کہ جو اس سے جدا نہیں ہوتا اور ایسی حرص کہ جو اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور ایسی امید کہ جو بر نہیں آتی۔

جس کی طرف فراخ روزی کئے ہوئے ہو اس کے ساتھ شرکت کرو، کیونکہ اس میں دولت حاصل کرنے کا زیادہ امکان اور خوش نصیبی کا زیادہ قرینہ ہے۔

خداوند عالم کے ارشاد کے مطابق کہ اللہ تمہیں عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔ فرمایا ! عدل انصاف ہے اور احسان لطف و کرم۔

جو عاجز و قاصر ہاتھ سے دیتا ہے اسے بااقتدار ہاتھ سے ملتا ہے۔

اپنے فرزند امام حسن علیہ السّلام سے فرمایا: کسی کو مقابلہ کے لیے خود نہ للکارو۔ ہاں اگر دوسرا للکارے تو فوراً جواب دو۔ اس لیے کہ جنگ کی خود سے دعوت دینے والا زیادتی کرنے والا ہے، اور زیادتی کرنے والا تباہ ہوتا ہے۔

عورتوں کی بہترین خصلتیں وہ ہیں جو مردوں کی بدترین صفتیں ہیں۔ غرور، بزدلی اور کنجوسی اس لیے کہ عورت جب مغرور ہو گی، تو وہ کسی کو اپنے نفس پر قابو نہ دے گی اور کنجوس ہو گی تو اپنے اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے گی اور بزدل ہو گی تو وہ ہر اس چیز سے ڈرے گی جو پیش آئے گی۔

آپ علیہ السّلام سے عرض کیا گیا کہ عقلمند کے اوصاف بیان کیجئے۔ فرمایا! عقلمند وہ ہے جو ہر چیز کو اس کے موقع و محل پر رکھے۔ پھر آپ سے کہا گیا کہ جاہل کا وصف بتایئے تو فرمایا میں بیان کر چکا۔

خدا کی قسم تمہاری یہ دنیا میرے نزدیک سور کی انتڑیوں سے بھی زیادہ ذلیل ہے جو کسی کوڑھی کے ہاتھ میں ہوں۔

ایک جماعت نے اللہ کی عبادت ثواب کی رغبت و خواہش کے پیشِ نظر کی، یہ سودا کرنے والوں کی عبادت ہے اور ایک جماعت نے خوف کی وجہ سے اس کی عبادت کی، اور یہ غلاموں کی عبادت ہے اور ایک جماعت نے ازروئے شکر و سپاس گزاری اس کی عبادت کی، یہ آزادوں کی عبادت ہے۔

عورت سراپا برائی ہے اور سب سے بڑی برائی اس میں یہ ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں۔

جو شخص سستی و کاہلی کرتا ہے وہ اپنے حقوق کو ضائع و برباد کر دیتا ہے اور جو چغل خور کی بات پر اعتماد کرتا ہے، وہ دوست کو اپنے ہاتھ سے کھو دیتا ہے۔

گھر میں ایک غصبی پتھر اس کی ضمانت ہے کہ وہ تباہ و برباد ہو کر رہے گا۔

مظلوم کے ظالم پر قابو پانے کا دن اس دن سے کہیں زیادہ ہوگا جس میں ظالم مظلوم کے خلاف اپنی طاقت دکھاتا ہے۔

اللہ سے کچھ تو ڈرو، چاہے وہ کم ہی ہو، اور اپنے اور اللہ کے درمیان کچھ تو پردہ رکھو، چاہے وہ باریک ہی سا ہو۔

جب (ایک سوال کے لیے) جوابات کی بہتات ہو جائے تو صحیح بات چھپ جایا کرتی ہے۔

بے شک اللہ تعالٰی کے لیے ہر نعمت میں حق ہے تو جو اس حق کو ادا کرتا ہے، اللہ اس کے لیے نعمت کو اور بڑھاتا ہے۔ اور جو کوتاہی کرتا ہے وہ موجودہ نعمت کو بھی خطرہ میں ڈالتا ہے۔

جب مقدرت زیادہ ہو جاتی ہے تو خواہش کم ہو جاتی ہے۔

نعمتوں کے زائل ہونے سے ڈرتے رہو کیونکہ ہر بے قابو ہو کر نکل جانے والی چیز پلٹا نہیں کرتی۔

جذبہ کرم رابطہ قرابت سے زیادہ لطف و مہربانی کا سبب ہوتا ہے۔

جو تم سے حسن ظن رکھے، اس کے گمان کو سچا ثابت کرو۔

بہترین عمل وہ ہے جس کے بجالانے پر تمہیں اپنے نفس کو مجبور کرنا پڑے۔

میں نے اللہ سبحانہ کو پہچانا ارادوں کے ٹوٹ جانے، نیتوں کے بدل جانے، اور ہمتوں کے پست ہو جانے سے۔

دنیا کی تلخی آخرت کی خوشگواری ہے اور دنیا کی خوشگواری آخرت کی تلخی ہے۔

خداوند عالم نے ایمان کا فریضہ عائد کیا شرک کی آلودگیوں سے پاک کرنے کے لیے۔ اور نماز کو فرض کیا رعونت سے بچانے کے لیے اور زکوٰۃ کو رزق کے اضافہ کا سبب بنانے کے لیے، اور روزہ کو مخلوق کے اخلاص کو آزمانے کے لیے اور حج کو دین کو تقویت پہنچانے کے لیے، اور جہاد کو اسلام کو سرفرازی بخشنے کے لیے، اور امر بالمعروف کو اصلاح خلائق کے لیے اور نہی عن المنکر کو سر پھروں کی روک تھام کے لیے اور حقوقِ قرابت کے ادا کرنے کو (یار و انصار کی) گنتی بڑھانے کے لیے اور قصاص کو خونریزی کے انسداد کے لیے اور حدود شرعیہ کے اجراء کو محرمات کی اہمیت قائم کرنے کے لیے اور شراب خوری کے ترک کو عقل کی حفاظت کے لیے اور چوری سے پرہیز کو پاک بازی کا باعث ہونے کے لیے اور زنا سے بچنے کو نسب کے محفوظ رکھنے کے لیے اور اغلام کے ترک کو نسل بڑھانے کے لیے اور گواہی کو انکارِ حقوق کے مقابلہ میں ثبوت مہیا کرنے کے لیے اور جھوٹ سے علیحدگی کو سچائی کا شرف آشکارا کرنے کے لیے اور قیامِ امن کو خطروں سے تحفظ کے لیے اور امانتوں کی حفاظت کو اُمت کا نظام درست رکھنے کے لیے اور اطاعت کو امامت کی عظمت ظاہر کرنے کے لیے

آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی ظالم سے قسم لینا ہو تو اس سے اس طرح حلف اٹھواؤ کہ وہ اللہ کی قوت و توانائی سے بری ہے؟ کیونکہ جب وہ اس طرح جھوٹی قسم کھائے گا تو جلد اس کی سزا پائے گا اور جب یوں قسم کھائے کہ قسم اُس اللہ کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں تو جلد اس کی گرفت نہ ہوگی، کیونکہ اُس نے اللہ کو وحدت و یکتائی کے ساتھ یاد کیا ہے۔

اے فرزندِ آدم ! اپنے مال میں اپنا وصی خود بن اور جو تو چاہتا ہے کہ تیرے بعد تیرے مال میں سے خیر خیرات کی جائے، وہ خود انجام دے دے۔

غصہ ایک قسم کی دیوانگی ہے کیونکہ غصہ ور بعد میں پشیمان ضرور ہوتا ہے اور اگر پشیمان نہیں ہوتا تو اُس کی دیوانگی پختہ ہے۔

حسد کی کمی بدن کی تندرستی کا سبب ہے۔

کمیل ابن زیاد نخعی سے فرمایا: اے کمیل ! اپنے عزیز و اقارب کو ہدایت کرو کہ وہ اچھی خصلتوں کو حاصل کرنے کے لیے دن کے وقت نکلیں اور رات کو سو جانے والے کی حاجت روائی کو چل کھڑے ہوں۔ اُس ذات کی قسم جس کی قوتِ شنوائی تمام آوازوں پر حاوی ہے، جِس کسی نے بھی کسی کے دل کو خوش کیا تو اللہ اُس کے لیے اُس سرور سے ایک لطفِ خاص خلق فرمائے گا کہ جب بھی اُس پر کوئی مصیبت نازل ہو تو وہ نشیب میں بہنے والے پانی کی طرح تیزی سے بڑھے اور اجنبی اونٹوں کو ہنکانے کی طرح اس مصیبت کو ہنکا کر دور کر دے۔

جب تنگدست ہو جاؤ تو صدقہ کے ذریعے بچو۔

غداروں سے وفا کرنا اللہ کے نزدیک غداری ہے اور غداروں کے ساتھ غداری کرنا اللہ کے نزدیک عین وفا ہے۔

کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہیں نعمتیں دے کر رفتہ رفتہ عذاب کا مستحق بنایا جاتا ہے اور کتنے ہی لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ کی پردہ پوشی سے دھوکا کھائے ہوئے ہیں اور اپنے بارے میں اچھے الفاظ سن کر فریب میں پڑ گئے اور مہلت دینے سے زیادہ اللہ کی جانب سے کوئی بڑی آزمائش نہیں ہے۔

جب امیر المومنین علیہ السلام کو یہ اطلاع ملی کہ معاویہ کے ساتھیوں نے (شہر) انبار پر دھاوا کیا تو آپ بنفس نفیس پیادہ پا چل کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ نخیلہ تک پہنچ گئے، اتنے میں لوگ بھی آپ کے پاس پہنچ گئے اور کہنے لگے یا امیر المومنین علیہ السّلام ! ہم دشمن سے نپٹ لیں گے۔ آپ کے تشریف لے جانے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے سے تو میرا بچاؤ کر نہیں سکتے دوسروں سے کیا بچاؤ کرو گے۔ مجھ سے پہلے رعایا اپنے حاکموں کے ظلم و جور کی شکایت کیا کرتی تھی مگر میں آج اپنی رعیت کی زیادتیوں کا گلہ کرتا ہوں، گویا کہ میں رعیت ہوں اور وہ حاکم اور میں حلقہ بگوش ہوں اور وہ فرمانروا۔

بیان کیا گیا ہے کہ حارث ابن حوط حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ کیا آپ کے خیال میں اس کا گمان بھی ہو سکتا ہے کہ اصحاب جمل گمراہ تھے؟ حضرت نے فرمایا کہ اے حارث ! تم نے نیچے کی طرف دیکھا اوپر کی طرف نگاہ نہیں ڈالی، جس کے نتیجہ میں تم حیران و سرگردان ہو گئے ہو، تم حق ہی کو نہیں جانتے کہ حق والوں کو جانو اور باطل ہی کو نہیں پہچانتے کہ باطل کی راہ پر چلنے والوں کو پہچانو۔ حارث نے کہا کہ میں سعد ابن مالک اور عبداللہ ابن عمر کے ساتھ گوشہ گزیں ہو جاؤں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ ! سعد اور عبداللہ ابن عمر نے حق کی مدد کی، اور نہ باطل کی نصرت سے ہاتھ اٹھایا۔

بادشاہ کا ندیم و مصاحب ایسا ہے جیسے شیر پر سوار ہونے والا کہ اس کے مرتبہ پر رشک کیا جاتا ہے وہ اپنے موقف سے خوب واقف ہے۔

دوسروں کے پسماندگان سے بھلائی کرو۔ تاکہ تمہارے پسماندگان پر بھی نظر شفقت پڑے۔

جب حکماء کا کلام صحیح ہو تو وہ دوا ہے اور غلط ہو تو سراسر مرض ہے.

حضرت سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایمان کی تعریف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کل میرے پاس آنا تاکہ میں تمہیں اس موقع پر بتاؤں کہ دوسرے لوگ بھی سن سکیں کہ اگر تم بھول جاؤ تو دوسرے یاد رکھیں۔ اس لیے کلام بھڑکے ہوئے شکار کے مانند ہوتا ہے کہ اگر ایک کی گرفت میں آ جاتا ہے اور دوسرے کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔

اے فرزند آدم علیہ السّلام ! اس دن کی فکر کا بار جو ابھی آیا نہیں، آج کے اپنے دن پر نہ ڈال کہ جو آ چکا ہے۔ اس لیے کہ اگر ایک دن بھی تیری عمر کا باقی ہو گا، تو اللہ تیرا رزق تجھ تک پہنچائے گا۔

اپنے دوست سے بس ایک حد تک محبت کرو کیونکہ شاید کسی دن وہ تمہارا دشمن ہو جائے اور دشمن کی دشمنی بس ایک حد تک رکھو ہو سکتا ہے کہ کسی دن وہ تمہارا دوست ہو جائے۔

دنیا میں کام کرنے والے دو قسم کے ہیں ایک وہ جو دنیا کے لیے سرگرم عمل رہتا ہے اور اسے دنیا نے آخرت سے روک رکھا ہے۔ وہ اپنے پسماندگان کے لیے فقر و فاقہ کا خوف کرتا ہے مگر اپنی تنگدستی سے مطمئن ہے تو وہ دوسروں کے فائدہ ہی میں پوری عمر بسر کر دیتا ہے اور ایک وہ ہے جو دنیا میں رہ کر آخرت کے لیے عمل کرتا ہے تو اسے تگ و دو کئے بغیر دنیا بھی حاصل ہو جاتی ہے اور اس طرح وہ دونوں حصوں کو سمیٹ لیتا ہے اور دونوں گھروں کا مالک بن جاتا ہے وہ اللہ کے نزدیک باوقار ہوتا ہے اور اللہ سے کوئی حاجت نہیں مانگتا جو اللہ پوری نہ کرے۔

بیان کیا گیا ہے کہ عمر ابن خطاب کے سامنے خانہ کعبہ کے زیورات اور ان کی کثرت کا ذکر ہوا تو کچھ لوگوں نے ان سے کہا کہ اگر آپ ان زیورات کو لے لیں اور انہیں مسلمانوں کے لشکر پر صرف کر کے ان کی روانگی کا سامان کریں تو زیادہ باعث اجر ہو گا، خانہ کعبہ کو ان زیورات کی کیا ضرورت ہے۔ چنانچہ عمر نے اس کا ارادہ کر لیا اور امیر المومنین علیہ السلام سے اس کے بارے میں مسئلہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب قرآن مجید نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوا تو اس وقت چار قسم کے اموال تھے، ایک مسلمانوں کا ذاتی مال تھا اسے آپ نے ان کے وارثوں میں ان کے حصہ کے مطابق تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ دوسرا مال غنیمت تھا، اسے اس کے مستحقین پر تقسیم کیا۔ تیسرا مال خمس تھا، اس مال کے اللہ تعالیٰ نے خاص مصارف مقرر کر دیئے۔ چوتھے زکوۃ و صدقات تھے۔ انہیں اللہ نے وہاں صرف کرنے کا حکم دیا جو ان کا مصرف ہے۔ یہ خانہ کعبہ کے زیورات اس زمانہ میں بھی موجود تھے لیکن اللہ نے ان کو ان کے حال پر رہنے دیا اور ایسا بھولے سے تو نہیں ہوا، اور نہ ان کا وجود اس پر پوشیدہ تھا۔ لہٰذا آپ بھی انہیں وہیں رہنے دیجئے جہاں اللہ اور اس کے رسول نے انہیں رکھا ہے۔ یہ سن کر عمر نے کہا کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ہم رسوا ہو جاتے اور زیورات ان کی حالت پر رہنے دیا۔

اگر ان پھسلنوں سے بچ کر میرے پر جم گئے تو میں بہت سی چیزوں میں تبدیلی کر دوں گا۔

پورے یقین کے ساتھ اس امر کو جانے رہو کہ اللہ سبحانہ نے کسی بندے کے لیے چاہے اس کی تدبیریں بہت زبردست اس کی جستجو شدید اور اس کی ترکیبیں طاقت ور ہوں اس سے زائد رزق قرار نہیں دیا جتنا کہ تقدیر الٰہی میں اس کے لیے مقرر ہو چکا ہے۔ اور کسی بندے کے لیے اس کمزوری و بے چارگی کی وجہ سے لوح محفوظ میں اس کے مقررہ رزق تک پہنچنے میں رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اس حقیقت کو سمجھنے والا اور اس پر عمل کرنے والا سود و منفعت کی راحتوں میں سب لوگوں سے بڑھ چڑھ کر ہے اور اسے نظر انداز کرنے اور اس میں شک و شبہ کرنے والا سب لوگوں سے زیادہ زیاں کاری میں مبتلا ہے بہت سے وہ جنہیں نعمتیں ملی ہیں، نعمتوں کی بدولت کم کم عذاب کے نزدیک کئے جا رہے ہیں، اور بہت سوں کے ساتھ فقر فاقہ کے پردہ ہیں اللہ کا لطف و کرم شامل حال ہے لہٰذا اسے سننے والے شکر زیادہ اور جلد بازی کم کر اور جو تیری روزی کی حد ہے اس پر ٹھہرا رہ.

اپنے علم کو اور اپنے یقین کو شک نہ بناؤ جب جان لیا تو عمل کرو، اور جب یقین پیدا ہو گیا تو آگے بڑھو۔

طمع گھاٹ پر اتارتی ہے مگر سیراب کئے بغیر پلٹا دیتی ہے۔ ذمہ داری کا بوجھ اٹھاتی ہے مگر اسے پورا نہیں کرتی۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پانی پینے والے کو پینے سے پہلے ہی اچھو ہو جاتا ہے۔ اور جتنی کسی مرغوب و پسندیدہ چیز کی قدر و منزلت زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی اسے کھو دینے کا رنج زیادہ ہوتا ہے۔ آرزوئیں دیدہ و بصیرت کو اندھا کر دیتی ہیں اور جو نصیب میں ہوتا ہے پہنچنے کی کوشش کئے بغیر مل جاتا ہے۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میرا ظاہر لوگوں کی چشم ظاہر بین میں بہتر ہو اور جو اپنے باطن میں چھپائے ہوئے ہوں، وہ تیری نظروں میں برا ہو۔ درآں حالیکہ میں لوگوں کے دکھاوے کے لیے اپنے نفس سے ان چیزوں سے نگہداشت کروں۔ جن سب سے تو آگاہ ہے۔ اس طرح لوگوں کے سامنے تو ظاہر کے اچھا ہونے کی نمائش کروں اور تیرے سامنے اپنی بداعمالیوں کو پیش کر تا رہوں جس کے نتیجہ میں تیرے بندوں سے تقرب حاصل کروں، اور تیری خوشنودیوں سے دور ہی ہوتا چلا جاؤں۔

) کسی موقع پر قسم کھاتے ہوئے ارشاد فرمایا) اس ذات کی قسم جس کی بدولت ہم نے ایسی شبِ تار کے باقی ماندہ حصہ کو بسر کر دیا۔ جس کے چھٹتے ہی روزِ درخشاں ظاہر ہو گا ایسا اور ایسا نہیں ہوا.

وہ تھوڑا عمل جو پابندی سے بجالا یا جاتا ہے زیادہ فائدہ مند ہے اس کثیر عمل سے کہ جس سے دل اکتا جائے۔

جب مستحبات فرائض میں سدِ راہ ہوں تو انہیں چھوڑ دو.

جو سفر کی دوری کو پیش نظر رکھتا ہے وہ کمر بستہ رہتا ہے۔

آنکھوں کا دیکھنا حقیقت میں دیکھنا نہیں کیونکہ آنکھیں کبھی اپنے اشخاص سے غلط بیانی بھی کر جاتی ہیں مگر عقل اس شخص کو جو اس سے نصیحت چاہے کبھی فریب نہیں دیتی۔

تمہارے اور پند و نصیحت کے درمیان غفلت کا ایک بڑا پردہ حائل ہے۔

تمہارے جاہل دولت زیادہ پا جاتے ہیں اور عالم آئندہ کے توقعات میں مبتلا رکھے جاتے ہیں۔

علم کا حاصل ہو جانا، بہانے کرنے والوں کے عذر کو ختم کر دیتا ہے۔

جسے جلدی سے موت آ جاتی ہے وہ مہلت کا خواہاں ہوتا ہے اور جسے مہلت زندگی دی گئی ہے وہ ٹال مٹول کرتا رہتا ہے۔

آپ سے قضا و قدر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ علیہ السّلام نے فرمایا ! یہ ایک تاریک راستہ ہے اس میں قدم نہ اٹھاؤ. ایک گہرا سمندر ہے۔ اس میں نہ اترو اللہ کا ایک راز ہے اسے جاننے کی زحمت نہ اٹھاؤ.

اللہ جس بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اسے علم و دانش سے محروم کر دیتا ہے۔

عہد ماضی میں میرا ایک دینی بھائی تھا اور وہ میری نظروں میں اس وجہ سے باعزت تھا کہ دنیا اس کی نظروں میں پست و حقیر تھی۔ اس پر پیٹ کے تقاضے مسلط نہ تھے۔ لٰہذا جو چیز اُسے میسر نہ تھی اس کی خواہش نہ کرتا تھا اور جو چیز میسر تھی اسے ضرورت سے زیادہ صرف میں نہ لاتا تھا۔ وہ اکثر اوقات خاموش رہتا تھا اور اگر بولتا تھا تو بولنے والوں کو چپ کرا دیتا تھا اور سوال کرنے والوں کی پیاس بجھا دیتا تھا۔ یوں تو وہ عاجز و کمزور تھا، مگر جہاد کا موقع آ جائے تو وہ شیر بیشہ اور وادی کا اژدھا تھا۔ وہ جو دلیل و برہان پیش کرتا تھا، وہ فیصلہ کن ہوتی تھی۔ وہ ان چیزوں میں کہ جن میں عذر کی گنجائش ہوتی تھی، کسی کو سرزنش نہ کرتا تھا جب تک کہ اس کے عذر معذرت کو سن نہ لے وہ کسی تکلیف کا ذکر نہ کرتا تھا، مگر اس وقت کہ جب اس سے چھٹکارا پا لیتا تھا، وہ جو کرتا تھا، وہی کہتا تھا اور جو نہیں کرتا تھا وہ اسے کہتا نہیں تھا. اگر بولنے میں اس پر کبھی غلبہ پا بھی لیا جائے تو خاموشی میں اس پر غلبہ حاصل نہیں کیا جا سکتا تھا. وہ بولنے سے زیادہ سننے کا خواہشمند رہتا تھا اور جب اچانک اس کے سامنے دو چیزیں آ جاتی تھیں تو دیکھتا تھا کہ ان دونوں میں سے ہوائے نفس کے زیادہ قریب کون ہے تو وہ اس کی مخالفت کرتا تھا۔ لٰہذا تمہیں ان عادات و خصائل کو حاصل کرنا چاہیے اور ان پر عمل پیرا اور ان کا خواہشمند رہنا چاہیے اگر ان تمام کا حاصل کرنا تمہاری قدرت سے باہر ہو تو اس بات کو جانے رہو کہ تھوڑی سی چیز حاصل کرنا پورے کے چھوڑ دینے سے بہتر ہے۔

اگر خداوند عالم نے اپنی معصیت کے عذاب سے نہ ڈرایا ہوتا، جب بھی اس کی نعمتوں پر شکر کا تقاضا یہ تھا کہ اس کی معصیت نہ کی جائے۔

اشعث ابن قیس کو اس کے بیٹے کا پرسا دیتے ہوئے فرمایا: اے اشعث ! اگر تم اپنے بیٹے پر رنج وملال کرو تو یہ خون کا رشتہ اس کا سزاوار ہے، اور اگر صبر کرو تو اللہ کے نزدیک ہر مصیبت کا عوض ہے۔ اے اشعث ! اگر تم نے صبر کیا تو تقدیر الٰہی نافذ ہو گی اس حال میں کہ تم اجر و ثواب کے حقدار ہو گے اور اگر چیخے چلائے، جب بھی حکم قضا کا جاری ہو کر رہے گا۔ مگر اس حال میں کہ تم پر گناہ کا بوجھ ہو گا۔ تمہارے لیے بیٹا مسرت کا سبب ہوا حالانکہ وہ ایک زحمت و آزمائش تھا اور تمہارے لیے رنج واندوہ کا سبب ہوا حالانکہ وہ (مرنے سے) تمہارے لیے اجر و رحمت کا باعث ہوا ہے۔

رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کے دفن کے وقت قبر پر یہ الفاظ کہے۔

صبر عموماً اچھی چیز ہے سوائے آپ کے غم کے اور بیتابی و بے قراری عموماً بُری چیز ہے سوائے آپ کی وفات کے اور بلاشبہ آپ کی موت کا صدمہ عظیم ہے، اور آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آنے والی مصیبت سبک ہے.

بے وقوف کی ہم نشینی اختیار نہ کرو کیونکہ وہ تمہارے سامنے اپنے کاموں کو سجا کر پیش کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تم اسی کے ایسے ہو جاؤ.

تین قسم کے تمہارے دوست ہیں اور تین قسم کے دشمن۔ دوست یہ ہیں: تمہارا دوست، تمہارے دوست کا دوست، اور تمہارے دشمن کا دشمن اور دشمن یہ ہیں: تمہارا دشمن، تمہارے دوست کا دشمن اور تمہارے دشمن کا دوست۔

حضرت نے ایک ایسے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دشمن کو ایسی چیز کے ذریعہ سے نقصان پہنچانے کے درپے ہے جس میں خود اس کو بھی نقصان پہنچے گا، تو آپ نے فرمایا کہ تم اس شخص کی مانند ہو جو اپنے پیچھے والے سوار کو قتل کرنے کے لیے اپنے سینہ میں نیزہ مارے۔

نصیحتیں کتنی زیادہ ہیں اور ان سے اثر لینا کتنا کم ہے۔

جو لڑائی جھگڑے میں حد سے بڑھ جائے وہ گنہگار ہوتا ہے اور جو اس میں کمی کرے، اس پر ظلم ڈھائے جاتے ہیں اور جو لڑتا جھگڑتا ہے اس کے لیے مشکل ہوتا ہے کہ وہ خوف خدا قائم رکھے۔

وہ گناہ مجھے اندوہناک نہیں کرتا جس کے بعد مجھے مہلت مل جائے کہ میں دو رکعت نماز پڑھوں اور اللہ سے امن و عافیت کا سوال کروں۔

امیر المومنین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ خداوند عالم اس کثیر التعداد مخلوق کا حساب کیونکر لے گا؟ فرمایا جس طرح اس کی کثرت کے باوجود روزی انہیں پہنچاتا ہے۔ پوچھا وہ کیونکر حساب لے گا جب کہ مخلوق اسے دیکھے گی نہیں؟ فرمایا جس طرح انہیں روزی دیتا ہے اور وہ اسے دیکھتے نہیں۔

تمہارا قاصد تمہاری عقل کا ترجمان ہے اور تمہاری طرف سے کامیاب ترین ترجمانی کرنے والا تمہارا خط ہے۔

ایسا شخص جو سختی و مصیبت میں مبتلا ہو۔ جتنا محتاج دعا ہے، اس سے کم وہ خیر و عافیت سے ہے۔ مگر اندیشہ ہے کہ نہ جانے کب مصیبت آ جائے۔

لوگ اسی دنیا کی اولاد ہیں اور کسی شخص کو اپنی ماں کی محبت پر لعنت مُلامت نہیں کی جا سکتی۔

غریب و مسکین اللہ کا فرستادہ ہوتا ہے تو جس نے اس سے اپنا ہاتھ روکا اس نے خدا سے ہاتھ روکا اور جس نے اسے کچھ دیا اس نے خدا کو دیا۔

غیرت مند کبھی زنا نہیں کرتا۔

مدت حیات نگہبانی کے لیے کافی ہے۔

اولاد کے مرنے پہ آدمی کو نیند آ جاتی ہے مگر مال کے چھن جانے پر اسے نیند نہیں آتی.

باپوں کی باہمی محبت اولاد کے درمیان ایک قرابت ہوا کرتی ہے اور محبت کو قرابت کی اتنی ضرورت نہیں جتنی قرابت کو محبت کی۔

اہل ایمان کے گمان سے ڈرتے رہو، کیونکہ خداوند عالم نے حق کو ان کی زبانوں پر قرار دیا ہے.

کسی بندے کا ایمان اس وقت تک سچا نہیں ہوتا جب تک اپنے ہاتھ میں موجود ہونے والے مال سے اس پر زیادہ اطمینان نہ ہو جو قدرت کے ہاتھ میں ہے۔

جب حضرت بصرہ میں وارد ہوئے تو انس بن مالک کو طلحہ و زبیر کے پاس بھیجا تھا کہ ان دونوں کو کچھ وہ اقوال یاد دلائیں جو آپ علیہ السّلام کے بارے میں انہوں نے خود پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنے ہیں۔ مگر انہوں نے اس سے پہلو تہی کی، اور جب پلٹ کر آئے تو کہا کہ وہ بات مجھے یاد نہیں رہی اس پر حضرت نے فرمایا اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اس کی پاداش میں خداوند عالم ایسے چمکدار داغ میں تمہیں مبتلا کرے، کہ جسے دستار بھی نہ چھپا سکے۔

دل کبھی مائل ہوتے ہیں اور کبھی اچاٹ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا جب مائل ہوں، اس وقت انہیں مستحبات کی بجاآوری پر آمادہ کرو۔ اور جب اچاٹ ہوں تو واجبات پر اکتفا کرو۔

قرآن میں تم سے پہلے کی خبر میں تمہارے بعد کے واقعات اور تمہارے درمیانی حالات کے لیے احکام ہیں۔

جدھر سے پتھر آئے اسے ادھر ہی پلٹا دو کیونکہ سختی کا دفیعہ سختی ہی سے ہو سکتا ہے۔

اپنے منشی عبیداللہ ابن ابی رافع سے فرمایا:

دوات میں صوف ڈالا کرو، اور قلم کی زبان لانبی رکھا کرو۔ سطروں کے درمیان فاصلہ زیادہ چھوڑا کرو اور حروف کو ساتھ ملا کر لکھا کرو کہ یہ خط کی دیدہ زیبی کے لیے مناسب ہے۔

میں اہل ایمان کا یعسوب ہوں اور بدکرداروں کا یعسوب مال ہے۔

ایک یہودی نے آپ سے کہا کہ ابھی تم لوگوں نے اپنے نبی کو دفن نہیں کیا تھا کہ ان کے بارے میں اختلاف شروع کر دیا۔ حضرت نے فرمایا ہم نے ان کے بارے میں اختلاف نہیں کیا۔ بلکہ ان کے بعد جانشینی کے سلسلہ میں اختلاف ہوا مگر تم تو وہ ہو کہ ابھی دریائے نیل سے نکل کر تمہارے پیر خشک بھی نہ ہوئے تھے کہ اپنے نبی سے کہنے لگے کہ ہمارے لیے بھی ایک ایسا خدا بنا دیجئے جیسے ان لوگوں کے خدا ہیں۔ تو موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ بیشک تم ایک جاہل قوم ہو.

حضرت سے کہا گیا کہ آپ کس وجہ سے اپنے حریفوں پر غالب آتے رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں جس شخص کا بھی مقابلہ کرتا تھا وہ اپنے خلاف میری مدد کرتا تھا۔

اپنے فرزند محمد ابن حنفیہؓ سے فرمایا! اے فرزند! میں تمہارے لیے فقر و تنگدستی سے ڈرتا ہوں لہٰذا فقر و ناداری سے اللہ کی پناہ مانگو۔ کیونکہ یہ دین کے نقص، عقل کی پریشانی اور لوگوں کی نفرت کا باعث ہے۔

ایک شخص نے ایک مشکل مسئلہ آپ سے دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا۔ سمجھنے کے لیے پوچھو، الجھنے کے لیے نہ پوچھو۔ کیونکہ وہ جاہل جو سیکھنا چاہتا ہے مثل عالم کے ہے اور وہ عالم جو الجھنا چاہتا ہے وہ مثل جاہل کے ہے۔

عبداللہ ابن عباس نے ایک امر میں آپ کو مشورہ دیا جو آپ کے نظریہ کے خلاف تھا۔ تو آپ نے ان سے فرمایا۔ تمہارا یہ کام ہے کہ مجھے رائے دو۔ اس کے بعد مجھے مصلحت دیکھنا ہے۔ اور اگر میں تمہاری رائے کو نہ مانوں، تو تمہیں میری اطاعت لازم ہے۔

وارد ہوا ہے کہ جب حضرت صفین سے پلٹتے ہوئے کوفہ پہنچے تو قبیلہ شبام کی آبادی سے ہو کر گزرے۔ جہاں صفین کے کشتوں پر رونے کی آواز آپ کے کانوں میں پڑی اتنے میں حرب ابن شرجیل شبامی جو اپنی قوم کے سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے، حضرت کے پاس آئے تو آپ نے اس سے فرمایا! کیا تمہارا ان عورتوں پر بس نہیں چلتا جو میں رونے کی آوازیں سن رہا ہوں اس رونے چلانے سے تم انہیں منع نہیں کرتے؟ حرب آگے بڑھ کر حضرت کے ہمرکاب ہو لیے درآں حالیکہ حضرت سوار تھے تو آپ نے فرمایا! پلٹ جاؤ تم۔ ایسے آدمی کا مجھ ایسے کے ساتھ پیادہ چلنا والی کے لیے فتنہ اور مومن کے لیے ذلت ہے۔

نہروان کے دن خوارج کے کشتوں کی طرف ہو کر گزرے تو فرمایا! تمہارے لیے ہلاکت و تباہی ہو جس نے تمہیں ورغلایا، اس نے تمہیں فریب دیا۔ کہا گیا کہ یا امیر المومنین علیہ السّلام کس نے انہیں ورغلایا تھا؟ فرمایا کہ گمراہ کرنے والے شیطان اور برائی پر ابھارنے والے نفس نے کہ جس نے انہیں امیدوں کے فریب میں ڈالا اور گناہوں کا راستہ ان کے لیے کھول دیا۔ فتح و کامرانی کے ان سے وعدے کئے اور اس طرح انہیں دوزخ میں جھونک دیا۔

تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرنے سے ڈرو۔ کیونکہ جو گواہ ہے وہی حاکم ہے.

جب آپ کو محمد ابن ابی بکر رحمتہ اللہ علیہ کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا ہمیں ان کے مرنے کا اتنا ہی رنج و قلق ہے جتنی دشمنوں کو اس کی خوشی ہے۔ بلاشبہ ان کا ایک دشمن کم ہوا۔ اور ہم نے ایک دوست کو کھو دیا۔

وہ عمر کہ جس کے بعد اللہ تعالیٰ آدمی کے عذر کو قبول نہیں کرتا، ساٹھ برس کی ہے۔

جس پر گناہ قابو پالے، وہ کامران نہیں اور شر کے ذریعہ غلبہ پانے والا حقیقتاً مغلوب ہے۔

خداوند عالم نے دولتمندوں کے مال میں فقیروں کا رزق مقرر کیا ہے لہٰذا اگر کوئی فقیر بھوکا رہتا ہے تو اس لیے کہ دولت مند نے دولت کو سمیٹ لیا ہے اور خدائے بزرگ و برتر ان سے اس کا مواخذہ کرنے والا ہے۔

سچا عذر پیش کرنے سے یہ زیادہ دقیع ہے کہ عذر کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

اللہ کا کم سے کم حق جو تم پر عائد ہوتا ہے یہ ہے کہ اس کی نعمتوں سے گناہوں میں مدد نہ لو۔

جب کاہل اور ناکارہ افراد عمل میں کوتاہی کرتے ہیں تو اللہ کی طرف سے یہ عقلمندوں کے لیے ادائے فرض کا ایک بہترین موقع ہوتا ہے۔

حکام اللہ کی سرزمین میں اس کے پاسبان ہیں۔

مومن کے متعلق فرمایا! مومن کے چہرے پر بشاشت اور دل میں غم واندوہ ہوتا ہے۔ ہمت اس کی بلند ہے اور اپنے دل میں وہ اپنے کو ذلیل سمجھتا ہے سر بلندی کو برا سمجھتا ہے اور شہرت سے نفرت کرتا ہے اس کا غم بے پایاں اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ بہت خاموش ہمہ وقت مشغول، شاکر، صابر، فکر میں غرق، دست طلب بڑھانے میں بخیل، خوش خلق اور نرم طبیعت ہوتا ہے اور اس کا نفس پتھر سے زیادہ سخت اور خود غلام سے زیادہ متواضع ہوتا ہے۔

اگر کوئی بندہ مدت حیات اور اس کے انجام کو دیکھے تو امیدوں اور ان کے فریب سے نفرت کرنے لگے۔

ہر شخص کے مال میں دو حصہ دار ہوتے ہیں۔ ایک وارث اور دوسرے حوادث۔

جس سے مانگا جائے وہ اس وقت تک آزاد ہے، جب تک وعدہ نہ کرے۔

جو عمل نہیں کرتا اور دعا مانگتا ہے وہ ایسا ہے جیسے بغیر حلیہ کمان کے تیر چلانے والا۔

علم دو طرح کا ہوتا ہے، ایک وہ جو نفس میں بس جائے اور ایک وہ جو صرف سن لیا گیا ہو اور سنا سنایا فائدہ نہیں دیتا جب تک وہ دل میں راسخ نہ ہو۔

اصابتِ رائے اقبال و دولت سے وابستہ ہے اگر یہ ہے تو وہ بھی ہوتی ہے اور اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں ہوتی۔

فقر کی زینت پاکدامنی اور تونگری کی زینت شکر ہے۔

ظالم کے لیے انصاف کا دن اس سے زیادہ سخت ہوگا، جتنا مظلوم پر ظلم کا دن۔

سب سے بڑی دولت مندی یہ ہے کہ دوسروں کے ہاتھ میں جو ہے اس کی آس نہ رکھی جائے۔

گفتگوئیں محفوظ ہیں اور دلوں کے بھید جانچے جانے والے ہیں۔ ہر شخص اپنے اعمال کے ہاتھوں میں گروی ہے اور لوگوں کے جسموں میں نقص اور عقلوں میں فتور آنے والا ہے مگر وہ کہ جسے اللہ بچائے رکھے۔ ان میں پوچھنے والا الجھانا چاہتا ہے اور جواب دینے والا (بے جانے بوجھے جواب کی) زحمت اٹھاتا ہے جو ان میں درست رائے رکھتا ہے۔ اکثر خوشنودی و ناراضگی کے تصورات اسے صحیح رائے سے موڑ دیتے ہیں اور جو ان میں عقل کے لحاظ سے پختہ ہوتا ہے بہت ممکن ہے کہ ایک نگاہ اس کے دل پر اثر کر دے اور ایک کلمہ اس میں انقلاب پیدا کر دے۔

اے گروہ مردم! اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ کتنے ہی ایسی باتوں کی امید باندھنے والے ہیں جن تک پہنچتے نہیں اور ایسے گھر تعمیر کرنے والے ہیں جن میں رہنا نصیب نہیں ہوتا اور ایسا مال جمع کرنے والے ہیں جسے چھوڑ جاتے ہیں حالانکہ ہو سکتا ہے کہ اسے غلط طریقہ سے جمع کیا ہو یا کسی کا حق دبا کر حاصل کیا ہو۔ اس طرح اسے بطور حرام پایا ہو اور اس کی وجہ سے گناہ کا بوجھ اٹھایا ہو، تو اس کا وبال لے کر پلٹے اور اپنے پروردگار کے حضور رنج وافسوس کرتے ہوئے جا پہنچے دنیا و آخرت دونوں میں گھاٹا اٹھایا۔ یہی تو کھلم کھلا گھاٹا ہے۔

گناہ تک رسائی کا نہ ہونا بھی ایک صورت پاکدامنی کی ہے۔

تمہاری آبرو قائم ہے جسے دست سوال دراز کرنا بہا دیتا ہے۔ لہٰذا یہ خیال رہے کہ کس کے آگے اپنی آبرو ریزی کر رہے ہو۔

کسی کو اس کے حق سے زیادہ سراہنا چاپلوسی ہے اور حق میں کمی کرنا کوتاہ بیانی ہے یا حسد۔

سب سے بھاری گناہ وہ ہے کہ جس کا ارتکاب کرنے والا اسے سبک سمجھے۔

جو شخص اپنے عیوب پر نظر رکھے گا وہ دوسروں کی عیب جوئی سے باز رہے گا۔ اور جو اللہ کے دیئے ہوئے رزق پر خوش رہے گا، وہ نہ ملنے والی چیز پر رنجیدہ نہیں ہو گا۔ جو ظلم کی تلوار کھینچتا ہے وہ اسی سے قتل ہوتا ہے جو اہم امور کو زبردستی انجام دینا چاہتا ہے۔ وہ تباہ و برباد ہوتا ہے، جو اٹھتی ہوئی موجوں میں پھاندتا ہے، وہ ڈوبتا ہے، جو بدنامی کی جگہوں پر جائے گا، وہ بدنام ہوگا، جو زیادہ بولے گا، وہ زیادہ لغزشیں کرے گا اور جس میں حیا کم ہو اس میں تقویٰ کم ہوگا اور جس میں تقویٰ کم ہوگا اس کا دل مردہ ہو جائے گا۔ اور جس کا دل مردہ ہو گیا وہ دوزخ میں جا پڑا۔ جو شخص لوگوں کے عیوب کو دیکھ کر ناک بھول چڑھائے اور پھر انہیں اپنے لیے چاہے اور سراسرا حمق ہے قناعت ایسا سرمایہ ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ جو موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے وہ تھوڑی سی دنیا پر بھی خوش ہو رہتا ہے۔ جو شخص یہ جانتا ہے کہ اس کا قول بھی عمل کا ایک جز ہے، وہ مطلب کی بات کے علاوہ کلام نہیں کرتا۔

لوگوں میں جو ظالم ہو اس کی تین علامتیں ہیں: وہ ظلم کرتا ہے اپنے سے بالا ہستی کی خلاف ورزی سے، اور اپنے سے پست لوگوں پر قہر و تسلط سے اور ظالموں کی کمک و امداد کرتا ہے۔

جب سختی انتہا کو پہنچ جائے تو کشائش و فراخی ہو گی اور جب ابتلاء و مصیبت کی کڑیاں تنگ ہو جائیں تو راحت و آسائش حاصل ہوتی ہے۔

اپنے اصحاب میں سے ایک سے فرمایا زن و فرزند کی زیادہ فکر میں نہ رہو، اس لیے کہ اگر وہ دوستان خدا ہیں تو خدا اپنے دوستوں کو برباد نہ ہونے دے گا اور اگر دشمنان خدا ہیں تو تمہیں دشمنان خدا کی فکروں اور دھندوں میں پڑنے سے مطلب ہی کیا۔

سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ اس عیب کو برا کہو، جس کے مانند خود تمہارے اندر موجود ہے۔

حضرت کے عمال میں سے ایک شخص نے ایک بلند عمارت تعمیر کی جس پر آپ نے فرمایا۔ چاندی کے سکوں نے سر نکالا ہے۔ بلاشبہ یہ عمارت تمہاری ثروت کی غمازی کرتی ہے.

حضرت سے کہا گیا کہ اگر کسی شخص کو گھر میں چھوڑ کر اس کا دروازہ بند کر دیا جائے تو اس کی روزی کدھر سے آئے گی؟ فرمایا: جدھر سے اس کی موت آئے گی۔

اے لوگو! چاہیے کہ اللہ تم کو نعمت و آسائش کے موقع پر بھی اسی طرح خائف و ترساں دیکھے جس طرح تمہیں عذاب سے ہراساں دیکھتا ہے۔ بیشک جسے فراخ دستی حاصل ہو، اور وہ اسے کم کم عذاب کی طرف بڑھنے کا سبب نہ سمجھے تو اس نے خوفناک چیز سے اپنے کو مطمئن سمجھ لیا اور جو تنگدست ہو اور وہ اسے آزمائش نہ سمجھے تو اس نے اس ثواب کو ضائع کر دیا۔ کہ جس کی امید و آرزو کی جاتی ہے.

اے حرص و طمع کے اسیرو! باز آؤ کیونکہ دنیا پر ٹوٹنے والوں کو حوادث زمانہ کے دانت پیسنے ہی کا اندیشہ کرنا چاہیے۔

اے لوگو! خود ہی اپنی اصلاح کا ذمہ لو, اور اپنی عادتوں کے تقاضوں سے منہ موڑ لو۔

کسی کے منہ سے نکلنے والی بات میں اگر اچھائی کا پہلو نکل سکتا ہو، تو اس کے بارے میں بدگمانی نہ کرو۔

جب اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت طلب کرو، تو پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو، پھر اپنی حاجت مانگو، کیونکہ خداوند عالم اس سے بلند تر ہے کہ اس سے دو حاجتیں طلب کی جائیں اور وہ ایک پوری کر دے اور ایک روک لے۔

جسے اپنی آبرو عزیز ہو، وہ لڑائی جھگڑے سے کنارہ کش رہے۔

امکان پیدا ہونے سے پہلے کسی کام میں جلد بازی کرنا اور موقع آنے پر دیر کرنا دونوں حماقت میں داخل ہیں۔

جو بات نہ ہونے والی ہو اس کے متعلق سوال نہ کرو۔ اس لیے کہ جو ہے، وہی تمہارے لیے کافی ہے۔

فکر ایک روشن آئینہ ہے، عبرت اندوزی ایک خیر خواہ متنبہ کرنے والی چیز ہے، نفس کی اصلاح کے لیے یہی کافی ہے کہ جن چیزوں کو دوسروں کے لیے برا سمجھتے ہو ان سے بچ کر رہو۔

علم عمل سے وابستہ ہے۔ لہٰذا جو جانتا ہے وہ عمل بھی کرتا ہے اور علم عمل کو پکارتا ہے۔ اگر وہ لبیک کہتا ہے تو بہتر، ورنہ وہ بھی اس سے رخصت ہو جاتا ہے۔

اے لوگو! دنیا کا ساز و سامان سوکھا سڑا بھوسا ہے جو وبا پیدا کرنے والا ہے۔ للہٰذا اس چراگاہ سے دور رہو کہ جس سے چل چلاؤ باطمینان منزل کرنے سے زیادہ فائدہ مند ہے اور صرف بقدر کفاف لے لینا اس دولت و ثروت سے زیادہ برکت والا ہے اس کے دولت مندوں کے لیے فقر طے ہو چکا ہے اور اس سے بے نیاز رہنے والوں کو راحت کا سہارا دیا گیا ہے۔ جس کو اس کی سج دھج لبھا لیتی ہے، وہ انجام کار اس کی دونوں آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہے اور جو اس کی چاہت کو اپنا شعار بنا لیتا ہے وہ اس کے دل کو ایسے غموں سے بھر دیتی ہے جو دل کی گہرائیوں میں تلاطم برپا کرتے ہیں یوں کہ کبھی کوئی فکر اسے گھیرے رہتی ہے، اور کبھی کوئی اندیشہ اسے رنجیدہ بنائے رہتا ہے۔ وہ اسی حالت میں ہوتا ہے کہ اس کا گلا گھوٹا جانے لگتا ہے اور وہ بیابان میں ڈال دیا جاتا ہے اس عالم میں کہ اس کے دل کی دونوں رگیں ٹوٹ چکی ہوتی ہیں۔ اللہ کو اس کا فنا کرنا سہل اور اس کے بھائی بندوں کا اسے قبر میں اتار نا آسان ہو جاتا ہے. مومن دنیا کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس سے اتنی ہی غذا حاصل کرتا ہے۔ جتنی پیٹ کی ضرورت مجبور کرتی ہے اور اس کے بارے میں ہر بات کو بغض و عناد کے کانوں سے سنتا ہے اگر کسی کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ مال دار ہو گیا ہے تو پھر یہ بھی کہنے میں آتا ہے کہ نادار ہو گیا ہے اگر زندگی پر خوشی کی جاتی ہے تو مرنے پر غم بھی ہوتا ہے۔ یہ حالت ہے حالانکہ ابھی وہ دن نہیں آیا کہ جس میں پوری مایوسی چھا جائے گی۔

اللہ سبحانہ نے اپنی اطاعت پر ثواب اور اپنی معصیت پر سزا اس لیے رکھی ہے کہ اپنے بندوں کو عذاب سے دور کرے اور جنت کی طرف گھیر کر لے جائے. چنانچہ وہ ایسا ہی کرے گا، ہم اللہ سے غفلت کی ٹھوکروں سے عفو کے خواستگار ہیں۔

جب بھی آپ منبر پر رونق افروز ہوتے تو ایسا اتفاق کم ہوتا تھا کہ خطبہ سے پہلے یہ کلمات نہ فرمائیں۔

اے لوگو! اللہ سے ڈرو, کیونکہ کوئی شخص بے کار پیدا نہیں کیا گیا کہ وہ کھیل کود میں پڑ جائے، اور نہ اسے بے قید و بند چھوڑ دیا گیا ہے کہ بیہودگیاں کرنے لگے اور دنیا جو اس کے لیے آراستہ و پیراستہ ہے اس آخرت کا عوض نہیں ہو سکتی جس کو اس کی غلط نگاہ نے بری صورت میں پیش کیا ہے وہ فریب خوردہ جو اپنی بلند ہمتی سے دنیا حاصل کرنے میں کامیاب ہو اس دوسرے شخص کے مانند نہیں ہو سکتا جس نے تھوڑا بہت آخرت کا حصہ حاصل کر لیا ہو۔

کوئی شرف اسلام سے بلند تر نہیں کوئی بزرگی تقویٰ سے زیادہ باوقار نہیں، کوئی پناہ گاہ پرہیزگاری سے بہتر نہیں، کوئی سفارش کرنے والا توبہ سے بڑھ کر کامیاب نہیں، کوئی خزانہ قناعت سے زیادہ بے نیاز کرنے والا نہیں کوئی مال بقدر کفاف پر رضامند رہنے سے بڑھ کر فقر و احتیاج کا دور کرنے والا نہیں۔ جو شخص قدر حاجت پر اکتفا کر لیتا ہے وہ آسائش و راحت پا لیتا ہے۔ اور آرام و آسودگی میں منزل بنا لیتا ہے۔ خواہش و رغبت، رنج و تکلیف کی کلید اور مشقت و اندوہ کی سواری ہے. حرص تکبر اور حسد گناہوں میں پھاند پڑنے کے محرکات ہیں اور بد کرداری تمام برے عیوب کو حاوی ہے۔

جابر ابن عبداللہ انصاری سے فرمایا اے جابر! چار قسم کے آدمیوں سے دین و دنیا کا قیام ہے عالم جو اپنے علم کو کام میں لاتا ہو, جاہل جو علم کے حاصل کرنے میں عار نہ کرتا ہو, سخی جو داد و دہش میں بخل نہ کرتا ہو، اور فقیر جو آخرت کو دنیا کے عوض نہ بیچتا ہو۔ تو جب عالم اپنے علم کو برباد کرے گا، تو جاہل اس کے سیکھنے میں عار سمجھے گا اور جب دولت مند نیکی و احسان میں بخل کرے گا تو فقیر اپنی آخرت دنیا کے بدلے بیچ ڈالے گا۔ اے جابر! جس پر اللہ کی نعمتیں زیادہ ہوں گی لوگوں کی حاجتیں بھی اس کے دامن سے زیادہ وابستہ ہوں گی للہٰذا جو شخص ان نعمتوں پر عائد ہونے والے حقوق کو اللہ کی خاطر ادا کرے گا، وہ ان کے لیے دوام و ہمیشگی کا سامان کرے گا اور جو ان واجب حقوق کے ادا کرنے کے لیے کھڑا نہیں ہو گا وہ انہیں فنا و بربادی کی زد پر لے آئے گا۔

ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ میں عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ فقیہ سے روایت کی ہے اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جو ابن اشعث کے ساتھ حجاج سے لڑنے کے لیے نکلے تھے کہ وہ لوگوں کو جہاد پر ابھارنے کے لیے کہتے تھے کہ جب اہل شام سے لڑنے کے لیے بڑھے تو میں نے علی علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ اے اہل ایمان! جو شخص دیکھے کہ ظلم و عدوان پر عمل ہو رہا ہے اور برائی کی طرف دعوت دی جا رہی ہے اور وہ دل سے اسے برا سمجھے، تو وہ (عذاب سے) محفوظ اور (گناہ سے) بری ہو گیا، اور جو زبان سے اسے برا کہے وہ ماجور ہے صرف دل سے برا سمجھنے والے سے افضل ہے اور جو شخص شمشیر بکف ہو کر اس برائی کے خلاف کھڑا ہوتا کہ اللہ کا بول بالا

ہو، اور ظالموں کی بات گر جائے تو یہی وہ شخص ہے جس نے ہدایت کی راہ کو پالیا اور سیدھے راستے پر ہو لیا اور اس کے دل میں یقین نے روشنی پھیلا دی۔

اسی انداز پر حضرت کا ایک یہ کلام ہے لوگوں میں سے ایک وہ ہے جو برائی کو ہاتھ ، زبان اور دل سے برا سمجھتا ہے۔ چنانچہ اس نے اچھی خصلتوں کو پورے طور پر حاصل کر لیا ہے اور ایک وہ ہے جو زبان اور دل سے برا سمجھتا ہے لیکن ہاتھ سے اسے نہیں مٹاتا تو اس نے اچھی خصلتوں میں سے دو خصلتوں سے ربط رکھا اور ایک خصلت کو رائیگاں کر دیا اور ایک وہ ہے جو دل سے برا سمجھتا ہے لیکن اسے مٹانے کے لیے ہاتھ اور زبان کسی سے کام نہیں لیتا اس نے تین خصلتوں میں سے دو عمدہ خصلتوں کو ضائع کر دیا، اور صرف ایک سے وابستہ رہا اور ایک وہ ہے جو نہ زبان سے، نہ ہاتھ سے اور نہ دل سے برائی کی روک تھام کرتا ہے، یہ زندوں میں (چلتی پھرتی ہوئی) لاش ہے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمام اعمالِ خیر اور جہاد فی سبیل اللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقابلہ میں ایسے ہیں، جیسے گہرے دریا میں لعاب دہن کے ریزے ہوں یہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ایسا نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے موت قبل از وقت آ جائے، یا رزق معین میں کمی ہو جائے اور ان سب سے بہتر وہ حق بات ہے جو کسی جابر حکمران کے سامنے کہی جائے۔

ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امیر المومنین علیہ السّلام کو فرماتے سنا کہ ! پہلا جہاد کہ جس سے تم مغلوب ہو جاؤ گے، ہاتھ کا جہاد ہے۔ پھر زبان کا، پھر دل کا جس نے دل سے بھلائی کو اچھائی اور برائی کو برا نہ سمجھا، اسے الٹ پلٹ کر دیا جائے گا۔ اس طرح کہ اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا حصہ اوپر کر دیا جائے گا۔

حق گراں، مگر خوش گوار ہوتا ہے اور باطل ہلکا، مگر وبا پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔

بخل تمام برے عیوب کا مجموعہ ہے اور ایسی مہار ہے جس سے ہر برائی کی طرف کھینچ کر جایا جا سکتا ہے۔

رزق دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جس کی تلاش میں تم ہو، اور ایک وہ جو تمہاری جستجو میں ہے۔ اگر تم اس تک نہ پہنچ سکو گے، تو وہ تم تک پہنچ کر رہے گا۔ لہٰذا اپنے ایک دن کی فکر پر سال بھر کی فکریں نہ لادو۔ جو ہر دن کا رزق ہے وہ تمہارے لیے کافی ہے، تو اللہ ہر نئے دن جو روزی اس نے تمہارے لیے مقرر کر رکھی ہے وہ تمہیں دے گا اور تمہاری عمر کا کوئی سال باقی نہیں ہے تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ کوئی طلبگار تمہارے رزق کی طرف تم سے آگے بڑھ نہیں سکتا اور نہ کوئی غلبہ پانے والا اس میں تم پر غالب آ سکتا ہے اور جو تمہارے لیے مقدر ہو چکا ہے اس کے ملنے میں کبھی تاخیر نہ ہو گی.

بہت سے لوگ ایسے دن کا سامنا کرتے ہیں جس سے انہیں پیٹھ پھرانا نہیں ہوتا۔ اور بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ رات کے پہلے حصہ میں ان پر رشک کیا جاتا ہے اور آخری حصہ میں ان پر رونے والیوں کا کہرام بپا ہوتا ہے .

کلام تمہارے قید و بند میں ہے جب تک تم نے اسے کہا نہیں ہے اور جب کہہ دیا، تو تم اس کی قید و بند میں ہو۔ لہٰذا اپنی زبان کی اسی طرح حفاظت کرو جس طرح اپنے سونے چاندی کی کرتے ہو کیونکہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو کسی بڑی نعمت کو چھین لیتی اور مصیبت کو نازل کر دیتی ہیں۔

جو نہیں جانتے اسے نہ کہو، بلکہ جو جانتے ہو، وہ بھی سب کا سب نہ کہو۔ کیونکہ اللہ سبحانہ نے تمہارے تمام اعضا پر کچھ فرائض عائد کئے ہیں جن کے ذریعہ قیامت کے دن تم پر حجت لائے گا۔

اس بات سے ڈرتے رہو کہ اللہ تمہیں اپنی معصیت کے وقت موجود اور اپنی اطاعت کے وقت غیر حاضر پائے تو تمہارا اشمار گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو گا. جب قوی و دانا ثابت ہونا ہو تو اللہ کی اطاعت پر اپنی قوت دکھاؤ اور کمزور بننا ہو تو اس کی معصیت سے کمزوری دکھاؤ.

دنیا کی حالت دیکھتے ہوئے اس کی طرف جھکنا جہالت ہے اور حسن عمل کے ثواب کا یقین رکھتے ہوئے اس میں کوتاہی کرنا گھاٹا اٹھانا ہے۔ اور پرکھے بغیر ہر ایک پر بھروسا کر لینا عجز و کمزوری ہے۔

اللہ کے نزدیک دنیا کی حقارت کے لیے یہی بہت ہے کہ اللہ کی معصیت ہوتی ہے تو اس میں اور اس کے یہاں کی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں تو اسے چھوڑنے سے۔

جو شخص کسی چیز کو طلب کرے تو اسے یا اس کے بعض حصہ کو پالے گا۔ (جو نیدہ یابندہ(
وہ بھلائی بھلائی نہیں جس کے بعد دوزخ کی آگ ہو۔ اور وہ برائی برائی نہیں جس کے بعد جنت ہو۔ جنت کے سامنے ہر نعمت حقیر، اور دوزخ کے مقابلہ میں ہر مصیبت راحت ہے۔
اس بات کو جانے رہو کہ فقر و فاقہ ایک مصیبت ہے، اور فقر سے زیادہ سخت جسمانی امراض ہیں اور جسمانی امراض سے زیادہ سخت دل کا روگ ہے۔ یاد رکھو کہ مال کی فراوانی ایک نعمت ہے اور مال کی فراوانی سے بہتر صحت بدن ہے، اور صحت بدن سے بہتر دل کی پرہیزگاری ہے۔
جسے عمل پیچھے ہٹائے، اسے نسب آگے نہیں بڑھا سکتا (ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے) جسے ذاتی شرف و منزلت حاصل نہ ہو اسے آباؤاجداد کی منزلت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔
دنیا سے بے تعلق رہو, تاکہ اللہ تم میں دنیا کی برائیوں کا احساس پیدا کرے. اور غافل نہ ہو اس لیے کہ تمہاری طرف سے غافل نہیں ہوا جائے گا.

بات کرو, تاکہ پہچانے جاؤ کیونکہ آدمی اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے.

جو دنیا سے تمہیں حاصل ہو اسے لے لو اور جو چیز رخ پھیر لے اس سے منہ موڑے رہو. اور اگر ایسا نہ کر سکو تو پھر تحصیل و طلب میں میانہ روی اختیار کرو.

بہت سے کلمے حملہ سے زیادہ اثر و نفوذ رکھتے ہیں.

جس چیز پر قناعت کر لی جائے وہ کافی ہے.

موت ہو اور ذلت نہ ہو. کم ملے اور دوسروں کو وسیلہ بنانا نہ ہو, جسے بیٹھے بٹھائے نہیں ملتا اسے اٹھنے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوگا زمانہ دو دنوں پر منقسم ہے ایک دن تمہارے موافق اور ایک تمہارے مخالف. جب موافق ہو تو اتراؤ نہیں. اور جب مخالف ہو تو صبر کرو.

بہترین خوشبو مشک ہے جس کا ظرف ہلکا اور مہک عطر بار ہے.

فخر و سربلندی کو چھوڑ دو, تکبر و غرور کو مٹاؤ اور قبر کو یاد رکھو.

ایک حق فرزند کا باپ پر ہوتا ہے اور ایک حق باپ کا فرزند پر ہوتا ہے. باپ کا فرزند پر یہ حق ہے کہ وہ سوائے اللہ کی معصیت کے ہر با ت میں اس کی اطاعت کرے اور فرزند کا باپ پر یہ حق ہے کہ اس کا نام اچھا تجویز کرے, اچھے اخلاق و آداب سے آراستہ کرے اور قرآن کی اسے تعلیم دے.

چشم بد, افسوس, سحر اور فال نیک ان سب میں واقعیت ہے. البتہ فال بد اور ایک بیماری کا دوسرے کو لگ جانا غلط ہے. خوشبو سونگھنا, شہد کھانا, سواری کرنا اور سبزے پر نظر کرنا غم و اندوہ اور قلق و اضطراب کو دور کرتا ہے.

لوگوں سے ان کے اخلاق واطوار میں ہمرنگ ہونا ان کے شر سے محفوظ ہو جانا ہے.

ایک ہم کلام ہونے والے سے کہ جس نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر ایک بات کہی تھی, فرمایا تم پر نکلتے ہی اڑنے لگے اور جوان ہونے سے پہلے بلبلانے لگے.

جو شخص مختلف چیزوں کا طلب گار ہوتا ہے اس کی ساری تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں. طلب الکل فوت الکل.

حضرت سے لاحول ولا قوۃالا باللہ (قوت وتوانائی نہیں مگر اللہ کے سبب سے) کے معنی دریافت کئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ ہم خدا کے ساتھ کسی چیز کے مالک نہیں اس نے جن چیزوں کا ہمیں مالک بنایا ہے بس ہم انہیں پر اختیار رکھتے ہیں. تو جب اس نے ہمیں ایسی چیز کا مالک بنایا جس پر وہ ہم سے زیادہ اختیار رکھتا ہے تو ہم پر شرعی ذمہ داریاں عائد کیں. اور جب اس چیز کو واپس لے گا تو ہم سے اس ذمہ داری کو بھی بر طرف کر دے گا.

عمار بن یاسر کو جب مغیرہ ابن شعبہ سے سوال وجواب کرتے سنا تو ان سے فرمایا ! اے عمار اسے چھوڑ دو اس نے دین سے بس وہ لیا ہے جو اسے دنیا سے قریب کرے اور اس نے جان بوجھ کر اپنے کو اشتباہ میں ڈال رکھا ہے تاکہ ان شبہات کو اپنی لغزشوں کے لیے بہانہ قرار دے سکے.

اللہ کے یہاں اجر کے لیے دولتمندوں کا فقیروں سے عجز وانکساری برتنا کتنا اچھا ہے اور اس سے اچھا فقرا کا اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے دولتمندوں کے مقابلہ میں غرور سے پیش آنا ہے.

اللہ نے کسی شخص کو عقل ودیعت نہیں کی ہے مگر یہ کہ وہ کسی دن اس کے ذریعہ سے اسے تباہی سے بچائے گا.

جو حق سے ٹکرائے گا, حق اسے پچھاڑ دے گا.

دل آنکھوں کا صحیفہ ہے.

تقویٰ تمام خصلتوں کا سرتاج ہے.
جس ذات نے تمھیں بولنا سکھایا ہے اسی کے خلاف اپنی زبان کی تیزی صرف نہ کرو. اور جس نے تمھیں راہ پر لگایا ہے اس کے مقابلہ میں فصاحتِ گفتار کا مظاہرہ نہ کرو.

تمہارے نفس کی آراستگی کے لیے یہی کافی ہے کہ جس چیز کو اوروں کے لیے ناپسند کرتے ہو, اس سے خود بھی پرہیز کرو.

جوانمردوں کی طرح صبر کرے, نہیں تو سادہ لوحوں کی طرح بھول بھال کر چپ ہوگا.

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اشعث ابن قیس کو تعزیت دیتے ہوئے فرمایا: اگر بزرگوں کی طرح تم نے صبر کیا تو خیر ! ورنہ چوپاؤں کی طرح ایک دن بھول جاؤ گے.

دنیا کے متعلق فرمایا!
دنیا دھوکے باز, نقصان رساں اور رواں دواں ہے. اللہ نے اپنے دوستوں کے لیے اسے بطور ثواب پسند نہیں کیا, اور نہ دشمنوں کے لیے اسے بطور سزا پسند کیا. اہل دنیا سواروں کے مانند ہیں کہ ابھی انہوں نے منزل کی ہی تھی کہ ہنکانے والے نے انہیں للکارا, اور چل دیئے.

اپنے فرزند حسن علیہ السلام سے فرمایا: اے فرزند دنیا کی کوئی چیز اپنے پیچھے نہ چھوڑو. اس لیے کہ تم دو میں سے ایک کے لیے چھوڑو گے. ایک وہ جو اس مال کو خدا کی اطاعت میں صرف کرے گا تو جو مال تمہارے لیے بدبختی کا سبب بنا وہ اس کے لیے راحت وآرام کا باعث ہوگا. یا وہ ہوگا جو اسے خدا کی معصیت میں صرف کرے, تو وہ تمہارے جمع کردہ مال کی وجہ سے بدبخت ہوگا اور اس صورت میں تم خدا کی معصیت میں اس کے معین ومددگار ہوگے, اور ان دونوں میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ اسے اپنے نفس پر ترجیح دو.

ایک منافق نے آپ کے سامنے استغفر اللہ کہا. تو آپ نے اس سے فرمایا. تمہاری ماں تمہارا سوگ منائے کچھ معلوم بھی ہے کہ استغفار کیا ہے؟ استغفار بلند منزلت لوگوں کا مقام ہے اور یہ ایک ایسا لفظ ہے جو چھ باتوں پر حاوی ہے. پہلے کہ جو ہو چکا اس پر نادم ہو, دوسرے ہمیشہ کے لیے اس کے مرتکب نہ ہونے کا تہیا کرنا, تیسرے یہ کہ مخلوق کے حقوق ادا کرنا یہاں تک کہ اللہ کے حضور میں اس حالت میں پہنچو کہ تمہارا دامن پاک وصاف اور تم پر کوئی مواخذہ نہ ہو. چوتھے یہ کہ جو فرائض تم پر عائد کئے ہوئے تھے, اور تم نے انہیں ضائع کر دیا تھا. انہیں اب پورے طور پر بجالاؤ. پانچویں یہ کہ جو گوشت (کل) حرام سے نشو نما پاتا رہا ہے, اس کو غم واندوہ سے پگھلاؤ یہاں تک کے کھال کو ہڈیوں سے ملادو کہ پھر سے ان دونوں کے درمیان نیا گوشت پیدا ہو, چھٹے یہ کہ اپنے جسم کو اطاعت کے رنج سے آشنا کرو. جس طرح اسے گناہ کی شیرینی سے لذت اندوز کیا ہے. تو اب کہو استغفر اللہ.

حلم و تحمل ایک پورا قبیلہ ہے.

بیچارہ آدمی کتنا بے بس ہے موت اس سے نہاں, بیماریاں اس سے پوشیدہ اور اس کے اعمال محفوظ ہیں. مچھر کے کاٹنے سے چیخ اٹھتا ہے, اچھو لگنے سے مر جاتا ہے اور پسینہ اس میں بدبو پیدا کر دیتا ہے.

وارد ہوا ہے کہ حضرت اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے, کہ ان کے سامنے سے ایک حسین عورت کا گزر ہوا جسے انہوں نے دیکھنا شروع کیا جس پر حضرت نے فرمایا: ان مردوں کی آنکھیں تاکنے والی ہیں اور یہ نظر بازی ان کی خواہشات کو برانگیختہ کرنے کا سبب ہے لہٰذا تم میں سے کسی کی نظر ایسی عورت پر پڑے کہ جو اسے اچھی معلوم ہو تو اسے اپنی زوجہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ عورت بھی اس عورت کے مانند ہے. یہ سن کر ایک خارجی نے کہا کہ خدا اس کافر کو قتل کرے یہ کتنا برا فقیہ ہے. یہ سن کر لوگ اسے قتل کرنے اٹھے. حضرت نے فرمایا کہ ٹھہرو! زیادہ سے زیادہ گالی کا بدلہ گالی ہو سکتا ہے, یا اس کے گناہ ہی سے درگزر کرو.

اتنی عقل تمہارے لیے کافی ہے کہ جو گمراہی کی راہوں کو ہدایت کے راستوں سے الگ کرکے تمہیں دکھادے۔

اچھے کام کرو اور تھوڑی سی بھلائی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ کیونکہ چھوٹی سی نیکی بھی بڑی اور تھوڑی سی بھلائی بھی بہت ہے۔ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اچھے کام کے کرنے میں کوئی دوسرا مجھ سے زیادہ سزاوار ہے۔ ورنہ خدا کی قسم ایسا ہی ہو کر رہے گا۔ کچھ نیکی والے ہوتے ہیں اور کچھ برائی والے۔ جب تم نیکی یا بدی کسی ایک کو چھوڑ دوگے، تو تمہارے بجائے اس کے اہل اسے انجام دے کر رہیں گے

جو اپنے اندرونی حالات کو درست رکھتا ہے خدا اس کے ظاہر کو بھی درست کر دیتا ہے۔ اور جو دین کے لیے سرگرم عمل ہوتا ہے، اللہ اس کے دنیا کے کاموں کو پورا کر دیتا ہے اور جو اپنے اور اللہ کے درمیان خوش معاملگی رکھتا ہے۔ خدا اس کے اور بندوں کے درمیان کے معاملات ٹھیک کر دیتا ہے.

حلم و تحمل ڈھانکنے والا پردہ اور عقل کاٹنے والی تلوار ہے۔ لہٰذا اپنے اخلاق کے کمزور پہلو کو حلم و بردباری سے چھپاؤ, اور اپنی عقل سے خواہش نفسانی کا مقابلہ کرو۔

بندوں کی منفعت رسائی کے لیے اللہ کچھ بندگان خدا کو نعمتوں سے مخصوص کر لیتا ہے۔ لہٰذا جب تک وہ دیتے دلاتے رہتے ہیں، اللہ ان نعمتوں کو ان کے ہاتھوں میں برقرار رکھتا ہے اور جب ان نعمتوں کو روک لیتے ہیں تو اللہ ان سے چھین کر دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔

کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ دو چیزوں پر بھروسا کرے۔ ایک صحت اور دوسرے دولت کیونکہ ابھی تم کسی کو تندرست دیکھ رہے تھے، کہ وہ دیکھتے ہی دیکھتے بیمار پڑ جاتا ہے، اور ابھی تم اسے دولتمند دیکھ رہے تھے کہ فقیر و نادار ہو جاتا ہے۔

جو شخص اپنی حاجت کا گلہ کسی مرد مومن سے کرتا ہے۔ گویا اس نے اللہ کے سامنے اپنی شکایت پیش کی۔ اور جو کافر کے سامنے گلہ کرتا ہے گویا اس نے اپنے اللہ کی شکایت کی۔

ایک عید کے موقع پر فرمایا: عید صرف اس کے لیے ہے جس کے روزوں کو اللہ نے قبول کیا ہو، اور اس کے قیام (نماز) کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہو، اور ہر وہ دن کہ جس میں اللہ کی معصیت نہ کی جائے عید کا دن ہے.

قیامت کے دن سب سے بڑی حسرت اس شخص کی ہوگی جس نے اللہ کی نافرمانی کرکے مال حاصل کیا ہو، اور اس کا وارث وہ شخص ہوا ہو جس نے اسے اللہ کی اطاعت میں صرف کیا ہو کہ یہ تو اس مال کی وجہ سے جنت میں داخل ہوا، اور پہلا اس کی وجہ سے جہنم میں گیا.

لین دین میں سب سے زیادہ گھاٹا اٹھانے والا اور دوڑ دھوپ میں سب سے زیادہ ناکام ہونے والا وہ شخص ہے جس نے مال کی طلب میں اپنے بدن کو بوسیدہ کر ڈالا ہو۔ مگر تقدیر نے اس کے ارادوں میں اس کا ساتھ نہ دیا ہو۔ لہٰذا وہ دنیا سے بھی حسرت لیے ہوئے گیا اور آخرت میں بھی اس کی پاداش کا سامنا کیا۔

رزق دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ جو خود ڈھونڈتا ہے اور ایک وہ جسے ڈھونڈا جاتا ہے چنانچہ جو دنیا کا طلبگار ہوتا ہے، موت اس کو ڈھونڈتی ہے۔ یہاں تک کہ دنیا سے اسے نکال باہر کرتی ہے اور جو شخص آخرت کا خواستگار ہوتا ہے، دنیا خود اسے تلاش کرتی ہے یہاں تک کہ وہ اس سے تمام و کمال اپنی روزی حاصل کر لیتا ہے.

دوستان خدا وہ ہیں کہ جب لوگ دنیا کے ظاہر کو دیکھتے ہیں تو وہ اس کے باطن پر نظر کرتے ہیں اور جب لوگ اس کی جلد میسر آجانے والی نعمتوں میں کھو جاتے ہیں، تو وہ آخرت میں حاصل ہونے چیزوں میں منہمک رہتے ہیں اور جن چیزوں کے متعلق انہیں یہ کھٹکا تھا کہ وہ انہیں تباہ کریں گی، انہیں تباہ کرکے رکھ دیا اور جن چیزوں کے متعلق انہوں نے جان لیا کہ وہ انہیں چھوڑ دینے والی ہیں انہیں انہوں نے خود چھوڑ دیا اور دوسروں کے دنیا زیادہ سمیٹنے کو کم خیال کیا، اور اسے حاصل کرنے کو کھونے کے برابر جانا۔ وہ ان چیزوں کے دشمن ہیں جن سے دوسروں کی دوستی ہے اور ان چیزوں کے دوست ہیں جن سے اوروں کو دشمنی ہے ان کے ذریعہ سے قرآن کا

علم حاصل ہوا قرآن کے ذریعہ سے ان کا علم ہوا اور ان کے ذریعہ سے کتاب خدا محفوظ اور وہ اس کے ذریعہ سے برقرار رہیں۔ وہ جس چیز کی امید رکھتے ہیں اس سے کسی چیز کو بلند نہیں سمجھتے اور جس چیز سے خائف ہیں اس سے زیادہ کسی شے کو خوفناک نہیں جانتے.

لذتوں کے ختم ہونے اور پاداشوں کے باقی رہنے کو یاد رکھو۔

آزماؤ تاکہ اس سے نفرت کرو۔

ایسا نہیں کہ اللہ کسی بندے کے لیے شکر کا دروازہ کھولے اور (نعمتوں کی) افزائش کا دروازہ بند کردے اور کسی بندے کے لیے دعا کا دروازہ کھولے اور در قبولیت کو اس کے لیے بند رکھے اور کسی بندے کے لیے توبہ کا دروازہ کھولے اور مغفرت کا دروازہ اس کے لیے بند کردے۔

لوگوں میں سب سے زیادہ کرم و بخشش کا وہ اہل ہے جس کا رشتہ اشراف سے ملتا ہو۔

آپ سے دریافت کیا گیا کہ عدل بہتر ہے یا سخاوت؟ فرمایا عدل تمام امور کو ان کے موقع و محل پر رکھتا ہے، اور سخاوت ان کو ان کی حدوں سے باہر کردیتی ہے عدل سب کی نگہداشت کرتا ہے، اور سخاوت اسی سے مخصوص ہوگی۔ جسے دیا جائے۔ للذا عدل سخاوت سے بہتر و برتر ہے۔

لوگ جس چیز کو نہیں جانتے اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔

)زہد کی مکمل تعریف قرآن کے دو جملوں میں ہے) ارشاد الہی ہے۔ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر رنج و نہ کرو، اور جو چیز خدا تمہیں دے اس پر اتراؤ نہیں للذا جو شخص جانے والی چیز پر افسوس نہیں کرتا اور آنے والی چیز پر اتراتا نہیں، اس نے زہد کو دونوں سمتوں سے سمیٹ لیا۔

نیند دن کی مہموں میں بڑی کمزوری پیدا کرنے والی ہے۔

حکومت لوگوں کے لیے آزمائش کا میدان ہے.

تمہارے لیے ایک شہر دوسرے شہر سے زیادہ حقدار نہیں (بلکہ) بہترین شہر وہ ہے جو تمہارا بوجھ اٹھائے۔

جب مالک اشتر رحمتہ اللہ کی خبر شہادت آئی، تو فرمایا:

مالک! اور مالک کیا شخص تھا۔ خدا کی قسم اگر وہ پہاڑ ہوتا تو ایک کوہ بلند ہوتا، اور اگر وہ پتھر ہوتا تو ایک سنگ گراں ہوتا کہ نہ تو اس کی بلندیوں تک کوئی سم پہنچ سکتا اور نہ کوئی پرندہ وہاں تک پر مار سکتا۔

وہ تھوڑا عمل جس میں ہیشگی ہو اس سے زیادہ ہے، جو دل تنگی کا باعث ہو.

اگر کسی آدمی میں عمدہ و پاکیزہ خصلت ہو تو ویسی ہی دوسری خصلتوں کے متوقع رہو۔

فرزوق کے باپ غالب ابن صعصعہ سے باہمی گفتگو کے دوران فرمایا:

وہ تمہارے بہت سے اونٹ کیا ہوئے؟ کہا کہ حقوق کی ادائیگی نے انہیں منتشر کردیا۔ فرمایا کہ: یہ تو ان کا انتہائی اچھا مصرف ہوا۔

جو شخص احکام فقہ کے جانے بغیر تجارت کرے گا، وہ ربا میں مبتلا ہو جائے گا۔

جو شخص ذرا سی مصیبت کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ اللہ اسے بڑی مصیبتوں میں مبتلا کردیتا ہے۔

جس کی نظر میں خود اپنے نفس کی عزت ہوگی وہ اپنی نفسانی خواہشوں کو بے وقعت سمجھے گا۔

کوئی شخص کسی دفعہ ہنسی مذاق نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ اپنی عقل کا ایک حصہ اپنے سے الگ کردیتا ہے۔

جو تمہاری طرف جھکے اس سے بے اعتنائی برتنا اپنے خط و نصیب میں خسارہ کرنا ہے، اور جو تم سے بے رخی اختیار کرے، اس کی طرف جھکنا نفس کی ذلت ہے۔

اصل فقر و غنا (قیامت میں) اللہ کے سامنے پیش ہونے کے بعد ہوگا۔

زبیر ہمیشہ ہمارے گھر کا آدمی رہا یہاں تک کہ اس کا بدبخت بیٹا عبد اللہ نمودار ہوا۔

فرزند آدم کو فخر و مباہات سے کیا ربط، جب کہ اس کی ابتدائی نطفہ اور انتہا مردار ہے، وہ نہ اپنے لیے روزی کا سامان کر سکتا ہے، نہ موت کو اپنے سے ہٹا سکتا ہے۔

کیا کوئی جوانمرد ہے جو اس چبائے ہوئے لقمہ (دنیا) کو اس کے اہل کے لیے چھوڑ دے تمہارے نفسوں کی قیمت صرف جنت ہے۔ لہٰذا جنت کے علاوہ اور کسی قیمت پر انہیں نہ بیچو۔

دو ایسے خواہشمند ہیں جو سیر نہیں ہوتے طالب علم اور طلبگار دنیا۔

ایمان کی علامت یہ ہے کہ جہاں تمہارے لیے سچائی باعث نقصان ہو، اسے جھوٹ پر ترجیح دو، خواہ وہ تمہارے فائدہ کا باعث ہو رہا ہو، اور تمہاری باتیں، تمہارے عمل سے زیادہ نہ ہوں اور دوسرے کے متعلق بات کرنے میں اللہ کا خوف کرتے رہو۔

تقدیر ٹھہرائے ہوئے اندازے پر غالب آجاتی ہے۔ یہاں تک کہ چارہ سازی ہی تباہی و آفت بن جاتی ہے۔

بردباری اور صبر دونوں کا ہمیشہ ہمیشہ کا ساتھ ہے اور یہ دونوں بلند ہمتی کا نتیجہ ہیں۔

کمزور کا یہی زور چلتا ہے کہ وہ پیٹھ پیچھے برائی کرے۔

بہت سے لوگ اس وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ان کے بارے میں اچھے خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔

دنیا ایک دوسری منزل کے لیے پیدا کی گئی ہے نہ اپنے (بقاو دوام کے) لیے۔

بنی امیہ کے لیے ایک مرود ار واد (مہلت کا میدان) ہے جس میں وہ دوڑ لگا رہے ہیں جب ان میں باہمی اختلاف رونما ہو تو پھر بجو بھی ان پر حملہ کریں تو ان پر غالب آجائیں گے۔

انصار کی مدح و توصیف میں فرمایا خدا کی قسم انہوں نے اپنی خوش حالی سے اسلام کی اس طرح تربیت کی، جس طرح یکسالہ بچھڑے کو پالا پوسا جاتا ہے۔ اپنے کریم ہاتھوں اور زبانوں کے ساتھ۔

آنکھ عقب کے لیے تسمہ ہے۔

ایک کلام کے ضمن آپ نے فرمایا: لوگوں کے امور کا ایک حاکم و فرماں روا ذمہ دار ہوا جو سیدھے پر چلا اور دوسروں کو اس راہ پر لگایا۔ یہاں تک کہ دین نے اپنا سینہ ٹیک دیا۔

مجبور و مضطر لوگوں سے معاملہ عموماً اس طرح ہوتا ہے کہ ان کی احتیاج و ضرورت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ان سے سستے داموں چیزیں خرید لی جاتی ہیں، اور مہنگے داموں ان کے ہاتھ فروخت کی جاتی ہیں۔ اس پریشان حالی میں ان کی مجبوری و بے بسی سے فائدہ اٹھانے کی کوئی مذہب اجازت نہیں دیتا اور نہ آئین اخلاق میں اس کی کوئی گنجائش ہے کہ دوسرے کی اضطراری کیفیت سے نفع اندوزی کی راہیں نکالی جائیں۔

میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاکت میں مبتلا ہوں گے۔ ایک محبت میں حد سے بڑھ جانے والا اور دوسرا جھوٹ و افترا باندھنے والا۔

حضرت سے توحید و عدل کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

توحید یہ ہے کہ اسے اپنے وہم و تصور کا پابند نہ بناؤ اور یہ عدل ہے کہ اس پر الزامات نہ لگاؤ۔

حکمت کی بات سے خاموشی اختیار کرنا کوئی خوبی نہیں جس طرح جہالت کے ساتھ بات کرنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

طلب باراں کی ایک دعا میں فرمایا: بارِ الٰہا! ہمیں فرمانبردار ابروں سے سیراب کر، نہ اُن ابروں سے جو سرکش اور منہ زور ہوں

حضرتؑ سے کہا گیا کہ اگر آپ سفید بالوں کو (خضاب سے) بدل دیتے تو بہتر ہوتا۔ اس پر حضرتؑ نے فرمایا کہ خضاب زینت ہے اور ہم لوگ سوگوار ہیں۔

وہ مجاہد جو خدا کی راہ میں شہید ہو، اُس شخص سے زیادہ اجر کا مستحق نہیں ہے جو قدرت و اختیار رکھتے ہوئے پاک دامن رہے۔ کیا بعید ہے کہ پاکدامن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہو جائے۔

قناعت ایسا سرمایہ ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتا۔

جب زیاد ابن ابیہ کو عبداللہ ابن عباس کی قائم مقامی میں فارس اور اس کے ملحقہ علاقوں پر عامل مقرر کیا تو ایک باہمی گفتگو کے دوران میں کہ جس میں اسے پیشگی مالگزاری کے وصول کرنے سے روکنا چاہا یہ کہا:
عدل کی روش پر چلو۔ بے راہ روی اور ظلم سے کنارہ کشہ کرو کیونکہ بے راہ روی کا نتیجہ یہ ہو گا کہ انہیں گھر بار چھوڑنا پڑے گا اور ظلم انہیں تلوار اٹھانے کی دعوت دے گا۔
سب سے بھاری گناہ وہ ہے جسے مرتکب ہونے وال سُبک سمجھے
اللہ نے جاہلوں سے اس وقت تک سیکھنے کا عہد نہیں لیا جب تک جاننے والوں سے یہ عہد نہیں لیا کہ وہ سکھانے میں دریغ نہ کریں۔
بدترین بھائی وہ ہے جس کے لیے زحمت اٹھانا پڑے۔
جب کوئی مومن اپنے کسی بھائی کا احتشام کرے تو یہ اُس سے جدائی کا سبب ہو گا۔

نہروان سے واپسی پر خطبہ

امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ مولائے کائنات نے نہروان سے واپسی پر کوفہ میں خطبہ ارشاد فرمایا جب آپ کو یہ اطلاع ملی کہ معاویہ آپ پر لعنت کر رہا ہے اور گالیاں دے رہا ہے اور آپ کے اصحاب کو قتل کر رہا ہے تو حمد و ثنائے الٰہی اور صلوات و سلام کے بعد اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر قرآن مجید کا یہ حکم نہ ہوتا کہ نعمت پروردگار کو بیان کرتے رہو تو میں اس وقت یہ خطبہ نہ دیتا لیکن اب حکم خدا کی تعمیل ہیں یہ کہہ رہا ہوں کہ پروردگار تیرا شکر ہے ان نعمتوں پر جن کا شمار نہیں اور اس فضل و کرم پر جو بھلایا نہیں جا سکتا ہے۔ ایہاالناس! میں عمر کی ایک منزل تک پہنچ چکا ہوں اور قریب ہے کہ دنیا سے رخصت ہو جاؤں لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے میرے معاملات کو نظر انداز کر دیا ہے اور میں تمھارے درمیان انھیں دو چیزوں کو چھوڑے جا رہا ہوں جنھیں رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے چھوڑا ہے یعنی کتاب اور میری عترت اور یہی عترت ہادی راہ نجات۔ خاتم الانبیاء، سید الانبیاء اور نبی مصطفیٰ کی بھی عترت ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام
معانی الاخبار 58 / 9، بشارۃ المصطفیٰ ص 12 ۔

نیک اعمال

نیک اعمال میں کسی کے پیچھے ہونا بہتر ہے۔ بجائے اس کے برے کاموں میں اوروں کا پیشوا ہو۔

امام علیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ الصلوۃ والسلام

نیکی

جو نیکی سب سے زیادہ ثواب لانے والی ہے وہ احسان ہے۔ اور وہ بدی جو سب جلد عذاب لانے والی ہے وہ سرکشی ہے اور انسان کا سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ وہ جس عیب کو دوسروں میں دیکھتا ہے اپنے اندر اس عیب کو نہیں دیکھتا اور لوگوں کو عیب لگاتا ہے اسی چیز کا۔ جس کے ترک کرنے پر خود قدرت نہیں رکھتا۔ اور اپنے ہم نشین کو بغیر کسی فائدے کے ستاتا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

نیکی اور گناہ

زیادہ نیکی کو بھی زیادہ نہ سمجھو اور کم گناہوں کو کم نہ جانو، کیونکہ تھوڑے تھوڑے گناہ جمع ہو کر بہت سے ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ سے خفیہ طور پر ڈرو تاکہ تمہارے نفسوں کے ساتھ انصاف کرے اور اطاعت خدا کی طرف جلدی کرو اور ہماری حدیث کو سچ جانو، امانتوں کو ادا کرو اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ اور جو امر تمہارے لئے حلال نہیں اسے نہ کرو کہ اس میں تمہارا نقصان ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوۃ والسلام
اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

نیکی چھپا کر کرو

نیکی کو چھپانے سے اس کا اجر ستر برابر ہو جاتا ہے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

(اصول کافی ج/ 4 ص/ 160)

واجب چیزیں

تم پر اللہ نے واجب کیا ہے، ایمان کو شرک سے پاک رکھنے پر، نماز کو سرکشی سے پاک رکھنے پر، زکوۃ کو دینے پر تاکہ تمہارے رزق میں اضافہ کیا جائے۔ روزہ کو خلوص کی آزمائش کے لئے، حج کو تقویت دین کے لئے، جہاد کو اسلام کی ارجمندی کے لئے، امر بالمعروف کو عوام کی اصلاح کے لئے۔ نہی عن المنکر سفہا کو زشتی سے بچانے کے لئے، صلہ رحم کو تعداد بڑھانے کے لئے۔ قصاص کو خون کی نگہداری کے لئے۔ حدود کی سزاوں کو حرام کاری گھٹانے کے لئے، ترک شراب نوشی کو عقل کی حفاظت کے لئے، چوری سے اجتناب کو پاک دامنی کے وجوب کے لئے، ترک زنا کو نسب کی حفاظت کے لئے۔ ترک لواطت کو تاکہ اولاد میں اضافہ ہو، گواہی دینے کو تاکہ انکار شدہ چیزوں کی مدد ہو، ترک دروغ گوئی کو شرافت وراستی کے لئے، اسلام کو خوف سے امن حاصل کرنے کے لئے، امانت داری کو ملت کے کام کی تنظیم کے لئے۔ اور اعطاعت وفرمانبرداری کو امامؑ کی عظمت کے لئے واجب قرار دیا ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی

والدین کی اطاعت

جب تک ہمارے والدین مذہب حق کو نہ پہچانیں کیا ھم ان کے لئے دعا کریں؟

آپ نے فرمایا: ھاں ان کے لئے دعا کرو، انکی طرف سے صدقہ دو اگر زندہ ہوں اور حق نہ پہچانتے ہوں تو بھی انکی تواضع کرو اس لئے کہ رسول خدا (ص) نے فرمایا: خدا نے ھم کو رحمت کے لئے بھیجا ہے نہ بے رحمی اور نافرمانی کے لئے۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

(اصول کافی ج/ 3 ص/ 286)

وجہ اللہ

عبدالسلام بن صالح الہروی نے عرض کی کہ فرزند رسول! پھر اس روایت کے معنی کیا ہیں کہ لا الہ الا اللہ کا ثواب یہ ہے کہ انسان پروردگار کے چہرہ کو دیکھ لے؟ فرمایا کہ اگر کسی شخص کا خیال ظاہری چہرہ کا ہے تو وہ کافر ہے۔ یاد رکھو کہ خدا کے چہرہ سے مراد انبیاء مرسلین اور اس کی حجتیں ہیں جن کے وسیلہ سے اس کی طرف رخ کیا جاتا ہے اور اس کے دین کی معرفت حاصل کی جاتی ہے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے کہ اس کے چہرہ کے علاوہ ہر شے ہلاک ہونے والی ہے، انبیاء و مرسلین اور حجج الٰہیہ کی طرف نظر کرنے میں ثواب عظیم ہے اور رسول اکرم (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو میرے اہلبیتؑ اور میری عترت سے بغض رکھے گا وہ روز قیأمت مجھے نہ دیکھ سکے گا اور میں بھی اس کی طرف نظر نہ کروں گا۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

عیون اخبار الرضاؑ 1 ص 115 / 3، امالی صدوق 372 / 7/ التوحید 21 / 117، احتجاج 2 ص 380 / 286۔

وجہ اللہ

سب کچھ جو اس زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے اور باقی رہ جائے گا تیرے پروردگار کا چہرہ (وجہ اللہ) قران کریم 55، 26 27، وجہ اللہ ہم ہیں جن کے ذریعے اللہ پہچانا جاتا ہے اور جن کے ذریعے سے اُس کا ہر حکم پہنچتا ہے۔

امام زین العابدین علیہ الصلوۃ والسلام

ولایت

اللہ نے ہماری ولایت کو قران اور تمام آسمانی کتابوں کا مدار قرار دیا ہے۔ قران کی محکم آیات اس مدار کے ارد گرد چکر کاٹتی ہیں۔ اس کی وجہ سے آسمانی کتابوں کی آواز میں بلندی پیدا ہوئی اور ایمان ظاہر ہوا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

ولایت

محمدؑ بن علی الحلبی نے امام صادقؑ سے " رب اغفرلی ولوالدی و من دخل بیتی آمنا" کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اس گھر سے مراد ولایت ہے کہ جو اس میں داخل ہو گیا گویا انبیاء کے گھر میں داخل ہو گیا، اور آیت تطہیر سے مراد بھی ائمہ طاہرین اور ان کی ولایت ہے کہ اس میں داخل ہونے والا گویا پیغمبر کے گھر میں داخل ہو گیا۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 423 / 54۔

ولایت

اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے، قیام نماز، ادائے زکوۃ، صوم رمضان، حج بیت اللہ اور ولایت اہلبیتؑ۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 2 ص

ولایت

پروردگار نے اہلبیت پیغمبر کو پاک و پاکیزہ قرار دیا ہے، ان کی محبت کا سوال کیا ہے اور ان میں پیغمبر کی ولایت کو جاری رکھا ہے، انھیں اُمت میں پیغمبر کا محبوب اور وصی قرار دیا ہے، لوگوں ! میرے بیان سے عبرت حاصل کرو، جہاں پروردگار نے اپنی ولایت، اطاعت ، مودت اور اپنے احکام کے علم واستنباط کو رکھا ہے، اسے قبول کرلو اور اسی سے وابستہ رہو تاکہ نجات حاصل کرلو اور یہ روز قیامت تمھارے لئے حجت کا کام دیں، اور یاد رکھو کہ خدا تک کوئی ولایت ان کے بغیر نہیں پہنچ سکتی ہے اور جو ان سے وابستہ رہے گا پروردگار کا فرض ہے کہ اس کا احترام کرے اور اس پر عذاب نہ کرے اور جو اس کے بغیر وارد ہو گا خدا پر لازم ہو گا کہ اسے ذلیل کرے اور مبتلائے عذاب کردے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 8 ص 120 / 92 روایت ابوحمزہ۔

ولایت

جس میں ہماری وِلا نہیں، وہ جب نماز شروع کرتا ہے، اللہ اس پر لعنت بھیجنا شروع کرتا ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوۃ والسلام

ولایت

امام کاظمؑ ! جو ہماری ولایت کی طرف قدم آگے بڑھائے گا وہ جہنم سے دور ہو جائے گا اور جو اس سے دور ہو جائے گا وہ جہنم کی طرف بڑھ جائیگا۔۔

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 434 / 91 روایت محمدؑ بن الفضیل، مجمع البیان 591 / 10

ولایت

اللہ نے اپنی مخلوق کو پیدا نہیں کیا جب تک کہ اس سے اپنی واحدانیت اور اس ذریت ذکیہ کی ولایت اور ان کے دشمنوں سے برات کا عہد نہیں لے لیا۔ اور عرش قائم نہیں ہوا جب تک کہ اس پر نور سے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ نہ لکھا گیا۔

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام

ولایت

اہلبیتؑ اساس دین اور عماد یقین ہیں، انھیں کی طرف غالی پلٹ کر آتا ہے اور انھیں سے پیچھے رہنے والا ملحق ہوتا ہے، ان کے لئے حق ولایت کے خصوصیات ہیں اور انھیں میں پیغمبر اکرم کی وراثت و وصیت ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

نہج البلاغہ خطبہ نمبر 2۔

ولایت

جو شخص میری جیسی حیات و موت کا خواہش مند ہے اور اس گلشن عدن میں داخلہ چاہتا ہے جسے میرے پروردگار نے اپنے دست قدرت سے سجایا ہے اس کا فرض ہے کے علیؑ کو ولی تسلیم کرے اور ان کے دوستوں سے دوستی رکھے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھے اور اس کے بعد اوصیاء کے لئے سراپا تسلیم رہے کہ یہ سب میری عترت اور میرا گوشت اور خون ہیں، انھیں پروردگار نے میرا علم و فہم عنایت فرمایا ہے اور میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس اُمت کی فریاد کروں گا جو ان کے فضل کی منکر اور ان سے میری رشتہ کی قطع کر دینے والی ہے، خدا کی قسم یہ لوگ میرے فرزند کو قتل کریں گے اور انھیں میری شفاعت ہر گز نہیں مل سکتی ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کافی 1 ص 209 / 5 روایت ابان بن تغلب از امام صادقؑ۔

ولایت

میری اور میرے اہلبیتؑ کی ولایت جہنم سے امان کا وسیلہ ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

امالی صدوقؒ ص 383 / 8

ولایت

مجھے اپنے پروردگار کی عزت کی قسم میری تمام اُمت کو روز قیامت ٹھرا کر ولایت علیؑ کے متعلق پوچھا جائے گا۔ قران میں اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے اور انہیں روکو ان سے سوال کیا جائے گا۔ سورہ الصافات آیت 24،

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم،

عیون الرضا

ولایت و نسب

مجھے ولایت امیر المومنین کا عقیدہ رکھنا زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اس کے کہ میں ان کی اولاد میں ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

ہدایت

تم ہدایت کو اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک ان لوگوں کو نہ پہچان لو جنھوں نے ہدایت کو چھوڑ دیا۔

قول امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

ہر زبان سے کلام

ابو حمزہ نصیر الخادم کا بیان ہے کہ میں نے امام عسکریؑ کو بارہا غلاموں سے ان کی زبان میں بات کرتے سنا ہے کبھی رومی کبھی صقلابی تو حیرت زدہ ہو کر کہا کہ آخر ان کی ولادت مدینہ میں ہوئی ہے اور امام نقیؑ کے انتقال تک باہر نہیں نکلے ہیں تو اس قدر زبانیں کس طرح جانتے ہیں؟ ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ حضرت نے میری طرف رخ کرکے فرمایا پروردگار نے اپنی حجت کو ہر طریقہ سے واضح فرمایا ہے اور وہ اسے تمام لغات، اجل، حوادث سب کا علم عطا کرتا ہے، ورنہ ایسا نہ ہوتا تو اس میں اور قوم میں فرق ہی کیا رہ جاتا۔

امام حسن عسکری علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی 1 ص 509 /11، روضۃ الواعظین ص 273، مناقب ابن شہر آشوب 4 ص 428، الخرائج والجرائح 1 ص 436 /14، کشف الغمہ 3 ص 202، اعلام الوریٰ ص 256، بصائر الدرجات ص 333۔

ہنر

"ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے، جو اس شخص میں ہے۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

یارب یارب

جو دس بار یارب یارب کہے تو اس سے کہا جاتا ہے بتا تیری کیا حاجت ہے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

اصول کافی، کتاب الایمان والکفر

یزید ملعون کے دربار میں بی بیؑ کا خطبہ

یزید تو یہ سمجھتا تھا کہ تو نے زمین و آسمان کو ہم پر تنگ کر دیا ہے تیرے گماشتوں نے ہمیں شہروں شہروں اسیری کی صورت میں پھرایا تیرے زعم میں ہم رسوا اور تو باعزت ہو گیا ہے؟ تیرا خیال ہے کہ اس کام سے تیری قدر میں اضافہ ہو گیا ہے اسی لئے ان باتوں پر تکبر کر رہا ہے؟ جب تو اپنی توانائی و طاقت (فوج) کو تیار دیکھتا ہے اور اپنی بادشاہت کے امور کو منظم دیکھتا ہے تو خوشی کے مارے آپے سے باہر ہو جاتا ہے، تو نہیں جانتا کہ یہ فرصت جو تجھے دی گئی ہے کہ اس میں تو اپنی فطرت کو آشکار کر سکے کیا تو نے قول خدا کو فراموش کر دیا ہے >> کافر یہ خیال نہ کریں کہ یہ مہلت جو انھیں دی گئی ہے یہ ان کے لئے بہترین موقع ہے، ہم نے ان کو اس لئے مہلت دی ہے تاکہ وہ اپنے گناہوں میں اور اضافہ کر لیں، پھر ان پر رسوا کرنے والا عذاب نازل ہوگا۔ پسر طلقاء (پیغمبر اکرم نے فتح مکہ کے روز مشرکین کو معاف کر دیا اور طلقا کہہ کر مخاطب کیا۔

طلقا یعنی آزاد کیا ہُوا غلام، سیدہ نے یزید ملعون کو اسی طلقا کے بیٹے کہہ کر مخاطب کیا) کیا یہ عدل ہے تیری بیٹیاں اور کنیزیں باعزت پردہ میں بیٹھیں اور رسول کی بیٹیوں کو تو اسیر کرکے سر برہنہ کرے، انہیں سانس تک نہ لینے دیا جائے، تیری فوج انھیں اونٹوں پر سوار کرکے شہر بہ شہر پھرائے؟ نہ انہیں کوئی پناہ دیتا ہے، نہ کسی کو ان کی حالت کا خیال ہے، نہ کوئی سرپرست ان کے ہمراہ ہوتا ہے لوگ ادھر ادھر سے انہیں دیکھنے کے لئے جمع ہوتے ہیں،

لیکن جس کے دل میں ہمارے طرف سے کینہ بھرا ہوا ہے اس سے اس کے علاوہ اور کیا توقع کی جا سکتی ہے؟ تو کہتا ہے کہ کاش جنگ بدر میں قتل ہونے والے میرے بزرگ موجود ہوتے اور یہ کہکر تو فرزند رسول (ص) کے دندان مبارک پر چھڑی لگاتا ہے؟ کبھی تیرے دل میں یہ خیال نہیں آتا ہے کہ تو ایک گناہ اور برے کام کا مرتکب ہوا ہے؟ تو نے آل رسول (ص) اور خاندان عبدالمطلب کا خون بہا کر دو خاندانوں کی دشمنی کو پھر زندہ کر دیا ہے، خوش نہ ہو کہ تو بہت جلد خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، اس وقت یہ تمنا کرے گا کہ کاش تو اندھا ہوتا اور یہ دن نہ دیکھتا۔ تو یہ کہتا ہے کہ اگر میرے بزرگ اس مجلس میں ہوتے تو خوشی سے اچھل پڑتے، اے اللہ تو ہی ہمارا انتقام لے اور جن لوگوں نے ہم پر ستم کیا ہے ان کے دلوں کو ہمارے کینہ سے خالی کر دے، خدا کی قسم دو اپنے آپے سے

باہر آ گیا ہے اور اپنے گوشت کو بڑھالیا ہے، جس روز رسول (ص) خدا، ان کے اہل بیت (ع) ، اور ان کے فرزند رحمت خدا کے سایہ میں آرام کرتے ہوں گے تو ذلت ور سوائی کے ساتھ ان کے سامنے کھڑا ہوگا یہ دن وہ روز ہے جس میں خدا اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ وہ مظلوم و ستم دیدہ لوگ جو کہ اپنے خون کی چادر اوڑھے ایک گوشے میں محو خواب ہیں، انہیں جمع کرے گا، خدا خود فرماتا ہے: " راہ خدا میں مر جانے والوں کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کی نعمتوں سے بہرہ مند ہیں،

تیرے باپ معاویہ نے تجھے ناحق مسلمانوں پر مسلط کیا ہے، جس روز محمد (ص) داد خواہ ہوں گے اور فیصلہ کرنے والا خدا ہوگا، اور عدالت الٰہیہ میں تیرے ہاتھ پاؤں گواہ ہوں گے اس روز معلوم ہوگا کہ تم میں سے کون زیادہ نیک بخت ہے۔یزید اے دشمن خدا! میری نظروں میں تیری بھی قدر و قیمت نہیں ہے کہ میں تجھے سرزنش کروں یا تحقیر کروں، لیکن کیا کروں میری آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا رہے ہیں دل سے آہیں نکل رہی ہیں، شہادت حسین (ع) کے بعد لشکر شیطان ہمیں کوفہ سے ناہنجاروں کے دربار میں لایا تاکہ اہلبیت (ع) پیغمبر (ص (کی ہتک حرمت و عزت کرنے پر مسمانوں کے بیت المال سے، جو کہ زحمت کش و ستم دیدہ لوگوں کی محنتوں کا صلہ ہے، انعام حاصل کرے جب اس لشکر کے ہاتھ ہمارے خون سے رنگین ہوئے اور دہان ہمارے گوشت کے ٹکڑوں سے بھر گئے ہیں، جب ان پاکیزہ جسموں کے آس پاس درندہ کتے دوڑ رہے ہیں ایسے موقع پر تجھے سرزنش کرنے سے کیا ہوتا ہے؟ اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ تو نے ہمارے مردوں کو شہید اور ہمیں اسیر کرکے فائدہ حاصل کر لیا ہے تو عنقریب تجھے معلوم ہو جائے گا کہ جسے تو فائدہ سمجھتا ہے وہ نقصان کے سوا کچھ نہیں ہے ، اس روز تمہارے کئے کے علاوہ تمارے پاس کچھ نہ ہوگا، تو ابن زیاد سے مدد مانگے گا اور وہ تجھ سے، تو اور تیرے پیروکار خدا کی میزان عدل کے سامنے کھڑے ہوں گے، تجھے اس روز معلوم ہوگا کہ بہترین توشہ جو تیرے باپ معاویہ نے تیرے لئے جمع کیا ہے وہ یہ ہے کہ تو نے رسول (ص) خدا کے بیٹوں کو قتل کر دیا، قسم خدا کی میں خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی اور اس کے علاوہ کسی سے شکایت نہیں کرتی، جو چاہو تم کرو، جس نیرنگی سے کام لینا چاہو لو، اپنی ہر دشمنی کا اظہار کرکے دیکھ لو، قسم خدا کی جو ننگ کا دھبہ تیرے دامن پر لگ گیا ہے وہ ہر گز نہ چھوٹے گا، ہر تعریف خدا کے لئے ہے جس نے جوانان بہشت کے سرداروں کو کامیابی عطا کی، جنت کو ان کے لے واجب قرار دیا، خداوند عالم سے دعا ہے کہ ان کی عظمت و عزت میں اضافہ فرمائے ان پر اپنی رحمت کے سائیہ کو مزید گستردہ کردے کہ تو قدرت رکھنے والا ہے

یقین

ایمان اسلام سے ایک درجہ افضل ہے، ور تقوی ایمان سے ایک درجہ افضل ہے، اور یقین ایمان سے ایک درجہ افضل ہے اور بنی آدم کو یقین سے افضل کوئی چیز نہیں دی گئی۔

امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام

بحار الانوار ج 78 ص 338

یہودی کے سات سوال

ان کے جوابات تحریر کئے جا رہے ہیں۔ زمین پر پہلا پتھر حجر اسود ہے جو آدم علیہ السلام اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے۔ پہلا چشمہ، چشمہ حیات ہے جس میں یوشع بن نون نے مچھلی کو دھویا تھا۔ پہلا درخت عجوہ کھجور کا تھا یہ بھی آدم علیہ السلام ساتھ لائے تھے۔ اس دنیا میں ہدایت کرنے والے بارہ امام ہونگے جن کو چھوڑنے والے نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ یہ تعداد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اوصیا اور حضرت عیسیٰ کے اوصیا کی تعداد بارہ کے مطابق ہوگی۔ ہمارے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جنت عدن کے بلند و بالا مقام پر رہائش پزیر ہونگے۔ اور ان کے ساتھ بارہ امام قیام کریں گے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وصی ان کی وفات کے بعد تیس سال زندہ رہے۔ وہ آخر میں قتل کیا جائے گا۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

امام صادقؑ ! علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں کہ انبیاء و درہم و دینار جمع کرکے اس کا وارث نہیں بناتے ہیں بلکہ اپنی احادیث کا وارث بناتے ہیں لہٰذا جو شخص بھی اس میراث کا کوئی حصّہ لے لے گویا اس نے بڑا حصّہ حاصل کر لیا لہٰذا اپنے علم کے بارے میں دیکھتے رہو کہ کس سے حاصل کر رہے ہو، ہمارے اہلبیتؑ میں سے ہر نسل میں ایسے عادل افراد رہیں گے جو دین سے غالیوں کی تحریف، باطل پرستوں کی جعل سازی اور جاہلوں کی تاویل کو دفع کرتے رہیں گے۔

امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 32،

خُمس ہر اُس چیز پر ہے جس سے لوگ فائدہ پائیں۔ چاہے کم ہو یا زیادہ۔ تمام خرچے نکال کر خُمس صرف منافع پر دیا جائے گا۔ آیت خمس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ذوی القربٰی سے مراد قرابتداران رسول ہیں اور خمس اللہ، رسول اور ہم اہلبیتؑ کے لئے ہے،۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 529 / 2 روایت محمدؑ بن مسلم۔

ابو حمزہ ! مجھ سے امام باقرؑ نے فرمایا کہ حق کی عبادت وہی کر سکتا ہے جو اس کی معرفت رکھتا ہو ورنہ معرفت کے بغیر عبادت گمراہوں کی جیسی عبادت ہو گی میں نے عرض کی حضور معرفت خدا کا مقصد کیا ہے ! فرمایا خدا اور اس کے رسول کی تصدیق اور علیؑ کی محبت اور اقتدا اور ائمہ ہدیٰ کی اطاعت اور ان کے دشمنوں سے برائت، یہ تمام باتیں جمع ہو جائیں تو معرفت خدا کا حق ادا ہوتا ہے۔

امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام

کافی 1 ص 180 /1، تفسیر عیاشی 2 ص 155116 / ۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ مظلوم تھے جن کے احسانات کا شکریہ نہیں ادا کیا جاتا تھا حالانکہ آپ کے احسانات قریش، عرب ، عجم سب کے شامل حال تھے، اور سب سے زیادہ نیکی کرنے والے تھے، یہی حال ہم اہلبیتؑ کا ہے کہ ہمارے احسانات کا شکریہ نہیں ادا کیا جاتا ہے اور یہی حال تمام نیک مومنین کا ہے کہ وہ نیکی کرتے ہیں لیکن لوگ قدردانی نہیں کرتے ہیں۔

امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام

علل الشرائع 560 /3

التماس دُعا

سید قمر علی عباس بخاری
qbukhari@yahoo.com

۱۱ نومبر ۲۰۰۹